

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ عَنْهُ وَمَا يَسْتَرْفِعُ

الرُّسُلَ عَلَيْهِمْ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

الْمَدَامُ

سَنَابِلُ

الطِّفْلِ بِرَأْسِهِ وَنَحْوَهُ

مَطْنَةٌ رَفِيعَةٌ وَفِيهَا كَرْدُ
دِرْهَمِ ضِدِّهِ هُوَ مَطْبُوعٌ

اور روایتوں کی نسبت بہت مکمل اور جامع ہے دوسرے ابو علی محمد بن احمد بن عمر ولولوی بصری ان کا نسخہ ابن اسیر کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر قدیم و تاخیر اور قلیل کی بیشی ہی اسی تیسرے ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر حواہن اعرابی معروف ہیں ان کا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن واسہ اور ولولوی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوٰۃ اور نکاح اس نسخہ میں نہ وارد چوتھی ابو عیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید دہلی کا کتابی داؤد ویسے نسخہ رائج نہیں ہے اور نہ نظر میں آیا البتہ پہلے تین نسخے پائے جاتے ہیں لیکن نسخہ ابن واسہ کا تو بلاد مغرب میں زیادہ رائج ہے اور نسخہ ولولوی بلاد ہند اور عرب میں رائج اور ہندوستان میں جو سنن ابوداؤد و مطبوع ہوا ہے وہ بروایت ولولوی ہے مگر کہیں کہیں اختلاف روایت ابن واسہ کا حاشیہ پر پڑنا دیا ہے اور مطبوعہ مصر ہی بروایت ولولوی ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ کی وقت میں نسخے سنن ابوداؤد میرے پاس موجود تھے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو غلط سے چنداں محفوظ نہیں ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہت اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات میں اس ترجمہ میں اوسے براعتا دیا گیا ہے تیسرے نسخہ قلمی صحیح حافظ عبد الغنی بن اسماعیل بن ناسیہ جس کا مقابلہ دس بارہ نسخوں سے سنہ ہجری میں کیا گیا یہ نسخہ بہت اون دونوں نسخوں کے زیادہ تر صحیح اور جامع تھا۔ ہر چند شرح سنن ابوداؤد کی شہر حیدر آباد میں تلاش کئے گئے پر امنوس کوئی شرح دستیاب نہیں ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی محالہ سنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن القیم رحمہ کا جو تحقیقات لالیفہ سے بہرہ اموا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطی کی اور ایک شرح ہے شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہ دونوں کامل نہیں ہوئیں اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی جسے میرقاۃ الصعود وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات میں اوسے نقل کیا ہے۔ پر یہ حال ترجمہ شروع ہونے لگا ہے انشاء اللہ لقاے اگر اثنائے ترجمے میں کچھ اور حواشی اور شرح ملجاویگے تو ان سے بھی نقل کیا جاوے گا۔ اس کتاب کے ترجمے میں میں نے مختصار کے رعایت بہت رکھی اور حتی المقدور تکمیل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیے الا اشارۃ اللہ اگر کہیں ہو گئے تو قلیل قلیل ہو گئے صرف ترجمہ محاورے کے زبان میں حدیث کا کیا ہے اگر اوس میں کہیں غلط یا اشکال ہے تو فائدہ کہہ کر اوسکو رفع کر دیا اور میری نظر میں تو کوئی مقام نہیں چھوڑا جس میں اشکال رہ گیا ہو اور اوسکو رفع نہیں کیا ہو جہاں ہو سکا آسانی عبارت اور مطلب میں کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور بلا وقت اور پسر عمل کر سکے۔ خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد میں تھی اور اب لسیا مفسیا ہو گئی اور سکا پھر ظہور ہوگا اس کے ظہور سے

مستقبلاً تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاوے گی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول یک نہانے میں بھی کتابیں ہو جاوےں علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام میں جو اہل نظر کیفیت اور حالت اعمال کو نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سب جہاں کا عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا۔ اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہو گا اور نہایت پسند کرے گا اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لیجاوےں انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوگی اور حضرت مدوح اپنی حامی ستیج سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوے گا واللہ الموفق والمعين اب کچھ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے امام ابو داؤد کا حال کنیت انکی ابو داؤد ہے اور نام انکا سیلیان بن شعث بن سحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی سجستانی ہے سجستان مغرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سینہ اور ہرات کے متصل قندھار کے اسی نامے میں اس کو بلوچستان کہتے ہیں۔ ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا سجستان ایک قریہ ہر بصرے کے قریب نہیں ہے یہ غلط ہے اور خطا ہوا ہے اس سے اون کا تولد سنہ ۲۵۰ ہجری میں ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چہر سال بعد اور علم حدیث کو حاصل کرنے کے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق اور خراسان وغیرہ میں پھرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور تلقان روایت اور عبادت اور تقویٰ اور صلاح و احتیاط میں بہت بلند پایہ رکھتے تھے بعضوں نے کہا ہے کہ ابو داؤد ایک دامن بڑا رکھتی تھی اور ایک چھوٹا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی انہوں نے کہا ایک دامن کشادہ میں نے حدیث کی اجزاء کے واسطے رکھا ہے اور دوسرا دامن کا کشادہ رکھنا کیا ضرور ہے بالکل اس طرف ہر بڑی بڑی شیخ ابو داؤد کے امام احمد بن حنبل اور ابو الولید طحاوی اور عبد اللہ بن سقمین اور موسیٰ بن اسماعیل اور سعد بن مسعود اور سلم بن ابراہیم اور سہنا اور محمد بن ثار و قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم میں اور امیہ ستہ میں سے ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے ابو داؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھ حدیثوں میں انتخاب کیا۔ اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں درج کیں جو صحیح ہیں یا حسن اور جو اونیہ سے منکر تھے یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس حدیث سے ابو داؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے۔ ابو داؤد نے اس کتاب کو تصنیف کر کے امام احمد بن حنبل کے روبرو پیش کیا انہوں نے بہت پسند کیا حافظ ابو بکر خطیب نے کہا ابو داؤد بصرے میں رہے اور کئی بار بغداد میں آئے اور اپنی سن کو نقل کیا اور لوگوں نے اسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابو داؤد ایک بڑی

درجی کی کتاب ہے کہ علم دین میں اس کے مثل کوئی کتاب تب نہیں ہوئی اور بہت لوگوں نے اس کو قبول کیا اور تمام فقہاء اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب میں موجود ہیں اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اس کتاب میں تصنیف ہوئے ہیں ان میں سنن و احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ سب موجود تھے مگر یہ کتاب بالکل سنن و احکام بالمال ہے ابن عربی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابو داؤد کو بعد پرتیری کتاب کی حجت نہیں ہے خطابی نے کہا اسمین کچھ شک نہیں ہے اس کتاب میں اصول علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اس قدر موجود ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ہیں نہ مقدم کو نہ تاخر کی نووی نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اس کو سنن ابو داؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام اوس میں موجود ہیں ابو العلاء نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں آپ نے فرمایا جو سنن دیکھا چاہے تو ابو داؤد کی کتاب دیکھی حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن منذ نے کہا ابو داؤد اور انسانی کی شرط یہ ہے اون لوگوں سے روایت کرتے ہیں جن کے ترک پر لوگوں نے اجماع نہیں کیا اور حدیث صحیح ہو بائصال سند نہ اوس میں قطع ہونہ ارسال۔ خطابی نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور سزا کو اور سقیم میں سے موضوع اور متغلب اور مجہول سے ابو داؤد کی کتاب خالی ہے ابو داؤد نے کہا میں نے اس کتاب میں ایسی حدیث نہیں لکھی جس کے ترک پر لوگوں نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابو داؤد بھی بعض حدیثوں کے بعد اس کی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہیں اس لیے مجھ کو کچھ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہوں تاکہ پڑھنے والی کو اس کے سمجھنے میں وقت نہ ہو اور مفصل رسالہ اس باب میں انشاء اللہ تعالیٰ جدا کا نہ زبان اردو تالیف کیا جاوے گا اور یہاں اصرافات اقسام حدیث صحیح وہ حدیث ہے جس کی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی جھوٹ نہ گیا ہو اور اس کے سب راوی سچی اور یاد کے پکے ہوں اور اوس میں شذوذ یعنی لوگوں کے روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہوں اور یہ اعلیٰ مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے جس کی راویوں میں سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کبیر حسن مطعون ہو **حسن** وہ حدیث ہے جس کی راویوں میں کسی پر تہمت جھوٹہ نہ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے ہی مروی ہوں اس کا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو **متصل** وہ حدیث ہے جس کے سند برابر ملے ہوئی ہو کوئی راوی جھوٹا نہ ہو **مشہور** وہ حدیث ہے جس کے لیے طریقہ و سنی زیادہ ہوں اور حدیث کو نہ پہنچی ہو۔ **تواتر** وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی اس کثرت سے ہوں کہ ان کا اتفاق جھوٹ پر عادتہ محال ہو

وہ قول فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو

موقوف وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ اپنے ایسا کہایا یا ایسا کہی یعنی ذکر کسی

مرفوع وہ حدیث ہے جس کے اسناد برابر ہو شروع میں سے یا سچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ

نکڑے **منقطع** وہ حدیث ہے جس کے اسناد برابر ہو شروع میں سے یا سچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ

گیا ہو مگر اکثر اس حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی سے روایت کرے **عریض** وہ حدیث ہے جس کا راوی

کسی جگہ روایت میں اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہو گا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہے جس کا راوی

ہر جگہ وہی ہوں **مشاذ** وہ حدیث ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اور

مقابل اسکے ہی محفوظ **تعلیق** اس فعل کو کہتے ہیں جس کے اسناد کی شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا

جاء **تلخیص** حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اس سے ملاقات کی ہو یا

اس کا ہمعصر ہو مگر اس کے اس روایت کو سننا نہ ہو اور ایسی لفظوں سے بیان کرے کہ جس سے یہ وہم ہو کہ سننا نہ ہو

کہتا ہے **محل** وہ حدیث ہے کہ ظاہر میں تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوکھین پوشیدہ سبب

کے پائے جاتے ہوں **موضوع** وہ حدیث ہے جس میں طعن ساتھ کذب راوی کی ہو **احاد** اس

کہتے ہیں جس کے روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو اور آحاد میں قسم سے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد میں بعضے روای

مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی رستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضن**

اس کو کہتے ہیں جس میں دو راوی برابر سا قط ہوں **منزول** وہ ہے جس کے راوی ہر تہمت چھوٹ کی سگے ہو

مضطرب وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں **ملا** وہ ہے جس میں

راویوں نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث میں شامل کر دیا ہو وے **مقطوع** وہ ہے جس کے اسناد تابعی تک

پہنچے **مغتن** وہ ہے جو برابر ایک ہی دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ راوی

کرے اس کو راوی ضعیف مخالف اس کی سبکی کہ ضعف اس کا کثیر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہو **مقلد**

وہ حدیث ہے جس کے اسناد یا متن میں اول پلٹ ہوا ہو **تمت**

ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہو گئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہو

سیحی بن زکریا ساجی نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور سنتوں اسلام کا سنن ابی داؤد ہے۔ لوگ

اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تھی یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہیں اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان میں۔

کونچ ابو حجاج شیرازی نے طبقات الفقہاء میں ان کو امام احمد کے اصحاب میں سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ او

زمانی میں اس قسم کی تقلید اندازہ دندہ جیسے اس نے مانی میں مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برای نام

مذہب کے طرف منسوب تھا لیکن ہر بات میں خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق یا بند اپنی مذہب کا نہ تھا بلکہ جو

معلوم ہوتا اور اسکا اتباع کرنا سنت ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگوں نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہو گئی اور حدیث سی استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابو داؤد کے سواہیں شوال ۳۸۰ھ میں چھتر ہجری میں ہوئی سری میں دفن ہوئے عمر انکے تہتر سال کی تھی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمہ اجتہادوں کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے با محاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہیں ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فوائد ضروری کا بڑا ناچوڑ ہے مذاہب فقہاء سے کہیں تعرض نہیں کیا مگر کسی کسی جگہ شاذ و نادر پانچویں اختلاف روایات میں اگر بہت کھلم کھلا اختلاف ہو تو ان روایات کی الفاظ نقل کر کے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچھ مقصود نہیں ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتے ہے یا کوئی عبارت اثنامی ترجمہ میں بڑھائی ہوتے ہے کہہ **ف** لکھ کر اوسکو بڑا دیا ہے بعد اوسکے ہر ترجمہ **ن** لکھ کر شروع کیا ہے اور کہی دو خط تفسیری اس طرح سے () کہے انکے مابین میں لکھ دیا ہے تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہ عبارت حدیث کی نہیں ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑھائی گئی ہے۔ اس کتاب کے بتیل پارے حافظ ابو بکر خطیب نے کئے ہیں مینے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر میں شامل کر دی تاکہ کسی مطلب کے نکلنے میں وقت نہ ہو۔ ہر حدیث کا مطلب ٹھیک ٹھیک لکھ کر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہیں کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضرب بھی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حد کے خلاف کیا ہے تو وہ ان لکھ دیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اس پر عمل نہیں کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوس پر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہیں ہو سکتی نہ عمل کر نیوالی پر کچھ طعن ہو سکتا ہے ہوا سٹے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہیں ہیں گو کیسی سے ماہر اور واقف ہوں پر غلطی کا ہونا اولیٰ ہے بعد نہیں پر خلافت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے کاہن میں آپ ہرگز غلطے پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ جل جلالہ اویسوت مطلع کر دیتا اور غلطے اور بھول چوک کی اصلاح فرماتا یہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہیں ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کی طرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضروری سمجھے اسی رسالت اور اجتہاد میں تمیز نہیں کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجھا اللہ جل جلالہ سب مسلمانوں کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل میں ڈالے و ما علینا الا البلاغ۔

سند کتاب

ہر خید اسانید اس کتاب کی چاروں نسخوں کے علمی علیحدہ ہیں اور تحریکات بہت ہیں مگر بیان پر ابوعلی لونی کے نسخے کی سند صحت سے مترجم کو حاصل ہے لکھ دی جاتی ہے کیونکہ اب وہ ہی نسخہ مروج ہے اور اسید کا ترجمہ

یہ سب اور اس سے بھی سندن میں سے صرف ایک سند مانی مقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجائش نہیں ہے اجازت
 دی کہ یکو سنن ابی داؤد کی پیری شیخ عالم غدارہ شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابی ہریم شہر قی منبلی نے اوکو اجازت دی شیخ عمر
 سید القطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اوکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزائری نے اوکو اجازت دی اوکو داؤد
 محمد بن حسین نامانی نے اوکو اجازت دی اوکے باب حسین بن محمد نے اوکو اجازت دی مصطفیٰ بن رمضان
 نے اوکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شقر بن سقری نے اوکو اجازت دی ابو الحسن علی الاچہوری انہوں نے عمر بن ابی
 الحنفی سے اوکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اوکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
 مستطانی نے اس سند میں ترجمہ سے حافظ ابن جریر تک واسطے ہیں پھر علامہ ابن جریر نے روایت کیا اوکو
 ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سجوانی المطرز مشہور ہیں اوکو خبر دی ابو المحاسن یوسف بن عمر بن
 نے اوکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے ان دونوں
 نے کہا خبر دی یکو ابو حفص عمر بن محمد بن مسعر بن طبرزد بغدادی نے اوکو خبر دی شیخ ابو ہریرہ ہیم بن محمد بن منصور
 کرخی نے اور شیخ ابو الغضن مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونوں کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
 بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہیں انہوں نے سنا ابو عرقاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
 انہوں نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہوں نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام

زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہیں اس

کتاب کے حافظ ابن جریر سے ابو داؤد تک آٹھ واسطے ہیں۔

اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ

تک اٹھارہ واسطے ہیں اللہ راضی

ہو ان سب بزرگواروں سے

اور ہمارا حشر ان کی ساتھ ہے

امین یا رب العالمین

قط

لوگوں کے شان میں اُترتی ہے فیہ بجال یحیون ان یتلموا والحدیث البیہرین یعنی اُس مسجد میں وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں
 خوب پاک کرنا اور اس جگہ سے خوب پاک کرنا والین کو مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان میں اُترتی
 اُترتی **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجاء کے اپنے ہاتھ کو زمین پر گر دینا صحیح
 ابی ہریرہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الکلام انیت بعماء فی نور اور کو قفاستنجی تھو مسیح ید
 علی الارض تھو انیت بانہ اخر قوضاء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
 جاتے تو زمین پانی لیکر آتا پیالے پہاگل میں آپ استنجاء کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر گرتے بعد اُسکے میں دوسری برتن میں پانی
 لاتا آپ نہو کرتے **باب** السواک باب سواک کے بیان میں **عن ابی ہریرہ** یرفعہ قال لولا ان اشق علی
 المؤمنین لامر تھم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جاتا میں اپنی اُمت پر البتہ حکم کرنا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے سواک
 کرنا **عن زید بن خالد الجعفی** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق
 علی امتی لامر تھم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زید بن جابر عن المسجد وان السواک
 من اذنیہ موضع القلم من اذنیہ الکتاب فکلما قام الی الصلاۃ استاک ترجمہ زید بن خالد جعفی سے روایت
 ہو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہو تا میری اُمت پر تو میں حکم کرنا انکو ہر نماز پر سواک
 کرنا کاف اکثر احادیث میں اسی طرح ہے اس واسطے ہر نماز پر سواک کرنا مستحب ہے بعضوں کے نزدیک ہر وضو پر سواک
 مستحب ہے کہ اس نے کہا میں نے دیکھا زید کو مسجد میں بیٹھ رہتے تھے اور سواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہاں پہلے حکم کیا گیا
 کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے سواک کرتے **عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر** قال قلت لرسول اللہ
 تو فی ابن عمر کہ کل صلوۃ طاهر او غیر طاهر عند الفصال حدثنیہ اسماء بنت خدیجہ بن الخطاب
 عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالکوضوء لکل صلوۃ
 طاهر او غیر طاهر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ ذکا بن عمر یروی ان بہ قوۃ وكان الید
 الوضوء لکل صلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو محمد بن یحییٰ بن جہان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
 عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لہو وضو کرتے ہیں خواہ با وضو ہوں یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے نقل کیا اسماء بنت
 زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
 وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگوں پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا سواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے من طاقت پاکر ہر نماز
 کے لہو وضو کرتے تھے پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لہو وضو کر دیر دشواری کے سبب اس میں تخفیف ہوئی اور صرف
 سواک ہر نماز کے لہو کافی ٹھہری **باب** کیف یستاک کس طرح سواک کرے **عن ابی ہریرہ** عن امیہ

قال مسدد قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسجدنا له فزأبنا يستاك على لسانه فلما
 ابوداود وقال سليمان قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك
 على طرف لسانه وهو يقول اءاه يتلوه شرحه ابو بردة بن سواد روى عن ابى هريرة
 اشعري عنه روى عن ابى هريرة روى عن ابى هريرة روى عن ابى هريرة روى عن ابى هريرة
 ثم اذنا زبان پر چھ مسد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھ کر فرماتے تھے اے اللہ میرے لیے کوئی فی کرتا ہو کہ جب میں
 کو زبان پر بولوں تو اس کی رطوبت نکالے تو اس قسم کی آواز نکلتی ہے **باب فی الرجل یسبک السواک غیث**
 ایک آدمی دوسرے کی مسواک کر رہا تھا عایشہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبک
 عندہ رجلان احدهما الکبر من الاخر فاوحى اليه فی فضل السواک ان کبر اعط السواک الکبر
 قال احدہما ابی خرم قال لانا ابو سعید ہوا بن اہل عمری فی ہذا ما یفقر بہ اهل المدينة شرحہ
 حضرت امام المؤمنین عایشہ ؓ نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کی پاس دو شخص تھے ایک بڑا
 ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا کافی شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
 عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مسواک کرتے ہوئے ہوں تو میں
 دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تہا دوسرے سے میں مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں نے بڑے کو دیدی
 کہا ابوداؤد نے کہا احمد بن حرم نے کہا ہم سے ابو سعید بن ابراہیم نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے
باب غسل السواک مسواک ہونیکا بیان عن عایشہ ؓ انہا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یستاک فیعطین السواک لا یغسلہ فابدا بآبہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ شرحہ حضرت
 عایشہ ؓ نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے چھو کو دیدیتے وہ نیکو میں اس سے مسواک کرتی تھیں
 دوسرا آپ کو دیدیتی **باب السواک من الفطرۃ مسواک پیداشی سنت ہے عن عایشہ ؓ قالت قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ فصل الشارب اعفاء اللہ فی السواک ولا یستکثان بالہا
وقص الاظفار وغسل البراجم ونف الابط وحلق العانة ولفظا ل الماء یعنی الاستنجاء بالہا
 قال زکریا قال مصعب بن نسیب العاشی ؓ الا ان تكون المضمضة شرحہ حضرت عایشہ ؓ نے روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیداشی سنت میں ایک تو خوب مچھلے کرانا دوسری ڈاڑھی
 چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناگ صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں
 کے جوڑوں کو دھونا ماکہ میل نہ چھ رہے ساتویں نفل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال ہونڈنا نویں

پیشاب کو بعد پانی سے استنجہ کرنا مصلحت ہے لکھا کہ میں دسویں چیز بھول گیا کہ یہ کہ کھلی ہو یعنی خوب یا دھین لیکن
 قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید یہی کہ کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال ان من الفطرة المضمضة والاستنشاق فذكر نحوه ولم يذكر اعفاء اللحية زادوا الختان قال
 واذا انتضاح ولم يذكر انتضال الماء یعنی الاستنجاء ترجمہ عمار بن یاسر روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کوئی کرنا ہے اور ناک میں پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عائشہ کی مانند جو ابھی گزری
 مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہیں کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجہ کے ذکر دسواں
 قطرے کا نہ ہو اور استنجہ کو بیان نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پنج
 سنتیں بیان کیں میں سب میں میں ان میں سے ایک ٹانگ نکالنا ہو اور ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے۔ کہا ابو داؤد نے
 طلق بن جبب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزی سے یہ حدیث منقول ہے انہیں کا قول اس میں ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے
 اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے امیر ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور ختنہ کرنا قصہ ان چیزوں
 کو پیدائشی سنت اس لئے فرمایا کہ سنت تدبیری ہے اور انبیاء سے چلی آتی ہے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم ہو ہے
 اللہ جل جلالہ نے فرمایا فہدیم ائمہ ان کے راہ کی پیروی کر لیتوں نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
 ہیں **باب السواک** طلق باللیل جو رات کو بیدار ہو سواک کرے **عن** حذیفہ ان سہول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل لشیء من السواک ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیات کو اٹھتے اپنا مونہہ دھوئے سواک کرے **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یوضو لہ وضوءاً وسواک فاذا قام من اللیل غسل ثم استاك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے وضو کا پانی پورا رکھ دی جاتی جب آپ رات کو اٹھتے استنجہ کو جاتے پھر سواک کرتے
عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یوقد من لیل ولا تمہار فیتقیظ الا بسواک
 قبل ان یتوضا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے تو سوکر
 رات کو یا دن کو مگر سواک کرتے تو وضو سے پہلے سواک پھر وضو کی وقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پھر
 کر لیتے تھے کیونکہ پہلی سواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہو شیام ہو تو سواک کرنا سنتوں سے **عن**
 عبد بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استقیظ من منامہ اتی طہور
 فاخذ سواک فاستاک ثم تلا هذه الایات ان فی خلق السموات والارض اختلاف اللیل والنہار
 الایات اولی الالباب حتی قارب ان یختم السورة ارضعہا کثر قضا فاتی مصلاً فی فصلی

ثم رجع الى فراشه فنام ما شاء الله ثم استيقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الى فراشه فنام ثم استيقظ
 ففعل مثل ذلك فكل ذلك عيشتاك ويصلي ركعتين ثم اوتر ترجمه عبد الله بن عباس سے روایت ہے ایک
 رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی
 اور عبد اللہ بن عباس کی خالہ تھیں آپ سو کر بیدار ہوئے اور وضو کا پانی لیکر سوواک کرنے لگے پہر آپ نے آیتین
 پڑھنا شروع کیں ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار یہاں تک کہ قریب ہوا
 سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اسکے آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتیں پڑھیں
 پہر اپنے بھوپا پر جا کر سوئے جیتک کہ خدا کو منظور تھا پہر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنی بھوپے پر سوئے
 پھر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار سوواک کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے بعد اسکے آپ نے تر پڑا۔ کہا ابو داؤد
 نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصیب سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپ نے وضو کیا اور سوواک کی اور آپ یہ آیتین
 پڑھتے تھے یہاں تک کہ سورت کو ختم کیا **ع** شہر میں نہانی قال قلت لعائشة باقی شیء کان یبدئ
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل بيته قالت بالسواك ترجمہ شریح ابن ہانی سے روایت
 ہے حضرت عائشہؓ کو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہر میں تشریف لاتے تو پھلے کیا کرتے حضرت عائشہؓ نے
 کہا پہلے سوواک کرتے **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہوا **ع** ابی الملیح عن ابيه عن
 النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقبل الله صدقة من غلول ولا مصلوق بغير طهور
 ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں قبول
 کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہیں قبول کرتا ہونماز بغير طہارت کے **ع** ابی ہریرہ قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلوة احدكم اذا احتج حتى يتوضأ ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم میں جب وہ
 بیوضو ہو یا نہانگ کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تم کرے **ع** علی رضی اللہ
 عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتخرجها التكبيرة
 التسليم ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور
 تحريم اسکی تکبیر یعنی جب تکبیر تحریر کی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہیں نا درست ہو گئی اور تحلیل اسکی سلام
 یعنی جب سلام پیرا تو ب افعال درست ہو گئے **باب** الوجع بعد الوضوء من غير حدث
 وضو پر وضو کرنا بیان **ع** ابی غطفان اھذنی قال كنت عند عبد الله بن عمر فلما نودي بالظہ
 وضو افعلى فودى بالعصر فوضأ فقلت له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من

توضاً علی طھر کتب اللہ لہ عشر حسنات ترجمہ الی غلیفہ لی تے کہا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس تھا
ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور غار پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پر او نہوں نے وضو کیا میں نے اُن کو کھا (اب نیا
وضو کر نیکیا سب سے) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پڑھو کرے تو اسے جلالت
اس کے لئے دس نیکیاں کچے گا **باب** ما یغسل الماء پانی کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر مال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان قلین لم یجل الخبث **ع** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جاناور درندہ آتے جاتے ہوں (اس میں سے پیتے ہوں اور اس میں پشاب کرتے ہوں) اُسکا
حکم کیا ہے آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اُٹھاو بگاڑ یعنی ناپاک نہ ہو گا دوسری
روایت میں اسی کتاب کے یہ ہے اور اذا کان الماء قلین فانہ لا یغسل جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو بخش ہو گا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت و ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح و احب العل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلد بڑے مشک کے کہتے ہیں حسین
الربانی مشک پانی آتا ہے دو قلوں میں پنج مشکین پانی ہو وزن کے حساب سے سوا چھ من پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ میں ہے جو اس کتاب پر موجود ہے **باب** ما جاء فی بیدریضۃ بیدریضۃ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تقضاً من بیدریضۃ وھی
بیدریضۃ فیہا الخیض لم اکلا ولا النق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طہور لا
یغسلہ شیء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کر کے
ہم بیدریضۃ کو اور وہ ایسا کھوان ہے جس میں لے جاتے ہیں حیض کے لہو اور گتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نہیں کرنی ف قیل ہر ایک شے جسک اُسکو اوصاف بدین یعنی رنگ بو مزہ ہی
مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں کو بہتر ہے
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ اذ یستقی
لہ من بیدریضۃ وھی بیدریضۃ فیہا الخیض لم اکلا ولا النق فقال رسول اللہ صلی اللہ
ان الماء طہور لا یغسلہ شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کے لئے پانی لایا جاتا ہے بیدریضۃ کو حالانکہ اُس کو ٹھنڈی ہوتی ہو گوشت اور حیض کے لہو اور گوہ غلیظ پڑتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اُس کو کوئی چیز نہیں کرنی کہا ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے بیدریضۃ کے متولی کو پوچھا وہ میں کہا بیشک پانی ہے اُس نے کہا بہت ہے

تو نیز ناف تک بنو کہا جب کہ ہوتا ہے تو اس نے کھانسر سے کم (یعنی کہنوں تک یا اس سے کم کھا ابو داؤد نے
 میں بصری بنا کر اپنی جاوڑو اپا تو چہ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور نیز باغ والے کو چچا کیا اس کنوین کا حال کچھ بدل گیا
 ہو پہلے کی نسبت اس نے کہا نہیں اور میں دیکھا کہ پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس معلوم ہوا جن لوگوں
 نے یہ توجیہ کی کہ بصری بنا کا پانی جاری تھا یا وہ درہ درہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **باب الماء لا یغسل**
 پانی جو چو غسل جنابت کے بعد وہ شخص نہیں ہو **عن ابن عباس** قال اغتسل بعض رواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فی جفنة فجاء الذبیح صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقال لہ یا رسول اللہ انی
 كنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یغسل ثم حمیہ عبد اللہ بن رواحہ
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (سمیونہ) نے غسل کیا ایک لکڑی ہو پانی چلو سے پانی لیکر اتو میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ ہو پانی سے وضو یا غسل کر نیا وہ بی بی بول اُٹھیں یا رسول اللہ میں
 جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہیں ہوتا **ف** یعنی جو پانی پر راجع غسل جنابت کر وہ پاک ہے
 اس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث میں جو اسکی صاف آئی ہے وہ نہر بھی ہے **باب البول فی الماء**
 ان الذی لکد ثمر سے ہو پانی میں پشاپ کر نہ کیا بیان **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لا یبولن احدکم فی الماء الا لیمضم یغسل منہ ثم حمیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا نہ پشاپ کرے کوئی تم میں سے پھر ہو پانی میں پھر اچھین غسل کر **ف** ہر چند وہ پانی نجس ہو گا جب تک
 اُسکے اوصاف نہ بدل جاوے نہ گریہ نہ کر اہتہ ہے باتفاق علماء **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الا لیمضم یغسل فیہ من الجنابة ثم حمیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پشاپ کرے کوئی تم میں سے پھر ہو پانی میں اور نہ غسل کرے جو اس میں جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
 اندر اگر لکڑیاں یا ہر کچھ کرنا لے یہ ممانعت ہی بطور ادب و تہذیب کے ہے **باب الاضوء بسورۃ الکہلۃ** کہتے
 جھوٹے کابیان **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھروا لئلا احدکم اذا ولغ فیہ
 الکھلۃ ان یغسل سبع مرات اولھن بالتواب ثم حمیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن میں کٹا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اس برتن کی پاکی یوں ہوگی کہ ستا
 بار دھویا جاوے پہلے بار ہی سے **ف** اگر علماء کا اعلیٰ ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اس میں پانی
 پی جاوے تو اسکو سات بار دھونا چاہیے بھی فعل ہے شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھونا
 کافی ہے **عن ابی ہریرۃ** بمعنا اذا داذ اولغ الحرقۃ غسل مرۃ ثم حمیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے یا اسکی وضاحت کیا
 اور لوگوں نے لکھا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب ملی پی جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایک بار ہی

وہذا مستحباً ہونہ وجوباً کیونکہ نبی کا ہر ٹپا پاک ہو جیسا آگے آگیا **ع** ابی ہریرہؓ کہ ان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الماء فاعسلوه سبع مرات السابعة بالتراب **ع** شریحہ ابو ہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن میں مونہہ الکر زبان گھسیٹے تو اسکو سات بار دھو دو ساتویں بار شنی لگا کر دھو **ع** ابن مفضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یقتل الکلاب **ع** فقال ما لہم ولہا فی خفت کلب البعید فی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الماء فاعسلوه سبع مراد الثامنہ مخضوۃ بالتراب **ع** شریحہ ابن مفضل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ کتوں کے قتل کا پیر فرمایا وہ کیا بڑھتے ہیں اور خفت دی آپ نے شکاری کتے میں اور کتے کے کتے کی اور فرمایا آپ نے جب برتن میں کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار دھو ڈالو اور اٹھویں بار سوکی مٹی سے بخوبی **ع** سورۃ المائدہ آئی کے جو ٹپکا بیان ہے کہ شبۃ بنت کعب بن مالک کانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل فمسکت لہ وہودۃ فجاءت ہرقۃ فشربت منه فاصغی لہا الالاء حتی شربت قالت کتبشۃ شرانی انظر الیہ فقال العجیبین یا ابنۃ انی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بخمس الخواص علیکم اذا الطوافات **ع** شریحہ کتبۃ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ ابن ابی قتادہ کو کھنک میں تھیں کہ ابو قتادہ آئے ہیں نے اُنہی واسطے وضو کا پانی رکھا ہائی انکرا میں سے پینو لگی ابو قتادہ نے برتن جھکا دیا کتبۃ کہتی ہیں ابو قتادہ نے مجھ کو دیکھا میں انکو دیکھ رہی تھی تو ابو قتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہو میری بیٹے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائی سبچ نہیں ہے تو پھر کرتی ہو تمہارے اوپر **ع** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اس سے احتیاط کہاں ہو سکتی ہے اسواسطے اسکا جو ٹپا پاک ہوا **ع** داؤد بن صالح بن یسار القار عزامہ ان ہو کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بخمس الخواص علیکم وقد رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بفضلہا **ع** شریحہ داؤد بن صالح بن یسار القار عزامہ سے روایت ہے اس نے نقل کیا اپنی ماں سے کہ ان کی مولائے نے رازدار کر نیوالی انکو ہر سیدہ دیکر ہر سیدہ ایک کہا نام ہوتا ہے حضرت عائشہ پاس پہنچا جب وہ کہیں تو دیکھا حضرت عائشہ نماز پڑھ رہی ہیں انہوں نے اشارہ سے کہا کہ یہ عاتقہ میں ملی آئی اور اس میں سے کہا یا حبیبہ حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو جہان سے ملی نے کہا یا ہنادہ میں سے کہا نے لیکن اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائی ناپاک نہیں ہے وہ تو پھرتی رہتی ہے تمہارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ وضو کرتے تھوڑی کے جوئے ہو **باب الوضوء** بفضل المرأة عورت کے پھر ہو پانی کو
 وعاذکریک بیان **عمر عایشہ** قالت کنت اغتسل انوار رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناه
 واحد ونخن جنبان ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا روایت ہو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
 جاتے تھے **عن** عایشہ قالت اختلفت یدی دید رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الوضوء
 من اناه واحد ترجمہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
 تھا وضو کیواسے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضؤون فی زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 علیہ وسلم قال مسدود من لاء الواحد جميعاً ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا
 یتوضأ نحن والنساء علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناه واحد ندلی ذالک بیان
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے
 ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے **باب النهی عن خلک اسکی مانعت کا بیان** **عن**
 حمید الحمیری قال لقیته رجلاً **صلى الله عليه وسلم** **النهي عن خلک** اسکی مانعت کا بیان **عن**
 قال نھی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل ویغتسل الرجل
 بفضل المرأة زاد مسدد ولفی ترفاً جميعاً ترجمہ حمید حمیری سے روایت ہو میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا نسخ کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہی یا مرد غسل کرے اس پانی سے
 جو عورت کے غسل سے بچ رہی مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاوین **ف** یعنی پھر
 اور خاوند اگر دونوں ملکر نہادیں تو ایک ہی برتن سے آئین ہاتھ ڈال ڈال کر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
 المحکمہ ابن عمر وهو لا قریع ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل الرجل
 المرأة ترجمہ حکم بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس
 پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطاب نے اہل حدیث کے نزدیک مانعت کی روایات صحیح
 ہیں اگرچہ وہ بھی تو منسوخ ہیں **باب الوضوء بعاء الجہنم** نہد کر پانی سے وضو کا بیان **عن**
 ابی ہریرۃ یقول قال رجل انبصر **صلى الله عليه وسلم** قال یا رسول الله انا ذکب البحر
 فخرج من القلیل من السماء فان توضأنا به شطآننا فیتوضأ بعاء البحر فقال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم جو الطہر ما ذکرہ فی المسئلۃ تشریحہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہوا ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مجھ سمندر میں سوار ہو کر تے ہیں اور میں نے کہے کہ تہوڑا سا پانی اپنی ساتھ رکھ لیتے ہیں اگر اس سے وضو کریں تو پیاسے مریں کیا تم وضو کریں سمندر کی پانی تو آبِ نوحِ اب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ کا حلال ہے **ف** ان لوگوں نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے کہا ایسی ہی آسانی کر دی سبب کمال شفقت اور رحمت کے شاید جیسے سمندر میں پانی تمام ہو جا تا ہو کہ انابا ہی اخیر ہو جاوے تو سمندر کو جانور کہا وے بعض علما کو نزدیک یہ مجہلی سے خاص ہو دیا کہ جانوروں میں ہر حرف مجہلی درست ہے پانی جانور درست نہیں ہیں اور بعض علما کو نزدیک دیا کہ تمام جانور درست ہیں کیونکہ یہ حدیث عامہ ہے اور کلام اللہ میں ہی لفظ عام نہ کروری محل لکھ صید البحر طعامہ حلال ہے مہتار واسطے شمار دیا کا اور کہا نہ دیا کا **باب** الوضوء بالنبذ بنیذ سے وضو کرنا کیا بیان **ف** بنیذ کہتے ہیں کھجور کو شتر کو یعنی کھجور پانی میں بہکودے جاوے ایک رات ایک دن اور دو پانی رنگیں اور شیریں ہو جاوے اُس میں شدت اور تیزی نہ ہو بنیذ سے وضو کرنا اکثر علما کو نزدیک ہے رستہ میں ہر مگر ابو حنیفہ رحم کو نزدیک ہے رستہ میں **ع** عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلیلۃ لیجن ما فی اداؤک قال نبیذ قال تمزق طیبۃ و ما عطن تشریحہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا ان سے یلیلۃ الجن میں **ف** یلیلۃ الجن وہ رات ہو جس میں آپ جنوں کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیکے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے میں اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا یلیلۃ الجن کو **ت** تمہاری چھانگل میں کیا ہے انہوں نے کھا بنیذ ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنا والا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت میں ہے پہر آپ نے اُس سے وضو کیا اگر اس حدیث کی اسناد میں ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث قابل عمل کے نہیں ہے علی الخصوص حبیب ابن مسعود جو بنیذ صحیح معارفہ اسکا ثابت ہو گیا کہ آتا ہے **ع** حلقۃ قال قلت لعبد اللہ بن مسعود من کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن قال ما کان معہ من اللہ تشریحہ حلقۃ سے روایت ہو میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن میں انہوں نے کھا ہم میں سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ **ف** اس روایت سے اس حدیث کا منسب ثابت ہو اگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا لیلۃ الجن میں روایت کیا ہے اور ابن شاپر نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **ع** عطاء نے کہہ الوضوء باللبان والنبیذ قال ان التیمم اعجب الی منہ تشریحہ عطاء مکر وہ جانتے تھے وضو کرنا مکروہ وہ سو اور بنیذ سے اور کہتے تھے تیمم اس سے **ع** ابی خالد قال سالت ابا العالیۃ عن رجل صابۃ عجاۃ و

عندہ ملے و عند
 اندیذا یفتل بہ قال لا تترجمہ ابوخلدہ سے روایت ہے میں نے ابو العالیہ سے کہا ایک
 شخص کو غنائی کی آست بھول لے کے پاس پانی نہیں ہے مگر بیڑی ہے کیا اس سے غسل کر کے کہا نہیں **باب**
 ایصلی الرجل ۱۔ دھو حاقن پشیا یا یا سخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت میں آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔
 عبد اللہ بن ارقم راتہ خرج حاجا او معتمرا ومعہ الناس وهو یؤمهم فلما کان ذات
 اقام الصلوۃ صلوا الصبح ثم قال لتیقدوا معہ کم وذهب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یدہب الخلاء وقامت الصلوۃ فلیبدا بالخلاء ثم یرحمہ عبد اللہ بن ارقم روایت
 ہے وحج کو نکلے یا عمر کے کو اور ان کے ساتھ لوگ تھو وہ اپنی امامت کیا کرتے تھے ایک نماز ہونے لگی
 صبح کی ادھون نے کہا کوئی اور غم میں سے امامت کرے اور وہ یا خانہ کو گئے اور کہائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو غم میں یا خانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہئے پہلے یا خانہ کو جاوے **عن**
 عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال کنا عند عائشہ فخرج بطعامها فقام القاسم یصلی
 فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصلی بخضرة الطعام ولا وهو یدافعہ الخبثان
 ترجمہ عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی بن قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم تھے حضرت عائشہؓ پاس اس نے میں اٹھا
 کہانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا
 فرماتے تھے جب کہانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھیں جاؤ گھانا چھوڑ کر اور نہ پڑھیں جاؤ نماز جس حالت میں آدمی کو یا خانہ یا
 پشیا لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یصل لحدان یقتلن یوم
 رجل قوم فیخلفنہ بالدعاء وینہرقان فعل فقد خانہم ولا یظفر فی قریت قبل ان یستاذن
 فان فعل فقد دخل ولا یصلی وهو حقن حق یتکفف ترجمہ ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک توحب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں
 کے واسطے کرنا اگر ایسا کرے گا تو ان کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنے واسطے اور مقتدیوں کے واسطے ہی دعا
 کرے) دوسری کسی کے گہر میں جہا بھی انبیاء کی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اسکے گہر میں گھس گیا انبیاء کی اجازت کے
 تیسری نماز پڑھنا یا سخانہ یا پشیا رو کے ہو جب تک کہ خانہ ہو جاوے یا خانہ یا پشیا سو فاسخ ہو کر محل ایچ ہو
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصل الرجل یومین باللہ والیوم الاخر ان یصلی وهو حقن حتی یتخفف
 ثم ساق نحو علی هذا اللفظ قال ولا یصل الرجل یومین باللہ والیوم الاخر ان یوم قوم الا بالاذن ثم
 ولا یفص نفسا بعد حق وینہرقان فعل فقد خانہم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے اس شخص کو جو ایمان لاوے اور اپنے قیامت کے دن پر کہ نماز پڑھے پشیا یا یا خانہ

روکے ہوئے اور نہیں درست ہو اس شخص کو جو ایمان لاؤ اور اسے اور پچھلے دن سرگراہت کر کے کسی قوم کی گراہت سے یا خاص کر اپنے تئیں دعائیں الگ کیا کر گیا تو گویا ان کی تپوری کی۔ کھا بوداؤ دے یہ حدیث شام والوں کی ہے اور کوئی اس میں شریک نہیں **باب** یعنی من الماء فی الوضوء وضو کیوں کسنا پانی کافی ہے **عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضأ بالماء ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع اور وضو کرتے تھے ایک صاع سے **ف** صاع چار ہکا ہوتا ہے اور مددو طرح کا ہوا ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤں کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے میرے بھائی حساب سے صاع کو بھی چار پاؤں تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤں یا وضو کے لئے اور تین چار سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اگر اس میں کچھ تو کچھ زیادہ ہے مگر بہت پانی بھجا اور سو اس میں کھانا منع ہے۔ **عن جابر** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویتوضأ بالماء ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک صاع سے **عن ام عمارہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فانی باناء فیہ ماء قد مرثلی الماء ترجمہ ام عمارہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن جو جمین رطلت میانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤں کے اسی روپیہ کے سیر سے **عن انس** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ باناء یسع رطلین و یغتسل بالصاع ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جو جمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا بوداؤ دے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے ابونعیم عبد اللہ بن جبر سے اور ہون بنے انس سے مگر اس میں یہ ہے کہ وضو کرتے تھے آپ ایک ملوک **ف** ملوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ جو جمین ڈیڑھ صاع آتا ہے بغوی نے کہا یہاں مراد ملوک سے ایک مدہ اور صاحب ہانیہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو بھیج رکھا بدل میں دوسری روایت کہ جمین صراحتہ مذکور ہے **ف** کھا بوداؤ دے روایت کیا اسکو بھیجی ابن ادم نے شریک سے کہ اس روایت میں بجا و عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہے اور روایت کیا اسکو سفیان بن عبد اللہ بن عیسیٰ سے امین جبر بن عبد اللہ سے کھا بوداؤ دے **ف** یعنی ام احمد رضی اللہ عنہا سے سنا کرتے تھے صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہے احادیث میں) کہا بوداؤ دے یہی صاع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب** اسلاف فی الوضوء وضو میں پانی ضرورت سے زیادہ بہا نکالیاں **عن ابی نعیم** ان عبد بن خلف سمع ابنہ یقول اللہم انی استسکاک القصر لا یغنی عنی من الجنة اذا دخلتها فقال وی بنی رسول اللہ الجنہ و یخذه من النار فانی سمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی استسکون فی حذہ الامۃ

قوم یحسدون فی الخلوۃ الذی جاء شرحہ ابن نفاۃ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن غفل نے سنا اپنی زوجہ کو کہہ رہا
 تھا اور مرد و کار میں تجھ سے سفید تر چاہتا ہوں بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن غفل نے لکھا بیٹا اللہ سے
 جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فراتے ہو تو قریب ہو اس بات
 میں وہ لوگ پیاد ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کریں گے اس طرح دعائیں **ف** طہارت میں مبالغہ
 یہ جو سننا ہے میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈھیلا لینا گہریوں میں ڈھیلا سکا ہوا
 ہو کر کہے پھر انکار نا الٹ پلٹ ہونا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے نہ بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے
 صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے بانا و ضعیف ایک نثر حضرت عمر سے نقل کیا ہے جس میں
 یہ عبارت ہے کہ ان عمر اذ ابال مسیح ذلک بمایطی و جرد لم یسلماء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر گر کر دینا ثابت
 ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹوں میں ڈھیلے ہو کر پھر پانی پانی ہوتے ہو کر ڈھیلا لینا ضرور جانا۔ وضو میں پانی حد سے زیادہ پینا
 اسی طرح غسل میں یا بدست میں۔ جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ پانی وضو کے لئے اور اڑھائی
 سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے۔ دعائیں مبالغہ یہ ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارت سے بہرہی ہوئی
 میں پڑھنا **پ** فی السباغ الوضوء وضو پورا کر کے کیا بیان **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمایا قوم لو اعتابہم حلتی فقال ویل للامحقاب من الذاک شرحہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی اڑیاں وضو میں سوکھی رہتی تھیں آپ فرمایا خڑی ہے اڑیوں کی
 جہنم کی آگ سو **ف** یعنی اڑیاں وضو میں اگر سوکھی رہ جائیں تو جہنم میں جلائی جاوے گی اسبغ الوضوء پورا کر وضو
پ الوضوء فی کینۃ الصفر کانس کے بہترین وضو کا بیان **عن** عائشہ قالت کنت اغتسل انما
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوم من شہبہ شرحہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کپڑے سے جو کانس کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
 جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجنا لہ ماء فی قہر من صفر فتوضا **عن** شرحہ عبداللہ بن زید
 روایت ہے چارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم نے پانی نکالا آپ کے واسطے ایک پتیل کے پیالہ میں ہے
 اسی سے وضو کیا **پ** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوة لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
 شروع کرے البتہ میرے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہو
 جسکی جسکو نہ نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے وضو

لا یجد فیها نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** حمران ابن ابان سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر کلی
 کی اندکان میں پانی ڈالا پھر مونہہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو کبھی تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح پھر پھر مسح کیا پھر داہنے
 پاؤں میں بار دھویا پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح
 کہیں تختہ الوضو پر ہے ان میں کچھ دینا کا خیال و رد سو نہ آوری تو بخیر و گاہ اندھیل جلال اُس کے گلے گناہوں کو
عمر حمران قال ہریت عثمان بن عفان ترضاء فذكر نحوه ولم يذكر للضمضة على الاستنشاق وقال فيه
 ومسح بالسه ثلاثا ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال رايته صلى الله عليه وسلم توضأ هكذا وقال
 من توضأ دعون هذا كفاه ولم يذكر الصلوة ثم حميمه دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ میں نے حضرت
 عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس میں
 میں یہ کہ مسح کیا آپ نے سر میں تین بار پھر دونوں پاؤں میں تین بار دھو کر بعد اسکے کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کرے گا یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھو دیکھا یا دو دھو یا
 تو ہی کافی ہے اور ناز کا ذکر نہیں کیا **عمر عثمان بن عبد الرحمن** الکلبی قال سئل ابن ابی ملیکہ عن الوضوء فقال
 رايته عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتى بميضاة فاحصا لجلده اليمنى ثم ادخلها في الماء
 فتمضمض ثلاثا واشتد ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه اليمنى ثلاثا وغسل يده اليسرى ثلاثا ثم دخل
 يده فدخله ماء فمضج به واستغواذ به فغسل بطنه وظهره ومعه ثم غسل رجليه ثم قال ابن السكيت
 عن الوضوء هكذا رايته صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثم حميمه عثمان بن عبد الرحمن تمجی سے روایت ہے کہ
 کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کی انہوں نے کھائی میں حضرت عثمان کو دیکھا ان سے کسی وضو کو پوچھا تو فرمایا اے ابن ابی ملیکہ
 ایک بدن آئی پہلے انہوں نے اس میں ہنر کو اپنے دہنے ہاتھ پر چبکایا یعنی داہنا ہاتھ دھویا پھر دہنے ہاتھ کو اس ہنر
 کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار دھو پھر داہنا ہاتھ میں بار دھویا اور
 بائیں ہاتھ میں تین بار دھویا پھر ہاتھ پانی کے اندر ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں میں مسح کیا اور بائیں ہاتھ پر
 کہان میں پوچھنے والے وضو کے میں اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے کہ اے ابو داؤد
 حضرت عثمان سے جو صحیح حدیث وضو کے باب میں مروی ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سر کا مسح ایک بار کوئی کہ سر کے مسح میں
 کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **عمر عثمان بن عبد الرحمن** الکلبی قال سئل ابن ابی ملیکہ عن الوضوء فقال
 اليمنى على اليسر ثم غسلهما الى الكعبين قال ثم فمضمض استنشاق ثلاثا وذكر اليمنى ثلاثا قال وسح
 ثم غسل رجليه قال رايته صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما ذكرتم في توضأت ثم ساق ثم مسح الرجلين

و آخر ترجمہ ابو علقمہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے دامن ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی
 ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پوچھ کر دیکھا کہ ہاتھوں کی اور ناک میں پانی ڈالائیں بار اور بیان کیا وضو میں تین بار وضو
 کیا نہ پھر پانیوں سے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ نے جس طرح متھے مجھ دیکھا وضو کرتے ہو
 اور بیان کیا شل روایت زہری کے پورا پورا حسن تحقیق مسلم قتال روایت عثمان بن عفان غسل فرمایا
 ثلاثا ثلاثا و مسح رأسہ ثلاثا ثم قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی من صلی من صلی من صلی
 سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے دونوں ہاتھ وضو میں تین بار دیکھا اور سر پر مسح کیا تین بار پھر
 کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا حسن عبد خیزل قال انا نا علی رضی اللہ عنہ و قد صلی
 فذرا بطول فقلنا ما یصنع بالظہور و قال علی ما یدلک ان یدلکنا فان یدلکنا فیہ ملو و طست فان غفر من
 الہاء علی عیمہ فغسل یدیه ثلاثا ثم غطی سندان ثلاثا ثم غطی راسہ من الکف الذی یاخذ فیہ ثم
 غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل راسہ الیمنی ثلاثا و غسل یدہ الشمال ثلاثا ثم غسل یدہ الی الہاء فمسح بیدہ
 من و احدہ ثم غسل بجلہ الیمنی ثلاثا و رجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من صلی ان یجلیہ وضو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ففی ہذا ترجمہ عبد خیزل سے روایت ہے ہماری پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نماز
 پڑھ کر تھکے تو پانی منگوایا ہم لوگوں نے کہا اب پانی کیا کرے گئے نماز تو پڑھ چکے ہیں شاید ہو سکنا مقصود ہے خیر ایک
 برتن میں پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن کو پہلے دامن ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پوچھ کر تاکہ)
 تین بار دھو یا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالائیں بار لیکن ایک ہی چلو سے ادھی میں کھلی کرتے اور دھانک میں ڈالو
ف ایک ہی چلو سے کھلی ہی کرنا فقہ پانی ناک میں ڈالنا جائز ہے اور عمدہ عمدہ چلو لینا ہر ایک کے لکھ افضل ہے
ت پھر تین بار مونہ دھو یا پھر تین بار دامن ہاتھ دھو یا اور بائیں ہاتھ سے تین بار دھو یا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر
 سر پر کیا مسح کیا پھر دامن پانوں میں بار دھو یا اور بائیں پانوں میں بار دھو یا پھر کھاجو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وضو کا طریقہ معلوم کرے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ کر جو
 میں گئے (جو ایک مقام سے کوٹنے میں) اور آپ (پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آگے آیا پانک بدینا دامن
 ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں پوچھ کر تین بار دھو یا پھر دامن ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا) اور کھلی
 کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کی طرح کیا اپنے سر پر گئے اور پھر ایک بار اسی طرح چھ
 کو غسل کیا۔ تیسری روایت میں یوں ہے عبد خیزل نے کہا میں نے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بیٹھ کر
 کوزہ پانی کا آیا آپ تین بار پانی ہاتھ دھو یا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث
 کہ چوتھی روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے

و قال فیہ ملو و طست فان غفر من الہاء علی عیمہ فغسل یدیه ثلاثا ثم غطی سندان ثلاثا ثم غطی راسہ من الکف الذی یاخذ فیہ ثم غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل راسہ الیمنی ثلاثا و غسل یدہ الشمال ثلاثا ثم غسل یدہ الی الہاء فمسح بیدہ من و احدہ ثم غسل بجلہ الیمنی ثلاثا و رجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من صلی ان یجلیہ وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففی ہذا ترجمہ عبد خیزل سے روایت ہے ہماری پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نماز پڑھ کر تھکے تو پانی منگوایا ہم لوگوں نے کہا اب پانی کیا کرے گئے نماز تو پڑھ چکے ہیں شاید ہو سکنا مقصود ہے خیر ایک برتن میں پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن کو پہلے دامن ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پوچھ کر تاکہ) تین بار دھو یا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالائیں بار لیکن ایک ہی چلو سے ادھی میں کھلی کرتے اور دھانک میں ڈالو ف ایک ہی چلو سے کھلی ہی کرنا فقہ پانی ناک میں ڈالنا جائز ہے اور عمدہ عمدہ چلو لینا ہر ایک کے لکھ افضل ہے ت پھر تین بار مونہ دھو یا پھر تین بار دامن ہاتھ دھو یا اور بائیں ہاتھ سے تین بار دھو یا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر سر پر کیا مسح کیا پھر دامن پانوں میں بار دھو یا اور بائیں پانوں میں بار دھو یا پھر کھاجو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کا طریقہ معلوم کرے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھ کر جو میں گئے (جو ایک مقام سے کوٹنے میں) اور آپ (پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آگے آیا پانک بدینا دامن ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں پوچھ کر تین بار دھو یا پھر دامن ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا) اور کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کی طرح کیا اپنے سر پر گئے اور پھر ایک بار اسی طرح چھ کو غسل کیا۔ تیسری روایت میں یوں ہے عبد خیزل نے کہا میں نے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بیٹھ کر کوزہ پانی کا آیا آپ تین بار پانی ہاتھ دھو یا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث کہ چوتھی روایت میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے

پہر ہی حدیث بیان کی اور کہا مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی چٹکنے کو تھا اور دونوں پاؤں میں بار دہو و پھر
 کہا ایسا ہی تھا و حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاسچون روایت میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یوں دینے حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دہریا اور ہاتھوں کو تین بار ادر مسح کیا ہر ایک بار پھر کہا کہ
 ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چشمہ بروایت ابن ابی حنیہ سے دینے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے
 وضو کیا تیس بار وضو کیا تیس بار بیان کیا ہر مسح کیا سر پر دہو و دونوں پاؤں کو تین تک پھر کہا مجھ منظور تھا کہ
 میں تکبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کہلاؤں **عمر ابن عباس** قال دخل علی علی بن ابی طالب قد
 اهل الماء فدعا بوضو فانيه بتواخيه ماء حتى وضعا ليزيد فقال يا ابن عباس اريدك كيف كانت وضو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلقي الفاضل اذ اصابني غسلها ثم ادخل يد اليمن فغسلها على الاخرى ثم غسل اليمنى
 ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل يده في الاناء جميعا فاحذها فغسل بها من ماء فغسل بها على وجهه ثم القم اليها ميه
 ما قبل من اخيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم اخذ بكفه اليمنى فغسل بها من ماء فصبي بها على ناصيته
 فتركها استن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسا وظهوره من اخيه ثم ادخل
 يديه جميعا فاحذها فغسل بها من ماء فغسل بها على رجله وفيها النعل فغسل بها يها ثم الاخرى مثل ذلك قال قلت وفي
 النعلين قال في النعلين قال قلت وفي النعلين قال قلت وفي النعلين ثم حمى
 ابن عباس سے روایت ہے کہ اس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے پانی مانگا ہم ایک پیالہ میں پانی لیکر
 اور آنے سامنے رکھ دیا انہوں نے کہا اے ابن عباس میں تمہیں بتلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے میں نے کھا ہاں حضرت
 علی نے برتن کو پھر کا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دہریا ہر دانہ ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال کر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر
 ڈالکر دونوں پہونچوں کو دہریا پھر ہر کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو پھر کر
 پانی لیا اور اپنے مونہہ پر باراف پانی مونہہ پر زور سے مارنا منہ ہے شاید بیان مراد پانی دانا ہو (مرقاۃ)
 پھر دو انگوٹھوں کو کانوں کے اندر پھر اپنے سامنے کسٹخ پر ف نووی نے کہا اس شخص ثابت ہوا کہ مونہہ کے
 ساتھ کانوں کے اندر کا منہ دہریو و پھر بیس سر کے ان کے باہر کے رخ پر مسح کر دے پھر دوسری بار ایسا ہی
 کیا پھر میری بار ایسا ہی کیا پھر دہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالاف نووی نے کہا اسکا مطلب
 معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب تین بار مونہہ دہو چکے پھر چوتھی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ مونہہ کو
 چار بار دہو یا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی میں سوکا رنگیا ہوگا اسوجہ سے اسکو تر کر لیا۔ منہ پر چھٹا
 کہ بیتہ ناول بالکل غلط ہے اور لائق التفات نہیں ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہہ ہونیکے یہ ہی ایک سنت ہے کہ تہو راسا
 پانی لیکر اپنے سر پر بالیوسے **ف** اور اسکو چھوڑ دیا وہ بہ رہا تھا مونہہ پر پھر دونوں ہاتھ دہریو و پھر

پہرے کیا سر پر اور کانوں کی پشت پر پہرے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر ایک چلو پہر کر لیا اور پھر پاؤں پر مارا اور پاؤں
 میں چل چھپتے ہوئے عرب کا جو نام صرف ایک تلم تھا اسے جب کو چل کہتے ہیں جب پانی پاؤں پر مارا تو وہ سب طرح
 پہنچ گیا ہوگا **ث** پہرے دوسرے پاؤں پہی طرح مارا۔ نیز کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے نیز
 کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے نیز کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے کہا
 ابو داؤد نے روایت ابن جریر کی شبیہ شاہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اس روایت میں حجاج نے ابن جریر
 سے نقل کیا کہ سح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن دہب نے ابن جریر سے نقل کیا کہ سح کیا تین بار **عن** عمر بن حفص
 لما ذی عن ابیہ انہ قال لعبد بن زید وہو جرد عمر بن حفص ہی ہل استطیع ان ترویئ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یوضأ فقال اللہ بن زید نعم قد خابوضوع فافزع علی یدید فغسل یدیدہ ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم
 غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدیدہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ یدیدہ فاقبل بیہما وادابو یدہ
 بمقدم راسہ ثم ذهب یحالی قفاه ثم رذھا حتی رحمہ الی المکان الذی عبد اُمنہ ثم غسل رجلیہ ثم حمیمہ
 عمر بن حفص مازنی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو داؤد اہو عمرو بن
 یحییٰ کے کیا تم سچو کہہ سکتے ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ان انہوں نے
 انی منکوا یا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ان کو دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر ہونہ کو دھو
 تین بار پھر دونوں ہاتھ دودو بار دھوئے کہیں تک پہرے سر پہرے کیا دونوں ہاتھوں سے آگے سو لیگئے پیچھے کو اور سچو
 سے لاکو آگے کو پہلے شروع کیا سح سے اور لیگئے ہاتھوں کو گدی تک پھر لوٹا مالے جہاں سے لیگئے تھے پھر دونوں
 پاؤں دھوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم یہذا الحدیث قال تمضمض واستنشق من کف واحد فیعمل
 ذلک ثلاثا ثم ذکر غوغی ثم حمیمہ دوسری روایت میں یون ہے عبد اللہ بن زید نے کھلی کی اور ناک میں پانی
 ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم لما ذی یذکر
 انہ زای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر وضوہ قال مسح راسہ بما غوی فی یدیدہ وغسل رجلیہ حتی
 انقأھا ثم حمیمہ عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
 تسبیح کیا سر پر نیالی لیکر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھ دھونے کے بعد لگا رہ گیا تھا اور دونوں پاؤں دھویا بیان تک کہ
 ان کو صاف کیا (یعنی میل چل سے) **عن** المقدام بن معدیکوب الکنذلی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوضو فتوضأ فغسل کفہ ثلاثا ثم تمضمض واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا ثم
 مسح راسہ وادنیہ ظاہر ہوا باطنہا **ثم** حمیمہ مقدام بن معدیکوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کا
 پانی یا اپنے وضو کیا تو دونوں پہونچے دھوؤ تین بار پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور ہونہ تین بار دھو پھر دونوں

ہاتھ دھو کر تین بار پیر سح کیا سر بار اور کانون کے باہر اور اندر ف باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
 اور اندر وہ رخ جو منہ سے ملا ہوا ہے **ع** **المقدم** ابن سعد یقول کہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 توفضاً فلما بلغ منہ راسہ وضع کفہ علی مقدم راسہ فامرہا حتی بلغ الفقاء ثم ردھا الی النکاحان الذی
 بالیمنہ **ترجمہ** مقدم بن ہذیل کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کہا وضو کرتے ہو جو جب
 سح کرنے لگو تو دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر رکھ کر انکو پسے چاکے لگائی تک پھر وہیں لے آئے جہاں سے لیکے گئے تھے
 و بعد از اسناد قال فی مسجد بادیہ ظاہر ہوا یا ظہیر الزاد ہشام وادخل صابغہ فی صباغ اذنیہ **ترجمہ**
 دوسری روایت میں یہ ہے کہ سح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر وہ رخ ہے کہ روایت میں یہ ہے کہ انھوں کو کان
 کے سورخ میں **ابن الحنفیہ** بن فرہ ویزید بن ابی مہران معاویہ توفضاً لئلا یسجد لہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم توفضاً فلما بلغ راسہ غرغرة من ماء فتلقاھا بشمالہ حتی وضعہا علی وسط راسہ حتی قطر
 اوکاد یقطر ثم مسح من مقدمہ الی مؤخرہ ومن مؤخرہ الی مقدمہ **ترجمہ** غیرہا بن فرہ ویزید بن ابی مہران
 سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگوں کو وہ کہانے کے لئے جیسے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 وضو کرتے ہو جو جب سر کے مستح تک پہنچ کر ایک چلو پانی لیکر اٹھیں ہاتھ سے چند بار پڑا لایا تک کہ پانی بہنے لگا یا وہاں
 بہنے کے ہوا پیر سح کیا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک عز الودید یہذا **اسناد** قال فوضاء ثلاثا
 ثلاثا غسل رجلیہ بغیر عدد **ترجمہ** ولید سے روایت ہے اسی حدیث میں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار
 اور دونوں پاؤں دھو کر بے گنتی **ع** **الربیع بنت معوذ بن عبد اللہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یأدینہما فیرتاتہما قال اسکی لی وضوء فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہ فغسل کفہ
 ثلاثا وضوءا وحیدہ ثلاثا وضوءا وحیدہ ثلاثا ثلاثا وضوءا وحیدہ ثلاثا وضوءا وحیدہ ثلاثا وضوءا وحیدہ
 ثم بمقدمہ وبادنیہ کلتیہا ظہورہما ووطئہما وضوءا رجلیہ ثلاثا **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر تے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہوں نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونوں پہونچو دھوئے تین بار اور منہ کو دھو یا تین بار اور گلی کی اور ناک
 میں پانی ڈالا ایک بار اور دھوئے دونوں ہاتھ تین تین بار اور سح کیا سر پر دو بار پہلے پیچھے سے شروع کیا پھر آگے سے
 پھر دونوں کانون پر سح کیا اوپر اور اندر اور دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔ دوسری روایت میں یوں ہے
 کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار **ع** **الربیع بنت معوذ بن عبد اللہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفضاً
 عنہما فغسل الواس کلہ من قرن الشعر کل ناحیۃ لم یصلح لایحک الشعر عنہما **ترجمہ** ربیع بنت معوذ
 بن عفرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس سے سارے سر پر سح کیا اوپر سے سر کے

مسح شروع کرتے ہو اور ہر کوئی میں نیچے تک بچھلتے ہو بالون کی روش پر اور نہیں حرکت دیتے ہوں کو اپنی حالت
 ف یعنی ہر ایک جانب میں اوپر سے چھک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے اولٹ لپٹ نہیں کیا عجل الیچ یند مسح
 بن عفرام قالت کتبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقض اقلت مسح راسہ فی مسح ما قبل منہ وما بعد وخصیہ
 واذنیہ مرۃ واحدة ترجمہ بیعت معوض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہو
 آپ مسح کیا سر پر گے اور پیچھے اور گھٹیوں پر اور کانوں پر کیا عجل الیچ یند مسح کیا سر پر اس تری سے جو کچھ تھی
 من فضل ماء کان فی یدہ ترجمہ بیعت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اس تری سے جو کچھ تھی
 ان کے ہاتھ میں عجل الیچ یند معوذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتزاناً داخل صبعیہ فی جحری اذنیہ
 ترجمہ بیعت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا
عجل طلحہ بن مصرف عن ابنہ عن جدہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح راسہ مرۃ واحدة
 حتی یبلغ القذال وهو اول الفقار قال مسد مسح راسہ متقی لہما الی من فرغ حتی اخرج یدہ من تحت اذنیہ
 ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنی باپ سے (مصرف سے) انہوں نے ان کے دادا سے (عمر بن کعب عجمی) یا کعب
 بن عمرو کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے ہو سر کا ایک بار بیان تک کہ گردن کے سر تک پہنچ
 جاتے ہو اور مسد کی روایت میں یوں ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنی سر پر گے سے سجھے تک یہاں تک کہ نکالا اپنے دونوں
 ہاتھوں کو کانوں کے تلے سے ف فیض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
 درست نہیں کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سر کے مسح سے فراغ ہو کر کانوں کے مسح کو
 بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہیں ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہو اور ہوا
 تو ہاتھ گردن کے شرع تک جا دیکھا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہیں کہ وہ
 صحابی ہے عبدالمجہد اور ابن القطن اور ابن خاتم اور ابو زرہ نے اس سناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن المہام
 نے فتح القدیر میں جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہیں ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
 جامع ترمذی میں نہیں پائی جاتی سوائے اسکے جو اور احادیث میں وہ ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع میں کہا مسد نے میں نے یہ
 حدیث بھی سے بیان کی انہوں نے اسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے میں نے امام احمد سے سنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
 اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحہ عن ابیہ عن جدہ ف یعنی طلحہ کے باپ و دادا دونوں مجہول الحال ہیں
 شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھ کر گردن کے مسح کے باب میں حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ہے اور اگلے چھ چھ عمار
 مانند شافعی مالک و احمد کے اسکو مستحب نہیں جانتے اور جس نے مستحب کہا ہے اس نے اسباب میں اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے
 اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے اب مسد مسح حتی بلغ القذال اور یہ دونوں مرد بیل ہوئے صلاحیت نہیں کہتے ہیں کہ انی قاری

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی غدا عاباء فیہ ما إذا غترف غرقۃ بیدہ الیمنی فتمضض و استنشق
 ثم اخذ آخری فجمع بہا بیدہ ثم غسل وجہہ ثم اخذ آخری فضل بیدہ الیمنی ثم اخذ آخری فضل بیدہ
 الیسری ثم قبض قبضۃ من الماء ثم ففض بیدہ ثم مسح راسہ واذنیہ ثم قبض قبضۃ آخری من الماء
 فوش علی رجلہ الیمنی فیہا النعل ثم مسح بیدہ ید فوق القدم وید تحت النعل ثم صنع بالیسر مثل الذ
 ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا میں نہ ٹکھو کہ ملاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ٹکھو
 کرتے تھے پہر ایک برتن منگوا یا جس میں پانی تھا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتھ سے لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
 پہر ایک اور چلو دونوں ہاتھوں میں لیکر منہ دھویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتھ دھویا پہر ایک چلو لیکر بائیں ہاتھ دھویا
 پہر ایک ہی میں پانی لیکر اسکو ڈال دیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا پہر ایک ہی میں پانی لیکر داہنے پاؤں پر چڑھ گیا اور
 جوتا پہنے ہوئے تھے پہر ایک ہاتھ پاؤں کے اوپر پہر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائیں پاؤں سے پہر ایسا ہی
 کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مسح کرنا پاؤں پر درست ہو شاید یہ اس حالت میں ہو جب موز پہنے ہوئے
 تھے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمائے اور حضرت علی کی یہی حدیث اسی قسم کی اوپر گزر چکی **باب فی وضو**
 ایک ایک بار وضو کرنے کا بیان **عن ابن عباس** قال لا یخبرکم وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فتوضا مرة موة **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا کیا میں نہ ٹکھو بتاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
 کیونکہ تمہارا وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار **باب فی الفرق بین المضمضة والاستنشاق** کلی اور ناک میں
 پانی ڈالنے میں جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک میں پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولیٰ ہے
 مگر اکثر علماء اسکے مخالف ہیں اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدھی سے کلی کرے اور آدھا ناک میں ڈالے اور روایات
 صحیحہ اسی کے موید ہیں **عن طلحہ بن عوف** عن ابی سعید عن جابر قال دخلت یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وهو یوضأ والماء یسبل علی وجہہ لخصیحة علی صدق فرایتہ فی فصل فی المضمضة والاستنشاق **ترجمہ**
 طلحہ نے روایت کی ہے ابوبہرہ نے کہا کہ وہاں سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تھے اور
 پانی آپ کی ڈاڑھی اور منہ سے سینے پر بہ رہا تھا اور آپ جدائی کرتے تھے کلی میں اور ناک میں پانی ڈالنے میں **ف** یہ حدیث
 ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا ابیہرہ الحمال میں **باب فی الاستنثار ناک چھینکے کا بیان** **عن ابی ہریرۃ**
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ أحدکم فلیجعل فی الفہ ماء ثم لینث ثم یرحمہ ابوہریرہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک چھینکے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا منین بالفتین اول ثلاثہ **ترجمہ**
 عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چھینکو دو بار اسی طرح سے یا میں یا **عن**

لقیط بن صبرہ قال کنت واذا بنی المتفق اوفی واذ بنی المتفق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نصادفہ فی سفلہ وصادفنا عایشۃ ام المؤمنین قال فامرنا ان
 بخزیرۃ فصنعت لنا قال طابنا بقتلہ ولم یقل قتیب فالتناع والقناع الطیق فیہ تم شتم جاء رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل اصابکم شیء اذ امارکم بشیء قال فقلنا نعم یا رسول اللہ قال فبناشتم
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا اذ دفع الی المراح وجعه سخلۃ یعرق قال ما ولدت
 یا ذلحون قال بھمة قال فاذبح لنا مکانہا شاة شتم قال لا تحسبن ولم یقل لا تحسبن انا من اجلک ذبحناھا
 لنا غمہا بایۃ لا ینیدان توید فاذا دل الی بھمة ذبحنا مکانہا شاة قال قلت یا رسول اللہ ان لی امراءۃ وان
 فی لسانہا شیء یعنی البذلۃ قال فطلقہا اذ قال قلت یا رسول اللہ ان لہا صعبۃ ولی منها ولد قال فرجھا
 یقول عظمہا فان یک فیہا خیر فستفعل ولا تقرب طعیتک کضرک امیتک فقلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء
 قال اسبغ الوضوء واخلل بصرک وایضاً وایضاً فی الاستنشاق الا ان تكون صایماً ثم لقیط بن صبرہ سے
 روایت ہے میں سردار تھا ان لوگوں کا جو بنی مسفق (ایک قوم ہے) میں سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس یا ان لوگوں میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہ میں نہیں میں کراہم
 المؤمنین عایشہؓ بنی انہوں نے حکم کیا ہمارے لے کر خزیرہ تیار کر نیکاف خزیرہ اسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے
 چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑھا دیں بہت سا پانی ڈال کر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے اٹا دالیں اگر نرا اٹا ہو گوشت نہ ہو تو
 اسکو عقیقہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضوں نے کہا اگر اٹا اور گہی کا بنا دیں تو حریرہ
 اگر چھوٹی کا بنا دیں تو خزیرہ ہے وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
 علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھ کھایا یا یہ فرمایا تمہارے کھانکے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہے کھانا
 یا رسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چروا کر بیان مراح کی طرف لیکر
 چلا مراح اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں بکریان رات کو رہتی ہیں اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا جی پیدا ہوئی آپ نے پوچھا کہ فریاد کیا مادہ پیدا ہوئی اُس نے
 جواب دیا یا دیان ہوئی آپ نے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے فوج کر پھر فرمایا لا تحسبن لا تحسبن
 مطلب یہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظ لفظ نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہاں تک کہ اعراب میں
 یہی فرق نہیں کیا ہے یعنی تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے فوج کرتے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں
 ہیں ہم ہر بکری کو چاہتے تو یہ کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض میں ایک بکری کاٹ دیتے ہیں لقیط نے
 کہا یا رسول اللہ میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہو آپ نے فرمایا اسکو طلاق دیے لقیط نے کہا ایک ست کہ

میرا اسکا ساتھ رہا اور میری اولاد یہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کرادیں ہا اگر اس میں بھلائی ہے تو سمجھو
 جادو کی اور ست مار اپنی جو روکو جسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ
 کو درست ہے اگر کہنے اور سمجھانے سے نہ سمجھو **ت** میں نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کر دینو
 کو اور خلال کر اٹھلیوں میں (ناک اٹھلیوں کے اندر سوکھاتے رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک میں مگر بھیج کہ تو روزہ دا
 ہو (اُس وقت ناک میں آہستہ پانی ڈال تا دماغ میں نہ پہنچے) - دوسری روایت میں یہ ہے کہ لفیظ بن مہر
 سے روایت ہے بنی النقیق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تھوڑی دیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے آگے کو چمکتے ہوئے **ف** یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ چلنے میں ہاتھ
 بائیں ہٹکتے جاتے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ضرور دن کی چال ہے **ت** اس روایت میں خزیرہ کی جگہ عصفیہ
 ہے **ف** یعنی عصفیہ تیار کر نیکاح کا عصفیہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت میں ابن جریج سے
 یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **ب** تحلیل اللحیۃ داڑھی کے
 خلال کا بیان **عمر بن انس بن مالک** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قضاہ اخذ کفامن ماء فاخذہ
 تحت عنکبہ فخلل بہ لحيۃ وقال ہکذا امری بربی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑھی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
 کیا چھو کر میرے پروردگار نے **باب المسح علی العمامۃ** عمامہ پر مسح کر نیکاح بیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک
 مسح عمامہ پر درست نہیں جینک بصرہ پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث (نزدیک درست ہے
عمر ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرۃ فاصابہم البرد فلما قدموا علی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ان یسحی علی العیباد والتساخین** ترجمہ **عمر ثوبان** سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا شکر بیہا لکھو سردی ہو گئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس آئے تو آپ نے اَللّٰو حکم کیا مسح کر نیکاح عاموں اور موزوں پر **عمر بن مالک قال** لایت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقضاء وعلیہ عمامۃ قطریۃ فاخذ خلیۃ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ فلم یقتض
 العمامۃ ترجمہ **انس بن مالک** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شینے کو کھیا وضو کرتے ہوئے اور آپ کے
 سر پر ایک عمامہ قطریہ کا تھا (قطر ایک بتی ہے دھان کا بنا ہوا) تو آپ نے اپنا ہاتھ عمار کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے
 کیجا مسح کیا اور عمامہ کو نہ ٹوڑا **باب غسل الرجل پاؤں** دھونیکا بیان **عمر المستور بن شداد**
قال لایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضاہ لاک اصابع رجلیہ بغضضہ ترجمہ مستور بن شداد
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنی پاؤں کی اٹھلیوں کو ملے تو

چنگلیا سے **ف** امام احمد کی روایت میں ہے خلال کرتے تھے **باب** المسح علی الخفین **ف** منون
 مسح کرنا کیا بیان۔ اہلسنت ذائقے جو از پ اتفاق کیا ہے اور ابن البر نے کہا کہ میں نے کسی سے اسکا انکار نہیں دیکھا
 مگر امام مالک سے ایک روایت میں انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر
 ہیں کرخی نے کہا جو اسکے جو از کا قایل نہ ہو اس پر کفر کا خوف ہو۔ امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر
 نہیں ہے جب تک موزی نہ اتار دیا مسح کرنا چلا جاوے اور جبہ و علمائے کے نزدیک مسافر کی واسطے تین دن رات اور مقیم
 کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے پھر انارکریا نون دہونا چاہیے **مسح** الخفیۃ بن شعبہ یقول عدل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فی غزوہ تبوک قبل الفجر فعدلت معہ فاناخ الذبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فتبرز ثم جاء فسلکت علی یدہ من الایداء فغسل کفہ ثم غسل جہہ ثم حسر عن ذراعیه فضاق کما
 جبت فادخل یدیه فامخر جہما من تحت العجبة فغسلهما الی المرفق ومسح برأسہ ثم نضا علی خفیه ثم رکع
 فاقبلنا نسیر حتی یخذا الناس فی الصلوة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فضلی بہم حین کان وقت الصلوة
 ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بہم رکعة من صلوة الفجر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف مع
 المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن عرف الركعة الثانية ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی صلواتہ ففرغ المسلمون فاکثروا التسمیۃ لہم سبقوا الذبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة فلما سلم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لہم قد اصبتم او قد احسبتم ثم رحلہم فغیر بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم راستہ پہنچ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک میں قبل فجر کے میں ہی آپ کے ساتھ چلا آپ نے اونٹ بیٹھایا اور
 پاخانہ پھرا پھر آئے تو میں نے چہا گل سے پانی ڈالا آپ کے ہاتھ پر آپ کے دونوں پہنچوں کو دھویا پھر منہ کو دھویا
 پھر آپ نے دونوں ہاتھ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینیں تنگ تھیں اس واسطے آپ نے جسے کے نیچے سے ہاتھ
 نکال لئے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا کہنبیوں تنگ اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزوں پر پھر سوار ہوئے اور ہم
 چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے امام بنایا تھا عبد الرحمن بن عوف کو
 اور عبد الرحمن نے نماز شروع کر دی تھی مھولی وقت پر (یعنی جب وقت آپ نماز فجر کی پڑھ کر تے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ
 نے نماز شروع کر دی) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں
 کے ساتھ صف میں شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی پھر عبد الرحمن نے سلام پھیرا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گھبرا گئے اسوجہ سے
 کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تسمیۃ کہنی شروع کی **ف** اس خیال
 سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر دیں ہم پھر آپ کے پیچھے پڑھ لیویں **ت**

جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پیرا تو فرمایا تم نہ ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا؟ اس حدیث سے بہت سوئیل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسری افضل کی افکار کثیر کے پیچھے دست ہر تیسری پیغمبر کی اقتدار اپنے امتی کے پیچھے درست ہر بزرگ نے ابو بکر صدیق سے مرفوع روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا جتا سکا امام ایک امتی اسکا نہ ہو گیا چوتھی سبقت جب اُسٹے کہ امام سلام پیر چکے علی بذاب سو اس مقام کے اور ایک امامت جبریل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو **شعبۃ بن شعبان** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً من أصحابہ قد کفر فوق العمامۃ وفي رواية أخرى ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان یسرع علی الخنثیین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ **مرحومہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سچ کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ سچ کرتے تھے آپ موزوں اور پیشانی پر اور عمامے پر **شعبۃ بن شعبان** قال کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکبۃ مہمی ادا و فخرج لحاجۃ منہم اقبل فخلعتہ بلا اذی فافروفت علیہ ففسل کعبہ ووجہہ ثم ادا ان یمخرج عمامۃ وعلیہ حبة من صوف من حباب الروم ضیقۃ الکبیین فضاقت فادعھا فادعھا ثم اھویت الی الخنثیین لا تزعھا فقال لی الخنثیین فانی ادخلت القدرین الخنثیین وھا طاهران فمسح علیہما **مرحومہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چہرہ گل تھی آپ حاجت کو جا کر آئے میں چہرہ گل لیکر پوچھا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہ کو دھویا پیرائیں نکالنا پان اور آپ ایک ادنی حبیہ روم کے جوں میں سے پھینچے ہوئے تھے جسکی آستین رنگ تھیں تو ہاتھ آپ کے انہیں سے نہ نکل سکے آپ نے نیچے نکال لئے پیر میں بھکا موزے آپ کے پانوں سے اتار لئے کو آپ نے فرمایا چوڑے موزوں کو مئے المہلہ طہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اسوقت درست ہے جب پورا وضو کر کے با وضو آگے پہنتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح کیا **شعبۃ بن شعبان** قال غفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر هذه القصة قال فانینا الناس عبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح فلما اداوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ احان یتامر فادعی الیہ ان یمضی قال فصلیت انا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغسل الکرکۃ الی سبقت بھا و لم یجد علیہا شئی قال ابو داؤد ابو سعید الخدری وابن الزبیر ابی جابر یقولون من ادرك الفرد من الصلوة علیہ سجدنا السجۃ **مرحومہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار پیچھے رہ گئے جماعت کو پیر بیان کیا یہ جب قصد پورا سے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن حنفیہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے مجر کی نماز میں جنبا تھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ انرا اشارہ

کیا پڑھانے کا بغیر دے کہا پڑھیں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے چچو ایک رکت
 پہنچے تب عبد الرحمن نے سلام پیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑھ چکے تھے
 اور کچھ زیادہ نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھ طاق رکتیں پڑھے (مثلاً ایک رکت یا تین رکتیں)
 تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تھے وہ دو سجدے کرے (ہو گئے) مگر اکثر علما اس کے نزدیک سجدہ ہو
 اس سوئیں لازم نہیں آتا **عبد الرحمن بن عوف** سیال بلالہ غرضہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
 ینخرج یقتنی حاجتہ فأتیہ بالما فی توفنا وانیس علی عمامتہ و موقیہ **مرحبہ** عبد الرحمن بن عوف پوچھتے
 تھے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نخلتو تھے حاجت کو جب حاجت سے
 ہر آتے پھر پانی لانا آپ صبر کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں پر **عبد الرحمن بن عوف** بن جویریہ
 جویریاہل شام تھے علی الحنفین وقال ما یفتنی ان اسلم وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح
 قالوا ایمکان ذلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدۃ **مرحبہ** ابو زرہ بن عمرو سے
 روایت ہے کہ جریر بن عبد اللہ بجلي نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزوں پر اور کہا کیا دھبہ ہے جو میں مسح نہ کروں
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگوں نے کہا یہ فعل اتچا قبل سورہ مائدہ کے اترنے کے ہو گا
 ف کیونکہ سورہ مائدہ آخرین اتری ہے اور اس میں پانوں دھونیکا حکم ہے **مرحبہ** نے کہا میں تو اسلام لایا
 بعد اترنے سورہ مائدہ کے ف تو یہ فعل آپ کا لا سحالا بعد سورہ مائدہ کے نزول کے ہوا۔ اس سے معلوم ہوا
 کہ سورہ مائدہ میں جو آیت پانوں دھونیکی ہے وہ خاص اس صورت و جب پانوں میں موزے نہ ہوں اگر موزے
 ہونگے تو موزوں پر مسح درست ہے بدلیل احادیث بھی متواترہ کے۔ ابو زرہ عہد کے بیٹے ہیں اور عمر و جریر بن
 عبد اللہ بجلي کے بیٹے ہیں نام ابو زرہ کا ہرم ہے یا عمر و یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ میں تابعین میں سے اور انکے
 داوا جریر بن عبد اللہ بجلي صحابی مشہور ہیں **مرحبہ** میں انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عبد بن حریزہ** بن الحصباء الشلی
 ان البناشی اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفی یا سودین ساذجین فلبسھا ثم توفنا و **مرحبہ** علیہا
مرحبہ بریدہ سے روایت ہے کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
 سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا ان موزوں پر کہ ابو داؤد نے اس حدیث کو صرف البصرہ
 نے نقل کیا ہے **عمر بن شعیبہ** بن شعبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین نقلت باللسان
 انسیت قال بل انت نسیت بهذا مونی بھی **مرحبہ** غفرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مسح کیا موزوں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ بیول گئے آپ فرمایا تو بیول گیا مجھ کو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
 مالک **زویب التوقیت فی المسح** کی مدت کا بیان **عبد خزیمہ بن ثابت** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المسند علی الثقلین للمتعارفین تأیامہم ولا یقیم یوم ذلیلة قال ابو داود عن الامام من یوم معتمرا عن ابیہم
 النبی استافافوا ولولست اذنا لولادنا سحر سحر بن زبیر بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 موزوں کسی طرح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ اگر
 ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے **ع** ابی بن عمار قال یحییٰ بن ابیوب کان قد صلی من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم الثقلین انہ قال یا رسول اللہ اسجد علی الخشب قال نعم قال یوگا قال یوگا قال ویومین
 قال ویومین قال فلا ذلہ قال نعم ومانشت **ع** ابی بن عمار سے روایت ہے یحییٰ بن ابیوب نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور انہوں نے دو وزن قبول کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ نماز پڑھی تھی) یا رسول اللہ میں سجدہ کروں موزوں پر آپ نے فرمایا ہاں پھر یحییٰ نے کہا ایک دن تک
 کہا ایک دن تک پھر یحییٰ نے کہا دو دن تک آپ کو کہا دو دن تک پھر یحییٰ نے کہا تین دن تک ہاں تین دن
 تک اور جہانگ تو چاہے کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں یہ ہے کہ یحییٰ نے سات روز تک کہا اور آپ
 ہاں فرمائے گئے اور یہی کہے کو جہانگ تو چاہے ایک اس حدیث کی سادہ میں اختلاف ہو اور یہ روایت تھی
ف بلکہ صحیح مہدی ہے جو مسلم نے شرح بن ہانی سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا موزوں پر سجدہ کر نیکی
 انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تین راتیں مسافر کو اسطے مقرر کیں اور ایک دن رات مقیم کے
 لئے اور روایت کیا اترم نے سنن میں اور ابن جریر نے ابو بکر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے رخصت دی مسافر کے کو سجدہ کر نیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کر کے ہو کر
 پہنچے ہوں خطاب نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے - ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم نماز
 ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے موزے نہ اتار نیکیا تین دن تین رات تک مگر جب بیت
 لیکن یا سنانہ یا شیب یا سونیے موزوں کا حکم کرتے کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ع**
 المسند علی الجورین جراب پر سجدہ کر نیکیا بیان **ف** قاسوس میں ہے جو رب کہتے ہیں پاؤں کے لفافہ کو جبکہ ہند
 میں جراب کہتے ہیں مقصود اس سے یہ ہوتا ہے کہ پاؤں ہمدی سے **ع** المغیرہ بن شعبہ عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم انہما علی الجورین الثقلین **ع** بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے وضو کیا اور سجدہ کیا جرابوں پر اور جو تون پر **ف** مثلاً جو تاج جراب کے اوپر ہو گا تو سجدہ کیا ان دو وزن پر یا مراد یہ
 کہ علی علیہ وسلم سجدہ کیا کہیں جرابوں پر سجدہ کیا کہیں جو تون پر - کہا ابو داؤد نے عبد الرحمن بن ہمدی اس حدیث کے
 بیان میں کہتے تھے (اس لئے کہ یہ منکر ہے) مشہور وغیرہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا

نہی مسیح کیا موزوں کے ظاہر پر۔ چوتھی روایت میں یوں ہے میں تلوون کا مسیح پانوں کے اوپر مسیح سے
 بہتر جاتا ہوں یہاں تک کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپر مسیح کرتے دیکھا کریں گے کہا یعنی موزوں کے
 اوپر یا پھر یوں روایت میں عبد بن حنفیہ سے یوں ہے میں حضرت علی کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو دونوں پانوں کے اوپر
 کی جانب دھوئے اور کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک
 اللغاب بن شہبہ قال وحدثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة بنو نضل فسمع اعلیٰ الخفین وادخلہما سریرہ
 منیرہ بن شہبہ سے روایت ہوئی ہے وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بنو نضل میں تو اپنے مسیح کیا موزوں
 کے اوپر اور نیچے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہیں سنا
 فترندی نے کہا یہ حدیث معاول ہے اور کہا پوچھا میں بازار عہد ابو محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
 حال ان دونوں نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے **ف** فی لا متذلل شرمگاہ پر پانی چھڑک لیا کہ یہ ان
 وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاچا گاہ کے میانی پر چھڑک لیا کہ قطرے کا دوسواں جاتا ہے یہ سوسہ
 دور کی نیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھلائی **س** سفیان بن الحکم الثقفی
 او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال ان یؤخذ بالیضیۃ ثم یسفیان
 بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پشاب کرتے وضو کیسے پانی چھڑک لیتے
 (اپنی شرمگاہ پر) کہا ابو داؤد نے بعضوں نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضوں نے سفیان بن حکم
 کہا ہے **ق** ابن حبان نے کہا اُسکے دونوں نام میں اور رادی چوک گوہن اُسکے نام میں اور اسکے باپ کے
 نام میں منذری نے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا نہیں ابن عبد البر نے کہا اس
 سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہاں پانی چھڑکنے سے یہ ہے کہ پانی
 سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلوں پر اکتفا کرتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعد استنجا کے تہوڑا سا پانی
 شرمگاہ پر چھڑک لینا دوسو دور کر نیکی کو فودی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **ع** عبد بن عبد
 من شہبہ عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال شتم فوجہ ثم یسفیان ثم یسفیان ثم یسفیان
 کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنا باپ سے سنا وہ کہتا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھا آپ نے پشاب کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر **ح** الحکم ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ
 وسلم بال شتم فوجہ ثم یسفیان ثم یسفیان حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہوئی ہے اپنا باپ کے
 سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشاب کیا پھر وضو کیا اور پانی چھڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور داؤد بن ابی
 حجاز بن حجاز نے کہا کہ اوایل زمانہ وحی میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکھایا اور نماز سکھایا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

[illegible]

محمد طلق بن علی قال قد سمنا علی بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاہد رجل کانہ بدوی فقال یا بنی اللہ

ما تروی فی سن الرجل ذکرة بعد ما یقضی فقال حل هو الا مضغہ بمنہ او قال بمنہ بمنہ ثم حمی

طلق بن علی سے روایت ہے کہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے تین ایک شخص یا گویا بدو تھا اور پوچھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چھوے اپنی ذکر کو بعد وضو کے

آپ نے فرمایا نہیں ہے ذکر لکڑیا کی جگہ یا لکڑہ اس کے بدن کا ف یعنی جیسے اور بدن چھوئیے وضو نہیں جاتا اور

ہی ذکر کے ہی چھوئیے وضو نہیں جانا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضوں نے بسرہ کی حد

کو ترجیح دی ہے بعضوں نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یشتقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا ملک

اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجائش ہے وسعت اور راحت کی وقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور

ضرورت کی وقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ ہی مختلف ہو اس مسئلے میں بعض قائل تھے اس امر کے کہ غسل

سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض

کہتے تھے وضو لازم نہیں آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو لہذا ان سے

باب الوضوء من لحم الابل اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہونیکا بیان صحیحہ البراء بن عازب

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل فقال لا یقضی وضو من لحم الابل

فضل و انعام پر اعتما د کر کے

تسليح الأول ويتلو الجمل يسافى من تحريك التكميل لله

فہرست ابواب الایمان فی کتاب الحجۃ

صفحہ نمبر	باب	صفحہ نمبر	باب
۴	دینا بھ کتاب	۱۳	رات کو کسی برتن میں پیشاب کر لینے کا بیان
۴	ابوداؤد کا حال	۱۴	جن مقاموں میں پیشاب کرنا منع ہے
۵	تقریفات اقسام حدیث	۱۴	پاخانہ سے ٹکڑے کیا کہے
۶	تم احوال ابوداؤد رحمہ اللہ	۱۵	استنجے کے وقت ذکر کو دہانے ہاتھ نہ پکڑے
۷	منہ ظلمات مترجم	۱۵	پانچا نہ کیوقت پر وہ پوشی کرنا
۸	سند کتاب	۱۵	جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے
۹	کتاب الطہارۃ	۱۶	پتھروں سے استنجا کرنا کیا بیان
۱۰	حاجت کی واسطے تنہائی کی جگہ میں جانا	۱۶	پانی کی کیا بیان
۱۱	پیشاب کے لئے جگہ ڈھونڈتے کیا بیان	۱۷	پانی سے استنجا کرنا کیا بیان
۱۲	پاخانہ میں جاتے وقت کیا کہے	۱۷	استنجانے کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑنا
۱۳	پاسنچا نہ یا پیشاب کی وقت تبدل کی طرف موبہ کرنا	۱۸	مسواک کا بیان
۱۴	مکرہہ ہے۔	۱۸	کس طرح مسواک کرے
۱۵	اسکے اجازت کا بیان	۱۹	ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے
۱۶	پاخانہ کیوقت ستر کب کہوئے	۲۰	مسواک دھونیکا بیان
۱۷	پاخانہ میں باتیں کرنا مکرہہ ہے	۲۱	مسواک پیدائشی سنت ہے
۱۸	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا	۲۲	جورات کو بیدار ہو کر مسواک کرے
۱۹	بغیر طہارت کے ذکر الہی کا بیان	۲۳	وضو کا فرض ہونا
۲۰	جس مانگو بھی برآمد کا نام ہو اسے پاخانہ میں نہ لکھا	۲۴	وضو پر وضو کرنا کیا بیان
۲۱	پیشاب سے پاکی کا بیان	۲۵	پانی کا بیان
۲۲	کپڑے ہو کر پیشاب کا بیان	۲۶	بیر بضاہ کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۲	جو پانی بعد غسل کے چھوئے جس میں ہے	۲۹	ڈاڑھی کے خلال کا بیان
"	تھے ہو پانی میں پیشاب کا بیان	"	عمامے پر مسح کرنا کا بیان
"	کھتے کے چھوٹے کا بیان	"	پائون دھونیکا بیان
۲۳	بلی کے چھوٹے کا بیان	۳۰	موزون پر مسح کرنا کا بیان
۲۴	عورت کے چھوئے پانی سے وضو کرنا کا بیان	۳۲	مسح کی مدت کا بیان
"	اسکی مافت کا بیان	۳۳	جراہ پر مسح کرنا کا بیان
"	سمندر کے پانی سے وضو کرنا کا بیان	۳۴	موزون پر کسطح مسح کرنا کا بیان
۲۵	نمیز سے وضو کرنا کا بیان	۳۵	شرنگاہ پر پانی چھڑک لینا کا بیان
۲۶	پیشاب یا پاخانہ لگا ہو تو پہلے حاجت سے نفاذ ہو کر پھر نماز پڑھے	۳۶	وضو کے بعد کیا دعا پڑھے
۳۷	وضو کیواسطے کتنا پانی کافی ہے	"	کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھنا کا بیان
"	وضو میں اسراف کا بیان	"	وضو میں کہیں خشک رہ جائیکا بیان
۳۸	وضو پورا کرنا کا بیان	"	جب وضو ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا کرے
"	کانسی کے برتن میں وضو کا بیان	۳۸	عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا
"	وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان	"	ذکر کے چھوٹے وضو ٹوٹ جائیکا بیان
۳۹	جو شخص مکر اوٹھے وہ ہاتھ دھو پھر برتن میں ڈالے	"	ذکر کے چھوٹے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان
"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان	۳۹	اونٹ کے گوشت کھانسی وضو لازم ہونیکا بیان
۳۶	تین تین بار وضو کرنا کا بیان	"	کچے گوشت چھوئے یا دھونے سے وضو لازم نہ آئے
"	دو دو بار وضو کرنا کا بیان	۵۰	کابیان
۳۷	ایک ایک بار وضو کرنا کا بیان		مروے کو چھو کر وضو نہ کرنا کا بیان
۵	کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں حرج الی کرنا کا بیان		
	یہ روایت ضعیف ہے		
	ناک چھونے کا بیان		

الجزء الثاني (پارہ دوسرا)

یس

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی ترک الوضوء ما بست الذناب اگر کسی بچی ہوئی چیز کہا نیسے وضو لازم نہ آتا ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ اگر سے جو چیز پکے اسکے کہا نیسے وضو جاتا رہتا تھا ابتداء کے یہ حکم نسخ ہو گیا مگر اگر گوشت کہا نیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہ ہے **عن ابن عباس**

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كفت شاة ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھا یا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن المغيرة بن شعبه** قال صفت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فامر بحطب فشرى واخذ المشقة فجعل يحزني بها منه قال فجاء بلال فاذهبه بالصلاة قال خافني المشقة وقال ما له تدب يداه وقام يصلي فاذ

ابن عباسی وکان یشار فی فقصه علی سواک او قال اقصه علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاں ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران پر ہونے کا وہ پہنی گئی اور آپ چھری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تھے اتو میں بلال آئے اور نمائے کے واسطے بلایا آپ نے چھری ڈال دی اور کہا کیا ہو گیا اسکو خاک آلودہ ہون ما تہ اسکے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے ابابری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میری سوچ میں بڑھ گئی تھیں آپ نے ایک سو اگ موچوں کے تلے رکھے کہ انکو کتر دیا **عن ابن عباس** قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

كفتا ثم سجد بجميع ما كان تحته ثم قام فصلى **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پر پونچھ لیا اپنا ما تہ فرش سے جو اسکے نیچے بچا ہوا تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے **عن ابن عباس** ان النبي صلى الله عليه وسلم انتفض من كفت ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے کچھ گوشت کھا یا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن جابر بن عبد الله** يقول قرئت للنبي صلى الله عليه وسلم خبزنا ولحما فاكل ثم دعا بوضوء فتوضأ به ثم صلى الظهر ثم دعا بفضل طعامه فاكل ثم قام الى الصلوة ولم يتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد

الضاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کھا یا ابتداء کے وضو کا پانی سنگوایا اور وضو کیا پھر نماز پڑھی پھر کھانے کے جو کھا تا تھا اسکو نگایا اور کھا یا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **عن جابر** قال کان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء معا عرفت النذر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تھا کہ اگر کسی

۱۰
یاد رہے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد وضو نہ کیا تھا

مکی ہوئی چیز دن سے وضو نہیں کرتے تھے کہا ابو داؤد نے یہ خلاصہ یہ حدیث اول کا **عن** عبد
 بن ثمامۃ المرادی قال قدم علينا مصر عبد الله بن الحارث بن جرج من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
 فسمعتة يحدث في مسجد مصر قال لقد رايتني سابع سبعة اوسادسة ستة مع رسول الله صلى الله
 عليه وسلم في دار رجل فمر بلاء فناداه بالصلاة فمخنا فمرنا بوجل وبرصنا على النار قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اطابت برصنا قال نعم بابي انت احمي فتناول منها بضعه فلم يزل يعكها
 حتى احمر بالصلاة وانا انظر اليه **ترجمہ** عبید بن ثمامہ المرادی سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن حارث
 بن جرج مصر میں ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تھے مسجد میں انہوں نے کہا مجھے سمیت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمی تھے یا چھ ایک گھر میں اتنے میں بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم سب
 راستہ میں ایک شخص پر گزرتے جسکی ٹانڈی آگ پر پڑھ رہی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کیا تیری ٹانڈی پاک گئی وہ بولا مان میرے باپ اور مان آپ پیچھا ہوں آپ نے اس گوشت میں سے
 ایک ٹپ لیا اور اُسکو چباتے رہے یہاں تک کہ بکیر کی نماز کی اور میں دیکھ رہا تھا **باب** التشديد في
 اكل الكلى مکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الوضوء مما انقضت النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
 ہوتا ہے اُس کہانی سے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انه دخل على
 امر حبيبۃ فسقته فدحا من سويق فدعا جماعة فتمضمض فقال يا ابن اخي الا توضحان النبي صلى الله عليه وسلم
 قال توضوا مما غلبت النار واما مسست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
 وہ ام المؤمنین ام حبیبہ پاس گئے انہوں نے ایک پیالہ شہو کا ان کو پلایا پھر ابو سفیان نے پانی منگا کر کھلی
 کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیوں نہیں کرتا اسی بہانے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان
 کہانوں سے جو آگ سے پکے ہوں **باب** في الوضوء من اللبن وروہ پی کر کھلی کر نہ کیا بیان **عن** ابن عباس
 ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فدعا جماعة فتمضمض ثم قال ان له دسما **ترجمہ** ابن عباس سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہ پیہ پانی منگا کر کھلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوئی
باب الوضوء في ذلك اس باب میں وضو کا بیان **عن** انس بن مالك يقول ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فلم يمتضمض ولم يتوضأ وروہ پیہ پانی منگا کر کھلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھی
 انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہ پیہ پانی منگا کر کھلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھی
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوہ پیکر کھلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بھی درست ہے

باب الوضوء من الدم خون نکلنے کی وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عمر حابر** قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى في غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امرأة رجل من المشركين فخلعان لا انتهى حتى اهرقوا ما في اصحاب محمد فخرج يتبع اثر النبي صلى الله عليه وسلم فنزل النبي صلى الله عليه وسلم من اذن فقال من اجل من الانصار فقال كونا بكم الشعب قال فلما خرج الرجلان الى قسم الشعب اضطلع المهاجري وقام الانصارى يصلى واتى الرجل فلما دأى شخصه عرف انه من بيتة للقوم فرماه يسهم فوضعه فيه فانزعه حتى رماه بثلاثة اسهم ثم ركه وسجد ثم اتى صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما دأى المهاجري ما بالانصارى من الدم قال سبحان الله الا انتبهتني اول ما رى قال كنت في سورة اقرؤها فلم احب ان افطعها ثم حسم جابر بن عبد الله سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غزوہ ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈتے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک تیر میں آئے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص ہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ گہاٹی کے سرے پر یہود و نون آدمی گہاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جاکر مہاجر لڑ رہا اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پوچھا کیا یہ محافظ ہو تو ہم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ ان کو لگا اور ہونے نکال لیا یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے اس وقت اول ہون نے رکوع اور سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہو گئے تو وہ بہاگ گیا مہاجر نے ان سے پوچھا تو نے پہلے تیر کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میرا جی نہ چاہا تو نے کوف سبحان اللہ نماز میں اگر غضب و خشم ہو تو ایسا ہو جب ادنیٰ ادنیٰ صحابیوں کا یہ حال تھا تو اجاہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء عن النجوم سوئیے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عمر عبد اللہ** عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عن الصلاة فاخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم خرج علينا فقال اليس احد ينتظر الصلاة عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دیر کی عشا کی نماز میں یہاں تک کہ ہم سو رہے مسجد پر جا گئے پھر سو رہے پھر سو رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سو اتھا رہے اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا ف پھر آئے نماز پڑھیں عشا کی اور صحابہ سے یہی پڑھی مگر وضو نہ کیا **عمر** ان قال

اعداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الا فحق حتى یحقق روضہم ثم یصلون ولا ینقضوا
 ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہاں تک
 کہ جھک جاتے تھے سر اونچے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے
مسلم بن مالک قال اقيمت صلاة العشاء فقام رجل فقال يا رسول الله ان لي حاجة فقام بناحية
 حتى نفس القوم او بعض القوم ثم صلي بهم ولم يدكروا وضوءا **ترمذی** **انس بن مالک** سے روایت ہے
 کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور بولایا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے
 سرگوشی کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے پھر اپنے نماز پڑھی اُن لوگوں کے ساتھ اور وضو کا ذکر نہیں
 کیا **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام ویفتح ثم یقوم فیصلی ولا یبقی
 قال فقلت له سلیت لم تتوضأ وقد نمت فقال لا انا الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وهذا فانه اذا
 اضطجع استترحت مفاصله **ترمذی** **ابن عباس** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے
 تھے اور سو جاتے تھے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز آتی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے ایک بار
 میں نے کہا اپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اس شخص پر لازم آتا ہے جو
 کروٹ لیکر سو جاوے **عثمان** اور سناؤ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب کروٹ پر لیٹ کر سو بیٹھا تو اس کے
 چوڑے پہلے ہو جاوینگے **ف** اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جائیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوئے وضو نہیں
 مگر چونکہ سوئے میں احتمال ہے حدیث ہو جائیگا اس واسطے وضو لازم آتا ہے یہ جب ہے کہ کروٹ پر سو لیٹ کر یا
 سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے میں سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ کہا ابو داؤد نے وضو
 اس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہ حدیث منکر ہے **ف** یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہیں کیا **ف**
 نہیں روایت کیا اسکو مگر یزید والانی نے قنادہ سے اور حدیث میں سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس
 سے روایت کی مگر اس میں یہ مضمون نہیں ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ ہے اس خواب سے
 جیسا لوگ خواجہ کرتے ہیں **ف** یعنی جس طرح لوگوں کو غفلت ہو جاتی ہے سوئے میں ویسی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہ ہوتی تھی **ف** اور حضرت عائشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونوں آنکھیں سنی
 میں پردہ نہیں سوتا شعبہ نے کہا قنادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں ایک حدیث یونس بن
 اسحاق دوسری حدیث ابن عمر صلوٰۃ میں تیسری حدیث القضاۃ ثلثہ چوتھی حدیث ابن عباس حدیثی رجال ضعیفون
 سہم عمر وارضاہم عندی **عمر** **ف** اور یہ حدیث بھی قنادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہ دوسرا فقہ ہے اس حدیث
 میں کہ قطع ہے **ف** کہا ابو داؤد نے میں نے یہ حدیث یزید والانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی انہوں نے

مجھ پر کر دیا اس معاملے کو برا سمجھ کر اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اس کے بیان میں گناہ لازم
 آئے اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پانچ گیا اور کچھ اعتبار نہیں کیا اس حدیث کا **عن**
 علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما السہ العینان فمن نام فلیتوضأ ثم جہ
 علی ابن ابی طالب سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آنسو گویا آنکھیں ہیں (یعنی جب تک
 آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقدر اپنے اختیار میں رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطأ الاذی برجلہ آدمی نجا ستون پر چل کر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
 عبد اللہ کنا لا نتوضأ من بوطی ولا نکث شبرا ولا نؤیاً ثم جہ شقیق سے روایت ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا
 ہم نہیں ہوتے تھے پاؤں آئیں چل کر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤں نہ دھوئے تھے) تھان اللہ ہمارے دین میں
 کیا آسانی ہے، اور نہیں بیٹھتے تھے بالوں کو اور نہ کپڑوں کو نماز میں (گردوغبار سے بچانے کے لیے) **باب** فی حدیث
 فی الصلاۃ نماز میں وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا خسا احدکم فی الصلاۃ فلیتوضأ ولید الصلاۃ ثم جہ علی بن طلحہ سے روایت ہو
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی بارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہے کہ لوٹے اور وضو کرے
 اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان میں **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
 وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہو جو بوسہ و کنا اور دواعی خجاع
 کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور دوی وہ پانی ہے جو
 بعدیش کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلاً مذاء فجلت باغتسل حتی تشق
 ظہری فذکرکذا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغفل اذا دایت
 المذی فاعسل ذکرکذا وقصا وفتواک للصلاۃ فاذا فغسلت الماء فاعتل ثم جہ حضرت علی سے روایت
 ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں غسل کیا کرتا یہاں تک کہ پیٹ پیٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
 ہناتے نہاتے پشت کی کہاں ترشح گئی جیسے ہاتھ پاؤں سردی میں پیٹ جاتے ہیں) تو میں نے یہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کیا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرے
 جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہیں اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
 ابیطالب رضی اللہ عنہ امن ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا قام من اہلہ
 فخرج منہ المذی ما ذاعلہ فان عندی ابنتہ وانا استہی ان اسالہ قال المقداد فضالت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلیتوضأ فوجہ ولیتوضأ وضو الصلاۃ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کوئی شخص اپنی بی بی یا پاس جاوے اور مذی نخل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نخل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں (حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے) سوچو مجھ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے ایسا ہو (یعنی مذی نخل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کر لے جیسا غار کے لئے وضو ہوتا ہے دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور قوطون کو دھو ڈالے اور اپنی اسحاق کی روایت میں قوطون کا ذکر نہیں ہے **عن** سهل بن حنيف قال كنت الفتي من المذی شدة وكنت الكثر منه الا فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا يجوز لك من ذلك الا وضوء قلت يا رسول الله فكيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفينك بان تلتذذكها من ماء فتشفع بها من ثوبك حيث ترى انه اصابه ترجمہ سهل بن حنيف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تھی میں اکثر نہایا کرتا تھا آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نخلنے سے وضو کرنا کافی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کپڑے میں جو لگ جاوے اسکو کیا کروں آپ نے فرمایا ایک چلوپانی لیکر اس پر چرک دو جہاں پر تیجے معلوم ہو مذی لگ گئی ہو **عن** عبد الله بن سعد الا نضاري قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جاك الفصل وعن الماء يكون بعد الماء فقال ذاك المذی وكل نخل يذی فتشعل من ذلك فنهجك وانذنيك وقضاً وضوءك للصلاة ترجمہ عبد اللہ بن سعد الا نضاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہے اور جو پانی بعد نہا نیکیہ ذکر میں سے نخل آوے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اسی کو مذی کہتے ہیں ہرگز کی مذی نکلتی ہے جب مذی نخلنے تو اپنی شرمگاہ اور قوطون کو دھو ڈال اور وضو کر لے جیسے نماز کی واسطے وضو ہوتا ہے **عن** حرام بن حکيم عن عمه انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحل من امراتي وهي حايض قال لك ما فوق الا زادوك من كل الما يصل ايضا وسالته ان ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنی چچا سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حایض ہو تو مجھے کیا درست ہو آپ نے فرمایا تہ بند سے اور پیچھے درست ہو **ف** یعنی بوسہ اور کتا را و مساحات یوں وغیرہ کا درست ہے **جمع** درست نہیں ہے **ف** اور بیان کیا حایضہ کو ساتھ نہ کرنا اور ذکر کیا آخر حدیث **عن** معاذ بن حنبل قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحل من امراته وهي حايض قال ما فوق الا زادوك والتعفف عن ذلك افضل ترجمہ معاذ بن حنبل سے روایت ہے کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹھانا درست ہے حایضہ ہوا تو اسے کچھ فرمایا

اور مزرہ ادھانا درست ہو اور اس سے پہلی بچا افضل ہے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث قوی نہیں ہو
 راہکی اسامین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہو (**پ**) فی الاکسال ذکر کوفج کے اندر دلو
 سے غسل واجب ہوتا ہو یا نہیں **ع** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل خلائک
 وخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلة الثیاب ثم امر بالغسل ونحو عن ذلك ترجمہ ابی بن کعب روایت ہے
 ابتدائے اسلام میں یہ رخصت تھی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہوتا تھا کچھ دن کی
 کمی کیوجہ سے پھر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرے پہلے یوں کہا کرتے تھے انما الماء
 من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہو احکام سے بیداری کی حالت میں
 دخول ہوتی ہو غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور میں جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
 بیان کی گئی ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی ہے فلیتأمل فیہ **ع** ابی بن کعب ان الفتیاء التي کانوا یفتنون ان الماء
 من الماء کان من رخصۃ رخصۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاعتسال بعد
 ترجمہ ابی بن کعب کہتے تھے یہ جو فتویٰ دیا کرتے تھے نہنا ناجب جب ہوتا ہو کہ منی نکلے ایک رخصت تھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام میں پھر آپ نے حکم کیا غسل کرے یا بعد اسکے رجود دخول کے اگر
 انزال نہ ہو **ع** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہ الماء اربعہ والذوالخفۃ
 بالختان فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد میٹھ
 جلاوے عورت کو چارون شاخون میں (یعنی دو پٹریاں اور دو رانوں کے درمیان) اور مرد کا خفۃ عورت
 کے خفۃ سے ملجاوے (یعنی شفۃ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **ع** ابی سعید الخدری
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمۃ یفعل ذلك ترجمہ ابو سعید خدری
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہو یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے
 اور ابو سلمۃ ایسا ہی کرتے تھے **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہیں ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گویا ہیں
 جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **پ** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہو **ع** انس
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نساءہ فی غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتوں کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **پ**
 الوضوء لمن اودان یعود جو شخص جنب ہو اور پھر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **ع** ابی رافع ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نساءہ عند هذا قال فقلت یا رسول اللہ لا یجوز
 واحدا قلا هذا اذکی واحد باطن ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی

تمام غورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں کہا یا رسول اللہ آپ سب فارغ ہو کر ایک بار
 غسل کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ سب اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہو یعنی ہر ایک جماع کے بعد
 غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اہلہ ثم بدللہ ان یعاد فلیتوضا یدینہما وضوءاً ثم یرحمہ ابو سعید
 خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کر دے
 پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنین من جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تضرع بالجنابة
 من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا وغسل ذکرك ثم یرحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانکی حاجت ہوتی ہے اگر
 فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سورہا کر **باب** الجنب یا کل جنب کہا نا کہا **عن** عائشہ
 قلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب فوضو وضوءاً للصلاة ثم یرحمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت
 میں تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں پوچھا ہے واذا اراد ان یاکل من جنب
 غسل یدیه جبارا وہ فرماتے کہانی کا حالت جنابت میں تو دونوں ہاتھ دھو ڈالتے **باب** فی الجنب
 یتوضا جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضا لغنی وهو جنب ثم یرحمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانی کا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عمار بن
 یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص الجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضا ثم یرحمہ عمار بن یاسر
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت وہی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی
 اپنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہ اس میں منقطع ہے) صحیح
 بن عمر اور عمار بن یاسر کی سچ میں ایک شخص در ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
 کہتے تھے جب جب کہانی کا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب من خمر الفصل جنب نہانے
 میں دیر کر سکتا ہے **عن** غصیف بن الحارث قال قلت لعائشہ اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخرہ قالت رجا اغتسل فی اول اللیل ورجا اغتسل آخرہ فی آخرہ قلت لعلہ
 الحمد للہ الذی جعل فی الامم سعة قلت اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقد اول النیل ام فی

قالت ربما اوتر في اقل الليل وسر بما اوتر في اخره قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل
 في الامر سعة قلت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحجر بالقران ام يخفت به
 قالت بنما جهر به ودرما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في الامر سعة
 ترجمہ غصیف بن حارث سے روایت ہے میں نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تم نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب میں یا آخر شب میں
 حضرت عایشہ نے کہا کہہی آپ غسل کرتے اول شب میں اور کہہی غسل کرتے آخر شب میں
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اول شب میں وتر پڑھتے یا آخر شب میں حضرت عایشہ نے کہا کہہی آپ وتر پڑھتے تھو اول شب میں اور کہہی
 آخر شب میں میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم قرآن پکار کر پڑھتے یا ہستہ پڑھتے حضرت عایشہ نے کہا کہہی پکار کر پڑھتے اور کہہی ہستہ پڑھتے
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورته ولا حبله الا جنب ترجمہ علی ابن
 ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر میں نہیں جاتے
 جس میں صورت ہو یا کتا یا جنب ہو **ف** خطابی نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے
 فرشتے ہیں نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو
 غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنوں تک
 جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تاخیر کی ہے۔ او کو تو سے مراد وہ کیا ہے
 جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کہیتوں کے محافظت کو بھی نہ ہو ورنہ درست ہے اور صورت سے
 مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چیت یا کپڑے پر اور بعضوں کو خاص کیا ہے مجسم سے
 عا عایشہ تر قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام وهو جنب من غير ان يمس ماء ترجمہ
 حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوڑتے جنابت کی حالت میں بغیر نہائے ہوئے
 کہا ابوداؤد نے مجھ سے حسن بن علی اسطی نے بیان کیا کہا سنا میں نے یزید بن ابی ریان سے وہ کہتی تھی یہ
 حدیث ہم سے ابی اسحاق سے **ف** ترمذی نے کہا من غیر ان یمس ماء وہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کہ
باب فی الجنۃ جنب کلام اللہ نہ پڑھے عمر بن عبد اللہ بن لہو قال دخلت علی علی بن ابی طالب
 رجل من اهل البيت من بني ابي طالب فبعثنا علی بن ابی طالب و قال انکما علیان فاعلما علی بن ابی طالب فاعلما

[illegible]

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقہ تھیں ہے جیسے سورابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور حسن بصری سے مروی ہے جو شرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری سلم نے روایت کیا عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابوں نے وضو کیا ایک مشرک عورت کے کچھال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہا ئی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے تھے کافروں کی دعوت اور تحفوں کو واللہ اعلم **باب** کجذب يدخل المسجد جنب مسجدین نہ جارے عمر عائشہ تقول جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه البيوت اصحابه شاد في المسجد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصنع لقمه شيئا رجا ان ينزل فيهم رخصة فخرج اليهم بعد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا ادخل المسجد لما نضوا لاجنب ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو کچھ اصحاب کے گہروں کے رخ مسجد کے طرف میں یعنی دروازے اون گہروں کے مسجد کی طرف میں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکیں اور ایک رخ والے دوسری رخ والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جا دیں۔ آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد سے پھیر دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس امید سے کہ شاہ ادن کے باب میں خصت نزل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد کے طرف سے پھیر دو کیونکہ مسجد کو میں حلال نہیں کرتا حیضہ اور جنب کو واسطے ف اور جب گہروں کا رخ مسجد کے طرف ہو گا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتیں مسجد میں سے ہو کر ایک گہرے دوسرے گہروں کو جاوے گی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس جنب بیہول سے نماز پڑھائے کو کچھ اہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوۃ الفجر فاوی بین اذانک انکم ثم جاء ورائہ یقطر فصلہم ترجمہ ابو بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کر دی پھر تہ سے اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو اور آپ چل کر گہر میں (پہرائے اور بالوں سے آپ کی پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نہا نا بیہول گوتے اس واسطے نہا کر آئے۔ بعد اور آپ کی نماز پڑھائی۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تھے پھر جب آپ دوبارہ آکر نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں مجھے نہانے کی حاجت تھی تیسری روایت میں یوں ہے ابو ہریرہ سے کہ آپ کہتے ہوئے مصلی میں اور میں انتظار کیا تکبیر کا اتنے میں آپ چلو اور فرمایا تم اسی طرح جھریو

چوتھی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ کی پریشانی کو دیکھ کر آپ کے اوروں نے
 غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطاء بن سیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے ایک نازکی تکبیر کی آخر حدیث تک عمر بن خطابؓ نے اقامت الصلوٰۃ وصف
 الناس صفوفہم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامہ فکراتہ
 لم یغتسل فقال للناس منکم رجل ینطفئ ساءہ فداغتسل وخن
 صفوف وهذا لفظ ابن حنفی قال عیاش فی حدیثہ فلم یزل قیامًا منتظرًا حتی خرج
 علینا وقد اغتسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نازک ٹھہری ہوئی اور لوگوں کو صفیں
 بانڈھ لیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام میں کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا
 میں نے غسل نہیں کیا آپ نے لوگوں سے کہا تم یہیں جے رہو پھر آپ گہر میں گئے جب گہر سے آئے
 تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف بانڈھے کھڑے ہو یہاں پر جب کیڑا
 عیاش کی روایت میں یوں ہے ہم اوسطیح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جب تک آپ
 نکلے تو غسل کر کے نکلے **باب فی الرجل یجد البکۃ فی سنامہ آدمی سو کر جب اوستح اور رازار میں**
 تری دیکھے تو غسل کرے **عائشہ** قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
 الرجل یجد البکۃ ولا یدکر احضارہ ما قال یغتسل وعن الرجل یتراہ نہ تداہتہ ولا یجد البکۃ
 قال لا یغتسل علیہ فقال ام سلمہ المأثرۃ تری ذلک اعلیہا غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کہ ایک
 شخص میں رت ہو کر تری دیکھو اور خواب یاد نہ ہو آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو
 کر تری نہ دیکھے آپ نے فرمایا اوس غسل نہیں ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت میں
 مرد کے دیکھے (یعنی اوس کو بھی احلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوس پر لازم ہوتا ہے آپ نے فرمایا
 ہاں عورتیں تو جوڑا ہن مردوں کی **ف** یعنی مثل مردوں کے ہیں خلقت اور طبیعت میں
 کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدائی فریض میں **باب المأثرۃ**
عائشہ الرجل عورت کو احلام ہو نیکیا بیان **عمر** ام سلمہ نے انصاف دیتے ہوئے ام انس بن مالک
 یا رسول اللہ ان الله عز وجل لا یستحیی من الحق ارایت المرأة اذا رأت فی النور سائرۃ
 اغتسل ام لا قالت عائشہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلو اغتسل اذا وجدت الماء
 قالت عائشہ فاقبلت علیہا فقلت انک وھل تری ذلک المأثرۃ فاقبل علیہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عائشہ ومن ین یكون الشبہ بقرۃ جہمہ ام سلیم
 جو ان بن انس بن مالک کی کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہیں شرم
 کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوئے میں ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہ
 اپنے فرمایا ان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عائشہ نے کہا میں ام سلیم پاس
 آئی اور کہا وای ہے تجھ کو کیا عورت کو بھی مثل مرد کر خلام ہوتا ہوا تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 ائے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے دانے ماتہ کو اور عائشہ ف یہ کلمہ زبان عرب
 میں موضوع ہو بدعا کر لیے یعنی تجھ پر محتاجی آورد فقیری مگر یہاں پر وارد بدعا نہیں ہے بلکہ تعجب
 ہے ف یہ کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) ف یعنی کہی بچہ ان
 کے مشابہ ہوتا ہے کہی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کا نطفہ اوسین شریک ہوتا
 ہے جو غالب ہوا بچا ویسے مشابہ ہوا یہ مضمون مسلم کی روایت میں مصرح ہے واپ
 مقداد الماء الذی یجوز بہ غسل جتنا پانی غسل کے لیکر کافی ہے اوس کا بیان عن عائشہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ہو لفروق من البجنا بقرۃ جہمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک
 برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے ف فرق وہ برتن ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہر
 اہل حجاز کے تین صاع اوسین آتے ہیں یا بارہ مد قریب ساڑھے سات سیر پانی کے ہوا انشی رتہ
 کے سیر سے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ البی برتن سے غسل کیا کرتے جس میں اتنا پانی
 آتا یہ مقصود نہیں کہ اوس بر کر پانی سے نہا تو یعنی وہ کل پانی غسل میں صرف کرتے ورنہ منافی
 ہوگا دو حدیث کو کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
 آپ ایک صاع سے نہاتے ہوں گے کہی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہوں گے
 یا حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک فرق سے نہاتے ہوں گے۔ جیسے
 کہا ابو داؤد نے معمر بن زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسین یہ ہے کہ میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تھا کہا ابو داؤد نو ابن
 عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہے۔ کہا ابو داؤد نو ابن نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے
 فرق سولہ رطل کا ہوتا تھا و صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (یہی صاع ہی
 اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث میں)

۹۹

درجہ کیا صاع آٹھ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابو داؤد نے کہا میں نے امام احمد سے سنا کہ
تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلوں سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اس نے پورا دیا لوگوں
نے کہا صحابی (ایک قسم کی کج رو ہے دینے میں) بہاری ہوتی ہے کہا صحابی بہتر ہے کہا مجھے معلوم
نہیں **باب فی الغسل من الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے** **عن جابر بن مطعم** انہم ذکر
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما انا فافیض علی اسی ثلاثا واشاد بیدہ کلینہما ترجمہ جابر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا میں تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالتا ہوں اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا **عن عائشة** قالت کان رسول اللہ صلی
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه فبدأ بتشقیق داسرہ لہ من ثم لوبہ
ثم اخذ بکفینہ فقال ہما علی داسرہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودھ نچوڑنے کا برتن پیر پانی
اپنے ہاتھ میں لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتی پھر بائیں جانب پر پھر دونوں ہاتھوں سے پانی
لیکڑ پچ سر پر ڈالتی **حلاب** اس حدیث میں حامی حطی سے ہے جو ایک طرف کا نام ہے
جس میں اوشنی کا دودھ نچوڑا جاتا ہے بعضوں نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
باب میں یہ بھی ذکر کیا ہے بعضوں نے اس کو حلاب جیم سے کہا ہے **والبہ** علم **عن جابر بن**
عمیر الحد بنی تیمم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی خالتی علی عائشہ رضی فسالتها احد لہما
کیف كنتم تصنعون عند الغسل فقالت عائشہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضاء وضوءہ للصلاة ثم یفیض علی داسرہ ثلاث مرات وبعن فیض علی رؤسنا
خمساً من اجل الاضغ ترجمہ جابر بن عمیر روایت ہو کہ میں اپنی ماں اور خالہ کو ساتھ حضرت عائشہ سے گیا اور ہم سے ایک نے حضرت
عائشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی نہیں اور نہ ہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
کرتے تھے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے
تھے چوٹیوں کے سبب سے **ف** یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور چوٹیاں بند
رہتیں تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تھے تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ
جاوے **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة قال
سلیمان پیدا فیض من علی شالہ قال صلید وغسل بیدہ یصب لانا علی بیدہ

ثم اتفقا في غسل فرجة قال مسدد يفرغ على شماله ويدعا كنت عن السج ثم يتوضأ وضوء
للصلاة ثم يدخل يده في الماء فيجعل شعره حتى إذا رأى أنه قد صاب البشرة أو انقضى البثرة
افرج على رأسه ثلاثا فإذا غسل فرجة صبها عليه **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلو اپنے ہاتھ سے
بائیں پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت میں ہے دونو ہاتھ دھوتے برتن کو دھوئے ہاتھ پر ڈالتے پہر شنگا
دھوتے مسدد کی روایت میں ہے بائیں کو ہاتھ پر پانی ڈالتی کہیں حضرت عائشہ نے شنگا کو کناہ
کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پہر دونو ہاتھ برتن میں
ڈال کر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہو جاتا کہ بانی تمام بدن پر پہنچ گیا یا بدن صاف
ہو گیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جب قدر پانی بچ رہتا اور سکوا اپنے اوپر بہا لیتے **عن**
عائشہ قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يغتسل من الجنابة بدأ بكتفيه فغسلهما
ثم غسل مرفقيه وأفاض عليه الماء فإذا انقأهما هو بهما إلى حائط ثم يستقبل الوضوء
وفيض الماء على رأسه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو ہونچوں کو دھوتے پہر جوڑوں کو دھوتے (جیسے
چڑھی اور کہنیاں اور بغلین جہاں اکثر میل جم جاتا ہے یہاں اس صورت میں ہے جب حدیث میں
مراغہ ہو جو جمع ہے رفع کی اور بعض نسخوں میں مراغہ ہے یعنی کہنیوں کو دھوتے مگر پہلا نسخہ صحیح
ہے اور اون پر پانی ڈالنے جب وہ صاف ہو جائے اور نکو دیوار پر ملتی پہر وضو شروع کرتے اور
اپنے سر پر پانی ڈالتی **عن عائشہ قالت** كان شتم لاسرینکم ان رید رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا اگر تم چاہو تو
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان بتلا دوں دیوار میں جہاں آپ غسل
کیا کرتے تھے جنابت کا **عن میمونہ قالت** وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلا
به من الجنابة فاكفأ الماء على يديه اليمنى فغسلها مرتين أو ثلاثا ثم صب على فرجة فغسل
فرجه بشماله ثم ضرب يده الأرض فغسلها ثم مضى استنشق وغسل وجهه ويديه
ثم صب على رأسه وحسبته ثم تخطى ناحية فغسل رجله فناولته المنديل فلم يأخذ
وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرت ذلك لأبراهيم فقال كانوا لا يرون بالمنديل بأسا
ولكن كانوا يكرهون العادة **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے اپنے برتن کو جہاں کر دیا
 ماتہ پرانی ڈالا دو بار پانی باراد کو دھویا پھر اپنی شرنگاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ماتہ پر شرنگاہ
 کو دھویا پھر اپنی بائیں ماتہ میں پر ملکر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ماتہ دھوئے
 پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اسکے اوس مقام سے جدا ہو کر اپنے پانوں دھوئے
 میں نے کپڑا دیا بدن پہنچنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لئے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کو لئے
 با وقت گرمی کا تھا تراوت اوس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے میں کچھ شبہ ہو گا سنا
 کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ف اور اپنے بدن سے پانی جھاڑنے کے
 عیش کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھا برا
 نہیں سمجھتے تھے لیکن اسکی عادت کر لینا برا جانتے تھے عن شعبہ قال ان ابن عباس کان اذا
 من الجنابة يفيض بيده اليه على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل فنجبر فنفسي حتى كف افرغ ففاض اليه
 كما فرغت فقلت لا ادرى فقال لا املك وما يمنعك ان تدرى ثم يتوضاء وضوء الصلاة
 ثم يفيض على جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينظم ثم يترجى
 سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا واسطے ماتہ سے پانی ڈالتے بائیں ماتہ پر
 سات بار پھر شرنگاہ دھوئے ایک بار وہ بھول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھ سے پوچھا میں نے کتنے بار پانی
 ڈالا میں نے کہا مجھے یاد نہیں ہے انہوں نے کہا تیری زبان نہ ہو ف یہاں تک کہ عرب میں
 تعجب کے وقت کہا کرتے ہیں لا ام لک لا اب لک ف تو نے کیوں یاد نہ رکھا پھر وضو کرتے سے
 جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے تھے پھر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس طرح طہارت کرتے تھے عن عبد اللہ بن عمر قال كانت الصلاة خمسة غسل من الجنابة
 سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصال
 حتى جعلت الصلاة خمسة والغسل من الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة ترجمہ عبد اللہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کر لیا حکم ہوا
 اس طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھو کر نیک حکم تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہاں تک کہ نمازیں پانچ
 رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دھو کر ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دھو ڈالنا کافی ہے جس میں ابھی

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحت كل شعرة جنابة فاعسلوا الشعر ونقو البشر
 ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت
 ہے تو وہ ہوا لون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابو داؤد نے حارث بن وجیہ کے سنا وہین ضعیف
 ہے اور حدیث اسکی منکر ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك موضع
 شعرة من جنابة لم يغسلها فغلبها كذا وكذا من النار قال علی فمن شر عادت راسی من
 ثم عادت راسی فمن عادت راسی وکان یجز شعرة رضى الله عنه ترجمہ حضرت امیر المومنین
 علی رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل
 جنابت میں اسکو جہنم کا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رضی نے کہا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا
 دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنا بال کترایا
 کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اوسے **باب** الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان
 عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل یدیه صلی الرجلین وصلو الغدا
 ولا اذ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو کتین پڑھتے تھے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے مگر میں اسکو غسل
 کے بعد ہر تازہ وضو کرنے نہ دیکھتے تھے **ف** کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہے **باب**
 المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنا بال جو گندے ہوئے ہوں نہ
 کہوئے عن ام سلمة قالت ان امرأة من مسلمین قال زہیر انھا قالت یا رسول اللہ انی امرأة اشد
 صفرا سى انا فنقضه للجنابة قال انما یقضیک ان تحفی علیہ ثلاثا قال زہیر تحفی علیہ ثلاث
 حیات من ماء ثم تفیض علی سائر جسدک فاذا انت قد طهرت ترجمہ ایک عورت
 نے یا ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں کیا غسل
 جنابت کے لئے اسکو توڑوں آپ نے فرمایا تجھ کو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت
 میں ہے تین چلو ہر کر پانی سر پر ڈال پھر سارے بدن پر پانی بہا پس تو پاک ہو گئی۔ دوسری روایت
 میں اتنا زیادہ ہے واعزى قوفک عند کل حفنة من چلو ڈال کر اپنی لٹون کو منچوڑ ڈال **عن عائشہ**
 قالت کانت اذا انا اصابتها جنابة اخذت ثلاث حفنات هكذا تعنی بکفہا
 جمعاً فتنصب علی اسها واخذت بيد واحدة فصبتها علی هذا الشق والاخری علی الشق
 الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین جلوہ و نو ہاتھ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے جلو لیکر ایک سر
اس جانب پر اور دوسرا چلو کر اوس جانب پر ڈالتے **عن عائشہ** قالت کنا فتنسل وعلینا
الضاد و نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محلات محرمات تحریمہ حضرت ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون سکے جانے کے لئے یا
خوشبو کر واسطے یا پٹی باندھنی ہوتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرام میں اور غیر حرام میں **عن**
شیخ بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلك فقال اما الرجل فلیت شراسه فلیغسله
حتى یبلغ اصول الشعر اما المرأة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلاث غرات
بکفیهما ترجمہ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتویٰ دیا غسل جنابت میں
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کھولے اور بالون کو دھو دے یہاں تک کہ باقی جڑوں تک
پہنچ جاوے اور عورت کو سر نہ کھولنا بڑا نہیں ہے وہ اپنے سر پر تین جلوہ و نو ہاتھوں سے ڈال
لیوے **باب فی الجنب یغسل راسه بالخطمی** عجیبہ ذلک جنب اپنا سر خطمی سے دھو ڈالو
تو کافی ہے **عن عائشہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یغسل راسه بالخطمی هو
جنب یجتزی بذلك لا یصب علیہ الماء ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے جنابت میں پہر پانی نہیں بہا
تہو **باب فیما فیض بین الرجل والمرأة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بھے**
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہا تو میں جو پانی ہاتھ سے لین اور وہ پانی نہ کر برتن بڑ
پڑے تو نجس نہیں ہے۔ بعضوں نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مرد اور عورت کے لمبے سے جو پانی
کپڑے وغیرہ میں لگ جاوے اوس کو کس طرح دھوے واللہ اعلم **عن عائشہ** فیما فیض بین الرجل
والمرأة من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ کفاه من الماء یمسح بهما علی راسه ثم یصبہ علی راسه
حضرت عائشہ سے روایت ہے اس میں بیان میں جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بھر۔ انہوں نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جلوہ پانی کا لیکر اوس کو پانی ہی میں ڈال دیتے پھر دوسرا جلوہ لیکر اپنے بدن پر ڈال دیتے
تو جلوہ لینے سے وہ پانی جلوہ گندہ نہیں ہو گیا نہ اوس پانی کے برتن میں ڈالنے سے پانی کو کچھ نقصان
ہوا۔ پارسہ اسناد سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے مسند الامام السنن میں احسن

مستحق کچھ نہیں تھا سب سے پہلے رقاۃ الصدور میں لکھا ہے شیخ ولی الدین سے کہا ظاہر معنی احسن کے یہ ہیں جب آپ کے بدن پر پاؤں پر سنی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈال دیتے ہیں دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ اعلم **باب** مواکلة الحایض و جماعتہا حایضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانا یا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن ابن مسعود** ان الیہی دکانا اذا حاضت منہم امرأة اخرجن ہا من البیوت ولم یواکوا ہا ولم یشاربہا ولم یجامعوا ہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسألونی ناک علی الجحیر قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الا یہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعون فی البیوت وامنوا کل شیء غیر التجماع فقالت الیہیہ ما یرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خلفنا فیہ نجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یدر رسول اللہ ان الیہیہ تقول کذا وکذا انما لا تنکحون فی المحیض فتعرو جہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخر جا فاستقبلتہما ہدیتہ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی انا دہا منسقاً فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہودیہ کی عورتوں میں جب کسی کو حیض آتا او سکوا گھر سے نکال باہر کرتے نہ او سکوا ساتھ کھلانے نہ ساتھ پلانے نہ او کے ساتھ ایک گھر میں رہتے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس **باب** میں سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتیں اوتاریں پوچھتی ہیں تجھ سے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جہاں ہو عورتوں سے حیض میں اور مت جماع گردان سے جب تک وہ پاک نہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او کہ ساتھ ہو ایک گھر میں اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کھاؤ پیو بیٹھو اڈھو پیار صاس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چھوڑے جس میں ہمارا خلاف نہ کرے اتنے میں اسید بن حضیر وعباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہ وہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اگر فرمائیے تو ہم حایضہ عورتوں کے ساتھ جماع کیا کریں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ ارتکاب معصیت کے جائز نہیں ہے ہلکے گمان ہو شاید آپ کو ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا بعد او کے وہ دونوں چل نکلے او سو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہیں سے دودھ کا ہریہ آیا آپ فرما دو کو بلا بیجا اور دودھ ملا یا جب ہلکے معلوم ہو آپ کا غصہ ان پر تھا **عن عائشہ** قالت کنت اصرق العظم انا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیہ وضعتہ واشرب الشراب فاناولہ فیضع فمه فی الموضع الذی
کننا شربہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے میں پڑی جوستی تھی حبض کی حالت یز
پہر میں اوس پڑی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی آپ بھی اپنا مونہہ اوس پڑی میں اوسی مقام
پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں بانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی آپ اپنا مونہہ وہی
جگہ پر رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیاتھا **عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع**
رأسه فی حجری فیقترأ وانا حائض **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر (قرآن شریف) پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی **باب**
الحائض تناول من المسجد حائضہ عورت مسجد میں سے کوئی چیز اوٹھالے باہر رہ کر تو درست **ترجمہ**
عائشہ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناو لینی الخمر من المسجد فقلت انی حائض
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از حیضناک لیست فی یدک **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑھنے کا اوٹھالے میں نے کہا میں
حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ماتھے میں نہیں ہے **باب فی الحائض لا تقضی الصلوۃ**
حائضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑھنا نہ چاہیے **عن عائشہ**
انقضی الحائض الصلوۃ فقالت احرر یدہ انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلا نقضی لا نوثر بالقضاء **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ سے
کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حرور یہ ہے **ف** حرور یہ ایک قوم ہے خوارج میں سے اوکی
تزدیک حائضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب بہن حرور اکی طرف جو ایک موضع پر قریب کونے کے
اونکا سردار و صم خارجی تھا حضرت علی نے اون کا مقابلہ کیا۔ کرانی **ت** ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہیں کرتے تھے نماز کی نہ ہکو حکم ہوتا تھا قضا کا دوسری روایت میں یوں
ہے ہکو حکم ہوتا تھا روزوں کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا **باب فی تیان الحائض حیض**
میں جماع کرینکا کھارہ **عن ابن عباس** **عن ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراتہ وہی حائض**
قال یتصدق بدینار وینصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض میں وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے
یا آدھا دینار **عن ابن عباس** **قال اذا صابها فی اول الدم فدینار اذا صابها فی نقطع الدم فنصف**
دینار **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع میں (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدنا دینار صدقہ دیوے **ع** یہ عبد اللہ
 بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **ع** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
 وقع الرجل باہلہ وہی حائض فلیتصدق بنصف مینار **ع** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدنا دینار صدقہ
 کرے۔ کہا ابو داؤد و ترمذی بن بریمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسل
 روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کیا اور یہ متصل ہے **ع** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب**
فالجمل یصیب منها ما دون الجماع جماع کو سوا اور سب کام حائضہ سے کر سکتا ہے **ع** میمونہ قالت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایس المرأة من نساءہ وہی حائض اذا کان علیہا ازار الی نصف
 الفخذین والکعبتین **ع** ترجمہ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے
 مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور سامع وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتی تھیں۔ جب ایک تہ بند باندہ لیتی تھیں
 نصف الفخذین تک یا کعبتھوں تک آ کر لیتی تھیں اس سے **ع** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یامر احدنا اذا كانت حائضاً ان تنز ثمن مضیاجھا ووجھا وقال مرۃ یباشرھا **ع** ترجمہ حضرت
 عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اسکو حکم کرتے تھے تہ بند
 باندہ کا پیراؤسکے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اسکے خاوند کو اجازت دیتے تھے **ع** عائشہ تر تقول کنت انا
 ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامت فان صاب منی شیء غسل
 مکانہ ولم یغسل ثم صلی فیہ وان صاب تغنی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یغسل ثم صلی فیہ
ع ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو راکرتے
 اور میں حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کو بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف اسی مقام کو دھو ڈالتے پھر باز پڑھتے
 اور اگر کپڑے میں آپ کو لگ جاتا تو آپ اسی جگہ کو فقط دھو کر پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھتے **ع** عمارہ بن
 غراب قال ان عیۃ لہ حدیثہ انہا سالت عائشہ قالت احدا منا حیض لیس لہا لز وجھا
 الا فاش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل ففضلی الی مسجدہ
 تغنی مسجد بینه فلم ینصرف حتی غلبتہ عینی او جعل لہ رد فقال ادنی منی فقلت انی حائض
 فقال وان کشفی عن فخذیک فکشف فخذی فوضع خدہ وصدہ علی فخذی وحند علیہ
 حتی غنی فنام **ع** ترجمہ عمارہ بن غراب کی پوچھ بچی نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہم میں سے کسی کو

حیض کا تاہو اور اس کی پاس جو رو اور خاوند کر لیا ایک ہی سچو ناہو تاہو وہ کیا کرے حضرت عائشہؓ کہ میں چھو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہوں آپ گہرین تشریف لائی اور نماز پڑھنے کی جگہ میں چل کر پھر آپ
 فارغ نہیں ہوئی بیان تک کہ میں دیکھ کر گئی اور آپ کو سردی لگنا یا آفریاد یا سری پاس اور میں حایضہ تھی (جب تک)
 تو آپ فرمایا اپنی رائیں کہول میں نمازی ران کہولی آفریاد یا سونہ اور سینہ میری ران پر رکھ دیا اور میں اور پر
 آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ آپ گرم ہو گئے اور سوئے **عن عائشہؓ** قالت کنت اذا حضت تولت
عن النبال علی الحضر فلم یقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منہ حتی طهر **ترجمہ** حضرت
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی عنہا روایت ہے میں جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوسے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے
 نزدیک نہ ہوتی جب تک پاک نہ ہوتی **عن بعض اذواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قالت ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شئنا القی علی فرجھا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیوں سے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی روایت ہے کہ آپ جس بی بی سے حالت حیض میں کچھ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اس کے فرج
 پر ایک کپڑا ڈالتے **عن عائشہؓ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنانی فوج حیضنا
 ان نقر شئنا لشرنا وایکھمک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأک اربہ **ترجمہ**
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے حیض کے شروع میں جب شہت
 ہوتی تھی نہ بند یا غصہ نہ کاہر ہر سے مباشرت کرنے تھو اور تم میں سے کوئی اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوشنکشی کا اختیار کہتے تھے **ف** اس میں اشارہ ہوا سات کی طرف کہ جو ان مرد کو جو
 رو کر پڑا وہ حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہیں ہے ایسا نہ ہونے کے **کریاب فی المال** فاستحاض
 من قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الا یام النی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور استحاضہ کو ایام حیض
 نماز میں چھوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ خون ہے جو بند نہ ہو ہمیشہ یا کرے جو عورت اس بیماری
 میں مبتلا ہو اسکو چاہیے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنوں میں نماز ترک کرے پھر پڑا کرے **عن**
ام سلمہؓ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ کانت تہراق الدماء علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فاستفتت لہا ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدۃ اللیالی والایام
 کانت تحیض من الشهر تبالی ان یصلیہا الذی صابھا فلتترك الصلوۃ قدر ثلث من الشهر فاذا خلعت
 ذلک فلتغتسل ثم لقت ثمر بنوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون
 بہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی استحاضہ ہو گیا تھا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ فرمایا اسکو چاہیے کہ قبل اسن بیماری کے ہر مہینہ میں جن دنوں اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تھا اوسکو شمار کر لے اوتنے دنوں ہر مہینے میں نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گزر جائے تو غسل کرے پھر لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا اور نماز پڑھے **ف** اب نماز پڑھتے ہیں جو خون نکلیگا اوس سر نہ وضو ڈھونڈیگا نہ نماز جاوے گی۔ دوسری روایت میں ہر جب وہ دن گزر جاوے اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے **عن عائشہ** انھا قالت ان رجلیۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقال عائشہ ذلیت من کنا ملانہ ما فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکنی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہوا کہ جبیدہ نے سؤل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو خون آنے کا حضرت عائشہ نے کہا میں نے اونکرا پانی کا برتن خون سے بہا ہوا دیکھا (یعنی اس کثرت سو خون آتا ہے کہہی بند نہیں ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں تک بجھے حیض نماز سے روکتا تھا اوتنوں تک رکی رہ پھر غسل کر ڈال **عن فاطمہ بنت ابی جبیش** انھا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ لدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ذلک عرف فانظری اذا اتی قرنک فلا تصلی فاذا مقررک فسطھری ثم صلی ما بین القرین القوم **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی جبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے **ف** یعنی یہ خون حیض کا نہیں ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوس میں سے آتا ہے **ف** تو دیکھا کہ جب تیرا حیض کے دن آوے نماز پڑھتے ہو پھر جب حیض کے دن گزر جاوے پاک ہو جا (یعنی غسل کر) پھر نماز پڑھا کر دوسرے حیض تک **عن عمر بن الخطاب** قال حدثتني فاطمة بنت ابی جبیش انھا امرت اسماء و اسماء حدثتني انھا امس بها فاطمة بنت ابی جبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان تقعد لایام التي کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جبیش نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے حکم کیا اسماء بنت ابی بکر کو یا اسماء مجھ سے حدیث بیان کی اونکو حکم کیا تھا فاطمہ بنت ابی جبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے حکم فرمایا کہ جب دن پہلے حیض کے لیے بیٹھتی تھی اب بھی بیٹھے بعد اوسکے غسل کر لیوے کہا ابور اوڈنے روایت کیا اس حدیث کو قنہ زعروہ بن الزبیر سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استخاضہ ہو گیا آپ نے حکم کیا ايام حیض میں من زہور دینے کا پھر غسل کرنے کا اور نماز پڑھنے کا کہا ابور اوڈنے ابن عیینہ نے زہری کی روایت میں انہوں نے عمرہ سے اونہوں نے عائشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استخاضہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا حیض کے دنوں میں کہا ابور اوڈنے

یہ وہ ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہ عبارت اور حفاظ کی روایتوں میں زہری سے نہیں ہو مگر سہیل بن
 ابی صالح کی روایت میں اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اور عین یہ نہیں ہے کہ نماز
 چھوڑ دے ایام حیض میں اور قمیہ بنت عمرو سے روایت کی بی بی حضرت عائشہ سے روایت کیا استحاضہ نماز
 چھوڑ دے ایام حیض میں پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنی روایت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے اونکو کہنا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض میں اور ابو بکر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے روایت کیا انہوں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے
 ابو یوسف نے روایت کیا انہوں نے عدی بن ثابت سے روایت کیا انہوں نے اپنی روایت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے روایت کیا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور علامہ ابن سبیب
 نے روایت کیا انہوں نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گزر گئے غسل
 کر لیا اور نماز پڑھ لیا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں نہیں
 رہے (یعنی نماز پڑھے) اور ابی ہاشم نے روایت کیا عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلحہ بن حبیب نے ابن عباس سے اور
 ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شہابی نے قیس بن ورق کی روایت
 سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا اور اود نے بھی قول ہے حسن بن سعید بن المسیب اور عطاء اور یحییٰ بن
 اور ابی ہاشم اور سالم اور قاسم کا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے کہ ابی ہاشم اور قاسم نے روایت کیا
 نہیں صحاح میں عائشہ ان فاطمہ بنت ابی جحش سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالن فی امرائہ
 استحاضہ فاداعی الصلاۃ قال اما ذاک عرق و لیست بالحیضہ فاذا اقبلت الحیضہ فذعی
 الصلاۃ فاذا ادبرت فاعسلی عنک الذمۃ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی
 جحش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں ایک عورت ہوں استحاضہ کہی پاک نہیں ہوتی کیا
 میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب
 حیض کے دن نکل جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھے دوسری روایت میں جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑ
 پھر جب اوس قدر دن انداز سے سے گزر جاوے تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھے صحیحین میں عائشہ قالت سمعت امراۃ
 فقال عائشہ عن امراۃ فسد حیضہا و اھی قعدت دما فاصحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 امرھا فلنظرتہا کانت تحبض فی کل شہر و حیضہا مستقیم فلنعتقد بقول ذلک الا بالام ثم لتدعی الصلاۃ
 فیہن بقدرھن ثم لتغتسل ثم لتستقیظن ثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے
 پوچھا جس عورت کا خون گر جائے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم

تم اسکو مک کر لٹانے دنوں کو شمار کرے جتنے دنوں اسکو ہر مہینے میں حیض آتا تھا جب حیض اسکا دست
 تھا ہر تین دن تک انتظار کرے اور نماز چھوڑ دے اُن دنوں میں بعد اُس کے غسل کرے
 اور ایک لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے **عمر** عائشہ قال ان ام حبیبہ بنت جحش ختہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فقال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه ليست بالحیضه ولكن هذا عرق فاغتسلي و صلی محمد
 حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سالی زینب بنت جحش ام المؤمنین کی بہن عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں انکو استحاضہ
 رہا سات برس تک آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ کہا ابو داؤد
 دوسری روایت میں یوں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب چلا جاوے تو غسل کر
 اور نماز پڑھ لیکن اس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری میں سے نہیں کہا
 البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چھوڑ دے حیض کے دنوں میں مگر یہ وہم ہے اُن سے
 انتہی مختصر **عمر** فاطمہ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقالت لہا النبی صلی اللہ علیہ
 اذا کان دمک حیضہ فانه دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان اخر
 فتوضائی و صلی فانتا سہو عرق محمد فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیا
 ہوتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ وہ ایک
 رگ سے آتا ہے کہا ابو داؤد نے کہا محمد بن شنی نے پہلے اس حدیث کو ابن ابی عدی نے
 اپنی کتاب بیان کیا پھر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ
 سے انہوں نے عائشہ سے ماہذا سکے کہا ابو داؤد نے انس بن سیرین ابن عباس سے روایت
 کیا استحاضہ میں اذا دلت الدم الخمرانی فلا تضلی واذا دلت الطمر فلو ساعة فلتغتسل و تعلی
 یعنی جب خون دیکھے نہایت سرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے اگرچہ ایک ساعت
 تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ مکحول نے کہا عورتوں پر حیض چہا نہیں رہتا حیض کا خون غلیظ
 اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی غلیظت ہو قوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
 مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑھے۔ کہا ابو داؤد نے حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت
 کیا انہوں نے تعقل بن حکیم سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہ استحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور سعی وغیرہ سے سعید بن
 المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض میں بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید
 سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
 حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
 تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی
 نے میں پانچ دن سے کم کرنے لگا یہاں تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے
 تو وہ حیض ہی میں شمار کیا جاوے گا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اوہوں نے کہا عورتیں اسکو
 خوب جانتی ہیں **عمر حنظلہ بنت جحش** قالت کنت استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فالت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش
 فقلت یا رسول اللہ انی امرأتہ استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فما تری فیہا قد منعتنی
 الصلاۃ والصوم فقال انعت لك الکرسف فابہد یذهب الدم قالت ہوا کثرت من ذلک قال
 فاتخذی ثوباً فقالت ہوا کثرت من ذلک انما اشیج شجا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سامرک بامرین ایہما فعلت اجزا عنک من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم فقال
 لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطان فتیضی سبتہ اياما وسبعہ اياما فی علمہا
 ثم اغتسلی حتی اذا رايت انک قد طهرت واستقاءت فضلی ثلاثا وعشرین لیلۃ واربعاً
 وعشرین لیلۃ وایامها وصومی فان ذلک یجزئک وكذلك فافعلی کل شہر کما تحضیل لثلاث
 وکما یطہرن میتات حیضہن وطہرہن وان قویت علی ان تؤخر الظہر وتغلی العصر فتغتسلین
 وتجمعن بین الصلاتین الظہر والعصر وتؤخرین المغرب تعجلین العشاء ثم تغتسلین
 وتجمعن بین الصلاتین فانعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی وصومی ان قدرت علی ذلک قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهذا عجیب امرین انی **مرحبہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تھا تو اُمّی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھوں
 میں اُن سے اور خبر دوں میں انکو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر میں ملے جگہ نام زینب بنت جحش
 بتایا پر میں نے کہا اے رسول خدا کے بھو بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہیں مجھ تو اس
 نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو رولی رکھا کر وہ
 خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھ کر

حمنہ نے کہا اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو دکانوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے جو تو کر ليوے کافی ہے اور
 جو دو دن کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہ ایک لات ہے شیطان کی
 لاتوں میں سے **ف** یعنی اسکے سبب شیطان تیری طہارت اور نماز میں فساد ڈالتا ہے اور
 نہ پہنچاتا ہے **ت** تو چہ دن یا شات دن اپنی حیض کے ٹھہرا جتنے دن اسکے علم میں ہوں **ف**
 شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہوں گی یا انکو شک ہو گیا ہو گا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہیں ٹھہرا دئے اکثر عورتوں کی عادت چہ سات دن ہوتی ہے بلاد
 عرب میں اور بلاد ہند میں مختلف ہے جنوبی ہندوستان میں اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے
 اور شمالی مغربی میں چہ سات روز کی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تک سجھے
 میں پاک اور صاف ہو گئی تو تیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند تیس کا ہو)
 یا چوبیس رات دن (اگر عادت چہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھے
 کافی ہے اس طرح ہر مہینے میں کیا کرے اور عورتوں کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہیں اگر چہ ستر
 ہو سکے ظہر میں دیر کرے اور عصر میں جلدی کرے تو ایک غسل کرے دو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور پھر
 کر مغرب میں اور جلدی کرے شام میں پہر غسل کرے اور جمع کرے دو نمازوں کو پہر غسل کرے فجر کے واسطے
 اور روزہ رکھے اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صحیح بہت
 پسند ہے **ف** کیونکہ یہ آسان ہے اس میں دو نمازین ایک غسل میں ادا ہو جاتی ہیں برخلاف
 امر اول کے اس میں حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرے پہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو
 ایک دن ایک رات میں پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی میں تین ہی غسل ہوئے بعض علماء کا یہی مذہب ہے
 کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اس میں طہری دشواری ہے آسان یہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک
 ہوتے وقت غسل کرے پہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے ہی یہ آسان ہے کہ ایک
 وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دو مرتبہ وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے
 ظہر عصر اور مغرب عشا میں اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمر
 بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اس میں ہے کہ حمنہ نے کہا یہ امر مجھے بہت پسند ہے
 نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **باب** ما روی ان مستحاضۃ تغتسل لکل صلوۃ
 مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنا بیان **عن** عائشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان ام حبیبہ بنت جحش ختنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تحت
 عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عرق
 فاغتسلی و صلی قالت عایشہ فكانت تغتسل فی مرکز فی حجرة اُختها زینب بنت جحش
 حتی تغسل حرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں سات برس تک
 استحاضہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے
 ایک رنگ گہل گئی ہے تو غسل کیا کرو اور غار پر ٹھاکر حضرت عایشہ کہتی ہیں وہ غسل کرتی تھیں ایک برتن
 کو ٹوکے میں اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے میں اور خون کی سُرخ پانی کے اوپر آجاتے
 دوسری روایت میں ہے قالت عایشہ فكانت تغتسل لکل صلوۃ کہا حضرت عایشہ نے وہ
 غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے واسطے تیسری روایت میں ہے ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بھی
 ہی روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کر لیا
 اُنکو حکم دیا **عن** عایشہ ان ام حبیبہ استحيضت سبع سنين فامرہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لکل صلوۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
 ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا غسل کر لیا
 وہ غسل کرتی تھیں ہر نماز کے **لعمرو** **عن** عایشہ ان ام حبیبہ بنت جحش استحيضت فی عہد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا بالغتسل لکل صلوۃ وساق الحدیث **ترجمہ**
 حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کر لیا اور بیان کیا آخر حدیث تک
 کہا ابو داؤد نے روایت کیا اُنکو ابوالولید طرابلسی نے پرین نے اُن سے نہیں سنا اور انہوں نے
 سلیمان بن کثیر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے عایشہ سے کہا
 استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا غسل کر ہر نماز کے واسطے اور
 بیان کیا حدیث کو کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُس میں ہے
 کہ وہ کہ واسطے ہر نماز کے مگر یہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابوالولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
 واسطے ہر نماز کے **عن** یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال اخبرتني زینب بنت ابی سلمۃ ان ام

تھراقت اللہ وہ رکن تھحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امرہا ان تغتسل عند کل صلاۃ وتصلی واخبرنی ان ام بکر اخبرہ ان عائشہ قالت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المراءۃ ندری ما یریدہا بعد الطہارۃ ما ھی و قال
 انما هو عرف او قال غروق ثم **رجب** یحییٰ بن کثیر سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو سلمہ
 انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا اور وہ **رجب**
 بن عوف کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
 کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو خبر دی ابو سلمہ نے کہا
 خبر دی مجھ کو ام بکر نے کہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت
 کو جب ہ شک میں پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گزر جانیکے بعد ہر جو خون آوے)
 وہ ایک رگ ہے یا رگین ہیں۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث میں دو امر (جنہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا) یہ تھی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہیں
 تو جمع کر لے جیسے قاسم نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے اور یہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
 سے انہوں نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجتمع بین
 الصلوٰتین وتغتسل لهما غسلا متخاضا ودغارون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عائشہ
 قالت استحيضت امرأة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت ان تعجل العصر و
 تؤخر الظہر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
 وتغتسل لهما الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اغزل البی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 لا احد ثلک غزل البی صلی اللہ علیہ وسلم بشئ **ثم رجب** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک
 عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
 پڑھے اور ظہر کی نماز میں دیر کرے اور دو نون نمازوں کے لئے ایک غسل کر لے اور وہ یہ کہ
 مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور دو نون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
 ایک غسل کرے شعبہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کرتے ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں نقل کرتا **ف** یعنی میں یہ نہیں کہتا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا مگر آپ کے زمانہ میں اس عورت کو ایسا حکم ہوا
 تھا ایک نسخہ میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا تھا چوں کہ میں

عائشہؓ قالت ان سہلہ بنت سہیل استحيضت فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها
ان تغتسل عند كل صلاة فلا اجهد هاذك امرها ان تجمع بين الظهر والعصر بغسل
والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے حکم کیا غسل کرنا
ہر نماز کے واسطے جب یہ ان پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرنا ظہر اور عصر میں ایک غسل سے
اور مغرب و عشاء میں ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنا **عمر اسما بنت عمیس** قالت
قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابی جبیش استحيضت منذ كانا وكذا فلم تغسل فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا من الشيطان لتجلسي مكن فاذا دنت
صفرة فوق السماء فلنغتسل للظهر والعصر غسلاً واحداً وتغتسل للمغرب والعشاء غسلاً واحداً
وتغتسل للمغرب غسلاً واحداً وتوضأ فيهما بين ذلك **ترجمہ** اسما بنت عمیس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی جبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت ہے
اوس نے نماز ہی نہیں پڑھی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر ہے ایک ہفتالی میں
بیٹھ جاوے جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کے
لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکو درمیان میں وضو کرتی رہو۔ کہا ابو داؤد
نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
کا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم سے اور
عبد اللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طهر الى طهر مستحاضاً حیضاً ہو پاک ہو تو غسل کرے
پھر حیض سے پاک ہو تو غسل کرے پھر نکاح کیلئے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن
حذافہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستحاضة قد دع الصلاة اياماً اقدر الله ان تغتسل
وتصلی والوضوء عند كل صلاة **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے
اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
حق میں فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایاں حیض میں پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کیا کرے
ہر نماز کے واسطے کہا ابو داؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکھے اور نماز پڑھے **عمر**
عائشہؓ قالت جاءت فاطمة بنت ابی جبیش الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر خبرها
وقال بشما اغتسلي ثم توضئي لكل صلاة وصلي **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں پھر ان کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل کر پھر وضو کیا کر پھر نماز کی واسطے اور نماز پڑھا کر **ع** عایشہؓ فی المستحاضۃ تغتسل یعنی متوجہ شدہ تھو تو وضو کرنا ایسا مقرر تھا **ع** ترجمہ حضرت عایشہؓ نے مستحاضہ کے حق میں فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **ع** عایشہؓ مثلاً ترجمہ حضرت عایشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے۔ کہا ابو داؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور یہ حدیثیں عایشہؓ رضی اللہ عنہا کی سبب ضعیف ہیں مگر تین روایتیں صحیح ہیں ایک قمیر کی حضرت عایشہؓ سے اور ایک عمار مولیٰ بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب موقوف ہیں اُس میں وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عایشہؓ سے ہر روز غسل کرنا ہی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بھی غسل معروف ہوا انتہی مختصراً **ب** من قال المستحاضۃ تغتسل من ظہرالی ظہر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیح میں وضو کیا کرے **ع** سہمی مولیٰ ابی بکر ان القعقاع وزید بن ابی سلمہ اور سلمہ الی اسعیہ بن المسیب یہ سبب کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من ظہرالی ظہر وتوضاء لكل صلیۃ فان غلبھا الذم استنفرت بثوب ترجمہ قعقاع اور زید بن اسلم نے سہمی کو بھیجا سعید بن المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو ننگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ کہا ابو داؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یوں ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے انہوں نے ایک عورت سے انہوں نے قمیر سے انہوں نے عایشہؓ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر یہی مذکور ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطاء کا اور کہا مالک نے میں سمجھتا ہوں سعید بن المسیب کی حدیث یوں ہوگی غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک لوگوں نے اسکو ظہر کر ڈالا اور ہمیں وہم ہو گیا مسور بن عبد الملک نے من ظہرالی ظہر روایت کیا ہے اور کہا لوگوں نے اسکو من ظہرالی ظہر کر ڈالا **ب** من قال تغتسل کل یوم مرۃ ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **ع** علی قال المستحاضۃ اذا انقضی حیضہا اغتسلت کل یوم واتخذت فحشا فہا سمن و زیت ترجمہ حضرت علیؓ نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گزر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے۔ اور ایک کپڑا لکھی یا روغن زیتون لگا کر شہد گاہ میں رکھ لےو سے **ف** کیونکہ

بہ خون کو کم کر گیا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہر خون کھانے کا نرم کر دیا **باب** من قال
تغتسل بثلث ایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عمر** محمد بن عثمان اندلسی
القاسم بن محمد عن المستحاضة فقال تدع الصلاة ایام اقدار انکھا ثم تغتسل فغسلی ثم
تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اوپر ہونے
کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر غسل کرے ایام میں **باب**
من قال توضع لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمة بنت
ابی حبیش نہا کانت تستحاض فقال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم **الحیض**
فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضی وصلی
ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو مستحاضہ آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا
جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفہ روایت کیا ہے۔
باب من لم یدکر الوضوء الا عند الحدیث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
نہیں مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عمر** عکرمہ قال ان ام حبیبہ بنت
بحشل سئیت فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنظر ایام اقدار انکھا ثم تغتسل
وتصلی فان رأت شیئاً من الخیالک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ
جحش کو مستحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کر نہ کیا پھر غسل
کر کریمہ ز پڑھنے کا اگر کوئی حدث دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے **عن** ربیعۃ اذہ کان یروی
علی المستحاضة وضوءاً عند کل صلوۃ الا ان یصیبھا حدث غایر دم فتوضا **ترجمہ**
ربیعہ بن ابی خبہ الرحمن کہتے تھے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی حدث
ہو جاوے سو مستحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأة تری الصفرة والکدر بعد الطهر
عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زروی یا تیرگی دیکھے **عمر** ام عطیہ وکانت یابعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعدا الکدرۃ والصفرة بعد الطهر شیئاً **ترجمہ** ام عطیہ
سے روایت ہے اُس نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمزہ زروی اور تیرگی کو
حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچھ نہ سمجھتے تھے **باب** یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے **باب** مستحاضہ

یغشاھا زوجه استخاضہ سے اسکا خاوند جماع کرے کتاب ہے **عمر** حکمتہ قال کانت ام حبیبہ
 استخاض فکان زوجھا یغشاھا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ استخاضتہ تین اور خاوند
 اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے **عمر** جمنۃ بنت جحش انھا کانت استخاضہ وکان جماعھا
 یغماھا ترجمہ جمنۃ بنت جحش استخاضتہ تین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ۛ ۛ
باب ما جاء فی وقت النساء نفاس کا (یعنی اُس خن کا جو زحلی کے بعد آتا ہے) بیان
عمر ام سلمہ قال کانت لنفساء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقعد بعد
 نفاسھا ربین یومًا اواربعین لیلۃ وکان انظلی علی وجوہنا اللورس یعنی من الکلف ترجمہ
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس
 دن یا چالیس راتیں زحلی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے موند پر درس (ایک گہاس ہے
 خوشبودار) ملا کرتے تھے یہاں تک کہ دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہیں گری کی وجہ سے **عمر**
 مسنۃ الازدیۃ قالت حججت فدخلت علی ام سلمہ فقالت یا ام المؤمنین ان سمرۃ بن
 جندب یا ام النساء تقضین صلاۃ الحیض فقالت لا تقضین کانت المرأة من نساء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس ربین لیلۃ لایاء مرھا النبی صلی اللہ علیہ
 بقضاء صلاۃ النفاس ترجمہ مسنۃ الازدیۃ سے روایت ہے میں نے حج کیا تو ام سلمہؓ پاس گئی اور
 میں نے کہا اے ام المؤمنین سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا حکم کرتے ہیں عورتوں کو حیض کے نمازوں کو قضا کرنا
 ام سلمہؓ نے کہا نہ قضا کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں کوئی عورت بیٹھی تھی نفاس میں
 چالیس دن تک آپؐ کو نماز قضا کرنا حکم دیتے تھے **باب** الاغتسال من الحیض حیض کا
 خون کیونکر دھوے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عمر** امیۃ بنت ابی الصلت عن امراۃ من
 بنی عفار قد سماھالی قالت ارد ففی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حقیبۃ رجلہ
 فواللہ لنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبۃ رجلہ فاذا بہا دم
 منی وکانت اول حیضہ تحضتھا قالت فقضت الی الناقۃ وانسقییت فلما طای رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ما بی وراۃ الدمر قال لعلک نفسک فلیت تعصم قال فاصلی من نفسک
 ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیہ لمات ثم اعسلی ما اناقیب الحقیبۃ من الدم ثم عودی
 لمربک قالت فلما فجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع لنا من النبی قالت کانت
 لا تظہر من حیضہ الا خطلت فی ظہورھا ملھا وادھت بہ ان یحصل فیہ غسلھا حیض ما قت

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہوا انہوں نے ایک عورت کو سنا بنی غفار میں سے
 زانم الخلیلی کہا تھا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے
 اونٹ پر چڑھایا یا لان کے حقیبے پر ف حقیبہ اسکو کہتے ہیں جو اونٹ کے پیچھے پالان کے آخر
 میں باندھ دیا جاوے اسپر کوئی آدمی بیٹھ جاوے ف پھر قسم خدا کی آپ اترے صبح کے وقت
 جب اونٹ اپنے بٹھایا اور میں حقیبے پر سے اترتی تو اس میں خون کا نشان پایا اور یہ میرا سپلا حقیفہ
 تھا تو میں اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا
 اور خون ہی دیکھا تو فرمایا شاید تجھے حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اپنے تئیں درست کرلو
 (یعنی کچھ باندھ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پھر ایک برتن پانی کا لیکر آئیں ہم ملا اور حقیبے میں جو خون
 بہر گیا ہے اسکو بہو ڈال بہر اسی جگہ سوار ہو جا اس عورت نے کہا جب آپ نے خیمہ کو فتح کیا تو
 ہم کو بھی ایک حصہ دیا مال غنیمت میں سے یہ وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی میں
 نمک ڈال کر تھی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی میں نمک ڈالنا چھ عایشہ
 قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل
 احلانا اذا طهرت من الحيض قال تاخذ سدرا و ماء ها فتوضا ثم تغتسل رأسها و قد
 حتی يبلغ الماء اصول شعرها ثم تغتسل علی جملها ثم تاخذ فرصتها فتطهر بها
 قالت یا رسول اللہ کیف انظر بها قالت عایشہ فعرفت الذی یکفی عنہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت لها تتبعین بها اذا والدہ ثم حمیمہ اسماء بنت شکیل انصاریہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کب کر غسل
 کرے آپ نے فرمایا بہری ملا ہو اپنی لیکر پیلے وضو کرے پھر سر دھو دے اور اسکو ملے یا نکاس کہ
 پانی بالون کے چڑھوں تک پہنچ جاوے پھر اپنے سارے پنڈے پر پانی ڈالیں پھر اپنا فرسہ لے کر
 دفرسہ وہ مکر اُسے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرے تے میں نبضوں نے
 اسکو قریبہ یا قریبہ ہی پڑے ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرو
 اُس سے حضرت عایشہ نے کہا میں سمجھ گئی اُس مطلب کو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت
 کناے کے طور پر کیا تھا میں نے اُس سے کہہ دیا جہاں جہاں خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
 دہنی قریج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال (حضرت عایشہ انھا ذکر
 فساء لہا انصار فاذا نثت علیہن و قالت لہن حروفا قالت دخلت امرأتہ منہن علی رسول اللہ

صَلَّی اللہ علیہ وسلم اذ کرمناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسد دکان ابو عوانۃ
 یقول فرصۃ وکان ابوالاحوص یقول فرصۃ ترجمہ حضرت عائشہ نے انصاریوں کی عورتوں کا
 ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر نف سارے جہان کی عورتوں پر انہوں
 نے دین کی بات میں شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسائل
 پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتوں کو بتائے کہ ایک عورت ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آئی پہرہ ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فرصۃ ممسکۃ
 یعنی فرصۃ شک لگا ہوا کہ اس نے فرصۃ کہا اور ابوالاحوص نے فرصۃ یعنی تہوڑا سا
 ٹکڑا **عن عائشۃ** ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ کتہ
 قالت کیف اقطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری بہا واستدزی بنوب و زاد و سالتہ عن
 الغسل من کتہ فقال تاخذین ماء ک فتطہرین احسن الطهور و ابلغہ ثم نصبین علی
 راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شوؤن راسک ثم تفضین علیک الماء قال
 وقالت عائشۃ نعم النساء نساء الایضا لم یکن یمنعنہن الخیاء ان یسألن عن الذین و
 یتفقہن فیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت شہل نے پوچھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصۃ لے جو شک
 لگا ہوا ہے وہ بولی کیونکہ طہارت کروں اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور
 ایک کپڑا ڈھانپ لے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے
 فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے یعنی اچھا وضو کر پہر سر پر پانی ڈال پہر بالوں
 کو مل یہاں تک کہ مانگوں میں پہنچ جاوے پہر اپنے پٹے پر پانی ڈال حضرت عائشہ نے کہا کیا اچھ
 عورتیں ہیں انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے میں شرم نہ کرتیں تھیں **باب التیمم**
عن عائشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر و لانا
 سامعہ فی طلب قارۃ فاضلناہا عائشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاقوا التیمم
 صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا خلک لہ فانزلت آیۃ التیمم فزاد ابن فضیل فقال لہا اسید بن
 حضیر یرحمک اللہ ما نزل بک امر تکوہینہ الا جعل اللہ للمسلمین واک فیہ فرحاً
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگوں کو انکے
 ساتھ بھیجا مالا ڈھونڈنے کو جو حضرت عائشہ نے گم کر دی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگوں نے نماز

پڑتی بغیر وضو کے **ف** اور تہنیم کے اس واسطے کہ تیمم کی آیت ابی تک اتری نہیں تھی
 اس حدیث سے معلوم ہوا جو تحقیق وضو کر کے تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑھ لیا تو چنانچہ بخاری
 نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ت** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں سے اور آپ سے
 بیان کیا اس وقت تیمم کی آیت اتری ابن فضیل نے زیادہ کیا اسید بن حفص نے حضرت عائشہ سے کھا
 رجم کر کے تم پر اس وجہ سے کہ کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم پر جانتے ہو اسد تہا سے لئے اور مسلمانوں
 کے لئے اس میں بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت میں ہے پھر ب لوگ چلو تو وہ مال
 حضرت عائشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة الفجر فصر بواکفهم الصعيد ثم مسحوا وجوههم مسحة واحدة
 ثم عادوا فصر بواکفهم الصعيد مرة اخرى فمسحوا بايديهم كلها الى المناكب والاباط
 بطون ايديهم **ج** عمار بن ياسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے ساتھ تھیں سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیوں کو مارا مٹی پر اور مونہ پر پیرا
 ایک بار پیر دوبارہ مارا اور ہاتھوں پر پیرا مونڈھوں اور بغلوں تک ہتھیلیوں سے **ف** شاید یہ
 اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت معلوم نہیں ہوئی تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ
 المسلمون فصر بواکفهم التراب ولم يقضوا من التراب شيئا فذكر نحوه سلمان كبريت
 ہوئے اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر یا ریا کی مٹی کو اٹھایا نہیں پیر و یا ہی بیان کیا اور وہ
 اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا ابن الیث نے کہا صحیح کیا ہاتھوں کا ہتھیلیوں سے اور تک **ع** عمار
 بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومع عائشة فاقطع
 عقد لها من جزع ظفار فحسب الناس ابتغاء عقد ها ذاك حتي اصاب الفجر وليس مع الناس
 ماء فتعيط عليها ابو بكر وقال حسبت الناس ليس معهم ماء فانزل الله تعالى على رسول الله
 علیہ وسلم رخصة لظفر بالصعيد الطيب فقام المسلمون مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فصر
 بايديهم الى الارض فصر فصر بواکفهم ولم يقضوا من التراب شيئا فمسحوا بوجوههم مسحة واحدة
 الى المناكب ومن بطون ايديهم الى الاباط **ج** عمار بن ياسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق میں) رات کو اترے اولات الجیش میں (ایک موضع سے) کے اور وہ
 کے درمیان بعضوں نے انکو ذات الجیش کہا ہے (اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ تھیں ان کے
 نکلنے کی بالاحوط ظفار عقیق کی تھی (ظفار ایک پتھر ہے) کے ساحل پر (گر بیڑی انکی تلاش نے لوگوں کو

کو روک رکھا یہاں تک کہ روشنی ہو گئی اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ
 پر غصہ ہوئے اور کھاتو نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور ان کے ساتھ پانی نہیں ہے اسوقت
 اسد جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کر نیکی آیتیں اور تباہین مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے اپنی ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھالے کھڑے ہوئے انہوں نے
 اور مونہ پر پیرا اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور تہیلوں سے مسح کیا بغلوں تک **ف** ابن حجر
 کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگوں کے فعل کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا یا تھا کہ بغلوں اور مونڈھوں تک مسح کریں انہوں نے
 اپنی رائی سے ایسا کیا ایک روایت میں دو بار ہاتھ مارنا ہی آیا ہے کذا فی الاصل **ع** شقیق قال
 كنت جالساً بغير عبد الله وابي موسى فقال ابو موسى يا ابا عبد الرحمن ادريت لوان رجلا اجنب
 فلم يجد الماء شهر الما كان يتيمم فقال لاوان لم يجد الماء شهر فقال ابو موسى فكيف
 تصنعون بهذا الآية التي في سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فقال
 عبد الله لو رخص لهم في هذا لأوشكوا اذا برء عليهم الماء ان يتيمموا بالصعيد فقال
 ابو موسى وانما كرهتم هذا لهدا اقال نعم فقال له ابو موسى اني سمع قول عمار لعمر بن الخطاب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فاجبت فلم اجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تفرغ
 الدابة ثم انيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال انما كان يكتيك ان تصنع
 هكذا فضرب بيده على الارض ففضضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين
 ثم مسح وجهه فقال لعبد الله اذ لم تدع عمر لم يقع بقول عمار ثم حمه شقيق سے روایت ہے
 میں بیہا تہا یح من عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ابو موسی نے کہا اسے ابا عبد الرحمن
 کہتے تھے ابو مسعود کی کیا اگر کسی کو نہا نیکی حاجت ہو اور ایک مہینہ تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
 عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہیں اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے یہ تیمم کرے ابو موسی نے کہا پھر تم کیا
 کہتے ہو اس آیت میں جو سورہ مائدہ میں ہے فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا (یعنی اگر تم سفر میں ہو
 یا بیمار ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پھر کر اذوے یا عورتوں سے مساس کرے پھر پانی نہ پاؤ تو تیمم کر دو یا کہ
 خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگوں کو تیمم کی رخصت دی جاوے تو کب پانی پڑے گا
 تو وہ تیمم کرنے لگیں ابو موسی نے کہا تو اس لئے تمہیں منع کیا عبد اللہ نے کہا **ان**
 اصل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جب کیواسطے تیمم کا جائز ہونا معلوم نہیں ہوا وہ جب کے لئے غسل ضرور جانتے

تھے عبداللہ بن مسعود بھی اس مسلمان حضرت عمرؓ کے نالغ تھے اور ایہ لاسم اللہ کو جماع پر مجبور
 نہ کرتے تھے بلکہ بوس دکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضوں کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب کہ
 برخلاف تھا اور احادیث ہی جمہور صحابہ کے موافق ہیں یہ ہم محدث اور جنب و دونوں کو درست ہے۔
 فت ابو موسیٰ نے کہا کیا تم نے عمار بن یاسرؓ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے روانہ کیا کسی کام کو میں راہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو ٹہنی میں لوٹا بیٹھے جانور لوٹا ہے جب
 آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا سچو کافی تھا اس طرح کہ ناہر آپ نے اپنا ہاتھ زمین
 پر مارا اور ٹہنی پہونک دی پر یامین ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا اور دائیں کو بائیں پر دونوں پہونک
 پر پر مسح کیا منہ کا فت یعنی ایک ہاتھ زمین پر مارا اور بائیں جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتھ
 کی ہتھیلی سے بھی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پر اوٹھی ہاتھوں کو مونہ پر پہر لیا اس سے ثابت ہوتا
 ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونوں پہون کا اور مونہ کا مسح کر کے کہیںوں تک
 مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہیں ہے فت عبداللہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے حضرت عمرؓ نے
 اس باب میں عمار کے قول پر قناعت کی فت اسیدو اسطے حضرت عمرؓ جب کیولے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے
 تھے اور عبداللہ بن مسعود بھی ایسا ہی کہتے تھے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جائز رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے علان کرنے سے وہ حدیثیں غلط نہیں ہوتی
 اسیدو اسطے جمہور علماء نے تیمم جب کے جائز رکھا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبھی بڑے بڑے
 عالم اور مجتہدوں پر بعضی ادنیٰ بات مخفی رہ جاتی ہے حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور حدیث
 علم مشہور ہے باوجود اسکے یہ مسئلہ ان پر پوشیدہ رہا **عمر عبدالرحمن بن ابی قتال** کت عند
 عمر فجاہ و جل فقال انا نکون بالمكان الشھراء والشھوب فقال عمر ما انا فخلہ ان اصل
 اجل الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین امانتہ ذکر اذ کنت انا و انت فی الاہل فاصابتنا
 جنابة فاما انا فتمعلکت فانتینا التبتی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان
 یکنی ان تقول هکذا وضرب بیدہ الی الارض بثر نفخہما ثم مسح بهما وجھہ و یدہ
 الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لہ اذکرہ
 ابد فقال عمر کلا واللہ لہ ولینک من ذلک ما تولیت ثم حبسہ عبدالرحمن بن ابی قتال سے روایت
 ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ میں ہمارا ایک دو دو دینے رہنا
 ہوتا ہے (اور وہ ان جانب ہوتی ہے اور پانی نہیں ملتا) حضرت عمرؓ نے کہا میں تو نماز نہیں پڑھتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تھا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تم کو یاد نہیں ہے جب میں اور تم دونوں
 میں تھے (یعنی جنگل میں) تو مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا یہ دو دن ہاتھ اپنے زمین
 پر مارے پھر اگو ہو گدیا اور اپنے مونہ پر پیرے اور دو دن ہاتھوں پر آدھی ہاتھ لٹک حضرت عمر
 نے کہا اے عمار وہ خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو میں اس حدیث کو گہری
 بیان نہ کروں عمر نے کہا تم خدا کی جو تو بیان کر گیا ہم اُسکو تجھی پر ڈالیں گے **عمر بن عمار** یا سو
 فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیک ہکذا ثم ضرب بیدہ الی الارض ثم ضرب
 احدا ہما علی الاخری ثم مسح وجہہ والذراعین الی نصف الساعدین ثم یبلغ المرفقین
 ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجھ کو کافی تھا یہ
 پر مارے دو دن ہاتھ اپنے زمین پر پیر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہ پر مسح کیا اور دو دن
 ہاتھوں پر آدھی ہاتھ تک کہ ہینوں تک نہیں کیا اور ایک ہی بار ہاتھ مارا **عمر بن عمار** یہذا القصة
 فقال انما کان یکفیک وضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی الارض ثم فطح فیہا وسیع
 بہا وجہہ وکفینہ شک سلمة قال لا ادری فیہ الی المرفقین او الی الکھنین **ترجمہ** ایک روایت
 میں عمار بن یاسر سے یہ ہے آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا یہ اور مارا آپ نے ہاتھ اپنا زمین پر اُسکو
 پہنک دیا اور مسح کیا اُس ہاتھ سے مونہ پر اور دو دن پہنچوں پر لیکن سکہ کو شک ہے اس روایت
 میں پہنچوں تک کہنا یا کہ ہینوں تک **عمر بن عمار** شعبۂ قبا سنادہ بهذا الحدیث قال ثم فطح فیہا
 وسیع بہا وجہہ وکفینہ الی المرفقین او الذراعین قال شعبۂ کان سلمۃ یتقول الکھنین و
 الوجه والذراعین فقال لہ منصور ذات یوم انظر ما نقول فانہ لا یدکوال الذراعین غیرک
ترجمہ شعبۂ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس میں یہ ہے کہ آپ نے ہاتھ مار کر پہنچا اور مونہ پر
 مسح کیا اور دو دن ہاتھوں پر پہنچوں تک یا ہاتھوں تک شعبۂ نے کہا سلمۃ کہا کرتے تھے پہنچوں
 پر اور مونہ پر اور ہاتھوں پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجھ کر کہو سوائے ہاتھ پر اور کوئی
 ہاتھوں کا ذکر نہیں کرتا **عمر بن عمار** فی هذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم انما کان یکفیک ان تضرب بیدک الی الارض و تمسح بہما وجہک وکفیک ویتا
 الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کافی تھا دو دن
 ہاتھ مارنا زمین پر پیر مونہ پر اور دو دن پہنچوں پر مسح کرنا ایک روایت میں ہے دو دن ہاتھ زمین پر

مارے اور انکو پہونچا **عن عثمان** عمار بن یاسر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البیعة فقلت
ضیفة واحدة للوجه والکفین ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم یا ایک بار یا تہ بار یا تہ بار یا تہ بار اور پہونچون کے لئے **فتاویٰ** حدیث
کا عمل سی حدیث پر ہے اور بھی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ دو ہر
لگا وے ایک ضرب ہو مونہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب ہو دونوں ہاتھوں پر کہنوں تک لگا دے
ان کے ضعیفین **عن عثمان** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی المرقتان ترجمہ
عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا دونوں کہنوں تک اسکی استناد مجھوں سے ہے قنا وے
اسمین تدلیس کے ہے **باب التیمم فی الحضر** حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا بیان **عن عثمان**
مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول قلت انا و عبد اللہ بن مسعود فقلت فیہ توج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجهم بن العزت بن الصمة الا لثنا رقی فقال ابو الجهم اقل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غویذ رجل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجہہ و یدینہ ثم رد علیہ السلام ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ
ابن عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے کہ میں اور عبد اللہ بن یاسر جو مولی تھے حضرت میمونہ ام المؤمنین
کے آئے ابو الجهم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجهم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلیں
(ایک موقع ہے یزید کے پاس) کی طرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یا تا
تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہ اور دونوں ہاتھوں پر ہر سلام کا جواب دیا
عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ فکان من حدیثہ
یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکتہ من السکک وقد خرج من
غایطہ و بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکتہ ضرب بیدہ
علی الخائط و مسح بہا و جہہ ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعہ علی الرجل السلام وقال
انہ لم یصغنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی کلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عبد
بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اسدن عبد اللہ بن عباس
یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی گویہ میں اور آپ یا خدا
یا پیشاپ سے فارغ ہو کر نکلتے تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ پر
غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہ پر ہر بار سے دوسری بار

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے بدن پر لگائے یہ بہتر ہے۔ سند کی روایت میں
 ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین **عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاحمینی فی**
فانیت اباً ذرفقال ابوذر انی اجتویت لمدینۃ فامر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندور
یغسلہ فقال لی اشرب من البانہا قال واشک فی ابوالہا ہذا قول حماد فقال ابوذر فسلک
اغرب عن الماء ومعی اہلی قصیدی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نصف النہار وھو فی سرط من اصحابہ وھو فی ظلال التجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلک
یا رسول اللہ قال ما اھلک قلت انی کنت اغرب عن الماء ومعی اہلی قصیدی الجنابۃ فاصلی
طہور فامر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہما جاء فجاءت بھما دیرۃ سوداء تجسست فخفض
ما ھو علان فتسوتت الی بعیری فاعتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا اباً ذوان الصید الطیب طہور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ
جلدک ثم حمہ ایک شخص سے جو بنی عامر میں سے تھا روایت ہے (وہ ابوالمہلب خرمی ہے)
 میں مسلمان ہوا مجھے دین کے کاموں کے سیکھنے کا شوق ہوا تو میں اباز پاس آیا ادھون نے
 کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہیں آئی یا مجھے بیماری ہو گئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے حکم کیا چند اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پیے کا حمانے کہا مجھو شک سے شاید یہ ہی کہا
 ان کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا میں پانی سے دور نہ کرتا تھا اور میرے ساتھ میرے گھر کے
 لوگ ہی تھے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب میں رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تھا اور آپ چند صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے سجد کے سایہ میں آچر
 فرمایا ابوذر میں نے کہا ہاں تباہ ہو گیا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیوں میں نے کہا میں پانی سے دور
 تھا میرے ساتھ میری بی بی ہی تھی مجھے نہانے کی حاجت ہوتی میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے
 آپ نے حکم دیا میرے واسطے پانی سنگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے میں وہ ہل رہا تھا
 پیالہ ہوا نہ تھا میں نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اسے
 ابوذر پاک مٹی پاک کر نیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن
 پر بہائے۔ کہا ابوذر اود نے حمار بن زید نے اس حدیث کو ایوب سی روایت کیا اور اس میں پیشاب
 پینے کا ذکر نہیں کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث میں ہے جبکو صرف اہل بصرہ نے بتایا
 کیا ہے **باب اذا خافجنب البود اپت پیم جب جب کو سردی کا خوف ہو تو جو حم کر کے**

نماز پڑھ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلۃ باردة فی غزوة ذات
 السلاسل فاستفقت ان اغتسلت ان اهلك فتمت شمسیت باصحابی الصبح فذکروا
 ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فاکبرتہ
 بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ
 کان بکم رجیماً فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئاً **ترجمہ** عمرو
 بن العاص سے روایت ہے مجھ کو احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل
 میں (جو ایک پانی کا نام ہے) میں ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھ لی
 اپنے ساتھ والوں کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا
 اے عمر تو جنب تھا اور نماز پڑھ لی تو نے اپنی لوگوں کی مینے غسل نہ کر لیا سبب بیان کیا اور میں نے
 کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تمہیں اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہنسے لگے اور کچھ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت میں اگر خوف ہو ضرر کا
 غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر دن بکھے غسل کر لے نماز تھنا نہ کرے دوسری
 روایت میں ہے فغسل مغابنہ وقضاء وضوءہ للصلوة ثم صلی بهم اپنے چڑھے دیوے
 اور وضو کیا اور نماز پڑھ لی اور اسی کے روایت میں ہے تیمم کیا **باب** کجروج یتیمہ زخمی تیمم
 کر سکتا ہے **ترجمہ** جابری قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلنا حرجة فشحہ فی ریشم احتلم فسال اصحابہ
 فقال اهل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقد ر علی الماء ^{غسل}
 فما انت فلما قد منا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا ذلک فقال فتلوه فتلهم اللہ الا
 ساء لوالدہم یعلموا فانتا شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیممہ ویعصرہ ویعصب شک
 موسی علی جرحہ خرقة ثم یمس علیہا ویغسل سائر جسہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم
 سفر کو نکلے ہم میں سے ایک شخص کے پتھر کا اس کا سر پوٹ گیا پھر اس کو احتلام ہوا اس نے لوگوں
 سے پوچھا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہوں نے کہا نہیں تیمم کیونکر درست ہوگا جب
 تو پانی پر قمار ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان
 کیا آپ نے فرمایا یا حتی ان لوگوں نے اس کو قتل کیا اس کو قتل کرے جب ان کو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تو پوچھ لیا تا کہ کیونکہ نچلے کاعلاج پوچھا ہے اس شخص کو کافی تھا تیمم کر لینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا
 باندھ کر اس پر سج کرنا اور بانی سارا بدن دھو دانا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی تھا اس کے ساتھ

بن کا دیونا ہی ضرور ہوا **عبداللہ بن عباس** قال اصابت جلا جرح فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثم احلتم فامروا بالاعتساف فاعتسل فقلت فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قلنا قتالہم اللہ الیوم یغفر الذنوب
 ترجمہ عبدالبن عباس سے روایت ہو ایک شخص زخمی ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کو احلتم ہوا
 لوگوں نے اس کو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
 ماروا الاسکومارے انکو اللہ کیانہ جاننے کا علاج پوچھنا نہیں ہے **ف** یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے
 خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسلمہ معلوم نہ تھا تو پوچھ کر حکم دینا تھا بے سمجھ پوچھ فتویٰ دیدیا اور ایک
 شخص کا خون ہو گیا **باب** المتیمم بعد الناء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کر کے
 نماز پڑھ لیوے پھر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج
 رجلا من فی سفہ فحضرت الصلوۃ ولس معهما ماء فتمت ما صعد اظہیا فصليا ثم وجدا
 الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یجد الا اخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فذکر اذک قال للذی لم یجد صبت السنۃ واخر انک صلوۃک وقال الذی
 قوضا واعادک الا اجر مرتین ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخص مغربین تھے نماز کا
 وقت گیا اور پانی نہ ملا دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی ملا اور وقت باقی تھا ایک شخص نے
 وضو کیا اور نماز پڑھی دوسرے نے پہرہ پڑھی بعد اس کے دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑھی تو نے سنت پر عمل کیا
 اور تیسری پہلی نماز کافی تھی اور جس شخص نے وضو کر کے پڑھی تھی اس سے فرمایا تجھے دوبارہ ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پھر لو مانا ضرور نہیں ہے اگر پڑھ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابوداؤد
 نے کہا ابوسعید خدری کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا
 نام نہیں لیا بلکہ اس کو مرسل روایت کیا ہے **عطاء بن یسار** سے **باب** فی الغسل للجمعة جمعہ
 کے غسل کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب یبناہ یخطب یوم الجمعة اذ دخل
 فقال عمر اغتسلون عن الصلوۃ فقال الرجل ما هو الا ان سمعت النداء فوضاءت فقال
 عمرو والوضوء ایضا اولہ تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
 الجمعة فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑھتے جمعہ کو روز
 اتنے میں ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بول
 میں نے کچھ دیر نہیں گمراہی ہے کہ اذان سن کر میں وضو کیا تھمت عمر نے کہا وضو ہی یہ کیا کیا

یعنی ایک نو دیر میں آئے دوسرے یہ تصور کیا کہ فقط وضو کر کے چلے آئے کیلئے سنا نہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جمعہ کو آؤ تو غسل کرے عجمی ابی سعید
 الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ثم جمہ
 ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے
 ہر بالغ پر عجمی حفصہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم وواح الجمعۃ وعلی
 من راح الی الجمعۃ الغسل ثم جمہ ام المؤمنین حفصہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اس پر نہانا لازم ہے۔ کہا ابو داؤد
 نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاوے گا اگرچہ وہ غسل جنابت
 کا ہو یعنی پھر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہیں ہے عجمی ابی سعید الخدری و ابی ہریرہ
 قالہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من اجسنہ شربا بہ ومس
 من طیب ان کان عنہ ثمر فی الجمعۃ فلم یخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انتم الفنت
 اذا فرج امامہ حتی یرفع من صلوٰتہ کانت کفارۃ لما بینہا و بین الجمعۃ الّتی قبلہا۔
 ثم جمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنے کپڑے اپنے کپڑوں میں سے پہنے اور خوشبو لگا کر اس کے
 پاس ہو تو لگاؤ سے پھر جمعہ کے لئے (سجدہ میں آؤ) لوگوں کی گردنیں نہ پہانے (یعنی جہان
 جگہ لے وہاں ٹھہر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قیمت میں لکھا ہے اُس قدر غار پڑے اور چپ رہے جب
 امام نکلے خطبے کو بیان تک کہ فارغ ہوتا ہے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہوں کا جو اس جمعے اور پہلے
 جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں یعنی جن ساعت کو جمعہ پڑا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی
 ساعت تک جتنے گناہ ہوں گے معاف کر دے جاوے گئے یہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن
 کے اور گناہ معاف ہوں گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہو گئے
 عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم
 والسؤال ویس من الطیب ما قدر لہ ثم جمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور سواک لازم ہے اور خوشبو لگا دے جو اس کو نسیب
 ہو دوسری روایت میں ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو عجمی اوس بن اوس الثقفی قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ و اغتسل ثم یکر وابتکر و مشی لہ

یو کتب د نامن الامام فاستمع ولم یبلغ کان له بكل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقيامها ثم
اوس بن اوس ثقی سے روایت ہوئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائے تھے جو شخص
بہلاوے جمعہ کے روز اور نہاؤے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے) اسکو بھی نہلا دے آپ بھی
بہاؤے (پہر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور یہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزوں کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان قال من اغتسل يوم الجمعة ومسح طيبا مراة ان كان لها ولبس من صالح ثيابہ ثم لم
يقتصر قاب الناس ولم يبلغ عند الموعظة كانت كفارة لما بينهما من لغا وخطي سوا ذلك
كانت له ففعل ترجمہ عبد اللہ بن عمر و بن العاص سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو لگواوے اور اچھے کپڑے پہنے
پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے نہ یہودہ باتیں کرے خطبہ کی وقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہوں
کے پہلے جمعہ تک اور جو یہودہ بکے گا اور لوگوں کی گردنیں پھاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
ويوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل الميت ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے چار چیزوں سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیوں اسے
تیسرے چھو لگا کر جو چھ میت کو نہلا کر **عن** علی بن حوشب قال سألت مکی عن هذا القول
غسل وغتسل قال غسل راسه وصبده ترجمہ علی بن حوشب نے کہا میں نے کچھ سے پوچھا
راوس بن ابی اوس کی حدیث میں ہے غسل وغتسل اسکے کیا معنی ہیں اُنہوں نے کہا وہودے
اپنے سر کو اور بدن کو۔ سعید نے بھی اسکے معنی یہی بیان کئے ہیں بعضوں نے کہا دونوں کے معنی
ایک ہیں بعضوں نے کہا غسل کے معنی یہ ہیں دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاؤے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اور گندوا **عن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثالثة
فكأنما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشاً اقرن ومن راح في الساعة
الرابعة فكأنما قرب جاجرة ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرة المصطفى
يسمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کو دن جیسا یا کی

کے لئے نہاتے ہیں (یعنی خوب نہایا پاک صاف کر کے اور ہر جگہ پانی پہنچایا ہر دوپہر دھو کر اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گالی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسے بینک والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی میں آیا تو اُس نے جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا تو اُس نے جیسے ایک اندھا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں فرشتے جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد میں آکر نماز کرے جتنا جلد آوینگے اتنا بہت ثواب پائیگے **باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة** جمعہ کے دن نہ نہانی کی اجازت **عن عائشة** قالت كان الناس مهلك الفسهم فيروجون الى الجمعة بھيتهم فقتل لهم لو اغتسلتم ثم حرم حضرت ام المؤمنين عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ کیا کرتے تھے تو جمعہ کے لئے اسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جانا کاش تم نے غسل کیا ہوتا تو بہتر تھا **عن عكرمة بن عمار** اننا سمعنا من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عباس اني الغسل يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اظهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب ساخير كم كيف يذ الغسل كان الناس مجھودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقار السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك الصوف حتى تارت منهم رياح اذى بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك قال ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا ولا تمسكوا احدكم افضل ما يجد من دھن وطيبا قال ابن عباس ثم جاء الله بالخير ولبسوا عاير كصوف وكفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب بعض كذا كان يوذى بعضهم بعضا من العرق ثم حرمه عكرمة سے روایت ہے کہ لوگ عراق کے رہنے والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے کہا نہیں لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہو کر باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُس پر واجب نہیں ہے اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تھے کنبل پہنا کرتے تھے اپنے پیٹوں پر بوجھ لادتے تھے مسجد ہی تنگ تھی چٹ اس کی بھی تھی وہ تو ایک منڈو اتھا کھجور کی شاخوں کا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگوں کو مکھڑوں میں پسینا آیا اور یہ بوئیں پسینہ ایک کو دوسرے کی وجہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بوئیں آئیں فرمایا اے لوگو

جب نہ ہو اگر کسی نے جنبہ کا نہ ہونا یا اگر دوا چھپی ہے اچھا تیل یا خوشبو وغیرہ ہو لگایا کر ابن عباسؓ نے کہا پھر اسے
لوگوں کو مالدار کر دیا اور سوا مکمل کے اور کپڑے پہنے لگے اور سخت جھگڑی (یعنی غلام لوٹو یوں کام لے کر گئے) اور جب
بہی شاد ہو گئی اور وہ جو پسینے کی بو ایک کو دوسرے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اس واسطے اب غسل میں اختیار ہو کر
غسل کرنا اولیٰ ہے لیکن واجب نہیں ہے **عشر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوضا فہا وضعت عن غسل
فہو فصل ترجمہ سہوہ بن جندبؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمیعہ کے تزدی) تو اسے
رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت ہی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا بارہ
سنن ابو داؤد کے پیش بارون میں ہے شکر بن ابی جلال کا اب شروع ہوتا ہے بارہ تیسرا اس کو غسل اور انعام پر اعتماد کر دے اللہ
تم الجن الثاني وثلوه الجن الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲	اگ کی کٹی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا	۶۳	جب مسجد میں نہ جادو	۸۲	ستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا کہ حیض ہونے سے قبل کرے
۵۳	اگ کی کٹی ہوئی چیز سے وضو لازم ہوتا	"	جب نماز میں اگر نہ ہو واضح کرے	۸۳	ستحاضہ ہر بار کے وقت غسل کرے
"	خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا بیان	"	غسل تری دیکھنے سے بعد سو نیکے	"	ستحاضہ و لکینٹ کرے
"	دودھ پی کر کھلی کر نیک بیان	۶۴	عورت کو احتلام ہو نیک بیان	۸۴	ستحاضہ غسل کرے یا ام میں
"	اسباب میں رخصت کا بیان	۶۵	کٹنا پانی غسل کے لگ کر کافی ہے	"	ستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے
۵۵	سوئیس وضو نہ ٹوٹے گا بیان	۶۶	غسل جنابت کیونکر کرے	"	ستحاضہ کو وضو کرنا بغیر اور مذمت کی ضرورت نہیں
۵۷	سجاست پر چلنا	۶۹	بعد غسل کے وضو نہ کر نیک بیان	"	زردی یا تیرگی بعد حیض کے کچھ
"	نماز میں وضو نہ جان نیک بیان	"	غسل میں سر کے بال نہ کھڑے نہ ٹوٹ کرے	"	ستحاضہ جو جاع درست ہو
"	مذی کے بیان میں	۷۰	جنب اپنا نہ خطمی سے دھوے	۸۵	نقاس کا بیان
۵۹	جاء سے غسل کرنا	"	مرد وزن کے سچ میں پانی ہی لگایا	"	حیض کا غسل اور خون نہ ہونا
"	جنب کو ہر جلع کرنا	۷۱	حائضہ کے ساتھ کہا نا کہا نا	۸۷	تیمم کا بیان
۶۰	جنب وضو کر کے جاع کرے	۷۲	حائضہ کو مسجد کو کچھ اپنا نا	۹۲	حضرت میں تمیم کر نیک بیان
"	جب اگر غسل ہے پہلے سونا چاہیے تو کیا کرے	"	حائضہ ہر نماز قضا نہ لیا وے	۹۳	جب کو اگر پانی نہ ہو تیمم کرے
"	جب کہا نا کہا وے	"	حیض میں جلع کر نیک کفارہ	۹۴	جب سری میں تیمم کرے
"	جب کو کہا نا وقت یا سو وقت وضو کرنا چاہیے	۷۳	حائضہ میں غیر جاع سب کچھ کرنا	۹۵	رقی تیمم کرے
"	جب نہ پانی میں دیر کر سکتا ہے	۷۴	ستحاضہ حیض میں پانچ چوڑے	۹۶	تیمم اگر وقت میں پانی نہ ہے
۶۱	جب کا ام اللہ نہ پڑے	۷۹	ستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے	۹۶	جمہ کے غسل کا بیان
۶۲	جب صاف نہ کر سکتا ہے	۸۱	ستحاضہ ایک غسل سے دو نماز جمع کرے	۹۹	جمہ کو دن غسل نہ کر نیک رخصت

الجزء الثالث

پارہ تیسرا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الرجل یسلم فیومر بالفلس جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قیس بن عاصم قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اريد الاسلام فامرني ان اغتسل بماء وسدس ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے پیر کی کپڑے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثمان بن کلب عن ابیہ عن جده انہ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی عنک شعیر الکفر یقول احلق قال واخبرنی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خرم معلق عنک شعیر الکفر فخلق ترجمہ عثمان بن کلب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُس نے دادا سے رکھ کر کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثمان بن کثیر بن کلب اور کبھی نسبت کرتے ہیں دادا کو کثیر تو اُسکو عثمان بن کلب کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہے سو ابو داؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہیں کی اور ابو داؤد نے بھی یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقافت میں بیان کیا ہے کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کھائیں مسلمان ہو آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالوں کو کاٹ ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور خنڈہ کر

باب امرأة تغسل ثوبها الذی تلبسه فی حیضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض میں پہنتی تھی دھو دے یا نہ دھو دے **عن** معاذة قالت سألت عائشة رضی اللہ عنہا عن الخاءین یصیب ثوبها الذی تلبسه فان لم یدھب اثره فلتغیره بشئ من صفرۃ قالت ولیقلدک احیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث حیض جمیعاً لا یغسل لی ثوباً ترجمہ معاذہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حایضہ کا خون کپڑے میں لگ جاوے اُنہوں نے کہا اُسکو دھو ڈالے اگر اسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگا دے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو میں تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑوں میں خون نہیں بہرتا تھا جس کپڑے میں خون نہ لگا ہوا اسکا دھونا ضرور نہیں صرف اس خیال سے کہ حالت حیض میں وہ کپڑا پہنتا تھا کیونکہ حایضہ کا بدن اور سینا ناپاک نہیں ہے **عن** عجاہ قال قالت عائشہ ما کان لایحد انا الا ثوب واحد فحیض فیہ

فاذا اصابه شيء من دم بولته بريقها ثم قصعتها بريقها ثم حمها ثم جازاها من روایت ہے
 حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی ایک کپڑا تھا اُسکو حیض کی حالت میں ہی پہنے اگر سیر
 کہیں حیض کا خون پیر جاتا تو اُسکو تہوک لگا کر مل ڈالتے ناخون سے فک کیونکہ وہ خون گاڑا اور جامہ ہو
 ہوتا ہے تہوک لگانے سے تر ہو جاتا ہے پیر ناخون سے کُرج ڈالو تو صاف ہو جاتا ہے عجل بکار بن عجل
 حدثنی جدتی قالت دخلت علی ام سلمة فسلتها امرأة من قريش عن الصلاة في ثوب المايض
 فقالت ام سلمة قد كان يصيبنا الكبيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلبت انا
 ايام حيضها ثم تظهر فتتظر الثوب الذي كانت تغلب فيه فان اصاب الدم غسلناه وصلينا
 وان لم يكن اصابه شيء تركناه ولم يعننا ذلك من ان نصل في فيه وانما الممتشطه هي كانت احد
 تكون ممتشطه فاذا اعتسلت المدة نقض ذلك ولكمها تحض على راسها ثلاث خضات فاذا انا
 البلل في اصول الشعر دكت به ثم افاضت على سائر جسد ها ترجمہ بکار بن عجل نے کہا میری
 داوی حضرت ام المومنین ام سلمہؓ پاس گئی اُن سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
 کپڑوں میں نماز پڑھنے کا ام سلمہؓ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا تھا جب
 کت حیض آیا کرنا پڑے رہتی جب پاک ہو جاتی تو اُن کپڑوں کو دیکھتی جو پہنی رہی تھے اگر اُس میں کہیں خون
 لگ گیا ہوتا اُسکو دھو ڈالتی پیر نہیں کپڑوں میں نماز پڑھتی اور جو کچھ نہ لگا ہوتا تو چھوڑ دیتی اور اپنی
 میں نماز پڑھ کر تے اور جس عورت کے بال گندے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہہ لیتی
 البتہ تین اب پانی کے لیکر اپنی سر پوڈالتی جب تری بالوں کے جڑوں میں پہنچ جاتی تو اتنی اُن کو پیرا
 سارے بدن پر پانی بہاتی عجل اسماء بنت ابی بکرؓ قالت سمعت امرأة تسأل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم كيف تصنع احدا نابتها اذا رأت الطهر ا تصلي فيه قال تنظر فان رأت فيه ماء فلتغسل
 بشيء من ماء ولتضع الماء ثم لتغسل بالماء ثم لتغسل فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے میں نے سنا ایک
 عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑوں
 کو کیا کرے اُن میں نماز پڑھے آپ نے فرمایا اُن کپڑوں کو دیکھ لیوے اگر اُن میں خون لگا ہو تو مل ڈالو
 ناخون سے پیر دھو ڈالے پانی سے اور جہاں خون معلوم نہ ہو وہاں پانی چھڑک دے پیر اتنی کپڑوں
 میں نماز پڑھے عجل اسماء بنت ابی بکرؓ قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقالت يا رسول الله اذا اصاب ثوب بالدم من الحيضة كيف تصنع قال اذا اصاب
 احدا منكم الحيض فلتغسل ثم لتغسل بالماء ثم لتغسل فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے میں حیض کا خون لگاؤ تو کیا کریں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگا جائے تو اسکو چٹکیوں سے مل کر یوں پر پانی سے دھو ڈالنے بعد اس کے کپڑے سے نماز پڑھے دوسری روایت میں یوں ہے حنفیہ ثم اقرضیہ بالماء ثم انفضیہ یعنی کپڑے ڈال اسکو پر پانی ڈال کر مل پر دھو ڈال محسن اقرضیہ بنت حصن تقول سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحيض یکن فی الثوب قال حکمہ بفضله و اغسلیہ بماء و سددتہ ثم حمیہ ام قیس بنت محسن سے روایت ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کریں آپ نے فرمایا ایک لکڑی سے چڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈال ف خطابى نے کہا لکڑی سے چڑا نیکو اسواسطے کہا کہ وہ جا ہوا خون چھٹ جائے پر پانی سے دھونے سے بالکل اثر جاتا ہے محسن عائشہ قالت قد کان یکن لحد انا الدرع فیہ حیض ف فیہ تصیدھا الجنابة ثم تری فیہ قطرة من دم فقتصرہ بریقھا ثم حمیہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے ہم میں سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اسی کو حیض میں پہنتی اسی میں جنابت ہوتی اگر کہیں اس میں ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تھوک لگا کر اسکو مل ڈالتی **باب الصلوة فی کثوب الذی یصیب اھلہ فیہ** جس کپڑے میں اپنی بی بی سے جماع کرے اسی کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے محسن معاویہ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامعھا فیہ فقالت نعم اذ الم یر فیہ اذی ثم حمیہ معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جوابی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے سے نماز پڑھتے تھے جو پہنکر ان سے صحبت کرتے تھے ام حبیبہ نے کہا ہاں جب اس میں نجاست معلوم نہ ہوتی **باب الصلوة فی شعر النساء** عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان محسن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا ثم حمیہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شمار یا لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے ف شمار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اور منہ کی چادر کو کہتے ہیں۔ آپ نے اسواسطے ان کپڑوں پر نماز نہیں پڑھنی شایان میں حیض کا خون لگ گیا ہو محسن عائشہ تان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا ثم حمیہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے ف یہ حدیث

ضعیف ہے اس وجہ سے محمد بن سیرین نے خود حضرت عائشہ سے تو سنایا ہی نہیں اور جس سے سنا
اسکا حال معلوم نہیں کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حمانہ سعید بن ابی صدقہ سے سنا انہوں نے محمد بن سیرین
سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے بیان نہیں کیا اور کہا میں اسکو ایک مدت ہوئی سنا تھا معلوم نہیں
جس سے سنا تھا وہ ثقہ ہے یا نہیں تو اسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة في ذلك عورتوں کے کپڑوں پر
نماز پڑھنے کی اجازت **عن** عیسیٰ بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض اعداء
منہ وحی جلیف ہوں صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ میونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ایک چادر اور کر جھکوا ایک بی بی آپ کی اور یہی ہوئیں تھیں اور وہ حایضہ تھیں
یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اور یہی تھیں اور کچھ تھیں سے آپ اور ہے ہوئے نماز پڑھی
تھے **عن** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل انا الی جنبہ وانا کالجلیف
وعلی مرط وعلیہ بعضہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں تھی اور ایک چادر تھی کچھ میرے پر لٹھی
تھی کچھ آپ پر **باب** اللہ یصیب الثوب منی کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن**
ہما بن الحارث انه کان عند عائشہ ثوبا مختلفا یصیبہ نجاسا یجاریہ لعائشہ وہو یفسل الثوب لانه من
ثوبہ او یفسل ثوبہ فاخبرت عائشہ فقالت لقد ایتنی وانا افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک لونڈی نے حضرت عائشہ
کی آنکھوں کو دیکھ لیا کپڑا دھونے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عائشہ سے کہہ دیا وہوں نے کہا تو نے
مجھ کو دیکھا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسکو لٹا لیتی تھی یعنی کھرج ڈالتی
تھی کیونکہ آپ کی منی گاڑھی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑھی اگر ہو تو اسکا کھرج دینا
کافی ہے اور رقیق کو دھونا چاہیئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
قول ہے **عن** عائشہ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصلى فیہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرج ڈالتی
تھی پھر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے **عن** عائشہ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعة او بقعا ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی تھی پھر وہیں کا ایک نشان یا کئی نشان آپ
کے کپڑے میں دیکھتی تھی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کا کپڑے پر پیشاب کر دے تو کیا کرنا

چاہئے **عمر** ام قیس بنت محسن انھا انت با بن لہا صغیر لم یأکل الطعام الى رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فذکبہا فذمہا ولم یغسلہ ثم رحمہ ام قیس بنت محسن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابی کہانا نہیں کہاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئیں آپ نے اسکو اپنی گود میں بٹھایا اُس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو کر اُس پر چڑک دیا اور وہو یا نہیں وضو یہ حدیث اور اسکے سوا کسی بہت حدیث میں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اسکا پیشاب ایسا نجس نہیں ہے جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس مسئلے سے عورتوں کو ضرور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہیں ہوتا اور دھونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتے ہیں **عمر** لیلة بنت الحارث قالت کانت حسین بن علی رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت اللبس ثوبا و اعطنی اذا رک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الا نثی ویبضع من بول الذکر ثم رحمہ لبابة بنت الحارث سورت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا میں نے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے میں دھو ڈالوں آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دھونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چڑک دینا کافی ہے **عمر** ابی السمع قال کنت اخدم الملبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اودان یغتسل قال ولنی فاولیہ ففانی فاستقر بہ فانی فحسبہ او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فحسبت اغسلہ فقال یغسل من بول الجارية و یش من بول الغلام ثم رحمہ ابو السمع (انکا نام آیا ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ مٹو کر کپڑا ہو جائیں پیٹ مٹو کر کپڑا ہوتا اور آڑکے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا میں دھونے کے لئے آیا اپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب برابر میں **عمر** علی رضی اللہ عنہما قال یغسل بول الجارية و یش من بول الغلام و مالہ و یطعم ثم رحمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے گا اور لڑکے کا پیشاب (دھونا ضرور نہیں) پانی اس پر چڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کہانا نہ کہتا ہے دوسری روایت میں مالہ و یطعم نہیں ہے اور اس قدر زیادہ ہے **عمر** نے کہا یہ حکم جب تک ہو دو نون کہانا نہ کہاتے ہوں جب کہانا کہانے لگیں تو دو نون کا پیشاب دھونا

ضرور ہے **ع** الحسن عن امّہ انہا بصرت اہ سملۃ تقصب علی بول الغلام ما لم یطعم فانما یطعم
 شسلتہ وکانت تقفل بول البکارتہ ترجمہ حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے کہا
 حضرت ام سلمہ رض کواڑ کے کے پیشاب پر پانی پھڑک دیتی تھیں جب تک وہ کہنا نہ کہنا تاہا جب کہنا نہ کہنا
 لگتا تو اسکو دہوتیں اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتیں **یا آپ** الارض یصیبھا البول زمین پر پیشاب
 پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیے **ع** ابی ہریرۃ ان اعرابیاً دخل المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فصلی قال ابن عبّاس رکعتین ثم قال اللّٰھم ارحنی و محلاً فکفر حم معنا احدک فقال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لقد تجحّرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیۃ المسجد فاسرع الناس الیہ فضاہم النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم وقال فما بعثتموہ من یزولہم تبعثوا معیناً صبیح علیہ سجد احسن ماء او قال ذرنا
 من ماء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھے ہوئے تھے اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور مجھ پر اور کسی پر چارے ساتھ
 رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کسادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب
 کو شامل تھی) اسکو خاص کر دیا و آدمیوں سے) تھوڑی دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک کونے میں مسجد کے
 اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اسکے منع کرنے کو یا نکلنے کو) آپ نے لوگوں کو منع کیا
 اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اسے تو ایک ہی جگہ گندی
 ہوئی یا پیشاب روکنے سے اسکو کچھ عارفہ ہو جاوے گا) اور فرمایا تم اس واسطے بھیج گئے کہ آسانی کرو لوگو
 پر اور اسلئے نہیں ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** صحیحین کی روایت میں
 ہے آپ نے اسکو پر بلایا اور رکھا مسجد میں پیشاب پانیخانہ کے واسطے نہیں بنی ہیں وہ تو اللہ کی یاد کر
 واسطے اور قرآن پڑھنے کے واسطے بنائی گئیں ہیں **ف** دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا
 وہاں کی مٹی اٹھا کر پھینک دو اور اسجگہ پانی بہا دو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا **یا آپ** طوسی الارض اذا یسبت زمین سوک کر یا کہ ہو جائے ہے
ع ابن عمر قال کنت ابدت فی المسجد فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت فتی شبا علی
 وکانت الکلاحتی جمل و تقبل و تدہرقی المسجد فلم یکنوا یوشون شیاً من ذلک ترجمہ ابن عمر
 روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رات کو مسجد میں را کرتا اور میں جوان مجر و تھا اور کتے
 آتے جاتے مسجد میں پیشاب کرتے تھے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر
 اگر پیشاب وغیرہ پڑ جاوے پھر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد پر

سونا دست ہو **باب** الاذی یصیب الذیل بلون نجاست کب جائیجا بیان حضرت ام ولد
 ابواہیم بن عبد الرحمن بن عوف انہا سالت ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
 انی امرأتہ اطلی ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یطہر ما بعدہ ترجمہ ام سلمہ رضی عنہا سے پوچھا ابواہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا بلو
 بہت لٹکا لٹکاتا رہتا ہے اور میں پلید مکان میں چلا کرتی ہوں ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اپنے کسے جو پاک زمین آتی ہے وہ اسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اس پلید جگہ کے
 آخر پاک جگہ بھی آویگی وہاں بھی بلو لٹکیا پاک ہو جاوے گا جیسے پھلی جگہ سے ناپاک ہو گیا تھا۔ اس حدیث
 بڑی آسانی عورتوں کے لئے نکلی محسن امراء من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان
 لنا طریقا الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدھا طریق ھل طیب منها قالت
 قلت بلی قال فھذا بھذا ترجمہ ایک عورت نے بنی عبد الاشہل میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد میں جائیگا غلیظ ہے تو ہم کیا کریں جب پانی بہے سے آپ نے فرمایا اس سے
 گئے پھر کوئی پاک راستہ بھی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پس یہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اس راستے
 میں چلنے سے کڑا پاک ہو جاوے گا جیسے پھل راستے سے ناپاک ہو گیا تھا **باب** الاذی یصیب النعل
 جوتی میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے محسن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
 وطئ احدکم بفعلہ الاذی فان التراب لہ طہی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی
 میں کسی قسم کے نجاست پر جاوے جب اسکو زمین پر گر دیا وہ پاک ہو گیا اسکو ہنر گزار پڑھنا درست
 ہے بھی مذہب ہے علماء محققین کا محسن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنہا قال اذا طئ
 الاذی بخفیہ فطہر ھما التراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب تم میں سے کسی کے موزوں میں نجاست ہو جاوے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی یہاں
 ہی روایت ہے **باب** الاحادیث من النجاسة یکن فی الثوب نجاست بہرے کپڑے سے نماز پڑھنے
 کا بیان محسن ام محمد العامریہ انہا سالت عائشہ عن رجل یمشی بصبغ الثوب فقالت کانت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا حقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذا لمعة من دھب
 قد نضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلبھا فبعث بہا الی مصروۃ فی ید الغلام فقال عسلی

معداوا حیضاً شراً رسولی بها الی فدعوت بقصصتی فقصتها فاحرقها الیه فحمله رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النہار وھی علیہ ترجمہ ام محمد عامرہ نے پوچھا حضرت عائشہ
 سے خون حیض کا اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھی اپنا کپڑا اوڑھ لی ہوئے تھی اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کنبل کو اوڑھ لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھ کر تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
 یہ خون کا نشان ہے آپ نے اسے پاس بٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھ میں دیکر اسی طرح میرے
 پاس بھیجا اور کہا اسکو دھو کر سکھا کر میرے پاس بھیج دینے پانی کا کوڑھ مٹا کر اسکو دھو یا پھر سکھا لیا بعد اسکو
 آپ کو بھیجا دیا پھر آپ دوپہر کو تشریف لائے وہی کنبل اوڑھے ہوئے وہ نماز کے اعادے کا اس حدیث
 میں ذکر نہیں ہے شاید اس واسطے ذکر نہ ہو گا کہ حضرت عائشہ کھڑی تھیں انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف
 ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے نماز تو آپ کے پیچھے پڑھی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم دیا ضرور تھا بعضوں نے
 کہا شاید انہوں نے اس دن نماز آپ کے ساتھ نہ پڑھی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ نجاست قلیل تھی ان
 سے اعادہ لازم نہیں ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضوں نے کہا اگر کنبل کپڑے سے
 بے خبری میں نماز پڑھ لی جاوے تو اعادہ لازم نہیں آتا واما علم یا آپ البزازی یصیب الثوب نہ ہو
 اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیسا ہے عھن ابی نضیة قال بنوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثوبہ وحک بعضہ بعض ترجمہ ابو نضرہ (منذر بن الکلب) اسے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تہوکا اور اسی میں مل ڈالا۔ دوسری روایت موسیٰ بن اسمعیل
 انہوں نے حماد سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطہارۃ تمام ہوئی کتاب طہارت کی ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اول کتاب الصلوة نماز کی کتاب شروع ہوئی عھن طلحہ بن عبید اللہ
 یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل نجد یأمر الیہ مع دوی حزنہ ولا
 یفقه ما یقول حتی فافاذا هو سیال عن الامام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات
 فی الیوم والليلة قال هل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال و ذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم صیام شھر رمضان قال علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال و ذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام الصدقة قال فعل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قادر الرجل وهو يقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقلع ان صدق ثم حمی طلح بن عبید اللہ روثی
 حمی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بخرکار رہنے والا (بخر ایک لک ہے عرب میں) اس کے سر کے بال پکڑ کر
 تھے اس کے اوڑھنی لنگنا ہٹا معلوم ہوتی تھے پر بات سمجھ میں نہیں آتے تھے یہاں تک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
 ہوا کہ اس کا نام کو پوچھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں رات دن میں اس
 کی پانچ اس کے سوا اور کچھ نماز نہ آئے فرمایا نہیں مگر نفل اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
 واجب نہیں ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہوا اکثر علماء محققین کا نفل راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اوسکو رمضان کے روزی بتلائے اس نے پوچھا اس کے سوا اور بھی کوئے روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر
 نفل راوی نے کہا پھر آپ نے اس کو زکوٰۃ بتلائی اس نے پوچھا اس کے سوا اور بھی کوئے صدقہ مجھ پر ہے آپ نے
 فرمایا نہیں مگر نفل اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہیں ہے سنت ہے راوی نے کہا پھر
 شخص بچہ بڑا کر چلا اور کھڑا کھڑا قسم خدا کی میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم آپ نے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسرے
 روایت میں ہے اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی قسم میرے باپ کی داخل ہوگا جنت میں قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
 راوی نے کہا شاید یہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہا میں یا قیل نہیں ہے کے ورنہ دوسری حدیث میں ہے ہر
 قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کے حبش شخص کو تم میں سے قسم کھانا منظور ہو وہ اس جل جلالہ کی قسم کھاوی یا چھپ ہے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کھانا شرک نہیں ہے بلکہ حب خدا کی مثل اوشے بزرگ جا کر قسم کھاوی
 تو شرک ہوگی جیسے اس نے میں بعض لوگوں کو اللہ کی قسم کھانی میں کچھ پاک نہیں ہے پر میری قسم کھانی میں بڑی اختیار
 کرتے ہیں بھلا لوگ و حقیقت شرک ہیں اور مطلق غیر اللہ کے قسم کھانا کیونکر شرک ہو سکتی ہے جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کھائے البتہ جب سرے حدیث میں آپ فی سوا خدا کے اور چیزوں
 کی ساتھ قسم کھانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہو گئی **باب** المواقیت نماز کے وقتوں

کابیان عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اثنی جبرائیل علیہ السلام عند
 البيت من بین فصلی بے الظھر حین زالت الشمس کانت قدر الشراک و صلی بے العصر
 حین کان ظلہ مثله و صلی بے یقین المغرب حین افطر الصائم و صلی بے العشاء
 حین قاب الشفق و صلی بے الفجر حین حرم الطعام والشراب علم الصائم
 فلما کان الغد صلی بے الظھر حین کان ظلہ مثله و صلی بے العصر
 حین کان ظلہ مثله و صلی بے المغرب حین افطر الصائم و صلی بے العشاء

الثالث الليل وصل في الفجر فاستقر ثم التفت الى فقال يا احمد هذا وقت الانبياء من قبل
 الوقت ما بين هذين الوقتين ثم رحمه ابن عباس سواديت هي فرما يا رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرتي
 ميري جبريل في خانه كعبه اس دو بار **ف** تو ابني نماز حضرت جبريل عليه السلام کے پیچھے پڑھو یا اکابر عجب الرحمن
 بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت میں گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہیں ہے **ف** تو نماز پڑھنی ظہر کے وقت
 پہل گیا اور سایہ جوئی کے قسیر کو برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھنی جب سایہ اور کا اوس کو برابر ہوا **ف** یعنی ایک شل کے بعد
 اس صاف معلوم ہوا کہ ایک شل کے بعد عصر کا وقت بجاتا ہی **ف** اور نماز پڑھنی مغرب کے جس وقت روزہ دار روزہ کا وقت
 ہو اور نماز پڑھنی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی لگتی **ف** اور نماز پڑھنی فجر کی جب
 وار کو کہا تا بینا سلام ہو جاتا ہو یعنی صبح صادق نکلتی ہے پھر دوسری روز نماز پڑھنی ظہر کے جب ہر چیز کا سایہ اوس کو برابر
 ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہو گیا سایہ صلی سمیت اور **ف** اور نماز پڑھنی عصر کے جب سایہ ہر چیز کا اوجھا
 ہوا اور نماز پڑھنی مغرب کے جب روزہ دار روزہ کہوت ای اور نماز پڑھنی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھنی فجر کی رشو نہیں چھڑک
 طرف متوجہ ہوئی (حضرت جبریل علیہ السلام) اور کھای محمد بھی وقت ہی تیری پہلے اور پھر نکلا اور نماز کا وقت ان دونوں
 وقتوں کے درمیان میں **ف** ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام فی سب نمازون کو اول وقت پڑھا دوسری روز آخر وقت
 اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور ختم معلوم ہوئی **عمر بن شہاب** ان عمر بن عبد الغفران کا زقا احد علی المنبت فاض
 العشرینما فقال له عروة بن الزبير اما ان جبريل عليه السلام قد اخبرني محمدًا صلى الله عليه وسلم بوقت الصلوة
 فقال له عمر احمد ما تقول فقال عروة سمعت بشير بن ابى مسعود يقول سمعت ابا مسعود الانصاري يقول
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان جبريل صلى الله عليه وسلم فاخبرني بوقت الصلوة فصليت معه
 ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه بحسب اصابع خمس صلوات فرائت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم صلى الظهر حين تزل الشمس وربما اخبرني تشدد الحر ورايت يصلي العصر الشمس ترفع
 بيضاء قبل ان تدخل الصفرة فيذهب الرجل من الصلوة فيأتي الى الحليقة قبل غروب الشمس ويصل المغرب
 حين تسفر الشمس ويصل العشاء حين يسود الافق وربما اخبرني يحيى بن النضر عن ابي بصير عن ابي
 ذر عن ابي اسحق فاستقر ثم كانت صلاته بعد ذلك التعليل حتى مات لم يعد الى ان يسفر ثم رحمه
 ابن شهاب سواديت هي حضرت عمر بن عبد الغفران (عليه السلام) منير يشرح موي تھے انہوں نے عصر کی نماز میں پڑھ کر عروہ
 بن ہریر نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ کو اسلام کو بنا دیا وقت بتا دیا عمر بن عبد الغفران نے
 کہا جب کہ **ف** عمر بن عبد الغفران کو شبہ ہوا اس روایت میں کہ پھر عروہ نے اس کو بلا سند بیان کیا یا بیش بہہ اس کہ
 کہیں روایت صحیفہ ہو یا کچھ شبہ ہو اگر اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ ثابت کر دیں تھے

حضرت جبریلؑ کو ذریعہ رس میں کہاں تھا یا ہمیشہ بہرہ کہ حضرت جبریلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کینہ پرستی کی حالانکہ
 حضرت جبریلؑ صلی اللہ علیہ وسلم میں خیاب سالت اب سو کم شعی اسو اسطر عودہ فی پھر اس نایت کو سند کی ساتہ بیان کرنا شروع کیا **ف**
 عودہ فی کہا بشیر بن ابی موسیٰ کے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید الخدریؓ کو سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا آپ فرماتی تھے کہ حضرت جبریلؑ اتری اور اوہنوں فی مجھے نماز کا وقت بتلایا میں نے ان کو ساتھ نماز پڑھی پھر ان کی ساتہ
 نماز پڑھے پھر ان کی ساتہ نماز پڑھے پھر ان کی ساتہ نماز پڑھی پھر ان کی ساتہ نماز پڑھی اور ان کی ساتہ نماز پڑھی پھر ان کی ساتہ نماز پڑھی
 تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کے نماز پڑھی آفتاب ڈھلنے ہی اور کچھ دیر کے جب گرمی کی شدت ہو
 اور میں نے دیکھا آپ کو عصر کے نماز پڑھتے ہوئے اور آفتاب بلند تھا سفید دوس میں زردی نہیں آئے تھے آدھی عصر کی نماز پڑھی آپ
 کو ساتھ نماز پڑھ کر دو خلیفہ میں پہنچے جانا آفتاب ڈھلنے سے پہلے **ف** حالانکہ دو خلیفہ دو فرسخ ہے دینوی یعنی جبریلؑ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور مغرب کی نماز پڑھتے آفتاب ڈھلنے ہی اور عشا کی نماز پڑھتے جبنا دون میں آسمان کے سیاہی جاتی اور کبھی عشا میں زبرد
 لوگوں کے جمع ہونی کے لیے اور فجر کی نماز پڑھتے آپ اندیسے میں دیکھا روضی میں پڑھی مگر بعد اس کو آپ دیکھتے پھر ہی میں پڑھا
 ہے یہاں تک کہ وفات تک آپ فی کبھی روضی میں نہیں پڑھی **ف** ایک بار آپ فی روضی میں پڑھے وہی بیان جواز کے لیے پچھرتے
 بفضل وقت میں پڑھا کیے **ف** اس آیت اسال التبی صلے اللہ علیہ وسلم قلم بد حلیہ شیاحتے اس بلالہ فاقام

الفجر حين اتفق الفجر فصرى حين كان الرجل لا يعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا يعرف من خلفه ثوبه ثم امر بلال

فاقام الظهر حين زالت الشمس حتى قال القائل انصف النصف وهو اعلم ثم امر بلال فاقام العصر حين صارت الشمس

وامر بلال فاقام المغرب حتى غابت الشمس وامر بلال فاقام العشاء حين خال الشفق فلما كان من العدا صلى الفجر

وانصرفت هكذا اطلع الشمس فاقام الظهر في وقت العصر الذي كان قبليه وصلى العصر قد انصرفت الشمس

قال ابنه صلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى العشاء الثالث الليل ثم قال ابن السائل عن وقت الصلوات

الوقت فيما بين عشرين مائة من سورۃ ایت ہر کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے وقت دیکھا پوچھا آپ

جو اپنے دیا اور بلال کو حکم کیا پھر نماز پڑھی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی روکے کو نہ پہچان سکتا یعنی اس کو روک

نہ پہچان سکتا اندیسری کو دوسرے یا اپنے پھلوں میں جو شخص متاوس کو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا ظہر کو جب

آفتاب ڈل گیا یہاں تک کہنے والی نے کہا کیا دیکھتے ہو اور آپ خوب جانتے تھے دیکھو آفتاب ہمتی ہی نماز ظہر کے شروع کی یہاں

تاکہ بعض لوگوں کو ٹھیکہ نا دیکھ رہے ہوں یہاں تک کہ پچھنے لگے پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید تھا

پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوبا

گیا جب دوسرا روز ہوا تو اپنے فجر کی نماز پڑھے بعد از عنت کی ہم کہتے تھے کیا آفتاب نکل آیا آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت

پڑھی تعلیم کیو اسطے اور ظہر کی نماز اور وقت پڑھی جس وقت پہلا روز عصر کے پڑھی تھو اور عصر دوس وقت پڑھی جب آفتاب نہ گیا

یاشام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غالب ہوئی پڑھی اور عشا تھا ہی رات کو پھر نہی پھر فرمایا کہاں ہو وہ شخص جو نماز کو اوقات
پڑھتا تھا وقت اندوڑ کے پچھلے پڑھتا تھا ایک روز آپ نے ربنا میں اہل وقت پڑھیں دوسرے روز حسب وقت پڑھیں تا
لوگوں کو نماز کی وقت کا ابتداء اور انتہا معلوم ہو جاوی۔ یہ تعلیم کیوں کرتا پھر پھر اپنے فجر دشنی میں نہیں پڑھتا ہے نہ ظہر کی
تاخیر کے بعد نہ عصر کے نہ مغرب کے کھانا ابوداؤد نے سلیمان بن ہریر سے نے عطا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب میں ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑھی عشا کی تھائے رات تک یا نصف رات تک اور ایسا
روایت کیا ابن بربہ نے اپنی باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عند اللہ بن عمر بن الخطاب** صلی اللہ علیہ

و سلم انہ قال وقت الظهر ما لم تحضر العصر وقت العصر ما لم تنصف الشمس وقت المغرب ما لم يسقط نور الشفق
وقت العشاء ما لم تنصف الليل و وقت الفجر ما لم تطلع الشمس ثم حمیمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نہ ڈوبے اور مغرب کا وقت جب تک
ہے کہ شفق کے روشن نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہے اور فجر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نکلے **باب**
وقت صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتوں کا بیان اور کیوں کر
آپ پڑھتے تھے **ف** اور کا جواب تھا اس میں ملتو وقت کا بیان تھا اس کے اول اور آخر کا اوقات مستحب کا بیان ہوتا ہے
جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تھے اور ان وقتوں میں نماز پڑھنا افضل ہے **ع** محمد بن عمرو

بن الحسن قال سالت ابا جابر عن وقت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظهر بالمہاجرۃ والعصر
الشمسیۃ والغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا اکتل الناس عجل واذا اقلوا خشی الصبح بغلس ثم حمیمہ بن عمرو بن کر
روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ظہر کے
نماز دوپہر کے وقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب میں جان ہوتی ہے یعنی اسکو تیزی اور حرارت ہائی
ہوتی تھی اور مغرب کے نماز آفتاب ڈوبنے ہی پڑھتے تھے اور عشا کی نماز جب آوی بھٹ ہوتی تھی تو جلد ہی پڑھتے تھے اور جب
کم ہوتے تھے تو دیر میں پڑھتے تھے اور صبح کو اندھیری میں پڑھتے تھے **ع** ابو بکر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلی الظهر اذا زالت الشمس ویصلی العصر اذا اکتل الناس عجل واذا اقلوا خشی الصبح بغلس ثم حمیمہ بن عمرو بن کر

و کان یصلی العشاء الثالث اللیل قال ثم قال ان الشغل اللیل قال وکان یکرر النعم قبلها والحديث یعدھا

و کان یصلی الصبح وما فیہا من اربعۃ وکان یقر فیہا من السنین الی المائۃ ثم حمیمہ بن عمرو بن کر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ظہر کی جب آفتاب ڈوب جاتا اور نماز پڑھتے تھے عصر کے اس وقت کہ ہم میں

کوئی آدمی نہ رہے کہ گناہی پر ہوگا جاتا اور آفتاب نہ ہوتا یعنی صاف اور تیز رہتا اور بھول گیا میں مغرب اور عشا کی دیر

کرتی میں انکو باک تھا تھا ہی رات تک کبھی آوی رات تک اور پھر جاتا تھی آپ نے کو شاکر نماز سے پہلے **ف** شکر اللہ علیہ

کہ کثرت عیاشی کر دہر کہتر میں سو نیکو عشا سے پہلے اور بعضوں نے اجازت دی ہر اور عبد اللہ بن عمر سو یا کرتی تھیں عشا کو پہلے اور بعضوں نے اجازت دی ہی مسلمان میں تو موسیٰ نے کہا اگر نسیہ رفالبت اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو میں مسلمانیت نہیں دیتا اور باتیں کر نیکو عشا کے بعد وقت یعنی دنیا کی باتیں بیکار اس لیے کہ سونا بھی ایک قسم کی موت ہے تو ذکر الہی پر خاتمہ ہونا چاہیے۔ اکثر عماما اس کو مکروہ جانتی ہیں اور بعضوں نے رخصت دی جو خصوصاً گھر والوں یا مہمان کی ساتھ باتیں کرنے کیلئے وقت اور آپ نماز پڑھتے تھے صبح کے ایسی وقت میں کہ آدمی اپنی ساتھ کو نہ پہچانتا جس کا خوب پہچانتا ہے وقت اندھیری کے وجہ سے وقت اور فجر کے نماز میں ساتھ آتوں سے لیکر سو آتوں تک پڑھتی ہے ایک

وقت صلوۃ الظهر نماز پڑھا وقت عصر جابر بن عبد اللہ قال کنت اصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخذ قبضة من الخمار كالمخيط في كفها اضعها الجحيم حتى اسجد عليها الشدة الحار ثم حمه جابر بن عبد الله روى
ابو مريم نماز پڑھتا تھا اظہار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اور ایک شے کنگر یاں اوٹھا لیتا وہ ٹہنٹہ ہوتا تین سیر
بہشت میں جب سجدہ کرتا تو اونگھ پشانی کے تلے رکھ لیتا اون پر سجدہ کرتا سجدہ گرمی کے وجہ سے محمد عبد اللہ بن مسعود صحابی قال

کانت قدامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصیف ثلثۃ اقلیم الخمستہ اقلیم و فی الشتاء خمسۃ اقلیم
السبعۃ اقلیم ثم جیم عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظفر) کی ناک کا اندازہ گرمی میں
تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور جاڑی میں پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطاب نے کہا یہ مختلف ہے باعتبار اختلاف
اقلیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم نامے میں ہیں جو شہر اسی اقلیم میں واقع ہوں حبیب ریاد و ہندوستان کو شہرون میں
اون میں بھی حکم چل سکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم میں ہیں جیسے دہلی یا اگر وہ اول اقلیم سوم میں جیسے کھنوی وغیرہ اون میں
اس زیادہ سائے پر وقت آدھیا اور اقلیم اول کے شہرون میں جیسے سووان افریقہ عدن وغیرہ اون میں اس سے کم بڑے
پر وقت آجادیگا۔ حاصل بھوکہ کمی اور قصر سائے کا اونی قدر ہو گا جتنا آفتاب سمت الارس قریب ہو گا اور جتنا مائل ہو گا
سمت الارس سے اوس قدر سایہ دراز اور لمبا ہو گا نیز تاک کہ جو شجر خاص منقطع الشس کے تحت واقع ہیں اون میں نصف النهار کے
وقت سایہ معدوم ہوتا ہے اور جان فدا ہی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہے کہ آفتاب ہل گیا۔ بحال اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہیں پڑھتے تھے کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اسکے سات قدم کو برابر ہوتا ہے
کبھی ادھی مثل پڑھتے تھے کبھی اس سے زیادہ **معنی** اجماع ذریعہ قول کن جامع التبیح صلی اللہ علیہ وسلم فاذا راہ المؤمن ان یؤذ

الظھر فقال ابرہہم اراد ان یؤذن فقال ابرہم تین او ثلاثا فاحسے رأینا فی التلوی ثم قال انشدکم الحرف فلیح
جہنم فاذا انشدکم الحرف فابعدوا بالصلوۃ ترجمہ الی ذر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین
سوڑن و نجات کا ظہر کے اذان کھر آپ فی فرمایا ہندک ہرودی پھر اسے سزاؤں کنہ کا ارادہ کیا تو پھر آپ فی فرمایا ہندک ہرودی
اسی طرح دوبار یا تین بار فرمایا یہاں تک کہ شبیہ کا سایہ ہم نے دیکھا پھر آپ فی فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بہا پ سے ہوتی ہے جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹہنہ ہو وقت پڑھو **عن ابیہریرہ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فاردوا من الصلوة فان شدة الحر من في جحيم ثم رحمہ ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹہنہ ہو وقت نماز پڑھو کیونکہ گرمی کے شدت جہنم کے اوابال سے ہوتی بعضوں نے اسکو جہنم اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت میں یحییٰ بن کے ہے جہنم کی آگ کی شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض کہہ گئے (شدت ہو گرمی) (اور گہنہ ہے) پروردگار نے اسکو اجازت دی دوسانس کے ایک جاری میں ایک گرمی میں جاری میں سانس اندر لیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ اور گمان یہ ہے یعنی دنیا کی گرمی جیسے جہنم کا ایک ٹونڈ ہے اس وقت میں نماز پڑھو کر اٹنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت میں ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اسکی تفصیل مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مشکل کے بعد پڑھنا ہے اس لیے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ بہت نسبت دوسری کچھ ہینڈک بڑا دوی اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوسری نسبت کچھ خشکی ہو جاتی ہے کچھ بخار غرض کہ بالکل ہینڈک ہو جاتی رہے تو شام تک بی نہیں ہوتی البتہ دوسری رات کو بعد ہو جاتی ہے **عن جابر بن سمرة** عن انساہ کان یؤخذ الظہر اذا حضت الشمس ثم رحمہ جابر بن سمرة روایت ہے ہلال سفا اذان دیا کرتی تھی ظہر کے جتنا آواز جاتا تھا

وقت العصر نماز عصر کا وقت صحیح الن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر التمسبب فیضا العصر
محیة ویدخل الذال شب العوالی والشمس تغتہ ترجمہ ابن ابی کثیر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے
نماز اپنے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید در بلند شدہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا رہا ان پھر کچھ جاتا صحیحین
اور آفتاب بند ہوتا صحیح الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثہ قال واحسبہ قال وادبعہ ترجمہ ابن ابی کثیر
کہا عوالی درینہ سر دو میل میں یا تین میل میں روای نے کہا شاید چار میل بھی کہا **ف** عوالی اون قبروں کو کہ تین جو درینہ کے
بلند یوں پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ درینہ سر چار میل پر ہیں یا شاید اسکی مجہول الجار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قبر کے
وہ چار میل کی اور دوری دور بخد کی طرف اہل میل پر **ع** انکشاف ان مسند اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر التمسبب فیضا العصر
سجس فیہا قبل از نظر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کے بعد دو چوبیس میں
دیواروں پر پڑھتے تھے **ف** اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے صحیح ابن شیبانہ قال قد معنا صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للحدیثہ فكان یصلی العصر اذ اتم التمسبب فیضا العصر علی بن شیبانہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیروں میں آؤ آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا **ف** یہاں تک کہ
کرمین کے پچھلے حاجت نہیں ہے صحیح علی بن ابی حمزہ قال یوم الخندق جسنی عن صلوة الوسطی
صلوة العصر لا اللہ بیوہم وقبوحہم نادا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خندق
کی روز فرمایا رکن یا کہو انہوں نے رکاعوں کی نماز سے بھر دی وہ اللہ کی گہر دن کو اور قبروں کو ہم

کی آل صرف جنگ خندق میں آپ کی مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی تھی آپ ہم لشکر صحابہ اوس میں تھے اور کفار و مسکریں آپ
 بسبب اندر جریجے آپ کی کمی نماز میں تنہا ہو گئیں ظہر عصر مغرب پہ آپ فی اذن رب کو عشا کی وقت میں پڑھا۔ کلام اللہ میں
 حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ محافطت کرو نمازوں پر اور پہر کی نماز پر اور رکعت چھ
 الکو وسطی جپ یا ختم خوشی سے۔ علما کا اختلاف ہے کہ صلوۃ الوسطی جپ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہے۔ اکثر کہ نزدیک
 عصر کی نماز تصور ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اور بعضوں کہ نزدیک فجر کی نماز مراد ہے اور بعضوں کے نزدیک اس کے
 اور بعضوں کہ نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک ظہر کے غرض ہر مجلس رسمی اس وسطی کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطی سمجھیں اور جو بے
 اوسکی حفاظت کہیں **حضرت ابی یونس** رضی اللہ عنہ قال امرتني عائشة ان اكتب لها مخطوطة او قالت اذا بلغت هذه الآية
 فاذا حفظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فلما بلغت اذنتها فاملت على حافظوا على الصلوات والصلوة
 الوسطى و صلوۃ العصر قومی اللہ قانتین شتم قالت عائشة سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحمہ علیہ
 یونس مولى حضرت عائشہ کہ کہتے ہیں مجھ حضرت عائشہ نے ایک کلام امیر کھنیکا حکم کیا اپنے وسطی اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچ
 حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى تو مجھ خبر دینا جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں نے اوس کو کہا اہل الذین فی کہا یوں کچھ
 حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى صلوۃ العصر محافطت کرو نمازوں کی اور پہر والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پھر حضرت عائشہ
 فی کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا **اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی عصر کی نماز نہیں ہے اور کوئی نماز ہی**

عزید بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة وليركب يصل صلاة اشد على
 الصلوات رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فقلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقال ان قبلها صلاتين وبعدهما
 صلاتين ثم رحمہ علیہ بدین ثابت روایت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھا کرتے تھے اور پہر نماز سب لوگوں پر
 نمازوں کی زیادہ سخت ہے اوس وقت یکت اتری حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى (تو صلوۃ وسطی ظہر کے نماز تھری) زید
 فی کھایا یہ وسطی اسو طری کہ اس سے پہلے دو نمازین ہیں ایک ظہر دوسری فجر اور اسکو بعد دو نمازین ہیں ایک عصر دوسرے مغرب

عزیر بن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدرك من العصر ركعتين قبل ان تغرب الشمس فقد أدرك ومن
 أدرك من العصر ركعتين قبل ان تطلع الشمس فقد أدرك ثم رحمہ علیہ بدین ثابت روایت عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو شخص عصر کے ایک رکعت پالی آداب سے پڑھی اوس نے اپنا حق کرادیا جو شخص فجر کی ایک رکعت پالی وہ آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالی فجر کی نماز
 کو **وف** فجر اور عصر دو نمازین اور پہر چار نیکنے نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک نہا ہے پھر مغرب کا
 وقت شروع ہوتا ہے کہ بعد آفتاب کے زور چانک کر رہے ہے اور سخت وقت جب تک کہ آفتاب میں نہ دی نہ دوسرے صفات اور بلند
 ہے۔ اور ختم ہونے عصر کی نماز میں اس حدیث سے اتفاق کیا ہے کہ فجر کی نماز میں غلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہے
 وہ قابل تہدیب ہے کہ حدیث صحیحہ کی مخالفت اوس سے روا کرنا ہی بدیہی وسطی حنفیہ کو اس باب میں پیرو امام کا قول ترک کرنا لازمی ہے

[illegible]

رہی پہلی حالت پر پہلی جگہ مغربین دیر نکرین گئے تارے شمس کی تکی **باب** وقت العشاء الاخرہ عشا کی نماز کا وقت محمد النعمان بن بشیر قال نا اعلیٰ التامیر وقت هذه الصلوة صلوٰۃ العشاء الاخرہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیھا السقط الفلثا لثالثہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہو میں خوب جانتا ہوں عشا کی نماز کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو اسکو پڑھتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوہتا ہے یعنی نویں کی وقت تھیں **محمد عبد اللہ بن عمر** قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العشاء فخرج الینا حیز ذهب ثلث اللیل او بعد فلا ندري اشی شغلہ ام غیر ذلک فقال حیز خضی انتظرون هذه الصلوة لولا ان تنقل علی امتی لصلیت ہم هذه الساعۃ ثم امر المؤمن فاقام الصلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو ایک رات کو ہم بیٹھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہوئے عشا کی نماز کی سطر تک پہنچے تھے رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہیں آپ کے کام میں مشغول تھے یا یونہی دیر کے جب آپ نکلے تو آپ نے فرمایا تم انتظار کر رہے ہو اس نماز کا اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں اس وقت یہ نماز پڑھا کرنا چاہتا کہ آپ فی حکم کیا مؤذن کو اس سے تعبیر کرنا ہو کہ **محمد معاذ بن جبل** یقول یقینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ العتمة فخرجتہ فخر الظان انه لیس یخرج القائل منا یقول صلی فانما اذکذک حتی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لوالدکم قالوا فقال لهم اعتصموا هذه الصلوة فانکم قد فضلتم بها علی سائر الامم ولم تصلوها قبلکم ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز میں آپ نے دیر کی بنا تک کہ کہیں بھی آپ نکلیں گے اور کہیں کھا آپ پڑھ کر ہم سب اس میں شریک رہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کمر کو گونہ جیسا کہ دھو تھی آپ بچے کھا اپنے فرمایا دیر کر کی پڑھو اس کو تم اس نماز کی وجہ فضیلت دیکھو گی سب امتوں پر کہے امت نے تمہاری بھلی اس نماز کو نہیں پڑھا **محمد ابوسعید الخدری** قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العتمة فلم یخرج حتی مضی فخری من شغل اللیل فقال خذوا مقامکم فخذوا مقامکدنا فقال الناس قد صلوا وخذوا مضایعہم وانکم لرتبوا واصلوۃ ما انتظرتہم الصلوة ولو لا ضعف الضعیف وسع السقیم لآخرت هذه الصلوة المشغل اللیل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہو ہم نے نماز عشا کی پڑھنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے تھا تاکہ اگر وہی ات کر قریب گزری بعد اس کے کھڑا فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو ہم میں بیٹھ رہی تھیں فرمایا لوگوں نے (یعنی اور بندوں کی خاطر اس کو اس کے نماز پڑھ لی اور اپنی سید کی جگہوں میں سو رہے اور تم نماز میں رہو گے جب تک نماز کا انتظار کرتے ہو گے اور اگر مجھ یا تو ان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہو تو ان میں نماز میں نہ کرنا اور رات تک یہاں وقت الصبح فجر کا وقت **محمد عائشہ** اھا قالت ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فیمن النساء متلفعا بمر و طھن ما یخرج من الغسل ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اگر کسی نماز بعد اس کی عورت میں نماز سے فارغ ہو کر دینی شخص چادر میں لپیٹ کر پھینک دیتا تھا کہ

انہی میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر تے تھے اور اول وقت تک کھڑے رہتے تھے
 بن خلیفہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابکم المطر فانه اعظم الايجاجکم واعظم الايجاجکم ثم حمیمہ رافع بن خلیفہ
 سی حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے کوئی چیز دیکھی نہیں تھی کہ میں نماز پڑھ کر فجر کی (اوس میں زیادہ ثابت ہے)
 جو کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا بہتر ہے تا کہ میں اس حدیث سے متاثر نہ ہوں کہ میں دوسری روایت میں نے سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی نور تھا تا کہ پھر سے ایک میں نے روشنی کر دیکھی کہ بخیر نہ ہو کہ میں نے قرأت لینی پڑھ کر نماز فجر میں پچاس تک کہ پڑھتا
 ہو جاویں۔ بعضوں نے کہا ہے اصبحوا بصرکم کہ صبح صادق کی وقت نماز پڑھو فجر کے اس میں زیادہ ہے اس حدیث میں بھی
 حدیث دلیل ہے کہ اُن لوگوں کے جو نماز میں پڑھنا بہتر ہے میں نے جواب لیا حافظ علی الصلوٰۃ نماز کی محافظہ
 کا بیان ہے عبد اللہ الصناحی قال زعم ابو محمد انما از الوتر واجفک العبادۃ بن الصائم کذا حدیث عبد
 الرحمن بن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقموا الصلوات کما انزلکم الله تعالیٰ احسن وضوء و صلاۃ افضل لوقتہن
 واتم رکوعہن وخشوعہن کانت لہ علی اللہ عودا یرفعہ لہ ومن لم یفعل فلیس لہ عودا انشاء عفر لہ و
 انشاء جذبہ ثم حمیمہ صناحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا تو وہ ہے (ابو محمد صحابی ہیں نام ان کا مسعود بن یحییٰ ہے)
 بن ابراہیم بن یونس (یہ بات عبادہ بن الصامت سے کہی ہوئی انہوں نے کہا فلفظ کہا ابو محمد نے گواہی دیا میں نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا کہ نماز میں میں جب کو فرض کیا اللہ جل نے جو شخص اپنے طرف ان کو دیکھ کر گیا اور وقت
 پیر ایک کر دیا کر دیا اور کوئی پورا کر دیا اور خشوع سے پڑھ لیا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پرا دے گا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو پیمانہ
 کر دیا اور عہد اس پر نہیں ہو جائے گا و مسکو بخیر چاہی عذاب کریں عوام قروۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ فی اول فقہا ثم حمیمہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے پوچھا کہ کن سامعین
 افضل کہ فرمایا اول وقت نماز پڑھنا حضرت فضالہ بن عبد اللہ قال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حللہ وحفاظ
 علی الصلوٰۃ الخ قال قلت ان ہذا شاکل فی فیہا اشتغال فرقی باجر جامع اذا انما فعلہ لجر اعنی فقال حافظ علی
 العصرین وما کانت من لغتہا فقالت وما العصرین فقال صلوٰۃ قبل طلوع الشمس صلوٰۃ قبل غروبہا ثم حمیمہ فضالہ بن عبد
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا مجھ کو یہ بھی سکھایا محافظت کرنا نمازوں پر میں نے کہا ان وقتوں میں مجھ پر
 کام ہے میں تو ایک ایسی بات بتلائی جب میں مسکو کروں کافی ہو جاؤ آپ نے فرمایا محافظت کر عصر میں پہاڑی بان میں عصر میں
 نہ تھا میں نے پوچھا عصر میں کیا ہے آپ نے فرمایا دو نماز میں ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز میں)
 اب جیسے نبی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قال سالہ رجل من اجل الصلوٰۃ فقال الخیر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس قبل ان تغرب قال سمعتہ
 منہ ثلاث مرار قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذ نامی وعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

محمد حمزہ ابوبکر بن عمارہ بن وہب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو بصرہ والوں میں سے تھا عمارہ بن وہب سے پرسچا کہ تم فی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا کر انھوں نے کہا میں نے آپ سے سنا فرمائی ہے کہ تم مجھے جہنم میں نہ جاؤ گے اور شخص عمار
 پر بارگاہ اقبال تکمیل پہلے اور اقبال دو بڑے پہلے اس شخص نے کہا تم فی سنہ یزید بن بار انھوں نے کہا ہمارا مان میں نے
 سنا میری کا لون فی سنا اور یہ کہ دل نے اس کو یاد رکھا پھر وہ شخص بولا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
 ہی فرمائی ہے کہ **حق** اقتداء ذریعے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل ان فی خدمت علی امتداد
 خمس صلوات وعدت عندک عہد انہ من جاد یحافظ علیہا من لوقہ من اذخلہ الجنة ومن لم یحافظ علیہا
 فلا عہد لہ عندک محمد حمزہ ابوقسارہ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں
 فی تیری امت پر پانچ نماز میں فرض کیں اور میں نے عہد کیا ہے جو شخص ان کے محافظت کرے گا اور ان کو وقت پر ادا کرے گا میں کو جنت
 میں لے جاؤں گا اور جو ان پر محافظت نہ کرے گا اس کا میں نہیں کرتا **ف** یہ حدیث منہجہ مصریہ میں ابوالدرداء کی حدیث
 کے بعد مذکور ہے کہ اسے فرمایا اور نسخہ نقلی میں نہیں ہے مگر اس کی حاشیہ پر کہیں یہ ہے کہ اور اکثر نسخوں میں ابوداؤد کی یہ حدیث اور
 ابوالدرداء کی حدیث جو آئی ہے پانی حاشیہ مگر جن نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے وہ باب الحافظہ علی الصلوات میں ہیں باب اذا
 اذی الامام الصلوۃ عن الوقت جہا کہ نسخہ مصریہ میں ہیں جو ان حدیث کو باب اذا اذی الامام میں مذکور کیا ہے محض غلط ہے **حق**

ابوالدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاد یحافظ علیہا من لوقہ من اذخلہ الجنة ومن لم یحافظ علیہا
 علی وضو من و رکوع من و سجود من و صلا و حج البیت از الاستطاع للہ سبیلا و اعطى الن کوۃ
 طیبۃ بها نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا اللہ ما ادا ما ادا لہا مائۃ قال الغسل من الجنابۃ محمد حمزہ ابوالدرداء سے
 روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں ہیں جو ادا کرے گا ایمان کے ساتھ داخل ہوگا جنت میں جو شخص محافظت کرے
 پانچوں نمازوں پر ان کی وضو اور رکوع اور سجود اور تون پر اور روزی کو رمضان کے اور حج کرے خدا کو کبہ اگر طاعت کھر اور کوۃ
 دیو خوشی سے اور ادا کرے امانت کو لوگوں نے کھایا ابوالدرداء مائتہ داری کر نہیں کیا مراد ہے کہ غسل کرنا جناب سے **باب**
 اذا اذی الامام الصلا عن الوقت جب امام نماز میں دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے **حق** ابودرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانک علیک امر اذی عینون الصلوۃ و قال یؤخر عن الصلوۃ قلبی رسول اللہ
 فاکتا من فی قال الصلوۃ لوقتہا فاذرکے ہم ہم فصلک فانتہا لک نافذۃ محمد حمزہ ابودرداء سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی باذر تو کیا کرے گا جب یہی اور وہ عالم منہجہ جہا میں دیر کرے گا نماز
 کو مار ڈالیں گے میں نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائی ہیں (اور وقت میں) آپ فی نماز تو اسے وقت نماز پر لے جیو کھر
 اور کہتا ہے پھر لے لے لے تو وہ تیرے لیے نفل ہو جائے گا **ف** ابوداؤد کی فضیلت ہے مائتہ جہا دے گے اور جماعت کا ثواب بھی ملے گا
 ظاہر حدیث عام میں نماز کو اسطرح خواہ پھر یا مغرب یا عصر اور بعض نسخہ اس حدیث کو خاص کیا ہے پھر اور عشاء میں اور فجر کے بعد اور عصر میں

[illegible]

فی سفرہ ذال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فقال انظر فقلت ان اراک هذا زکاکا و ثلاثہ حجتہ
 من سابقہ فقال حفظوا علیہ ما صلوٰتہا یعنی صلوٰۃ الفجر فضرِب علیہم فانیقظہم الا من التمس
 فقاموا فسادا و احسبہ تمیز لھا فوضاوا و اذ بلال فصلوا کعبی الفجر ثم صلوٰ الفجر ثم کعبا فقال بعضهم
 لبغض خلقنا و صلوٰتنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه لا تقر بطیفي النجوم انما التقریط و البقعة فاذا سجد
 احسبکم عن صلوٰۃ فلو صلاھا حنینا کرھا کوثر الغد للفقیر ثم حمیمہ اتقوا وہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سفر میں تھی آپ کی طرف کو مائل ہوئی میں بھی اسی طرف چلا آپ فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سواری ہے وہ میں بھی تین روز
 یہاں تک کہ ہم سات آدمی ہو گئے آپ نے فرمایا بخیر کی نماز کا خیال کھنا اونکو کھان بنیو گئے (یعنی سو رہے) کسی خیر نی اونکو نہ دیکھا
 گا آفتاب کے تیزی نی پھر ادھنی اور تھوڑی دیر بعد اسکو اتر کر اور وضو کیا اور بلال نے اذان پڑھی اور فجر کی دو تہ کو تھوڑے پڑھا
 پھر فرض پڑھی اور سو رہی اب ایک دوسری ہو گئی لگا ہم نے وضو کیا نماز میں آپ نے فرمایا سونی میں کچھ قصور تھیں قصور دیکھ کر کھانا
 ہوا اور نہ پڑھے جب تم میں سے کوئی نماز قبول ہادی تو سبقت یاد کری او سکوپڑھ لیوی اور دوسری دن پھر اپنی وقت پر پڑھے پھر
 پھر دوسری دن احتیاطا وقت پر ہی او سکوپڑھ لیوی اگر وجوب کا کوئی قائل نہیں ہو یا مسطح ہے کہ دوسری دن خیال کھائیا
 ہو کہ پھر تضام ہوا جو یا قضا کر نیکی عادت ہو تو **مسند** اتقادیہ انصاریہ فار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعشہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئتہ من ارب بھذہ القصۃ قال فلم توفضنا الا الشمس طالعہ فقاموا و ہذا نصہ انما فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدار وید احواذ ان الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان متکبرا یکنی کعبی الفجر
 فلیکن کعبا فقام من کان یرکعہ من کعبہ من کعبہ ما فرکعہما ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیادی بالصلوٰۃ فوجدی
 بها فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل بنا فلما انصرا قال لا انا اتحد اللہ انما تکبر فی شئ من امر الدنیا لنبغنا
 عن صلاتنا و کبر اولھا کانت بید اللہ عروجہا فارسلھا ان شاء فندرك منکم صلوٰۃ الغدۃ من فضل صلاتھا فلیقظ
 معھا مثلھا ثم حمیمہ اتقوا وہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکبر سجا اور یہی قصہ بیان کیا اتقوا وہ نی
 کہا ہوا کسی خیر نی پر شیار نہیں کیا اگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم ادھر گھبرائی ہو نماز کے واپس آپ نے فرمایا شعر و پھر وہاں تک جب
 آفتاب بلند ہو گیا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتی تھو وہ اوہیں اور پڑھیں تو رب گ کھرے ہو گئی جو پڑھا کرتے
 تھو اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اسکو اپنے حکم دیا ان نیو کا اذان ہی کر پھر آپ ہی سہی اور نماز پڑھائی جب فارغ ہو
 نماز و آپ نی فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہیں اسجل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام میں نہیں بھینچے تھے جس نے ہمو نماز سے باز رہا لیکن وہ عین
 اسجل جلالہ کو تھ میں تہا میں جب اس نے چاہا چھوٹا تو جو شخص تم میں سے کل صبح کے نماز چھ وقت پر پڑھو وہ کل کے نماز کو ساتھ لیا کر
 نماز پڑھی پڑھ لیوی **مسند** اتقادیہ فی حدیث الخیر قال فقال اللہ قبض ارواحکم حینشاء و کعبا حینشاء تم فاذن ما
 فقاموا فقتلہم و احسبہ ذال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلہ بالناس ثم حمیمہ اتقوا وہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لکھن میں مجھ سے وہی گل لکین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انھوں نے مسجد کو بکلی ایتھون سے بنایا
 ایک قلم ہے **عن انس بن مالک** رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فخر
 فی علو المدینۃ فی حیۃ یقال لہم بوعمر بن عوف فاقام فہم اربع عشرۃ لیلاً ثم ارسل انبی الخیار
 فجاءوا متقلبا بن سبعم فقال لشرک فی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلۃ وایوب
 ردوہ ولامہ بنی النجار حوہ حتی القہ بفناء ابی العجب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحک
 حیث ادرکۃ الصلاۃ ویصلی فی مراضی الغنم وانیہ احدی بناء المسجد فارسل الی بنی النجار فاموا فی
 بما نطکم هذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وکان فیما اقول لکم
 کانت فی قبور المشرکین وکانت فی حرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بقیما المشرکین فنشبت وبالحرث فیویت وبالنخل فقطع فصفی النخل قبلۃ المسجد
 وجعلوا اعضادہ حجارة وجعلوا ینقلون الصخر وہم یبتغون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم معہم وہو یقول + **اللهم لا خیر الا خیر لا خیر** + فانصر الانصار والمہاجر **مرحومہ**
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے رکھ
 سے ہجرت کر کے تو مدینہ کے بلند جانب میں اوترے ایک محلے میں جنکو بنے عمرو بن عوف کہتے تھے
 وہاں چودہ راہیں رہے پھر آپ کے میکو بنو النجار کے پاس پہنچا وہ آئے اپنی تلوار میں لٹکائے ہوئے
 انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ
 آپ کے پیچھے ساتھ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہاں تک کہ آپ اوترے ابویوب
 کے صحن میں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑھتے تھے
 اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں ہی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا ایسے
 بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اوہوں نے کہا قسم خدا کی بسم اسکی قیمت نہ لین کے گھر
 جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین میں جو چیزیں تھیں وہ میں تم سے کہی دیتا ہوں اوسمیں قبریں
 تھیں شترکون کی اور کئی گہورے تھے اور کچھ درخت تھے کچھ رکے آپ نے حکم کیا شترکون کی قبریں
 کو ہودی گئیں (تاکہ اوس میں سے اونکی ہڈیاں نکلا کر ہینک دیے جاویں) اور گہورے کا کھدائی گئے
 اور درخت کاٹے گئے اون کی کلڑیاں مسجد کے سامنے لگائی گئیں اور اسکے دروازے کی کھدائی
 پتھروں سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اونکے ساتھ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھ نہیں

سو آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور محاجرین کے **عمر ابن بن مالک** رضی اللہ عنہ قال کان
 موضع المسجد حائطاً لبني النجار فيه حوت ونخل وبقوا المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم فامضوا لا ينبغي به ثمناً فقطع النخل وسوا الحوت ونبش قبوا المشركين
 وساق الحديث وقال فاعرض مكان فاضل ثم حمله انس بن مالك رضي الله عنه سے روایت ہے کہ مسجد
 نبوی کے جگہ ایک باغ تھا نبی سجاد کا اوس میں زراعت بھی تھی اور کھجور کے درخت بھی تھی اور مشرکوں
 کی قبریں تھیں اپنے اوس سے فرمایا مجھ سے اسکی قیمت لے لو انہوں نے کہا ہم قیمت نہیں دیتے
 تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبریں کھود ڈالیں باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا گیا
 اور گزر اگر اس حدیث میں مدد کر کے جگہ بخش تو ہے یعنی آب و مائے تہہ بخش تو انصار اور محاجرین
 کو پاؤ **اتخاذ المساجد** اللہ و اگہوں میں مسجد بنانے کا بیان **عمر عائشہ رضی اللہ عنہا** قالت سألت رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم ببناء المساجد في الدكاوان تنظف وتطيب ثم حمله حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنانے کا گہروں میں رینگے نماز کی جگہ بن کر کرتے
 کا دوسری حدیث میں ہے اپنے گہروں کو قبر بنانا اور انکو پاک اور صاف رکھنے کا اور بستر کرنے کا **عن**
 سمرة بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يامر ناسا
 المساجد ان تصنعها في دور نا ونصلح صندعتها ونظفها ثم حمله سرہ بن خب رضي الله عنه نے اپنے بیٹوں کو
 لکھا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم کرتے تھے مسجد بنانیکا اپنے گہروں میں
 اور اوسکو درست اور پاک رکھنے کا **باب في السراج في المساجد** مسجد میں چراغ جلانے کا بیان **عمر**
 رضي الله عنه قال يا رسول الله فنبش المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 فصلوة فيه وكانت البلاد اذا ذاك حربا فان لم تاتوه وتصلوا فيه فابعدوا بهت يسرج في قناديله
 ثم حمله سرہ بن خب رضي الله عنه سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس میں آپ کیا حکم دیتے ہیں یہو
 اپنے فرمایا وہاں جاؤ اوس میں پڑھو اور اوس مائے میں سب شہروں میں ٹرائی پہلی ہوئی تھی اپنے
 فرمایا اگر وہاں نہ جا سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیج دو اسکی قندیلوں میں جلایا جاوے **باب في حصا**
 المسجد مسجد کے ٹکڑیوں کا بیان **عمر ابو الوليد** قال سألت ابن عمر عن الحصا الذي في المسجد فقال مطران
 ذات ليلة فاصبحت الارض مبعثرة فجعل الرجل يات في الحصا فينقبه فيسبط تحتها فلما قضى رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة قال ما احسن هذا ثم حمله ابی ابو لید سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے
 پوچھا مسجد کے ٹکڑیوں کو انہوں نے کہا ایکرات کو پانی برساتو زمین گیلی ہو گئی ایک شخص ابو کرب

میں کنکریاں لا کر زمین پر بچھاتا تھا اپنے پیچھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے عرض کیا بے صالحی قال کان یقال ان الرجل اذا اخرج الحصى من المسجد یناشد ان یرحمہ ابو صالح رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریوں کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریاں اُس کو قسم دیتے ہیں (اور کہتے ہیں یہ کوئی نکالو) سبحان اللہ کنکریاں جو جادو ہیں اور انکو مسجد سے اس قدر الفت اور اندھیل جلا کہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے کہ انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی ہی الفت نہیں بڑے افسوس کی بات ہے **عمر رضی اللہ عنہ**

رضی اللہ عنہما **ابن عباس** رضی اللہ عنہما قال ان الحصى اذا ناسد اللہ ینزعہا من المسجد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری تم دیتی ہے اوس شخص کو جو اُسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد میں بھاڑ دینے کا بیان **عمر انس بن مالک** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجماع

انہ حتی القذا لا یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب انہ فلعنہم اذ ذنبنا اعظم من سقرۃ من الصرمان **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بروکیے گئے میرے ثواب میری اس کی یہاں تک کہ گوری اور خاک کا مسجد میں سے کوئی اوس کو نکالے اور بروکیو گئے میرے گناہ میری ہت کے تو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو یا ہر اوسکو ہلا دے (یعنی دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے) **باب** اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا **عمر ابن عمر** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو نزعنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال

غیر عبد الوارث قال عمر ہوا صحیح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ روایت عبد الوارث کی ہے اور دن نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے اس دروازے کے ہم عورتوں کے لیے چوڑا دین تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہ سن کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہر اوس دروازے سے کہی نہ گئے مرنے دم تک۔ دوسری روایت میں نافع سے یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے **عمر** نافع رضی اللہ عنہما قال ارعہ من الخطاب رضی اللہ عنہما کان ینفہ ازید خل من بالنساء **ترجمہ** نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردوں کو بالنساء میں نہ گرنے

کہیونکہ وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا اور تون کے جانے آنے کے واسطے، یا **ما یقول الرجل عند**
دخوله المسجد مسجد میں جاتے وقت کیا کہے **عن ابی حمید** ابی حمید انصاری یقول قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم
 لیقل اللهم افنی لے ابوابی جنتک فاذا خرج فلیقل اللهم انی اسألك من فضلك ترجمہ ابی حمید ابی
 اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے
 تو سلام بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ کہے اللهم افنی لی ابواب رحمتک پروردگار کہہ دے کہ میرے لیے دروازے
 اپنی رحمت کے لیے یہ جب تکے تو کہے اللهم انی اسألك من فضلك پروردگار میں تیرے فضل چاہتا ہوں **عن جابر**
بن مہاجر قال لقیت عقبہ بن مسلم فقلت له بلغنی انک حدیث عن عبد اللہ بن عمر بن العاص عن
 النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجه الکرم و
 سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان
 حفظ من سائر الیوم **ترجمہ** حیوۃ بن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عقبہ
 بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے اون سے کہا مجھے خبر ہو چکی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی
 ہے عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے اونہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب
 آپ مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جوڑا ہوں اور ساتھ لکے
 سندھ کے جوڑی غرت والا ہے اور ساتھ اس کے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے
 کہا بس اتنا ہی میں نے کہا میں عقبہ نے کہا جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھے یہ کہنا
 تمام تک **ما جاء فی الصلوة عند دخول المسجد تحیۃ المسجد** کا بیان **عن ابی قتادہ** قال ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان
 یجلس ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
 سے کوئی مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے **عن ابی قتادہ** عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نحوہ زاد ثم یقعد بعد انشاء ولیدھ لیسجد ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اس کی اتنا زیادہ ہو جو جب رکعتیں پڑھ کے
 پیرا کر جائے بیٹھ جائے ابی حمید ابی حمید نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مرد کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا جاء احدکم فی مصلیٰ فیہ ما لم یجدت الا یصل فیہ ما لم یجدت الا یصل فیہ ما لم یجدت الا یصل فیہ ما لم یجدت
 ترجمہ ابی حمید ابی حمید نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مرد کہ
 اللہ کے نام سے کہتا ہوں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مرد کہ

[illegible]

[illegible]

۱۳۹

اگر میں جو جلدی ہو چادر پہنچو ہوا مثل اے اور کہنے لگے قسم اوست کی جس نے اپنی سی پیغ کیا یا رسول اللہ میں فی ہر خواب میں
طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہ فرمایا شکر ہی خدا کا ایک اور گواہ ہو گیا اخیاب کے سجے ہوئی میں کوئی
شب نہیں رہا حضرت ابو جندبہؓ قال قلت یا رسول اللہ ﷺ لمن سنۃ الاذان قال فسنۃ مقدر اسمہ قال القول اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر تر فرج یہاں موت کا قسم تقول شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
اے محمدؐ رسول اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
من النعم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ
کئی جگہ سے روایت ہو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اذان سکھلاؤ کیونکہ کہتے ہیں آپؐ نے میری سربراہی کی جانب میں نے پیغمبرؐ
نسخہ طبرہ بر مصر اور طبرہ دہلی میں یوں ہی ہے اور نسخہ قلمی میں فسخ مقدم اسے ہو اسکو دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتھ پیرایہ اتفاقات سے ہو گا دوسرے یہ کہ ابو مخزومہؓ کہ سر پر ہاتھ پیرایہ برکت کی واسطہ تاکہ اذان
ہو وقت اور فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لیلۃ اذان ہو پڑا ہستہ سے کہہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ
اشحد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد
تعلیم کے تہا نہ تقریر کے حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پھر کھڑے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
میں بھی اس طرح ہے اس میں بھی حی علی الصلوۃ خیر من النوم
اس سے زیادہ صاف ہو اس میں یہ کہ تکبیر آپؐ نے دو دو بار کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ
اشحد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان محمدؐ رسول اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
عبد الرزاقؓ نے کہا جب تکبیر کہو تو دو بار کہہ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ تو نے سننا ہو ابو مخزومہؓ اپنی پیشانی کے بال
کرتا تھا تو نہ کو جب کرتے تھے اس سبب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوچکھ پیرا تھا حضرت ابو جندبہؓ
اللہ علیہ السلام صلاہ اذان تسبیح عشرين کلۃ اذان اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد
الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان لا الہ الا اللہ شہد

ف کو ایک کبیر من بجی تربیہ سہا سو حیدر چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آیت اور سب سے دو بار بلند آواز سے **سبحانک یا رب العالمین**
 الصلوٰۃ ثلاثۃ لحرال احدثنا اصحابنا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلوٰۃ المسلمین اوقال
 للقرنین ولحدۃ حتی لقد جئت ربی قال فی الذل من ابدون الناس بحسن الصلوٰۃ وحسن صحبت ان امری بکماله یقربون علی
 الکلام ینادون للمسلمین بحسن الصلوٰۃ حتی نفسوا الوکاد والازیف فسوا قال فجاء رجل من اهلنا فقال انی انا رسول اللہ انما اخرجت
 لما ریت من احکامک وایامک بالاکان علیہ ثوبین لخصر یتقاهم علی المسجد فاذن ثم قعد قعداً ثم قام فقال ضلوا الایمان
 یقول قد مضت الصلوٰۃ ولم اکن تقوی الناس فی اللبث ان تقولوا القدر انکنت یقظاناً خیراً ثم فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وقال ابن اللبث لقد اراد اللہ عز وجل خیر ادم یقول عز وجل لقد اراد اللہ خیر فی بالال اخلیخین قال فقال عمر انی قد لیت
 الذی انی یکنی ما سبق الیہ حیث قال حدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا جاءه یسأل فی خبر عما سبق من صلاته والعم قاموا مع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی قادم کرم وقاعد مصل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اللبث قال عز وجل خیر فی بالال
 حصین بن ابی حمزہ جاء معاذ قال ثعبتہ وقد سمعتہا کحصین فقال لا اراه صالح الی قوله کذلک فاضلوا ثم رجعت
 الحدیث عز وجل من یأووقال فجاء معاذ فاشار الی قال ثعبتہ وهذه سمعتہا کحصین قال فقال معاذ لا اراه
 صالح الی لکن علیہا قال فقال ان معاذ قد سن لکم سنت کذلک فافعلوا قال حدثنا اصحابنا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لما فی الحدیث امر بصلیام ثلاثۃ ثم انزل الیہم فکما وکانوا فی المدینۃ والصلیام وکان الصیام علیہم شدیداً
 فکان من لم یصلیہم مسکیناً فقلت هذه الایۃ فی شہد منک الشہر فلیصمه فکان الرخصۃ للمرضی وللشارف وامر
 بالصلیام قال حدثنا اصحابنا قال کان الرجل اذا اظفره قبل ان یرکب الی کل ید یا کل حتی یصلیہ قال فجاء عمر بن الخطاب
 قال اذ امرتہ فقال انی قد منعت فظن انها تعطل فانماها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتی یصلی
 لک شیئاً فانما فلما اصبح النزل علیہ هذه الایۃ احل لکم لیلۃ الصیام الرقۃ انما لکم من رجمۃ ابن ابی بلیک
 روایت ہو کر نماز کی تین باتیں بدلیں ہمارے لوگوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر یا نبی
 معلوم ہوتی ہو کہ سب کمان ملک نماز پر ہا کرین اور کچھ عیت ہو کہ میری بات کہ میں نے قصد کیا لوگوں کو بھیج دیکر وہین پکارا یا کرین
 گہروں پر نماز کا وقت کیا اور میرے پیچھے قصید کیا لوگ بلند مقاموں پر کھڑے ہو کہ مسلمانوں کو پکار دیا کرین نماز کا وقت گیا
 یہاں تک کہ وہ ناقوس بجائے گویا قریب میرے ناقوس بجائی کہ اتنی میں ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 گیا مجھ پر کسی خیال تھا جس کا آپ ہنمام کر سبے تم میں ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دیکھ کر سبز رنگ کر پہنچے ہو ہوئی وہ سب کچھ
 ہوا اوس نے اذان ہی پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر کھیس کھا ہوا اور جو کلمی اذان میں کھنکھ رہی تھی کہ قدامت صلوٰۃ زیادہ کیا اور
 اگر لوگ مجھ پر نہ کہیں تو میں بھی کھ کھتا ہوں میں جاگتا ہوتا ہوتا نہ ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فی شبے
 بہتر خواب دکھایا تو بال کو حکم کہ وہ اذان کو اتنی میں حضرت عمر نے کہا میں نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن مجھ پر وہ پہلے کھنکھایا

[illegible]

۱۲۷
 کا یہ صوم ثلاثہ ایام مکرر کئے گئے ہوں ہاشمی
 قبلہ کی قولہ طعام مسکین فکان منشاء ان یصوم منشاء ان یفطر ویطعم کل یوم مسکینا اجزاء ذلک
 هذا حول فانزل الله تعالى هذا الشهر الذي انزل فيه القرآن الايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشجر وعلى المسكرات
 يتنقى وينتبت الطعام الشيخ الكبير العجی اللہ نے لایست طبعان الصوم وجمادى من وقد عمل بوبه وساق والى ان
 ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلیں اسطرح روزی کو تین حال کچھ بچھڑت بیان کی اور اسطرح طول سے اور ان
 مثنیٰ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا قصید بیان کیا تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ بن قیس سے روایت کیا ہے
 بیت المقدس کی طرف تیرہ مہینے تک نماز پڑھیں پھر اسبل جلدہ فی بہ بیت اوماری ہم تیرا نظر اڑھانا آسمان کی طرف دیکھیں میں ایا
 ہم بدلیں تیسری تیرا وہ قبلہ جبکہ وہ پسند کرتا ہے پھر نہ پناہ سحر سے ایا ہم کی طرف اور جہان پر تم ہوا وسطیٰ تہ پیر و تو اب جہان
 فی سبہ ایک کبھی کی طرف کر دیا تمام ہو گئی حدیث ابن مثنیٰ کی اور نصیر بن مجاہد نے روایت کی ہے کہ اے کلام لیا تو کہا عباد اللہ میں ایک
 شخص تھا انصار میں سے اس روایت میں یہ ہے کہ اس شخص نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور کہا اے کبر اللہ کبر اللہ کہ شہد ان لا الہ الا اللہ
 ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الفلاح کے دو بار علی الفلاح دو بار اے کبر اللہ کبر اللہ کہ
 پھر وڑی ویر تک پڑھا پھر اسے کھڑا ہو اور ایسا ہی کھڑا ہو علی الفلاح کے دو بار علی الفلاح دو بار اے کبر اللہ کبر اللہ کہ
 تو کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا بلال کو بھی کھڑا کر اور بلال نے اذان پڑھی اور روزی میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم مجھ میں تین روزے رکھا کرتی اور عاشورہ کو دن روزہ رکھتی تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تباری فرض ہوئی تیس روزی حبسہ فرض
 ہوئی دن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ جو تم گناہوں سے چند دنوں تک جو شخص تم میں سے ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرے اور
 دنوں میں اور حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں ایک کسین کا کہنا - پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا
 روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزی کو بدلیں ایک کسین کو کہنا نا کھلا دیتا تھا ایک ایک بھی حکم رہا پھر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی یہ حکم اقرار شہر رمضان الذي انزل فيه القرآن الآية مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتر اعرش سے آسمان و پارسا
 رکھا گیا جو بہت ہی لوگوں کو واسطہ اور دلیلین میں ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم میں سے ہو یا مسافر
 وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ فضا کر لے اتنی دنوں کے حساب سے اور دنوں میں پھر فرض ہو گیا روزہ ہر ایک شخص
 جو پاویں رمضان کو اور مسافر پھر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہو گیا بڑے یا بڑھیا کو لی جو روزہ نہ کھ سکتا ہوں آخر حدیث کا
 باب فی الاقامۃ ترجمہ کے بیان میں حدیث قال ابن عباس ان شفعہ الاذان و یوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیث
 الاقامۃ ترجمہ کے ان سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور بخیر طاق کہنے کا ف یعنی ایک بار کہنی کا یہ حدیث
 ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں سے اور بھی قرآنی مالک ایشافہ کا ف حماد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سو اقامت کا ف
 یعنی قمارت الصلوٰۃ کو وہ دو بار کھو اسی طرح تجبیر بھی اول و آخرین دو دو بار کھو باقی سب کے ایک ایک بار بطرح اے کبر اللہ کبر اللہ کہ

اشہد ان لا اله الا الله محمد رسول الله صلی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اکبر اکبر
لا اله الا الله محمد بن عبد الله انما کان اذان علی محمد رسول الله صلی علی مرتین مرتین ولا قام معجزة حرة عنین
 یقبل فقام الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامة تضرعنا ثم خرجنا الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانی میں اذان دو بار ہوتی اور پھر ایک ایک بار سو قد قامت الصلوۃ کو اسکو دو بار کہتی
 توجہ ہم تمہیں سنتی وضو کرتے اور نماز کے کسی آئے **یا اللہ اللہ** و یقیم احسن ایک شخص اذان کو دوسرے کو بھیج دیتے تھے
عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال ارای عبد اللہ بن زید
 الاذان والایمان فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحضر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فالتقاء علی بلال فالتقاء علی بلال فقال عبد اللہ انما
 راہتہ وانما کنت اری انما قلت **ترجمہ** عبد اللہ بن زید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے
 کرنا قصہ کیا (جیسے توبہ کی جہاد وغیرہ) لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبد اللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھائی دی وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور انکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو کھادی انہوں نے بلال کو کھدایا عبد اللہ بن زید کہہ رہے تھے
 خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کھوں آپ نے فرمایا پھر بھیج **عبد اللہ بن زید** الحدیث الصدوق قال لما کان اول اذان
 الصبح اومنی یمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ن فجدت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل یخطب الفاعیۃ للشرق الی الفجر فقیل
 حتی اذا طلع الفجر نزل فبرئ ثم انصرف الی اوصحابہ یعنی قوضا فاراد بلال ان یتقیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 الخ اصدا عنہ واذن من اذن فهو یتقیم قال فالقمت **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدیقی روایت ہے کہ پہلی اذان صبح کی مین رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جو اذان ہو چکا بعد اسکو مین بھیج کرنا چاہتا تھا آپ پورے کپڑے فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے
 جب یہ روشنی تو آپ اتری اور وضو کیا آپ کے اصحاب انکو آپ سے بھیج کرنا چاہا آپ نے فرمایا صبح کی اذان ہی ہے جو اذان
 دی تھی بھیج کے **دوسرے** بھیج کے کہ ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں **ت** صدقہ نے کہا پھر مین فی بھیج بھی **باب**
رفع الصبح بالاذان بلند کرنا سے اذان کہہ کر گایا **عبد اللہ بن زید** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للونین ینفله مدی صوۃ
 ویتحد لکل طرف ینفله شاهد الصلاۃ یتکلم فی خمس عشرین صلاۃ ویکفر عنہ ما بینہما **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کو کہ بٹھاتا ہے جہانک اسکی آواز جاتی ہے **ف** نیز اسقدر نفرت اسکی کہ پھر پڑھتی
 ہی یا تو گناہ اس کے بخشد یہ جاتی مین جو اتنی جگہ تک سماوین **ت** اور گواہ ہو جاتی ہیں اس کے کہ حسب بنین ترازو خشک اور ج
 شخص حاجت مین حاضر ہوتا ہے اسکو پہنچیں نازون کا ثواب کہا جاتا ہے اور اگر ناز سے دوسری نماز تک گناہ اسکو معاف ہو جاتی ہیں
عبد اللہ بن زید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذان فی الصلوۃ ادب الشیطان ولہ ضل طحی لا یسمع التادین
 فاذا قضی التادین اقبل حتی اذا قرب بالصلوۃ اذ جرت اذا قضی التشویب لحتی یصل الی اللہ ونفسہ ویقول اذن
 کذلک لکم یمن **ع** حق یظاہر الرجل ان لا یدعی کہ صلی **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان

اے بعدو کی بیان کیا حدیث کو خیر تک **باب** الدعا بین الاذان والاقامة اذان اور اقامت کے مابین دعا کیا بیان عن
 النبی مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال دعا بین الاذان والاقامة ثم رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے مابین دعا کرو وہیں کہ جیسا کہ بغیر ضرورت قبول ہوتی ہو دنیا میں یا آخرت میں اس کا ثواب ہے
باب ما یقول اذا سمع المؤمن اذان کا جواب کیونکر دے **عن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم
 الذکر فقلوا امین امین امین ثم رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نوتم اذان کرتے ہو
 جیسا نوتم کر دیا تم بھی کہو **ف** کہ جو کہ مؤذن کہتا جاوی وہ تم بھی کہتے بارگاہِ نبین حرم علی الصلوۃ کما حرم علی الفلاح ثم
 شتمنی الا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا و جب الصلوۃ خیر من الزوم کہ تو سنو والا صحت و برت و بالحق لفتت (مرقاۃ)
عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم المؤمن فقلوا امین امین امین ثم صلوا علی خاتمة
 صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ و ہر جوان کو زلفا ہر سناک اللہ الوسیلۃ حلت علیہ الشفاۃ ثم رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نوتم اذان کو تو کہو جو کہتا ہو مؤذن پھر درود بھیجو میری اور ہر شخص میرے اور پھر بار درود
 بھیجو گا اللہ جل جلالہ اس پر دس بار پانی صحت نازل کرے گا بعد اسکو اللہ جل جلالہ میری اور ہر شخص کو وسیلہ کرے گا کہ وسیلہ ایک درجہ چونتہ
 میں جو کسی کو نہ ملے گا سو ایک ستر کے اور بھی امید ہو وہ بندہ میں ہو گا **ف** یہ آپ (اوست) فرمایا تھا آپ پر وحی نازل تری تھی
 اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میری ہو و اسطرحی ابا سے یہ فائدہ ہو کہ اوس وحی میں اور تری ہو نو دی نے کھا وسیلہ ایک
 مرتبہ جو جیسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمنین یفضلوننا فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کیا یقولون فاذا التہیز فی شل قسطہ ثم رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا
 یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے کہ تو کہو بھی کوئی کام بتائی جسکی وجہ سے ہم انکی درجہ کو پچھینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ یہ سب یادہ کہتا ہے جب ان ختم ہو جاوی تو دعا کرو جانگے کا تجھ کو ملے گا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من قال حين يسمع المؤذن ولا يشهد الا بالله وحده لا شريك له ولا محمدًا عبده ورسوله وحديث ما لله
 رايًا ومحمدًا لا ولا سلامًا دينًا غفر الله ثم رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان
 پہنکے میں ہی گواہ ہوں اس بات کا کوئی سچا معبود نہیں سو اللہ کے اور کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد بندہ اور بھیج میری میں ہے ہوا
 میں اللہ کے سچے نبی ہی اور محمد کے رسول ہوئی سی اور اسلام میں ہوئی لہ اس کے گناہ بخشتی ہوا گئے **ف** جو وقت تھا میں نے
 یہ دعا پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ **عن** عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن يتشهد قال انا وانا
 ثم رحمہ اللہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئی فرماتی اور میں بھی گواہ ہوں میں نے
 گواہ ہوں **عن** عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر فاد قال

مغرب کے اذان کے وقت یا کبھی بچہ وقت میں تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا اور پھر
 ہیں تیرے پکارنے والوں کی خوشی میں کہو۔ ہمارے یہ ہے کہ یہ دعا ہے جواب
 دینے اذان کے پھر یا اشیاء جواب میں ہے۔ فقط فقط فقط
 تمام ہوا پارہ تیسرا۔ سن ابو داؤد کے تیسرا دن یز
 سر شکر ہے بعد جل جلالہ کا ابتدائی
 تہو ہے پارہ چوتھا اور
 فضل اور تمام پر خدا
 کر کر دی گاتا
 کریم اللہ
 اور دھنی تمام کرنے والا ہے

الْحُسْنُ الثَّلَاثُ وَيَتْلُوهُ الْجُسُءُ الرَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فحسرت ابواب پارہ سوم سن ابو داؤد علیہ السلام

باب	باب	باب	باب
۱۰۱	جو کافر مسلمان ہو اور سکون حاصل کرنا چاہے	۱۰۲	تو کافر کی پریشانی کو دور تو کیا کرنا چاہیے
۱۰۲	عورت اپنی اس لباس کو جو حالت حیض میں پہنے	۱۰۳	تھے دھو دی یا نہ دھو دے
۱۰۳	جس کپڑی میں اپنے بی بی سے جم کر کرے	۱۰۴	زمین پر پشیا پر جاوے تو کیا کرنا چاہیے۔
۱۰۴	میں نماز پڑھنا کیسا ہے	۱۰۵	زمین سو کہہ کر پاک ہو جاتی ہے۔
۱۰۵	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۰۶	ہو میں نجاست لگ جانے کا بیان۔
۱۰۶	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی اجازت	۱۰۷	جو میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے
۱۰۷	مٹی کپڑی میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے	۱۰۸	نجاست بھر کر کپڑی سے نماز پڑھ لینے کا بیان۔
۱۰۸		۱۰۹	تو کافر کی پریشانی کو دور تو کیا کرنا چاہیے۔

باب

صفحہ

باب

صفحہ

مشرک مسجد میں جاسکتا ہے

۱۳۱

کے تنکب الصلوٰۃ

۱۰۸

اون مقاموں کا بیان جہاں نماز پڑھنا منع ہے

۱۳۲

فرس نمازون کا بیان

۱۰۹

اونٹوں کی بیٹھنے کے جگہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۳۳

نماز کے وقتوں کا بیان

۱۰۹

رکے کو نماز پڑھنے کا حکم کتب کیا جاوے۔

۱۳۴

رسول اللہ علیہ السلام کو وقت نماز پڑھتا ہے

۱۱۲

اذان کی پندرہ شروع ہوئی۔

۱۳۵

ظہر کا وقت

۱۱۳

اذان کیونکر دینا چاہیے۔

۱۳۵

عصر کا وقت

۱۱۴

تجیر کے بیان میں۔

۱۳۶

مغرب کا وقت

۱۱۶

ایک شخص اذان پڑھو دو ستر آجیر کہے تو درست ہو کر آئے

۱۳۷

عشا کا وقت

۱۱۷

یہ بھی جو اذان پڑھتی ہے سمجھ کر کہے

۱۳۸

فجر کا وقت

۱۱۸

بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان

۱۳۹

نماز کی محافظت کا بیان

۱۱۹

مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے

۱۴۰

جب امام نماز میں دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے

۱۲۰

مینار کے اوپر اذان دینے کا بیان

۱۴۱

جو شخص عداوت یا بغاوت کا دعویٰ کرے

۱۲۱

مؤذن اذان میں گہرے آواز سے یا نہ گہرے

۱۴۲

مسجد کے بنائے کا بیان

۱۲۲

اذان اور قامت کو سچ میں دھا کر نیک بیان

۱۴۳

گہروں میں مسجد بنانے کا بیان

۱۲۳

اذان کا جواب کیونکر دے

۱۴۴

مسجد میں چڑھ جانے کا بیان

۱۲۴

جب قامت سنئے تو کیا کہے

۱۴۵

مسجد کے کتب کو لے کر بیان

۱۲۵

اذان کے بعد کیا دعا پڑھئے

۱۴۶

مسجد میں جہاز دوینے کا بیان

۱۲۶

مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا

۱۲۷

مسجد میں جاتے وقت کیا کہے

۱۲۸

تختہ مسجد کا بیان

۱۲۹

مسجد میں بیہوشی کے فضیلت کا بیان

۱۳۰

مسجد میں گئی ہو اسے پھینک دینا چاہیے

۱۳۱

مسجد میں تھوکنے کے گناہ

۱۳۲

تمت

الحجج الرابع

پار و خوہا

الحمد لله الذي جعل

بَابُ كَيْفِ الْأَجْرِ الْمَدِينِ وَأَنْ يُرْجَعَتْ لِيُنْفِخَ الْكُفَّاءُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قال انت امامهم واقتد باصغفهم واتخذن مؤذنا لا ياكلن حل الاذن اجعل امر حمه عثمان بن العاص لى كبايار رسول الله
نجم الم بنار سى كى اپنى قوم كا آپ فرما يا تو اذ لك امام هى ليكن يانيت كراوس كى جو سى كمر و زهر وقت يعنى جو مقتديون
زباوه نصيب هوا بسكى رعيت سم فرات كيا كركو دهى جاعت مبن شريك سوكو بغير چو دى مهورى سوتين پنا ك مقتديون كى حالت او
قوت و زلف كى لحاظ سے وقت اور مؤذن ميسا مقرر كرا اذان برا جرت تليرو ديا و بى اذان قبل احوال كو وقت وقت پھر كرا

افزون می توکیا که ناجایه بر سر آمدن آن بیلای اذن قبل طاع الفجر فامرہ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرحمہ فینادی الا

از العبد نام لا ان العبد نام زاد موسی فرج فنادی لا ان العبد نام عمر حمید ابن عمر سے روایت ہے بلال بن وازن

دو بحر طوفانی پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکار کو کیا پکارا دیکھیندہ سو گیا تھا یہ بندہ سو گیا تھا (اسوجہ و غلطی کوئی)

حقائق ترجمہ ایک نئے نئے تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوس نے اذان کو وی قبل صبح صادق کے حضرت عمرؓ نے کہا

عن ابان بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذن حتى تبين لك الفجر هكذا ومديد عرضاً ثم جمل

وایت ہر فیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتان زبانیکر جب تک بخیر کی روشنی سے کچھ معلوم نہ ہوا اس طرح اور یہاں تک کہ پھر عین میں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو تمہارے رب کے لئے بھیجتا ہوں اور تم میرے لئے بھیجتے ہو۔

المسجد بأكادان بعد زوان کے مسجد بنی لکھنا منع ہے **عن ابن الشعثاء** قال كنا مع أبي هريرة في المسجد فخرج رجل

بِزَادِ الْمَوَازِ الْعَصْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ هَذَا أَخِي الْقَاسِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى الشَّعْبِ وَرَدُّوا بِهِ

عبداللہ علیہ السلام کی پاپ فی المودن منتظر الامام مخزون بعد از ان کے امام کو ان کا انتظار کرے۔ عجمیہ اسم سے قتل

ثم يهل فاذارأي النبي صلى الله عليه وسلم قد خرج أقام الصلاة ثم حمزة جابر بن عمر روايتهم بلان

بے پروا و نادان دیگر بھڑکتے جب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تشریف لے گئے اور ان کے بعد ان کے بھائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے ایک عمارت بنوائی جس کا نام "بیت ابوبکر" رکھا گیا۔ یہ عمارت آج بھی مدینہ منورہ میں قائم ہے۔

بنی النعلوة زکرم اللہ یاسجدین اذان اور قاست کو سچ بن لوگوں سے اس طرح کہتے ہیں کہ تشریف تو کون ہے مگر کبھی ان کے

النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطی سنت ہے اور الصلوۃ خیر

محقق بخیر نمازین۔ یعنی فجر اور عشا بہت بہاری ہوتی ہیں نمازوں میں منافقوں پر اور اگر جائز ہو کہ گنہگاروں پر ان دونوں میں سے
ایک نماز دو نمازوں کو گنہگاروں کے بل جلتی ہو اور تحقیق پہلے صفت مثل فرشتوں کی صفت کی ہو۔ یعنی قناب میں اور اگر جائز ہو کہ گنہ
گاروں کا البتہ جلدی کرے تم اس میں ہونچو کر لیے اور نماز ایک شخص کے دوسرے کو ساتھ بہتر ہے اکیسویں اور نماز اوسکی دو
شخصوں کے ساتھ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ ہر اور جبکہ جماعت کثیر ہو اوسی قدر اسد کو زیادہ پسند ہے **عن عثمان بن عفان**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلا العشاء فحاجة كان قيام نصف ليلة ومن صلا العشاء والفجر فحاجة
كان قيام ليلة **مرحمہ عثمان بن عفان** ثلث سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے اور کبری
کریا اوس نے وہی رات نماز عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے اور کبری اوس نے گریا ساری رات عبادت کی **باب**

ما جاء في فضل المشي إلى الصلوة نماز کو رسیدن جانیکی فضیلت **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا بعد
من المسجد اعظم اجرًا **مرحمہ ابن عباس** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جتنا مسجد سے دور ہو تا ہر دوسری قدر قناب
بڑھتا ہوتا ہے کیونکہ دوسری قدر مسجد میں اُس نے میں قدم زیادہ ہوئے ہیں اور نیکیاں زیادہ ہوئی ہیں **عن ابن عباس** کہ قال کان

رجل الاصل من الناس من يصلي القبلة من اهل المدينة بعد من كان المسجد من ذلك الرجل وكان لا يخطئه
صلاته في المسجد فقلت لوالشريت حمارا تركبه في القضاة والظلمة فقال انا الحبيب منزل الى جنب المسجد فما
الحدث اليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله عن قوله ذلك فقال احدثت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت اقبل الى

المسجد فجاءني اهل ابي ارجح فقال اعطاك الله ذلك كله اعطاك الله محل اعز ما احسنت له اجمع **مرحمہ ابی بن عباس**
روایت ہے میری نظر میں مینو کے لوگوں میں نمازوں میں سے کیسا مکان مسجد سے تندر و نر تھا جتنا ایک شخص کا تھا اسپر ہر اوسکی عبادت
ماغیر ہوتی تھے ایک بار میں نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدھا خرید لو اوس کو سوار ہو کر آیا کر دگر میں یا تار کی میں تو مناسب ہے اوس نے

کہا میں نہیں جانتا ہوں میرا گھر مسجد سے ملتا ہوا ہو کچھ بات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچے اپنے نے اوس شخص سے پوچھا
تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری نیت یہ تھی کہ مجھے مسجد میں آنا اور پھر لوٹ کر عبادت کا ثواب اپنے نے فرمایا
اسد جل جلالہ نے مجھے عبادت فرمایا جو تو فی خدا کی اوسط کیا **عن ابی امامہ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من خرج من بيته

متطهر الاصلوة مكتوبة فاجره كاجر الحاج المحرم ومن خرج في المشي الفصح لا ينصبه الا اياه فاجر كاجر المعتمر
صلوة على ان صلوة لا لغو فيهما كتاب في حلیہ **مرحمہ ابن عباس** روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز
گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی پہلی گائوس کو ساتھ ثواب ملے گا جیسے حج کرنا کیونکہ اسی احرام باندہ ہے ہو کر اور جو شخص عبادت کی نماز کی پہلی گائوس
کے لیے تکلیف اٹھا دی اوسکو عمرہ کرنے والی کا ثواب ملے گا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہر پچھ میں کوئی برا کام نہ ہو تو وہ کچھ جاوے گی علیہ

ف علیہن این فترہ خداوند کریم ہا جس میں اعمال صالحہ کچھ جاتی ہیں اور عبادت کی نماز جبکو صلوة الفصح کہتے ہیں مراد اوس سے
وہ فضل نماز ہے جو بعد از نماز عشا کے پڑھی جاتے ہے جبکو بعض لوگ اشراق کے نماز کہتے ہیں اور وہ نماز جو شب اشراق کو گدھا کر کے میں اور کو

نماز کا ثواب ملے گا ہے گویا دیر پہلے تو کوئی نفل نماز کے ٹکڑے جو کہ ضرورت نہ ہو محمد بن سعید بن المسیب قال حضرت
 عن الانصار للفقہ قال فی ذکر حدیث ما احکمکم الا احتسابا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قرأ
 الحمد فاحسن الوضوء ثم خرج للصلوة لم یضع قدمه الیمنہ الا کتبہ اللہ فی جودہ الحسنۃ ولم یضع قدمه الیسر الا خط
 اللہ علیہ وجعل عنده سینه فلیتقرب الیکم ولیس بعد فان فی السجود فی جماعة غفرلہ فان فی السجود صلوٰۃ یلقا
 وبقی بعض صلواتہ ادرک واتم ما بقی کا ذکر ذلک فان فی السجود قدموا قائم الصلوٰۃ کا ذکر ذلک ثم حمید بن سعید بن
 روایت محمد بن ابی انصاری نے لکھا اوس نے کھامیں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کو اور ہر جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا اپنی بات ہے جب کوئی تم میں سے چھٹی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو دامنہا قدم ادا ہوتی وقت او کو کسی ایسا ایک
 نیکی لکھیگا اور با بیان قدم رکھتے وقت ایک بری اوس کے میٹھیگا اب اختیار ہے تم میں سے جو کجا چاہے مسجد کو دور یا نزدیک ہے وہ
 میجر دور ہو میں ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہوں گراو تنی نیکیاں زیادہ کچی دینگے اور اتنی ہی برائیاں جو ہوں گے
 پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت کو نماز پڑھی بخشد یا جاوے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
 تھے اور کچھ پڑھ رہے تھے اس نے جتنی باقی جماعت کو اس نے پڑھی جتنی پڑھ پائے اوس کو بعد پڑھی تب سے بخشد یا جاوے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا جب
 جماعت باطل ہو گئے اور اس نے کیسے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشد یا جاوے گا **باب** فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بہا جو شخص
 نماز کیلئے جاوے پھر دیکھی جماعت نہ ہوگی عمر تو اس کو بھی جماعت کا ثواب دیگا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قضا فاحسن وضوءہ ثم راح فوجہا قد صلوٰۃ اعطاہ اللہ جلی عن مثل اجر من صلاھا وحسن جلی ان یقصر
 ذلک من اجزائہم شیدا ثم حمید بن ابی ہریرۃ روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھٹی طرح وضو کرے پھر سجدہ کرے چھٹا
 ہو پھر تو دیکھ جماعت ہو چکی ہو اس جلی جلالہ اوس کو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اوس شخص کو ملا جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس کے کچھ
 ہوگا **باب** ما جاز فی خیر من النساء المسجدا مسجد میں عورتوں کا جانا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا تمنعوا امماء اللہ مسجدا للہ وکبر لیسجن من تقیات ثم حمید بن ابی ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت
 منع کرو اس کی لونڈیوں کو مسجد میں جانے سے لیکن وہ جب تک کہ خوشی نہ لگائیں مومن عورت کو نہ ٹھوکر لگا کر نہ لٹکانا جائز
 ہے اور پھر غرضبوں لگا کر نہ لٹکانا مختلف فیہ بعضوں نے مطلقا جائز کہا ہے بعضوں نے جو ان عورتوں کو منع کیا ہے برصیوں کو جائز
 رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز کہا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ نہ فساد کا ہے اور نہ یہ کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانی میں عورتوں کا جانا سائل میں کچھ نہ کی لی ضرورت تھا اب ضرورت عالی **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا امماء اللہ مسجدا للہ ثم حمید بن ابی ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 منع کرو اس کے لونڈیوں کو اس کے مسجد میں جانے سے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا امماءکم
 المسجدا ویسوق بعضہن یا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت منع نہ کرو اپنی مسرتوں

کو سب سے پہلے دیکھ کر گھٹوٹ کے لیے بہترین نماز اور اگر نیکی واسطو کی طرف جہاد کا کارنامہ ہو اور اس کو واسطو سمجھ کر
 جانا چاہیے جس حد تک وہ اس حد تک صفت میں کیا نہ سزا دی تا بلکہ حاکم نے کہا صحیح و صحیحین کے شرط پر **عمر بن الخطاب** **قال قال علیہ السلام**
عن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعانا واللہ لا ناذن لہن قال فہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہفت روزہ محمدیہ مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اجازت دو عورتوں کو مسجد میں جانکی بات کر
 ایک بیٹا اور کو (بال) بولنا تم خدا کی قسم کبھی اجازت نہ دیں گے اور کو (و دیگر نیکی) رات کو مسجد کے پہاڑی سوار کو کہیں جایا کر نیکی (تقسیم
 کی تم کہیں اجازت نہ دیں کہ عبد اللہ بن عمر نے اس کو بہت سخت سزا دیا اور غصہ ہوئی کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
 بیان کرتا ہوں اور کو اجازت نہ دے گا تو ہمارے ہم اجازت نہ دیں گے **ف** گویا تو خدا بلکہ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو میں
 کہ نہ کا خوف ہے آفسوں میں لوگوں کو کچھ پاک نہ دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کر دو تو بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی مخالفت پرستہ ہوئی میں اور صاف یہ ہے میں تم اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ہمارے امام بنی اسیر عمل نہیں کیا۔ میرے نزدیک
 یہ کہ یہ حدیث پر اس کو کبریت کلمہ تخریج میں نوافہم ان یقولون الا کذباً۔ اور اماموں کا خود بھی قیل تھا جب حدیث پاؤں میرے قول پر ہونے لگا
 نہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسی نقل اس پر امام کے طریق پر پر ہرگز نہیں میں نہ تو صراحتہ اپنا نام کے ساتھ
 خلاف کرتی مرق جس کے دل میں امام کی قول کے وقت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اس وقت قابل اعتماد سمجھ کر اس کو امام کے قول
 مؤثر نہ قابل اعتماد نہ سمجھ کر وہ بالکل کافر ہے اس کا دین میں کچھ خط نہیں ہے **عمر عاصم** **قال** **عن عائشہ** **رضی اللہ عنہا** **عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تشاء لنعہ للیحد کما منعه نساء بنی اسرائیل قال یحییٰ فقلت لعمرو انما نساء
بنی اسرائیل قال نعم ثم حجہ حضرت عائشہ **رضی اللہ عنہا** **فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحال دیکھتے جواب عورتوں (انکلا ہے) خوشبو لگانا**
ریت کرنا بی پردگی البتہ منہ کر دینا کہ مسجد میں شے سے جیسے منہ کی گوتھیں اپنے اسر ایل کے عورتیں بھیجی کہ میں نے عمر کو کہا کیا
بنی اسرائیل کے عورتیں منہ کی گوتھیں انہوں نے کہا ہاں **عمر عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة اللہ تعالیٰ ونبیہا**
افضل من صلاتہا فی حجر تہا وصالہا فی فخذہا افضل من صلاتہا فی بیتہا **ترجمہ محمد عبد اللہ بن مسعود روایت رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری میں بہتر ہے اس کی نماز کسی گھر میں اور نماز اس کو چرخانے میں بہتر ہے اس کے
نماز کو کوٹھری میں **ف** یعنی ہاں تک پردہ اور تروکو میں تک بہتر ہے کہ پردہ کو کوٹھری ہو کوٹھری سے زیادہ چرخانہ ہو جو
 چہرہ کی کوٹھری ہوئی عمر اس کے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا امام حمید حدیث کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اور کہا میں
 چاہتا ہوں آپ کے ساتھ نماز پڑھا کر ان آپ نے فرمایا تو جانتی ہو میری نماز کوٹھری میں بہتر ہے حجروں میں اور حجروں میں بہتر ہے حجروں میں
 اس میں میں نے کچھ کہے بہتر ہے محل کی مسجد اور محل کی مسجد میں بہتر ہے جامع مسجد سے **عمر ابن الخطاب** **قال** **عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
لو ترکنا هذا الباب لکنا فی غلام یدخل منہ ابجر حتی مات **ترجمہ محمد عبد اللہ بن مسعود روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

تہ پر وہ ہے تب میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا جب آپ نماز شروع ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں ہاں اور کیا
 ای یزید تو سلمان نہیں ہوا میں نے کہا کیوں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایا ہوں آپ نے فرمایا پھر تو لوگوں کے ساتھ نماز میں
 کیوں شریک نہیں ہوا میں نے کہا میں نے آپ کے مکان میں نماز پڑھ چکا تھا اور مجھ کو کھانا تھا کہ لوگ مجھے شریک مومن کے اپنے فرمایا
 جب تو لوگوں پاس کر اور ان کو نماز پڑھتے ہوئی دیکھ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ قتل ہوا جو کے
 یہ فرض ہو کر ہے **عن رجل من اصحابنا** انہ سأل ابی ایوب کذا فی قتال فی غزوة فقلت انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا ایہذا السجدة فقام الصلوة فاصلى معهم فاجد نفعی من ذلک شیئاً فقال ابوی سبنا عن ذلک التی صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک لہم جمعی ترجمہ ایک شخص سے (جو قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہے) روایت ہو میں نے ابی ایوب سے
 سے پوچھا ایک شخص ہم میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لے یوں پھر مسجد میں آؤ وہاں تکبیر پڑھو اگر میں ان کے ساتھ پھر نہیں تو میری دل کو
 ایک شخص ہوتا ہے ابوی نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس کو کسی ایک حصہ ہر غنیمت کا اپنے
 اور زیادہ ثواب ہے کچھ قیامت نہیں ہے **باب** اذا صلی فی جماعة ثم ادرك جماعة بعد ادراك الجماعة سے نماز پڑھ چکا
 تو دوبارہ دوسری جماعت میں شریک ہو یا نہ ہو **عن سلیمان بن مویس** قال اتیت ابن عمر علی الباطل و ہم یصلون
 فتدرك ان یصل معہم قال قد صلیت انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا بعد الصلوة فیوم
 قرآن مجید **سلیمان بن مویس** کہ روایت ہو میں نے اے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا میں ایک مقام میں مدینہ میں اور لوگ
 نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا آپ کیوں نہیں پڑھتے ان کے ساتھ انھوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سنا انسانی قیامت میں نماز ایک دن دوبارست پڑھو **وقت** دارقطنی نے کہا متفرق ہوا ساتھ ساتھ شریک نہیں ہوں
 شریک سے تقریب سے کہ حضرت بن زکوان معلم بصری ثقہ و مکرّمی ہسم اس کو متاثر ہوئی نے کہا اگر کچھ حدیث صحیحہ نہ تھیں
 اس صورت میں کہ ایک بار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اس کو نہ پڑھیں میں کہتا ہوں عارض ہے اس حدیث صحیحہ
 ابوی نے کہا جس میں اپنے فرمایا کہ جس وقت کہتا ہوں اس پر کچھ جواب ہو سکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کو ساتھ شریک نہ ہونا
 چاہیے اگر شخص کیلے پڑھتا ہو تو اس کی ساتھ شریک ہو سکتا ہو **باب** فی جامع الامامة و فضلها اور اس کے
 فضیلت کا بیان **عن عقبہ بن عامر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من امر الناس فاصلا الوقت فلی
 من انہ من ذلک شیئاً فعلموا علیہم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 تھے جو شخص امامت کرے لوگوں کو وقت پڑھو اس کو بھی اذان دے گا اور مقتدیوں کو بھی اور جو وقت میں دیکرے تو اس کا گناہ امام ہوگا
 نہ مقتدیوں پر **باب** فی کراهیۃ التداخُل من الامامة امامت کرنا میں ایک دوسرے سے جھگڑ کر نہیں **عن سلیمان بن مویس**
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان تدافع اهل السجدة کا بچہ زائل
 بہم ترجمہ سلیمان بن مویس سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انسانی قیامت کے نشانی یہ کیا ہیں

ایک دوسری روایت کی روایت کی روایت کو فی الامم وکونہ نیکاً جو ناز پرناوے و جود می امامت کے لائق ہوا و سکوا امامت ہو گا کرنا
اور خواہ مخواہ جب اگر ناچاہا نہیں ہے **فیک من اخیار کما مائت** امامت کا مستحق ہر مسلمان ہے **و یسعد البیت** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **یوم القدر** و اقربہم قریۃ فان کاخواف القریۃ سواد فلیثم صم اقدہم عجم
فان کاخواف البصر سواد فلیثم صم اقدہم عجم و لایق من الرجل فی سبتہ ولا فی سلطانہ و مجلس علی تکبیرتہ
بازنہ قال الثعبۃ فتلا لا سمحکم قال فرأیتمہ ثم رحمہ ابو مسعود و دیگر روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام نے کہ امامت کسی قوم کی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر دو لوگ قریۃ میں برابر ہوں تو امامت
کو جو ان میں سے پہلی ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے اگر ایک ہو
و گھر میں نہ اسکی حکومت و جگہ میں اور نہ بیچم و اسکے خاص جگہ پر رہے سو نہ وغیرہ پر جو اسکی عزت کی جگہ ہو بغیر مسکن ان کے
فان ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ میں تھا اب اسکا خیال نہیں بلکہ متحی امامت کا وہ ہے جو قرآن کو چھوڑ کر پڑھتا ہو
جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پھر جسکا سن زیادہ ہو بعضیوں کو نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ کہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگر عزت میں کم ہو بھی قول ہے ابو حنیفہ و رشافعی اور مالک کا **مسعود بنی مسعود** غرض اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الحدیث قال
فان کاخواف القریۃ سواد فلیثم صم اقدہم عجم و لایق من الرجل فی سبتہ ولا فی سلطانہ و مجلس علی تکبیرتہ
ثم رحمہ ابو مسعود روایت ہے اسی حدیث میں اگر عزت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اس میں بھی برابر
ہوں تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جسکی عزت قدیم ہو **مسعود بنی مسعود** قال کنا یحضر منہ الناس
اذ انزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا اذا رجعوا من ابنا فاحبوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خال کذا و کذا
و کنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرانا کثیرا فاعطانی ابی و اذ انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر فہو
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یومکم اقرؤکم و کنت اقرؤہم لما کنت احفظ عندہم و فکنت اقرؤہم و حلیر دہلی
صغیر قال فکنت اذا سجدت کتبت عنی فقال امرأتہ من النساء و ابی و اعمامی و عقیۃ فاربکم فاشدوا
للقیم ما عانیا قما فرحتمہ بعد الاسلام فرحبہ فکنت اقرؤہم و اما ابی سیدہ و غسان بن سیدہ ثم رحمہ
عرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم سیر مقام میں تھے جہاں لوگ آتے جاتے ٹھہرتے تھے تو جب الیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتی ہمارے پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور میں اس نے میں نے لڑکا تھا
پھر عاتق و الا تو میں نے (سن سنک) بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرے باپ چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
گئے تھے اونکو نماز سکھائے اور فرمایا امامت ہر شخص میں زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور میں سب سے زیادہ قرآن جانتا تھا کیونکہ
مجھ بھت یاد تھا ان لوگوں نے مجھ امام بنایا میں نے امامت کر لیتا اور ایک چادر چھوٹی زرہ چھوٹی تہا جب میں سجدہ کرتا تو
میرے سرگاہ کہلانی ایک عورت نے کہا اپنی قادی کے سرگاہ ہم سے چادر اٹھون و میری دہلی ایک کرتہ عمان کا جو ایک شخص ہے

قرآن کہاں گیا (یعنی انحضرتؐ نے یہ کیوں فرمایا وہ اس وقت کئی جو تم دونوں میں قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قتادہ نے کہا تو ان
جانتے میں نہ دوبرابر تھے **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن من سمعيا لكان وليا ومكرا قالوا
نمر حرم ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ میں تم میں سے جو بہتر ہوں نعمت کو خوب
پہچانتے ہوں اور پرہیزگار ہوں اور امانت وہ لوگ کریں جو قرات کو خوب جانتے ہوں **فت** قرات میں کس کس کو حد باتوں
کی حمایت ضرور ہو ایک یہ کہ حرف کو اپنی خواہش سے نکالی دوسری یہ کہ اتفاقا در لکھار وغیرہ کی حمایت بخیر لکھو اور اوقات کو خوب
پہچانے علم انحضرتؐ وقت لازمہ کو جہاں پر وقف نہ کر لیں نماز فاسد ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقات تھیں پھر
بہت کیا کرتی تھیں انحضرتؐ میں تیز آسان ہو مگر ضار میں انظار میں کثرت ہوگئی تھیں کہ تھے اگر ضار کو کھائی مجھ کے مشابہہ تھی تو
ہو جاتی ہے کہ نہ کچھ دوزخ صرف صفات میں بہت مشابہہ ہیں مگر بعض لوگ ضار کو دال مغفرہ اور کر تے ہیں یا بالکل وال ٹپتے ہیں یہ غلط ہے
اس میں نماز جائید کا خوف ہے جس کو یہ ضار چھوڑ کر نکل سکے تو وہ اس کو کھائی مگر کھیر پڑ لیں تو اس نے میں مجھ پر بہت ہنس لیا ہے
کثرت لوگ اکثر ضار کو دال پستہ ہیں یا اس کو تھوڑا سا پر کر دیتے ہیں حالانکہ یہ صوت ضار کو کسی حدت سے صحیح نہیں ہو سکتی ہے
ابن اللہ الشافعی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما غزا بدر اقالوا قتلت رسول
الله اذن لي في الغنم فمعاك امرض من ضاكنه لعل الله ان يرضي عن شهادته قال اقرهني بيتك فان الله تعالى ابرقك
الشهادة قال فكانت تسلم الشهادة قال فكانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تشد في دار
مؤننا فانزلها قال فكانت برت غلاما لها لحياتة فقال لها بالليل ففهاها بقطيفة لها خضانت وذهبها فاصبح
فقال الناس فقال من عند من هذا من علم او من اهل ابلج عي بها فامرهم فكلوا فاكلوا فاكلوا فاكلوا فاكلوا فاكلوا فاكلوا
نمر حرم وقتبنت نوفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کی لڑائی میں گھوڑے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ اجازت دیجو آپ کو کس
جہاد میں چلوں گی جو جاہدین میں سے بیمار ہوگا اس کی خدمت کو لگی ٹانگہ عبداللہ بن جراحہ بھی شہادت عنایت فرمادی آپ نے فرمایا
تو اپنے گھوڑے میں بیٹھ رہو اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کرے گا اور اسی نے کہا اُس روز سے
اُن کا نام شہیدہ ہو گیا انہوں نے قرآن پڑھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی
اپنے گھوڑے میں بیٹھ کر نکلنے کی آپ نے اجازت دی انہوں نے ایک غلام اور ایک لڑکی کو بدر کیا تھا
(یعنی اپنے مرنے کے بعد ان کو آزاد کر دیا تھا) وہ دونوں کو کھڑے ہو کر اور ایک چادر سے ان کو لپیٹا
یہاں تک کہ وہ مر گئیں پھر دونوں چل دیے (یعنی بہانہ لکھے) جب صبح ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا (اچھی
خلافت کا زمانہ تھا) لوگوں میں جس شخص کو ان دونوں کا حال معلوم ہو وہ ان کو لاوے پھر وہ کھڑے
ہوئے اُسے حضرت عمرؓ نے حکم کیا وہ دونوں سوئے دیے گئے مدینے میں پہلے سوئے انہی کو
ہوئے دوسرے روایت میں یہ ہے **وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم**

طعاماً متعیناً یأخذون لعلها وامر حالاً فیقول علی بن ابی طالب فانما لایستحب ان یأخذوا من غیر ما یأخذون
ابن عبد السلام انکی ملاقات کے لیے جو ذکر گھر تشریف لیا جاتی اور اونکو کھلی ایک بخون مقرر کردیا تھا جو ان کہا کرتا اور وہ راست کرتی تھیں
ابن کبر و انون کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ حدیث دلیل ہو اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا انکو کبر و انون کی
درست ہے اگرچہ اس میں مرد بھی ہیں کیونکہ امام و رتہ کا عورتوں اور فلام و منی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا بارہ سے
امامت کے عورت مرد کی آخر حدیث تاں لیکن اسکو ضعیف ہے اور مستحکم ہے قائل ہیں ابو ثور اور نری اور طبری لیکن مجبور علیاً
نہ سب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہیں عورت کو مرد کی امامت درست نہیں ہے لیکن عورتوں کو امامت بالاتفاق درست ہے الامام صریح
عورت کو صحت کو پیچ میں مقتدیوں کے برابر کھڑے ہونا چاہیے عبدالرزاق در ابن ابی شیبہ اور واطنی اور یحییٰ نے روایت کیا حضرت
عائشہ سے بخون نے امامت کی عورتوں کو اور کھڑی ہوئیں در میان میں صفت کو استیطرح مرد کو زری عورتوں کی امامت درست ہے
ابی بن کعب نے امامت کی عورتوں کے نزدیک میں روایت کیا اسکو عبید اللہ احمد نے اور ابوعلی اور طبرانی نے اور اسناد او کو حسن
والا ارجل فیما یقولون وھم لہ کارھون جب مقتدی ناری ہیں کیونکہ امامت سے تو امامت کرنا اسکو درست نہیں ہے حضرت عبداللہ بن
عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بقول ثلاثۃ لا یقبل اللہ صلواتہ علیہم صلاۃ من تقدم قوماً وھم لہ کارھون وھل
ان الصلاۃ دبارا والدبارا یتھابعد از فتوہ ورجل احتیاج غلۃ شرمحمد عبدالمدین عمروی روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے میں کئی نماز خدا قبول نہیں کرتا ایک وہ جو امامت کے مرد اور لوگ اسکی امامت سے ناراض ہیں وہ جو وہ شخص
نماز کو ادوی وقت قضا ہو جانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو نوٹھی بنالیری نماز عورت کو یا فلام بنالیو نماز کو چاہے امامت لیں
والفاحش ہر ایک کو پیچھے نماز درست ہو نہ کیا بیان ہے شرمحمد ابیہرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المکتوبۃ
خلک مسلمین کا ان واقعات کا اصل الکبا شرمحمد ابیہرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز
ہر مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ ہو یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسکو طب برق ضعیف ہیں بدی اور
ناست کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے وہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے ویکون خیارکم امامت کرین تم میں وہ لوگ جو
بہتر ہوں تم میں روایت کیا اسکو حکام کی اور واطنی نے روایت کیا جملہ ائمہ خیارکم اپنے امام نیک لوگوں کو کرنا اور بعض علماء کا کہنا
نماز درست ہو جاوے گی لیکن اگر وہ ہو گئے اور شرک کو پیچھے نماز درست نہیں ہے اگر خیارکم کا مسلمان ہو فقط امامت کے
اندیشہ کو امامت کا بیان ہے انھن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یوم الناصر وھو اعمی شرمحمد انس سرور
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبدالمدین ام مکتوم کو (مدیرین جب جب تک مر جائے گے) وہ لوگوں کے امامت کیا کرتے
تھی نہ انکو وہ اندیشہ ہے شرمحمد امامتہ الزاخر شخص ایک قوم کی ملاقات کر لی آدمی وہ انکو امامت نہ کری حق عظیم
قال کا مالک بر الجوریش یاتینا الامم صلا تاھذا فاقم الصلوة فقلنا لہ تقدم فضله فقال لنا قہوا رجلاً
یصلی بکم ساجدکم لا اصل بکم سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ار قوماً فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل

جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتو تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتی اور اپنی قوم کو اپنا
 کرتی یا **والامام یصلیٰ علیہم** امام بیٹھ کر نماز پڑھتے تو مقتدی کیا کریں **عن ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 سرکب سے اس قدر عتہ **فجئت شقلا** الامین فصلی صلوۃ من الصلوۃ وهو قاعد فصلیٰ وراہ قعودا فقام انصر
 قال فما جعل الامام لیقوم به فاذا صلی قائما فاضلوا اقاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ
 لم یجده فقلوا ربنا وک الحمد واذا صلی جالسا فاضلوا جالسا اجتمعون ثم حمیمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گھوڑی پر پھر گڑھی آپ گھوڑی سے پہل گئی دہنی کر دے آپ نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے
 بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئی تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیا وجہ کہ ہر نماز پڑھ
 تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھا اور جب امام کو رکوع کر تو تم بھی رکوع کرو اور جب راویا دعا کر تو تم بھی سزا دینا اور جب سمع اللہ من حمد ہو
 تو تم بتا دلا کہ الحمد کھڑے ہو کر پڑھ کر تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو **ف** خطاب نے کہا ابو داؤد نے اسباب میں غنی خبر
 بیان کیں وہ اہل میان کین جو جمہور علما کے نزدیک مستحبین اور آخری حدیث میں موت کر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کو کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کیے حالانکہ اکثر فقہا کا بھی یہ ہے مگر احمد و داؤد نے اس کا بھی قول ہے
 کہ امام جب بیٹھ کر نماز پڑھی تو مقتدی بیٹھ کر پڑھیں اگرچہ مقتدین کو کوئی عذر نہ ہو **عن جابر قال** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا **للمدینۃ فصر علی جندم لخلۃ فانکلت قلدہ فانتینا کہ نعوق فوجداہ فی مشربۃ لفاکشتہ** یعنی
 جالسا قال فقام فاضلوا فکلت عتہ ثم انتینا ہ مرۃ اخری نعوق فصلی المکتوب جالسا فقید اخلۃ فاشا را لیبدا
 فقید نا قال فلما قضی الصلوۃ قال اذا صلی امام جالسا فاضلوا جلوسا واذا صلی امام قائما فاضلوا قیاما
 ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس یعنی انھما ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر گھوڑی پر نماز پڑھیں
 اس نے آپ کو ارادیا ایک رخت کے جڑ پر آپ کو پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عبادت کو دیکھ کر اٹھ کر حضرت ام المومنین کو لکھ کر
 بتایا پھر وہ رہیں بیٹھ کر پڑھیں آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئی آپ جڑ پر پھر دوسری باگ عبادت کو آئی تو آپ کو فرض نماز بیٹھ کر ادا کی ہم
 لوگ آپ کو کھجور کھڑی ہو کر آپ کی اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھا اور جب امام
 کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھا اور ایسا کرتے رہو جسے فراموش کر لوگ اپنے سر واروں کو کرتے ہیں **ف** وہ بیٹھ کر پڑھیں لوگ
 کھڑے رہیں **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **انما جعل الامام لیقوم بہ فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا**
 حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللہ لم یجدہ فقلوا اللہم بنا ک الحمد قال صلی
 وک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فاضلوا اقاما واذا صلی قاعدا فاضلوا
 فقلوا اجتمعون ثم حمیمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے کہ اوسکی پیروی کیا وجہ کہ ہر نماز پڑھ
 کھڑے ہو کر پڑھ کر تم بھی نہ کھڑے ہو کر پڑھ کر تم بھی رکوع کرو جب تک وہ رکوع نہ کری تم بھی نہ کرو جب سمع اللہ من حمد ہو

کہے تم اللہ ربنا لک الحمد کہو سلمیٰ روایت میں یوں ہے اللہ ربنا لک الحمد کہو جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب تک کہ سجدہ نہ کرے
تم بھی نہ کرو جب وہ کہو کہناؤ پڑے تم بھی کھڑے ہو کہناؤ پڑو جب وہ بیٹھ کر پڑے تم بھی بٹھ کر پڑو دوسری روایت
میں کہناؤ پڑو کہناؤ اقرار افاضت متواجب نام پڑو تو تم پڑو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے ہمارے نزدیک
درج ہو گیا ہر ابوناد سے **عن عائشہ** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس فجلسوا

قوم قیاما فاشاء اليهم ان اجلسوا قالوا اجلسوا امامك ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا
رفع فاركعوا واذا صلى قالوا اجلسوا امامهم حضرت عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ناظر پڑی اپنی گھر میں بیٹھ کر لوگوں نے آپ کو پچھو کھڑی ہو کر پڑے آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاو جب نہایت نارغ ہو کر فرمایا انا
اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیا ہو جب رکوع کر تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاؤ تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر نہاؤ پڑو
تم بھی بیٹھ کر پڑو **عن عائشہ** قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم فصلينا ورادة وهو قاعد وابو بكر رضي الله عنه

الناظر كيدنه فقام ساقا فجلسوا امامهم حضرت عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں نے آپ کے
پچھو ناظر پڑے اور آپ بیٹھ ہوئی تھی اور ابو بکر بیٹھ جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنیں آخر حدیث کا **عن اسید بن حضیر**

انہ کا یہ ہے قال فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فقال اذا صلى قاعدا فصلوا فقاموا
ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہو وہ ہاست کیا کرتی تھی (ایک بار بیمار ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو آئی
اونھوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام کیا آپ نے فرمایا جب نام پڑے تم بھی بیٹھ کر پڑو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل
باب الحائض یومئذ یصلیٰ کما یصلیٰ کیف یقف فقامان جب دو آدمیوں میں سے ایک نماز کرے تو دوسرا کہاں کہنا

عن عائشہ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل علي المرحم فأتته بتمن فقامت فقال ردوا هذا فو عاتمه وهذا في

سقايل فادضا ثم قام فصلينا بعدتين تطوعا فقامت اسليم وام حرام خلفنا قال ثابت لا اعلما قال قال
عن عبيد بن جراح عن حمير بن جراح عن عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے حرام (بنت ثحان بن خالد بن عبد بن حرام
الانصار بن خالد بن حضرت انس کے) پاس انھوں نے گھسی رکھو سامنے کیا آپ نے فرمایا کہجو کو اپنی بہن میں والدہ اور گھسی کرنا
میں جسے دو میں ہر دو سہ ہوں پھر آپ کھڑے ہوئی اور دو کھینچ نفل پڑھیں تو اسلیم (بنت ثحان بن خالد انصاریہ والدہ میں حضرت انس
کی اذکار نام سجدہ ہے یا رسلہ یا ریشہ یا لیکہ یا اور کچھ اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئیں ثابت نے کہا میں یہ سہ سہتا ہوں
کہ انس نے یہ کھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اپنی طرف سے کہنا تو اس پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نام کر ساتھ
ایک ہی مرد ہو تو وہ اپنی طرف کھڑے ہو اور دوسرا کھڑے ہو اگر دو کھڑے ہوں تو ہر ایک اپنی طرف کھڑے ہو اگر دو کھڑے ہوں
دینا درست ہے اگر افضل ہے نفل روزہ تو نوالی دعوت کر لیں گے یا ان دعوت نہ تھی اسلیم اپنے نہ توڑا اور دوسرا معلوم ہوا کہ مرد صرف
عورتوں اور بچوں کی امامت کو کرتا ہے کیونکہ اس اس وقت میں نابالغ تو اور ام اسلیم اور ام حرام عورتیں تھیں **عن عائشہ** قالت قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کہ و امر امة منہم فجعلہ غریبہ والراۃ خلفک ترجمہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہی امت کی اور ایک عورت کی تو ان کو دینی عزت کھڑا کیا اور عورت کو کچھ کھڑا کیا **باب** انہی امت کی عورت کی عیبت سے
فقہام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیل فاطمة القریۃ فقضی ما تم اوکا القریۃ ثم قام الصلوة فہو فی صلاک ما
فوقہ ما تم جئت فقلت عزیارہ فاکتہ بیمنہ فادار فی من رائہ فاذا منی عزیارہ فہو علیہ وسلم ترجمہ عزیارہ
بن عباس سے روایت ہے من شب کو پھر خالد میں سے کہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھ اور شک کا نہ کھڑا کر و کھڑا کچھ
ہمیں ٹپٹ لگا دیا بعد ازاں کھڑا ہو کر کھڑا ہوئی میں بے اوٹھا اور وضو کیا جیسو آپ فی وضو کیا تہا پھر آیا اور آپ کو بائیں طرف کھڑا ہوا
آپ فی ہیرا دینا جانب بچہ کر کچھ سے پھر اگر دہنی طرف کھڑا کیا میں نے جبے ایک ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فآخذہ من الی
اوید فلیقی فاذا منی عزیارہ آپ فی ہیرا دینا بچہ کر کچھ دہنی طرف اپنا کھڑا کیا **باب** اذا کانوا ثلاثہ کیسے بیعت ہو جب
تین آدمی ہوں تو کچھ کھڑے ہوں **باب** انس بن مالک قال ان جدہ ملیکۃ رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
فاخذہ منہ ثم قال قوموا فلاصلواکم قال انشقت الحصید لنا قد اسقواک من طول ما لیس فی صحتہ بما فقام صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفقتنا والیتیم راءہ والحنی من وراثنا فضلنا لکھتدین ثم انصرف صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انہی
مالک سے روایت ہے اسحق بن عبد اللہ کی دہنی ٹیکہ (جو حضرت انس کے انہی میں یا انکی دہنی میں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہانی کو کچھ کھڑا کیا تہا اٹھو فی آپ نے کہا یا پھر فرمایا کھڑی ہو میں نکو ناز پڑاؤں یا تمھاری سطر نماز پڑھوں تاکہ برکت تمھاری
کھڑی میں) انس نے کھڑا ہوا اور ایک بویا جو دستہ کام میں آئے کھڑا ہو گیا تہا اس کی پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
کھڑی ہو کر اور میں اور ایک تہم لڑکا (جو حضرت انس کا بھائی) آپ کو کچھ کھڑی ہوئی اور پھر ہمارے کچھ آپ نے دو کھڑے میں پھر فرما کر
کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر ناز پڑنا درست ہے جب تک اسکی نجاست بالیقین معلوم نہ ہو اور جو رتوں کو لڑکوں کو کچھ کھڑا
کرنا جائز اور اگر ایسا ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو **باب** عبد اللہ بن الاسود قال استاذ علقمۃ والاسود
عاصم بن اللہ وقد کنا اطمانا القعق علی بابہ فخرج الی بابۃ فاستاذنت ظمافاذ ظمافاذ ثم قام فصلی بیمنہ ویسینہ
ثم قال کذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل **باب** ترجمہ عبد الرحمن بن الاسود روایت ہے کہ علقمہ اور اسود فی اجازت چاہی انہی
آئینہ عبد اللہ بن سعد کے گھر پر اور وہ دیر تک بیٹھ کر ان کو دروادی پرانی میں ایک اونڈنی نکلی اور اس نے اطلاع کی انہی انھوں نے اجازت
دی پھر عبد اللہ بن سعد نے نماز پڑھی پھر میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ ہم میں کھڑے
ہو کر) بعد ازاں کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے دیا ہی **باب** معلوم ہوا کہ جب اللہ کو ساتھ آدمی ہوں تو خواہم
اگر وہ جاوے اور ان کو کچھ کھڑی یاد دہنی بائیں ان کو کھڑا کرے آپ ہم میں کھڑا ہو کر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو نام کا اگر دیکھنا
نہ ہو **باب** اکھام بخوف التعلیم بعد سلام کو امام قبل کی طریقت سے کچھ جاوے **باب** عبد اللہ بن الاسود قال صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکما اذا افضل خلف ترجمہ عبد الرحمن بن سعد روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ پڑھنا

نماز سرفارغ ہوئی تو قبلہ کی طرف سے پھر گئے البراء بن عازب ؓ قال کنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان نكون غریباً فیقبل الینا ۱۰ صلوات اللہ علیہ ۱۱ ترجمہ برابر بن عازب ؓ روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے نماز پڑھتے
تو ہم بھی پیچھے کرپ کی دائیں طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلہ کی طرف پیش کرتے) **باب**

الاحرام یطوع ۱۲ مگر کناہ ام فی ہرمان فرض پڑھی ہو وہاں نفل نہیں ہے **صحیح المعیبرۃ** بن شعبہ ؓ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یصلی الاحرام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ۱۳ ترجمہ منیر بن شعبہ ؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جب تک احرام نماز پڑھاؤ پھر وہاں نماز نہ پڑھی جب تک اس جگہ سے نہ جاؤ۔ کہا ابو داؤد و فی عطاء خراسانی نے منیر
بن شعبہ سے کہیں بنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الاحرام یحشد بعد ما یرفع راسہ جب نام پڑھ کر رکعت کو سجدہ کر ہی فارغ ہو کر سر

اٹھاؤ اور پیچھاوے پھر اسکو حدیث ہو تو نماز پوری ہوگی یا نہیں **صحیح عبد اللہ بن عمرو** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قضی الاحرام الصلوة وقد فاضت قبل ان یتکلم فقد تم صلاتہ ومن کان خلفہ من انہ الصلوة ۱۴ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب احرام نماز پڑھ چکا اور قعدہ اخیرہ کر کر پھر اور کما وضو ٹوٹ جاؤ نماز
کر کر پھر صلی اولی نماز تمام ہوگی اور وقت دیوں کو نماز بھی تمام ہوگی جو پورا کر چکے ہوں اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام میں نہیں ہے کیجئے ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل انکو وہ حدیث جو جو گرائی ہے جس میں

علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوة الطہور ۱۵ و تحویہ التکبیر و تحلیہا التسلیم ۱۶ ترجمہ
حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی نماز کی طہارت ہو اور تحویم نماز کی کبیر ہے **ف** نیز جب کبیر ہو
تو جو کام نماز کے سنائی تھی وہ حرام ہوگی اس واسطے کہ کبیر کبیر تحویم ہے اور تحویل نماز کے سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پہر اتنا بختی کام حرام ہو گیا ہو تو وہ سب حلال ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤثر بہ

الماء من اتباع الاحرام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **صحیح معانیہ بن زبانی** سفیان قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یناد روفی برکوع ولا یسبح خانہ معہما اسبقکم بہ اذا رکعت لاکوفی بہ اذا رکعت اولیٰ رکعت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان ؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے آگے رکوع اور سجدہ دست کر دو جب میں تم کو اول رکوع
پڑھانے لگاؤ تا تم پاؤں کے جب میں تم کو پہلے سجدہ دہاؤں گا کیونکہ میں مٹا ہوا گیا ہوں **ف** تو جب تک میں سر رکوع کرنا نہ لگاؤں
گا تو کوع ہی میں رہو گی یہ عرض ہو جاؤ گا اسقدر دیر کا جو تم نبیر کر دو میں گھر **صحیح الداریم** انہم کانوا اذا رکعوا

من التکبیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قائما فاذا رکعوا قدام سجودا ۱۷ ترجمہ برابر بن عازب ؓ روایت ہے کہ جب
صحابہ رکوع پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوتی تھے جب کبیر پڑھ کر سجدہ میں گئے اور وقت سجدہ کرتی تھی
صحیح الداریم قال کنا نصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یختر احد منا ظمرا حتی یرى النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع
ترجمہ برابر سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے بیت غم نہ کرتا تھا رکوع کر پھر کبیر پڑھ کر رکعت

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیا کہ وہ عین **عمر ابن الخطاب** کا نواسی ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکعتم لعلوا اذا قال
 سمع اللہ لرجل لہ نزل قیاما حتی یوفیہ قد وضع جبینہ بکافض یتبعون **عمر** صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ہے کہ اگر آپ نے فرمایا
 ہر صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیسے آپ رکعت پڑھتے تھے اور جب آپ سمع اللہ میں حمد کہتے تو وہ
 کھڑے ہو کر دیکھتے رہتے تھے جب تک کہ عین جالبہ تھوڑی سی مدت وہ بھی سجدہ کرتے **باب** التشدید فی رفع قبل الاہتمام بوضع
 یدہ جہ جہ خیر الام کے پہلے سر اٹھانے کا حکم اور اس کا جواب کا بیان **عمر ابن الخطاب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایشیہ
 اول الخشیۃ احکم اذا دفع رأسہ ولا امام ساجدان یحول اللہ رأسہ واسجد اور صوتہ صلوۃ حاکم ترجمہ
 ہے کہ پہلے سر اٹھانے کا حکم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی سجدہ کرے یا سجدہ کرے اور امام سجدہ کرے تو اس
 بات کو کہ اس کے جل جلالہ اور اس کا سر گدے ہو کہ سر کر دیوی یا اس کی صورت گدے کی صورت ہو جو **عمر** خیر قیامت کے روز یا دنیا میں نقل کر
 کہ ایک شخص نے امتحان کیا کہ یہ بطل آیا ہی کیا اسی وقت اس کا منہ گدے کی گاہ گویا نغز و بانہ نہ **باب** فی نصف قبل
 الاہتمام امام سجدہ اور کچھ چلو جانے کا بیان **عمر ابن الخطاب** صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہما فی الصلوۃ وفہما ان یصرفوا
 قبل انصرف من الصلاۃ ترجمہ ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عزت و لائق جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا کہ وہ
 امام سے پہلے جانے سے **عمر** آپ نماز پڑھ کر کھڑے ہو جیتے تھے جب عورتیں چلی جاتیں اور وقت آیا پھر اور مرد بھی اٹھتے تاکہ مرد و عورتوں سے چلی جائیں
 نہیں ہوں اور مردوں کو پڑھنا اور پڑھنے سے منع کیا خطابی **باب** علی التواضیع فی کثرت کبریا میں نماز درست ہے
عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استل عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولکم التواضیع ترجمہ
 ہے کہ روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک پٹری میں نماز پڑھو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک کے پاس دو پٹری ہیں **عمر**
 کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پٹری میں نماز درست ہے اس میں کیا غلات نہیں ہو لیکن دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے **عمر**
 ایضاً صریحہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصل احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبہ من شئ ترجمہ
 ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھو کوئی تم میں سے ایک پٹری میں اس طرح کہ کندہ ہو یا اس کی کچھ ہون
 بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اس میں ایسا کر کر دیکھو کہ حدیث میں آیا ہے **عمر ابن الخطاب** صریحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 صلی احدکم فی ثوبین فلیخالف بطرفیہ علی منکبہ **عمر** ترجمہ ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی
 تم میں سے ایک پٹری میں نماز پڑھو تو اس کو دو ہونے لگا کر کو بائیں کتے پڑا دیو اور بائیں کو دھڑ پڑھو **عمر** ابن الخطاب صریحہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل فی ثوبین فلیخالف بطرفیہ علی منکبہ **عمر** ابن الخطاب صریحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک پٹری میں نماز پڑھتے ہوئے اس کے کپڑے کی لپیٹ لیا تھا اس طرح کہ بائیں کنارہ اس کا بائیں جل کر
 رہا کہ بد منظر نہ ہو پڑا اور اس کا نہ وہ اس کا دھڑ نفل کے نیچے لگا کر بائیں کندہ پڑا لیا اس کی مثال کپڑے میں اور تو نہ ہی کہیں
 انباروں کو ملا کر سینی پر گڑھ کرتے ہیں **عمر** طوفی علی قال قد متنا حل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجازا فقال ما بنی اللہ ما شئ

جابر بن عبد الصمد انصاری با پس انحنون زبان کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کر گیا آپ گھر سے ہوئے نماز پڑھ کر کوہ پر
پس ایک چار تھی میں اس کو کناہہ ذکر اور لنگہ لنگہ (یعنی شتمال کر لنگہ) اور میں گنجائش نہیں ہو کر (کیونکہ وہ چار چوتھی تھی) لیکن میں کیا کر
تھی مینی اولٹ کر اس کو شتمال کیا اور جہاک گیا اور گردن ہو اس کو رو کر مچھین کر پڑے پھر میں ان کو آپ کو بائیں طرف کٹا دیا آپ نے میرا
ماتھے پر کے جبکہ گھبرا کر وہ مینی طرف کھڑا کیا پھر میں نے آیا وہ بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے دو طرف سے ہم دونوں کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا **ف** ان
معلوم ہوا کہ جب نام کس ساتھ دو آدمی ہوں تو امام کے کھڑا ہوا اور مقتدی پیچھے کھڑی ہوں اور وہی بائیں ہے کھڑا ہوا اور **ف** او
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکیدیون ہو پھر دیکھتے تھے میں سچتا ہی تھا پھر میں سچ گیا آپ نے اشارہ کیا تہ بند باندھ کر کا پڑا وہ چار چوتھے کھڑا ہو کر
شتمال میں تکلیف تھی چھٹا پڑتا تھا اہل کو روڈ سے آپ نے اشارہ کیا اور تہ بند کر کے (جب تک نماز سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا ابو جابر میں نے
کہا البیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب پادشاہ ہو تو شتمال کر اور جبکہ ہو تو اس کو میرا بندہ لے **عن ابن مسعود** قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبب اذکارہ فصل اللہ خلیفۃ اللہ فحل ولا حول الا من رحمہ بن سعید روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرمائی تھی جو شخص اپنے تھبہ لگا دی (منحنون یعنی نیچا) نماز میں غرور کی اہ سے تو اس کے حلالہ نہ ہو اس کو داخل
جنت حلال کر لگا نہ اس کو دروغ حرام کر لگا یا گناہ اس کو نہ بخشے گا اور بری کاموں سے نہ بچا دیگا یا وہ شخص اللہ جہاد ہو گیا اس کو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابو داؤدی روایت کیا اس حدیث کو ایک جگہ سے ابن سعید موقوفہ اوں میں سے وہ بن حماد بن سبلہ اور حماد بن زید اور

ابو الاوص اور ابو سعید **ف** من قال تہربہ اذا کان ضعیفا کجب ثرائک ہو تو اس کی تھبہ نہ کر لی **عن ابن مسعود**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاجدکم ثومان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
فلیتہربہ ولا یثقل الشتمال الیہود ترجمہ ابن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر فی کھا جب تم میں
کو کسی باس دو کپڑے ہوں تو نماز پڑھ کر ان کو پھینک کر ایک ہی کپڑا ہو تو اس کا تھبہ نہ کر دے اور اس کو کھو دیوں کی طرح نہ لگا دی **ف** پھر پکڑ کر
کو لیکر اوڑھ لیتے ہیں اور دو کناہہ کر اس کو پکڑ کر تہربہ میں دونوں طرف سے نماز کی وقت **عن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصل فی لحاف کا تہربہ بہ والاخر ان یصل فی سراویل علیہ السلام ترجمہ ابن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سے ایک چادر میں جب تہربہ نہ کیا دی رو تہربہ کے منہ میں ایک کناہہ کر کو پکڑ کر بائیں ماتھے پر پڑھ کر دہنی کندہ پڑا لی اور جو میں
کندہ پر ہو اس کو دہنی ماتھے کے نیچے لیکر سینی پر گہرہ دیو لوی) اور منع کیا آپ نے فقط ازار چھین کر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن ابیہریرہ**

قال انیمہ لجل یصل مسبلا اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہر فقیضا فذہر فقیضا ثم جاء ثم اذہب
فقیضا فذہر فقیضا ثم جاء فذہر فقیضا قال انہ کان یصل فی مسبل اذہر و
اللہ تعالیٰ لا یقبل صلوات رجل مسبل اذہر ترجمہ ابن مسعود روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنا زنا لگا کر ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جا وضو کر وہ کہے پھر آیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپ نے اس کو وضو کرنی کا کیوں حکم دیا آپ نے فرمایا اس کو وضو کر وہ ازار لگا کر ہوئی نماز پڑھتا تھا اور اس کے بدل میں خنیں کرتا اس شخص کے نماز

جوابی از آنکه گوی **ف** و ص نو کا حکم السوط دیا کہ دل اسکا نایاک تھا کہ بر او ضرور کی نجاست آپ فی طهارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ وہ دیر بہ طہارت باطنی کا بھی **باب** فی فصل اللہ عورت کنتھ کرون مین ناز پرہہ کنتھ ہے **ع** محمد بن کید قریف

عزائم انھما سالتم مسلک تصلا ذاتصلی فیہ لمرآۃ من الشیاب فقالت تصلی فی الخمار والد مع الساکف الذی یغیب ظہورہ
قدیمہ ترجمہ محمد بن زید کی ان فی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ سے پوچھا عورت کتنی کڑن میں نماز پڑھ سکتی ہے انھوں نے کہا ایک
سہ ہزار تین اور ایک کڑن میں پڑھ سکتی ہے جب وہ کہتے پورا ہوا دینچا اتنا کہ یا زین اس کے چہرے میں عجز اور مسرت انھما سالتم الشیاب

عنہ اللہ علیہ السلام انصلا المرأة فی ذریعہ وخمار لیس علیہا الزار قال اذا کان الکلیع سابعاً یغنی ظہوہ قد میسھا رحمہم اللہ
یوحنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑھ لی ایک سر نہ بند اور ایک کتے میں اپنے فوایا ان جب گرتے پورا پہنچا اسکے پاؤں کو
(تو زاری کی ضرورت نہیں ہے) بازار نماز نہ ہو تو کوئی ورنہ بازار ضرور ہے کہا ابو داؤد و فی اس حدیث کو لکھنے اس اور بر بن مضر و خفص غیث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن عبد سے روایت کیا اسناد فی اسناد ابی اسحاق سے روایت کی ہے

الحمد لله الذي جعل القرآن آية للعالمين
 الحمد لله الذي جعل القرآن آية للعالمين

عاش عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقبل الله صلوة حائض الا نجسه ما تخرج منه حضرت المؤمنون عائشة روايت

بُوداؤولی کھا سغین ایے عربو بی قنادره سے اوسنے حبسے اسحدت کو مرسلار وارنہ اکیا سنی صلا اید اوسے ۱۰۰۰

عاشية نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم فأتيت بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل وخرجت

حياة فالتى حقوقا وقال شقيقه بشقين قاعط هذه نصفا والقتلة التى عندنا سلب نصفا فان ارادها

۱۰۸ حضرت امیر محمدؑ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے منفقہ اہل طحا میں اونچے لوگوں کو دیکھا

پھر ایک ٹکڑا اسٹکے کو اور دوسرا ٹکڑا اسٹکے کو دھرجا ہم سہلے پاس ہے کیونکہ میں اوسکو بوائے ملوں کو جو ان سہلے پاس

باب السيرة في الصلوة سدل كرم الحنيفة وخطابی نے کہا سدل یہ بھی کہ کیرم کو پہن دے وہ زمین کی لٹکتار ہے غرور

و سب کو لکھم و در بکل نہادی بعضوں نے کہا سید صاحب من بھیج کہ اوس کا اوٹہ اور ہاتھ آستین کے اندر نہ کرے

سوالله صلى الله عليه وسلم نعم الشكر في الصلوة وان يعطي الرجل فاكهه ثم يحكمه بغيره روايت تارة رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہ نہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاصلی فی شہار الحقا قال عبد اللہ شک ابی محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر وہی کچھ رون یا چادر دن پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت میں ہے
فائدہ گذری علی **باب** الرجل یصلی عشاءً قصداً ثم یسجد کونہی شخص جو رات باندہ کر نماز پڑھے تو کیسا ہی **عن** ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وسلم **عن** الحسن بن علی علیہما السلام وہو یصلی قائماً وقد عمر عن صفیرہ فی فقہاء غلامہا ابو ذر غفاری قال سمعت
حسن علیہ معضبا فقال ابو ذر اقبل علی صلوۃک ولا تعضب لیسعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
کفل الشیطان یعنی معزز صفیرہ **عن** حمزہ بن ابی العاص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھی امام حسن علیہ السلام پر گزرو اور وہ کھڑے
نماز میں انھوں نے اپنے بالوں کا جوڑا گردن کو بچھ باندھ لیا تھا ابو ذر نے اس کو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اس کو طرٹ غصہ ہو گیا
ابو ذر نے کہا نماز پڑھو اور غصہ نہ کرو نیز کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائیے لیکن اس کی بجائے **عن** عیسیٰ بن موسیٰ

ابن عیسیٰ عن عبد اللہ بن عباس **عن** عبد اللہ بن الحارث یصلی اسر معقون وراۃ فقام وراۃ فجعل یجلی وراۃ
الاخر فکان انصرف اقبل الی بن عباس فقال کونہی وراۃ قال لیسعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل هذا
مثل اللہ یصلی وهو کمنوف **عن** حمزہ بن ابی العاص جو مولیٰ ہیں عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے فی عبد اللہ بن
کونماز پڑھتے دیکھا اور ان کے سر میں بچھ جوڑا بند تھا عبد اللہ بن عباس نے اس کو بچھ کھٹ سے ہو کر جوڑا کھینچ لکھے وہ جب اپنے سر پر باندھ کر
ابن عباس سے آئے اور کھاتم فی میسر کر دین چھو انھوں نے کھاتم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرمائی تھی جو شخص نماز کا جوڑا
باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال سورہی جیسے کسی مانتی بچی بند ہی ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوۃ والنفل جونی اوتار

کر اور جو تون سمیت نماز پڑھیں گے بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال **عن** ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعم الفتح ووضعی
تعلیہ غریبہ **عن** حمزہ بن عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ مسجد
ہوا اور جونی اونکی بائیں طرف کہے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت سے ظاہر ہو اور اس کی بعد کے حدیث اس کی مناسبت سے
بیان کی گئی یا اس کی بہر روایت ضعیف ہے کہ کونکہ دوسری روایت میں جبکہ بچہ لوگوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کیا جونی اوتار
کا ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی اللہ علیہ وسلم الصلۃ عبادۃ فاستفتح سوا الفتحین

صحی اذا ذکر موسیٰ وھارون او ذکر موسیٰ وعلی بن عبادیشاک او اخذ الفتحین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعدۃ فخرت فخرکم وعبداً للہ بن السائب حاضر لذلک **عن** حمزہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کی نماز پڑھائی جس دن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپ نے سورۃ مؤمنون کو سب سے اور مارون کو قصو پر پہنچی یا جس کے راوی کو نہایت مانوس
فی اختلاف نے ناراضی ابن عباس کے اس روایت میں تین شیعہ ہیں انہوں نے اختلاف کیا ہوا تو آپ کو کہا فسی نے اپنے قدرت چھوڑ
اور کہو کیا عبد بن عباس اس وقت موجود تھے **عن** اسعد بن الحدادی قال سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصباحہ

اذ دخل غلیظ فوضوہا عن یسارہ فایسارہ ذاک القوم القوانع لم یأقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ اللہ
قال احکم علی القاکم نعاکم قالوا ہناک القد نعلاک فالتقینا تعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاتحہ بنی اذینہا قدرا وقال اذا جاء احکم الی السجود فلینظر ان یم فی نعلیه
 قدرا او اذ فی مسمعہ ولیمصل فیہما **ترجمہ** بنی سعیدری سے روایت ہوا کہ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ
 ساتھ نماز پڑھتے تھے آپ نے اپنے جوتی اور تارسی دربا میں طرف کہہ لی جب کہ گون و نید دیکھا انھوں نے بھی اپنے جوتی نکال دیں
 اس حال سے کہ شاید جوتوں سمیت پڑنا منع ہو گیا **ف** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکی آپ نے فرمایا تم اپنے جوتی کیوں اتارو
 انھوں نے کہا ہم نے دیکھا آپ جوتے اتار دے تو ہم نے بھی اتار دی آپ نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے انھوں نے بیان
 کیا کہ تمہاری جوتوں میں نجاست مکی ہو **ف** اس واسطے کہ جوتے اتار دلا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ وہ ناستہ اگر کسی پر ہو تو نجس ہے
 یا نجس جگہ پر نماز پڑھ لیو تو ناجائز ہو گیا ہے تو اقصیم ہے شافعی اور بھی متقدم اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو وہ دیکھے اپنے جوتوں کو اگر ان میں نجاست پاوے تو زمین پر رکھ دیو یا پھر کچھ نہ کرنا پڑے گا
ع شداد بن اس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم کایصلون فینفخون کفخافہم ترجمہ
 بن اس سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیوں کا وہ نماز نہیں پڑھتے اپنے جوتوں اور نوزوں پر **ع**
 عبد اللہ بن عمر بن العاص قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلحافیا ومتنعلا ترجمہ عبد اللہ عمر بن العاص سے
 روایت ہوا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے جو تانیا ہوا دیکھا تو فرمایا **باب** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 نمازی اپنی جوتوں کو اگر اتاری تو کہاں رکھے **ع** ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلحکم فلا یضع علیہ
 عنہمینہ ولا عسینا فکون عنہمین عنہ کہ ان کیون عنہمینہ احد لیس عنہما بنی وجلیہ ترجمہ ابن عمر سے
 روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے جوتی و ہنر طرف رکھو بائیں طرف ہو تو بائیں طرف
 رکھ لیو یا بلکہ جوتوں کو دونوں پاؤں کے بیچ میں کہے **ع** ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلحکم
 فخلع علیہ فلا یؤدبعھا احد الیہما ما ینزل علیہ اولیصل فیہما ترجمہ ابن عمر سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کسی تم میں سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے تارسی تو کسی کو نکلیتے نہ دو اور ان جوتوں کے سبب سے بلکہ انھوں نے دونوں پاؤں کے
 بیچ میں رکھ لیو یا جو اپنے پہنے پڑے **باب** الصلوۃ علی الخضر چوتھے بوری پر نماز پڑھنے کا بیان **ع** مہدی بنت
 الحاکم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلوا ناضحہ وناحاضہ وناحاضہ وناحاضہ اذا صعدوا کان یصل علی
 الخضر ترجمہ مہدی بنت الحاکم سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں کچھ برابر ہوتے تھے حالت جیس میں کچھ آہٹا
 کہ اگر آہٹ سے آہٹا ہوا کچھ سوجھتے اور آپ نماز پڑھتے تھے چوتھے بوری پر **باب** الصلوۃ علی الخضریں بوری پر نماز پڑھنے کا بیان **ع**
 انس بن مالک قال قال ابن عباس انصار یرسل اللہ فی رجل غفیم کان غفیم کا استطیع ان یصلی وکانت صنعہ طحا
 ودمہ البیتہ فصل خیر الیک کیف تفضل فاحتد بک ففضل الی طرف حصیر ثم فاضم الی کعبین قال فلان
 بن الحمر وکانت مالک اکا یصلی الضحی قال المراء صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن مالک سے روایت ہوا کہ ایک شخص انصار سے

ترجمہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اپنی جوتوں کو اگر اتاری تو کہاں رکھے

کہا یا رسول اللہ میں تو آدمی ہوں مجھے اتنی طاقت نہیں کہ ایک سہ ماہہ نماز پڑھا کر دوں اس لیے آپ نے فرمایا کہ کیا اور کچھ کر سکتا ہوں؟
 کہا یا رسول اللہ یہاں آپ کا زہر ہے تاکہ مجھ کو معلوم ہو جاوے آپ کی طرح نماز پڑھیں میں ایک گھوڑی کیا کروں پھر لوگوں کی ایک بیوی کا کنارہ
 دھویا آپ نے کھڑے ہو کر اس پر دو تین سو پین بن بجا کر دئے ان کے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھیں انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سنا
 اس میں کچھ نہیں ہے نہ کچھ **صحیح الترمذی** مالک ان الترمذی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وہاں سلیم فتدا کہ الصلوة احیانا فیصل
 حلیا لانا وهو حمیم تنفخ بالماء ثم حمله انزل بابک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیارت کرتی تھی تو اس میں کبھی نماز
 کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوری کا تھا نماز پڑھ لیتو اس میں سلیم و سکوا پی ہو وہو للزین **صحیح الترمذی** فی شعبہ قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یصل علی الحصیر والفرس **صحیح الترمذی** فی شعبہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر
 اور چڑی پر جو باغت کیا ہو نماز پڑھ لیتو **والصالح بن عبد اللہ** کچھ بڑے سجدہ کر لیا بیان **صحیح الترمذی** مالک قال کنا
 نصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فشدنا الحشا فادام يستلم احدنا ان يمكن وجهه من الارض بسط فوقه ففعلنا ثم حمى
 انزل بابک سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں جب کسی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا تھیں
 (گرمی کی وجہ سے) تو اپنا کپڑا اٹھ کر اس پر سجدہ کرتا **باب تسبیح الصفین** صفین بار کر لیا بیان **صحیح ابن جریر** قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تصفون كما تصرف الملائكة عند ربكم قلنا وكيف تصف الملائكة عند ربكم قال
 يقولون الصفو والمقدسات ويزاهون في الصف **صحیح ابن جریر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم صفین
 ٹھیں باندھ کر جیسے صفین باندھ کر ہمیں اپنی پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا ہاں کیونکہ صفین باندھتے ہیں اپنی پروردگار پاس
 آپ نے فرمایا پہلے پور کر کے صف اول کو پھر اس کے بعد والی ٹھہراؤ اس کے بعد والی کو اس طرح اور صف میں ایک دوسرے سے ملا کر رکھ دو
 ہر بی بی **صحیح النعمان** بن بشیر یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس وجهه فقال اقيموا صفوفكم فانا انما والله
 لنفتم من صفوفكم **والنعمان بن بشير** قال فقلت يا رسول الله انما الله يرفعنا من صفه فماذا يصنع صفه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وكعبه بكعبه **صحیح النعمان بن بشير** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا میں بار بار کر رہا ہوں
 کہ قسم خدا کی تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اٹھ کر رہی دلوں میں پھوٹ ڈالیں گانعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
 منڈی سے منڈی اور گھٹنوں سے گھٹنوں اور ٹخنوں سے ٹخنوں ملا کر کھڑا ہوتا **صحیح النعمان بن بشير** یقول قال النبي صلى الله عليه وسلم
 يسوقوا الصفوف كما يسوقون القطيع حتى اذا خاض هذا خاض ذلك عنده وفتحنوا قبل ذات يوم يوم جبهه اذ اجل
 من بعد بعدك فقال النعمان صفوكم **والنعمان بن بشير** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم بار بار کہتے تھے کہ صفوں میں جیسو برابر کر کے میں تیر کی کٹھنی کو جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایک بار شہر ہو کر دیکھا تو
 ایک شخص اپنا سینہ لگا لگا کر ہر سو آپ نے فرمایا تم برابر کر دینی صفوں کہ نہیں تو اس کے پھوٹ ڈال دینا تمہارا وہاں میں **ف**
 کیونکہ مخالفت ظاہر ہوئی مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہر اور کا۔ افسوس اس نے فی میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام نہ کیا اور اللہ تعالیٰ

او کہ خوش میں اذکار جتنا توردیا حکم اللہ تعالیٰ عذاب کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتخلل الصف من ناحیۃ المناحیۃ
 میں صمد بنا و مناکبنا و یقول لا یختلفوا فقتلوا قلوا کہ کان یقول لا اللہ و ما لا تکنہ یصلو علی الصف و یقول
 کہ محمد بن جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر ذاتی تھو اور اور دوسری اور ہماری سینوں اور مؤذنوں کو
 برابر کر دیتی اور ذاتی تھے اگر کچھ موت ہو تو ہماری لہجہ مختلف ہو جائیگی اور ذاتی تھو عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ تھے اور فرشتے دعا کرتے
 ہیں پہلے صف میں تھے **الثقانی** بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصفو قنا اذا قمنا للصلاة فاذا استینا
 کتب ثم یرحمنا بن شبر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھو ہماری صف کو جب ہم کھڑے ہوتی تھو نماز کیلئے جب یہ
 برابر ہو جاتی آیت بکیر **عمر** عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وایمنا الکناک و سدا
 الخلل و لیمنوا بالید الخ کہ وہ اتذرہا خارجا للشیطان من وصل صف و صلا اللہ من
 قطع صف و قطع اللہ **عمر** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا قائم کر و صفوں کو اور برابر کر دینا
 کو اور بزرگرا و ان جگہ جو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاوین ہائیوں کہ ماتھوں میں **صف** یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ لگا کر باؤ سے
 یا کچھ مٹا دی تو بڑھ جاو یا ہٹ جاو سختی نہ کرو **صف** اور شیطان کیوں طرح صفوں کے پیچھے جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملا دیکھا
 اللہ بھی اس کو ملا دیکھا اپنی رحمت سے اور جو صف کو گائی گا اللہ بھی اپنے رحمت سے اس کو ملا دیکھا **عمر** ابن مالک عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال صل صف و صفو کہ و قاربوا این صف و احاذوا بالاعتقاد فی الذی نفسہ بیدہ انی کارى الشیطان فی الخلل
 من خلل الصف کہ **ابن** الخلف **عمر** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا خوب کھڑے ہو ہر صفوں میں
 اور ایک صف کو دوسرے سے نزدیک کہو اور گردنوں کو بھی برابر کہو تم اوس شخص کے جس کے قبضہ میں میری ٹان ہے میں دیکھتا ہوں یہ کھڑے
 صف کے اندر جو جگہ خالی ہوتی ہے وہاں سے گھسنا آگے گویا وہ بکری کا بچہ ہے **عمر** ابن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سوا و صفو کہ فان تشوہ الصف من تمام الصف **عمر** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا برابر کرنا
 کہ کو نیز کہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے **صف** یعنی صف برابر کرنا فضول نہیں بلکہ حبس نماز کا اہتمام کرتی ہوا ہے یہی اس کا بھی
 اہتمام کرو افسوس کہ حرمین میں انبیل نے یہ تمیز کے مگر یہ حدیث پرہ دیتا ہے مگر اسکی موافق تعمیل نہیں ہوتے نہ لوگ صف برابر
 کرنے کے لیے مقررین بار خرمین میں دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفوں میں جگہ بیتی ہے اور لوگ پہلی صفوں میں کھڑے ہیں اور صفوں
 بھی ٹیڑھی سی کے کچھ بچے ہیں جا بجا فرم کر کوئی نہیں دیکھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے **عمر** محمد بن مسلم بن السائب عن صفیہ
 قال صلی اللہ علیہ وسلم انما صلی اللہ علیہ وسلم فقال اهل تادی لم صنع هذا العو غفلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یضع یدہ علیہ فیقول اللہ علیہ وسلم انما صلی اللہ علیہ وسلم **عمر** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی ان کے پہلو میں
 انہوں نے کہا تم جو معلوم ہے یہ ٹیڑھی کیوں کھڑی ہیں نے کہا نہیں بخوشی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ کسی پر رکھتے تھے اور
 ذاتی تھو برابر ہو جاو اور سید مار و صفو نہ **عمر** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للصلاة فکانت یدہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جيفوا الجمل اولها وشرفها اخرها وخيف فوف الشئ اخرها وشرفها اولها
 ترجمہ ہے کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو صدقین میں بہتر پہلے صفت ہو کر کیونکہ وہ زیادہ دوسرے عورتوں سے اور بہتر
 پہلی صفت ہو کیونکہ وہ نزدیک سے عورتوں سے اور عورتوں کو صدقہ نہیں ہو پہلے صفت ہو کیونکہ وہ نزدیک سے مردوں سے (

اور اچھی چھپی صفت ہو کیونکہ وہ دوسرے مردوں سے) **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم
 يتأخرون عني الصنف الأول حتى يؤخروني الله في النام ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں نہ لوگ صنف اول سے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے میں سے پیچھے کر دے گا **ف** وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہو گے
 نہایت گے کے بعد روایت ہے صنف اول میں شریک ہونے کی بڑی تکلیف **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ

راوی صحابہ تاخر فقال لهم تقدسوا فاقموا وليا تم بكم من قبكم ولا يزال قوم يتأخرون يؤخرهم الله
 عن قول ابن مسعود رضي الله عنه روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صنف اول سے پیچھے ہونے فرمایا اگے
 اور دیر سے ہر دوسری کرو اور تمھاری پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمھاری پیروں میں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کریں گے اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کر دے گا

باب مقام الامام من الصفات امام کس مقام پر کہہ رہے صنف کے **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ
 وسلم ويطوف الامام من الصفات الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ
باب الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي خلف الصف وحده فاحمره ان يصعد قال النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ہے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے الگ الگ نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اس کو نماز دہرا کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صنف میں سے
 ہو نہ شریک ہو اور پیچھے گیا کہہ کر پڑھ لے اس کی نماز درست نہ ہوگی امام احمد رضا کا یہی قول ہے اور ایسا قبیح ہے کہ میں درست ہو جاؤ گے
 مگر مردہ ہے **باب** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ

ابن مسعود قال انه دخل المسجد فوجد النبي صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي خلف الصف وحده فاحمره ان يصعد قال النبي صلى الله عليه وسلم
 ولا تعد ترجمہ ہے کہ روایت ہے وہ مسجد میں گئے دیکھا تو حضرت کو کھڑے میں میں انہوں نے صنف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اس کے پیچھے اس سے زیادہ جرح نہ کرے گی (پھر سنا کہ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ **عن ابن مسعود** الخ

ولم يركع من الصف ثم مشى الى الصف فركع قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعد ترجمہ ہے کہ روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے صنف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صنف میں گئے رکوع کیا پھر صنف میں سے تم میں سے رکوع کیا تا صنف کے پیچھے
 آیا صنف میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ جرح نہ کرے اور یہ سنا کہ **ف** بعضوں نے ان سے کہی کہ میں نے
 اب ہمت دینا چاہتا ہوں پھر کیا ہو اب وہ کہہ کر نماز میں اپنے رکوع کے بعد اس کی ضرورت نہ ہو کہ صنف میں سے میں جہم نے یہ بھی فرمایا کہ

فہرست ابواب چارم سنن ابو داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ
۱۴۷	اذان پر اُجرت لینے کا بیان	۱۵۶	امامت کے فضیلت کا بیان	
"	وقت پہلی اذان میری تو کی لری۔	"	امامت کے نیندین ایک دوسری سے جھگڑی انہیں۔	
"	اندھے کے اذان کا بیان	۱۵۷	امامت کا مستحق کون ہے	
"	بعد اذان کے مسجد میں کل جانا منع ہے	۱۵۸	عورتوں کے امامت کا بیان	
"	مؤذن بعد اذان کے امام کو اُٹنے کا انتظار کرے	۱۶۰	مقتدی ناراض ہو کر امامت سے تو امامت کرنا	
"	تنبیہ کا بیان	"	اوسکو درست نہیں ہے	
۱۴۸	جب کبیر سوجاؤ اور امام تو لوگ بیٹھ کر امام انتظار کریں	"	ہر نیک کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان	
۱۴۹	جماعت کی تاکید	"	اندھی کے امامت کا بیان	
۱۵۰	جماعت کی فضیلت کا بیان	"	جو شخص الحقیقہ کے ملاقات کو کسی آدمی کو دیکھ کر امامت کرے	
۱۵۱	نماز کو پیدل جانے کی فضیلت	۱۶۱	امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی بیٹھ کر کھڑے ہو کر امامت کرے	
۱۵۲	انہیری راتوں میں مسجد جانیکی فضیلت	"	جو شخص نماز پڑھ کر آدمی پھر دوسری نماز پڑھنے کو گونجوا کر پڑھو	
"	جب وضو کر کے مسجد کو نماز کو کسی جاؤی تو آہستہ آہستہ	۱۶۲	امام بیٹھ کر نماز پڑھو تو مقتدی کیا کریں	
۱۵۳	ایمان سے جاؤی	۱۶۳	جب دو آدمیوں سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہاں کھڑا ہو۔	
"	جو شخص نماز کے لیے جاؤی پھر دیکھی جماعت ہو گئی ہو تو	۱۶۴	جب تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں	
"	اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملے گا	"	بعد سلام کے امام قنبل کی طرف سے پھر جاؤی	
۱۵۵	نماز کو بطور دور نامہ چاہیے	۱۶۵	امام فی جہان فرض پڑھتی ہو، وہاں نفل پڑھتا ہے	
"	مسجد میں عورتوں کا جانا	"	جب امام اخیر رکعت سے سر اٹھادے اور بیٹھ جاؤی	
"	نماز کو بطور دور نامہ چاہیے	"	پھر اوسکو حدیث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں	
"	مسجد میں دو بار جماعت کا بیان	"	مقتدی کو امام کے متابعت کرنا چاہیے	
"	جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاؤی پھر جماعت کھڑی ہو	۱۶۶	جو شخص امام کے پیچھے سر اٹھادے یا کھڑے ہو کسی غلطی کا بیان	
۱۵۶	تو دوبارہ پڑھ لیں			
"	اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دو بار پڑھ لیں			

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۶	امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جائیں گے کیا بیان	۱۶۵	جو شخص ایسا صنف کے پیچھے نماز پڑھے اور گامیان
"	کھینے کے پڑون میں نماز درست ہو	"	امام کو رکوع میں کہہ کر طبعی کار صنف پیچھے رکوع کرے
۱۶۷	ایک شخص کسے کہ پڑون کے پیچھے باندھ کر نماز پڑے	۱۶۴	ستر پڑ گامیان
"	تو کیا۔	"	جب لکڑی نہ تو زمین پر یا ایک ٹیکر کھینچ لے
"	ایک شخص نماز پڑھی ایک پڑون میں جس میں سے کچھ ہو	۱۶۳	اونٹ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان
"	شخص پر ہو۔	"	ستر پڑو کس چیز کے مقابل کرے۔
"	ایک کڑی بہت کر نماز پڑھنا کیسا ہے	"	بات کر نیوالے یا سونے والے کے پیچھے نماز
۱۶۸	جب کپڑا تنگ ہو تو اس کے روبرو کرے	"	پڑھنے کا بیان
۱۶۹	عورت کتنی کمپشرون میں نماز پڑھ سکتی ہے	۱۶۲	ستری سے نزدیک کھڑی ہو کر کیا بیان
"	عورت کو بغیر سر ڈھانکنے نماز درست نہیں ہو	"	اگر کوئی نمازی کے سامنے سو جائے تو کتنے گناہ ہو
"	سدل کے مانعیت	"	ہو کے۔
"	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنا	۱۶۱	نمازی کے سامنے جانکی مانعیت۔
۱۷۰	کوئی شخص جوٹا باندھ کر نماز پڑھے تو کیا ہا	۱۶۰	کس چیز کے سامنے نماز پڑھنا جائز ہے
"	جوئی اوبار کر اور جو تون سمیت نماز پڑھنے کا بیان	۱۵۹	امام کا ستر مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہو۔
۱۷۱	نمازی اگر اپنے جو تون کو اوٹا دے تو کہاں کہے	"	عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹے گا بیان
"	چھوٹی بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان	"	گندہ کے سامنے جانسی نماز نہ ٹوٹنا
"	بورے پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۵۸	کتے کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنا
۱۷۲	کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان	"	کسی چیز کے سامنے جانسی نماز نہ ٹوٹنا
"	صفین برابر کرنے کا بیان	"	
"	امام کے قریب نہا سنبھ	"	
"	و کے کہاں پر کھڑے ہوں	"	
"	عورتوں کے صفوں کا بیان اور صف اول میں	"	
"	شریک نہ ہونی کا بیان	"	
۱۷۳	امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے۔	"	

مستوفیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ تعالیٰ

کی وجہ سے باہر نہ نکلتے تھے کیونکہ انہوں کا باہر نکالنا درجین میں سے تھے۔ **عمر ابو حمید الساجی** کی عشتہ مراجعہ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے کر ان کے بعد ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا اقمہ فواللہ
ما کنت باکثرنا لہ تبعہ ولا اقلہ صلبہ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلاۃ یرفع یدہ حتی یحاذی بھا منکبہ یشتم بیکر حتی یقف کل عظم فی موضع معتدل ثم یقر ثم بیکر فی رفع یدہ
حتی یحاذی بھا منکبہ یشتم بیکر ثم یضع لہ یدہ علی کتفہ ثم یعتدل فلا یصل بیدہ ولا یقع ثم یرفع راسہ
فیقول سمع اللہ لرحمہ ثم یرفع یدہ حتی یحاذی منکبہ معتدلاً ثم یقول اللہ اکبر ثم یقول اللہ اعظم فی فیضان
جنبہ ثم یرفع راسہ شیخ رجل الیسی فیقع علیہا ویفتح اصابع رجلہ الخ سجد سجد ثم یقول اللہ اکبر ثم یرفع
و شیخ رجل الیسی فیقع علیہا حتی یجمع کل عظم الموضوعہ ثم یضع فی الخ فی مثل ذلک ثم اذا قام الی رکعتہ
کبر و یرفع یدہ حتی یحاذی بھا منکبہ کما کبر فی ذلک اقتراح الظلوعہ ثم یضع ذلک فی بقیۃ صلاۃ حتی اذا
کان السجدة التی فیہا التسلیم اخر رجلاه الی سحر وقد منق کما علی شفا لا یسرہ الخ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم ثم جمعی الی حیدری سور روایت ہر وہ صحابیوں میں ٹھہرے تھے ان میں ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا
میں تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں ان لوگوں نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ سیر و نہیز
کرتی تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سے پہلے آپ کی صحبت میں کون سی ابوجہش نے کہا ان میں یہ ایک ہے **ف** مگر یہ ضرور
کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت کرتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتی ہو اس لیے ہو سکتا ہے میں نے خوب غور کیا ہوا اور چمکی یاد رکھا ہوا وہ سب
خیال نہ رہا **ف** ان لوگوں نے کہا اہا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو نماز کے وقت
اپنے منڈھون تک پھیر کر پھر جب ایک ہڈی اپنے مقام پر آجاتی عندال سے نو آپ قرات شروع کرتی پھر کبیر اور دونوں اٹھاتا
موندھون تک کھس پر کوع کرتی اور دونوں ہنسیاں اپنے پڑ گھنٹوں پر رکھتا اور پٹ پیٹ کر فرار اور سر کو پٹ کر برابر کرتی تا کہ
نہ اونچا رکھتا پھر سر اٹھاتے اور فراتی سمع اللہ من حمدہ و نوا تھاتھاتے اپنے منڈھون تک سیدہ ہر کھڑے ہو کر پیر اللہ کے کھڑے ہو کر
کی طرف جھکتی تو دونوں ہاتھوں کو اپنے ہلکے ہاتھوں سے جدا کرتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجہ ہر اور بائیں ہاتھوں کو چپا کر اوپر پٹھتے اور سجہ کی وقت اپنی
اٹھاتی ہو کر کھڑے ہو کر سجہ کرتی اللہ کے کھڑے ہو کر پیر اٹھاتی سجہ ہر اور بائیں پیر کو چپا کر اوپر پٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے پر آجاتی (بعد اس کے کھڑے ہوتے) اور دوسرے رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے پھر جب رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتی اللہ کے
کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھاتے موندھون تک ایسا شروع نماز کی وقت اٹھاتے پھر فراتی نماز میں ایسا ہی کرتے جیسا کہ جب پیر سجہ ہر
فارغ ہوتے جبکہ بعد سلام تو اسے نکالتے بائیں ہاتھوں اپنا اور پٹھتے بائیں کے لیے پر۔ ان صحابہ نے یہ سن کر کہا یہ کون سی بیڑ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پر تھے **عمر محمد بن العاص** قال کنت فی مجلس مع ابی حمید الساجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکر و
صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فانہ ذکر بعض هذا الخ وقال فاذا ذکرکم امکن کفہ من رکبتہ

فرج بیدار صاحب مصر ظهره غنی فمکنه ناسه ولا صاحب نجده وقال فاذا اقعده في الكهنتين فقد عطف من اليسار
 ونص اليمني فاذا كان في الراية فمکنه بوب که اليسرى الى اليمين واخرج قد میده من ناحية واحدة ثم خرج من
 ثم وعاوی سو روایت ہی میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ صحابہ کے انہوں نے ان کی نماز کا ذکر کیا اور میں نے
 کہا پھر بھی حدیث بیان کی اور کہا جب اپنے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر سب کو
 غم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف دہنی بائیں منھ کو مڑا اور بلکہ سیدہ اقبال کی طرف رکھا جس پر رکعتوں کے بعد پھر توبہ کیا
 پانوں کو توبہ پر بھی اور سب پانوں کو کہہ کر کیا جب چوتھی رکعت کے بعد پھر توبہ کیا میں سر میں کڑھیں پر کھڑا اور دونوں پاؤں کو
 ایک طرف نکال رکھا **مسند بن عطاء** کہ جس کا یہ حال تھا کہ اس کا بطن بڑھا اور غنی فمکنه ناسه ولا صاحب نجده
 یا اهل اصحاب القبۃ ثم خرج محمد بن عمر بن عمار سے ایسا ہی فرمایا اور ان میں سے جو سب سے سجدہ کیا تو نہ پانوں کا تھون کو کھینچا یا
 زمین پر نہ بیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منھ کو کھینچ کر کیا **مسند بن عطاء** کہ وہ عیسا بن سیدہ کے ساتھ تھا کہ ان کا بیٹا تھا اور
 وہ کان میں ایسا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی مجلس میں تھا کہ وہ عیسا بن سیدہ کے ساتھ تھا کہ ان کا بیٹا تھا اور
 قال فینتم یرحمکم اللہ یحییٰ النکوحۃ فقال سمع اللہ لرحمۃ اللہ ربنا لک الحمد ورفعیہ قال اللہ اکبر شیعہ فانتصب
 علی کفیه وکتبہ علیہ عمامہ قد میده ہو سب سے کبیر جلس فوہد کہ نہ صلب الاخری ثم کبیر فجدد ثم کبیر فقام ولم
 یورث ثم ساءوا فی الشیء ثم قال جلس بعد ان کھتین جئے اذا دخلی اذان فیمض للقیام قام متکبیر ثم رکع لکھتین
 الاخرین ولم یکر التبرک فی التثانی ثم کبیر عباس بن عیاش بن سہیل ساعدی سو روایت ہو کہ وہ ایک مجلس میں تھو جس میں
 ان کی باپ جو صحابی تھو اور ابو ہریرہ اور ابو جریہ عادی اور ابو سعید جردی تھو۔ پھر بھی حدیث بیان کی کہ کبیر پیش کہا پھر آپ نے
 سر اونچا کیا رکوع کو اور فرمایا سمع اللہ من حمدہ اللہ ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اٹھالی پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا توبہ یا زمین
 پر پڑھیں تہلیل کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کو پھر توبہ سجدہ میں پھر کبیر کھی جب پھر تو سر میں پڑھیں اور ایک قوم کو کہہ لیا پھر پھر کبیر
 اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر میں پڑھیں اور کھڑے ہو گئی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بیان تک کہ کہا پھر پھر دو کھتین پڑھ کر جب کھتے
 کا ارادہ کیا پھر کھی اور کھڑے ہوئی پھر پھر دو رکعتیں میں اور نہیں ذکر کیا تو رک کا شیعہ میں (تورک کھتین میں سر میں پڑھیں کو اور
 وودہا لکون ایک طرف نکالیں تو رک **مسند بن عطاء** کہ جس کا یہ حال تھا کہ اس کا بطن بڑھا اور غنی فمکنه ناسه ولا صاحب نجده
 ذکر واصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلیٰکم بعدا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
 بعضہا قال ثم رکع فوجہ یدیه علی کفیه کانہ قایض علیہ ما وودہ یدیه فجاء فی عن جنبیہ قال ثم سجد
 فامکن الفہ وجمعتہ وشد یدیه عن جنبیہ وضع کفیه علی کفیلہ ووضعت کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی
 وضع کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی علی کف الیمنی
 وکتبہ الیمنی علی کف الیمنی وانشأنا صاحبہ ثم کبیر عباس بن سہیل سو روایت ہو کہ وہ عیسا بن سیدہ کے ساتھ تھا کہ ان کا بیٹا تھا اور

کہنے کا عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو میری کعبہ عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی شکل
 النضر بن غیر بنی السعد کا قال صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن طاؤس فی مسجد الحنفیہ فکان اذا سجداً السجدة الاولى فرمغ لہ
 منہ فرمغ یدیه تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلدہ لہ وھیت خالداً فقلدہ وھیت خالداً تصنع شیتا لم یجد
 یمنعہ فقال ابن طاؤس لایت ابی یمنعہ قال لای لایت ابن عبد اس یمنعہ ولا اعلم الا انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یمنعہ ثم حمیمہ بن کثیر سعدی ہر روایت ہر عمر بن عبد بن ہر عمر بن عبد اللہ بن طاؤس نے مسجد حنفیہ میں جب انہوں نے سجدہ
 کیا پہلا اور اپنا سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے انہوں نے اس کے سامنے من سے اس کا انکار کیا اور وہ جب بن خالد سے ذکر کیا وہ جب بن خالد نے
 عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتی ہو جو میں نے کسی کو کرتی نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے جو اب طاؤس کو یہ کرتی دیکھا
 اور طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس کو ایسا کرتی دیکھا اور میں نے ابن عباس کو ایسا کرتی دیکھا اور میں نے ابن عباس کو ایسا کرتی دیکھا اور میں نے ابن عباس کو ایسا کرتی
 تھوڑے اوائل میں پھر آپ نے دو سجدوں کے بعد سر میں ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا **ابن عمر** انہ کا ان اذا دخل فی الصلوۃ کبر فرمغ
 یدیه واذ اقام واذ قال سمع اللہ الخ واذ اقام من المکھتین فرمغ یدیه ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام ثم حمیمہ بن عمر ہر روایت ہر جب نماز شروع کرتی تو بیکہ کثرت اور دونوں ہاتھ اٹھاتی اور جب رکوع کرتی اور جب ہم عبد اللہ
 کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر ہر موتی و دونوں ہاتھ اٹھاتی اور بیان کرتی تھے فیصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ابو داؤد نے حدیث
 موقوفہ صحیح ہے نوع نہیں ہے دوسری روایت میں یوں ہے واذ اقام من المکھتین فرمغ یدیه ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہتے موتی و دونوں ہاتھ اٹھاتے چہا توں تک تیری ایت میں ہر بن ہر بنی کہا میں نے فرمغ سے پوچھا کیا ابن عمر بن عباس نے یہ فرمایا
 تجربہ میں ہی کہا بھگوتیا و انہوں نے اشارہ کیا چہا توں تک ایس سے بھی کچھ بھی نافع ان عبد اللہ بن عباس کا ان اذا ابتدا
 الصلوۃ یرفع یدیه حذو منکبیه واذ ارفع اسدہ من الركوع رفہما ذلک ثم حمیمہ بن عمر ہر روایت ہر عبد اللہ بن
 جب نماز شروع کرتی ہر ہر دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے منڈ ہوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتی تھو تو اس سے کہ انہوں کو اٹھاتے
 تھے کہ ابو داؤد نے یہ سوال کیا کہ کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اٹھاتی وقت اس سے کہ اٹھاتے تھے **تھوڑے** بلکہ اور کو
 بن ابی اسان روایت کیا ہر جب نماز شروع میں اٹھاتے تھے انہا ہی پر میں **ابن عمر** ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقام
 فی المکھتین کبر فرمغ یدیه ثم حمیمہ بن عمر ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تھے کہتے تھے
 و دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے علی بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کا ان اذا اقام الی الصلوۃ المكتوبہ کبر فرمغ
 یدیه حذو منکبیه ویرفع مثلاً ذلک اذا قضی قراتہ واذ اقام من رکوع ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من صلوۃ وھو قاعد واذ اقام من السجدة ینزل فرمغ یدیه کذا کہیں ثم حمیمہ بن ابی اسان ہر روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب من نماز کو کثرت موتی بیکہ کثرت اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے منڈ ہوں تک اور جب قرات سے فارغ ہوتے اور کو کراہ
 کرتی تو اس طرح انہوں کو اٹھاتے اور

انہوں نے کہا انہیں سب بار یکساں اٹھاتے تھے

جب رکوع سے سر اٹھائی تو اس طرح ہاتھ کو اٹھاتے اور بیٹھنی کچھ حالت میں ہاتھ کو نہ اٹھاتے اور جب دو کتین پڑھ کر دوسرے دو نو ماٹھ سے
طرح اٹھاتے اور بکیر کہتے۔ کہا ابو داؤدی ابو حمید سعدی کی حدیث میں ہے جب دو کتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بکیر کہتے اور دو نو ماٹھ
اٹھاتے نو ماٹھ تک بکیر کہتے تھے شروع نماز میں۔ اس کو بیان کر فرمایا عرض ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ روایت میں واد اقام السجودین
کرم اللہ وجہہ لہ روایت میں ہے کہ جب نماز میں دو کتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بکیر کہتے اور دو نو ماٹھ اٹھاتے

نے بھی واداعام من العتین میں چنا چھہم نے اسی طرح ترجمہ کیا ہے حضرت مالک بن الحویرث قال یت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یرفع یدیه اذا کبر واذ اکرع واذ ارفع راسه من التوجع حتی یبلغیہما فروع اذنیہ ^{ترجمہ} مالک بن الحویرث روایت
 ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر پڑھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب کوع کرتے اور جب کوع کرتے
 یہاں تک کہ پونچھ دو نو ہاتھ کا نوک میں ^{ترجمہ} حضرت مالک بن الحویرث کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہا تاک کہ پونچھ دو نو ہاتھ کا نوک میں

[illegible]

کرم طوقید یہ بیز کبتیہ قال فیہ لعلی ذلک سعدا فقال صدق اخو قل کما فضل عند انہام نابعد انی لعلی
علی الکبتین ثم اجمہ علیہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عبد الوہاب کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ہونو کو ناز سکھائی تو تیسری اور دو
تھامے جب رکوع کیا تو دونو ماتون کو جو رکرو دو گھنٹوں کو چھین رکھ لیا اسکو تطبیق کہتے ہیں اوائل اسلام میں ایسا ہی
یائے ہونو ہو گیا جس پر سعد بن ابوقحاص کہہ کر چھیننے کے کہ اسکو ہرگز نہ اڑنے دے اس پر ہونو نے ہاتھ اٹھا کر کہا

نہ تھے پھر کو حکم نہ دے دیا کہ گھنٹوں پر کہنے کا واجب من لیم یذکر الرضی عند الکعبی رکوع کی وقت مآخذ نہ
مانا کیا بیان حضرت عائشہؓ قال قال عبد اللہ بن مسعود الاصل بکرم صلاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلی
فی یلیدہ الاخرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاؤں پھر انہوں نے

پر ہی تو ماہرین اہل علم کے لیے کیا بارگاہ فیض شروع نمازمیں امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو تصحیف کیا ہو یا عدم
 تصحیف کے لیے کہ تین کے ابن مہین (اور حسن) اس حدیث کو تو مذی نے لیکن یہ حدیث معارض نہیں ہو سکتی اور احادیث صحیحہ
 وہ کہ جن سے زعم ثابت ہو اس واسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک بھی کیا ہو گا
 عبد اللہ بن مسعود کو بھی یاد نہ دوسری اچھ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکھیں تو کسی لازم نہیں آتا کہ اور وہ ان کی روایت غلط ہو جاوے

کہ جہاں صحابہ نے رفقہ یدین نقل کیا ہے اور میں نے ابن حضرت عمر اور علیؓ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم سے نقل کیا ہے کہ عشرہ مبشرہ کے اسکو روایت کیا ہے بخاری و کتاب رفقہ الیدین میں بیان کیا ہے کہ انیس صحابہ نے رفقہ یدین کی حدیثوں کو کیا ہے اور عبد اللہ بن مسعود یہ بعض سال مخفی رہ گئے ہیں شاید یہ بھی اور میں نے سید محمد حسین رحمہ اللہ سے دہستہ اور تفسیر کا نسخہ

ہونا وغیرہ ایک باوجود اسکی شک نہیں ہر کسی کو عبد اللہ بن مسعود کے کثرت اور وسوسہ ظلم میں اور ائمہ سنی میں رہی ہوا اسکا
 اور نام صحابہ۔ دوسری روایت میں ہر دفعہ یدیدہ فی اقل صرۃ وقال بعضهم مرقۃ واحدة یعنی ایک ہی بار تہہ دہنایا
 پہلی آری میں ہاتھ دہنایا **عن الدائم بن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فتحت الصلوة رفع یدیدہ الا ان یمن
 لایصح ترجمہ ہمارے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنی کالوں کے قریب پکڑ لیتے
ف اس حدیث کو کنیت کیا میں نے اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کھا اور بخاری نے اور اسکا اسناد میں شریک ہر
 اگر نقلی کیا کرتا ہے اسی فی فاطمی ثم لایعود کا لفظ کہدیا سفیان فی روایت کیا یزید بن اسد میں ہندیر جو ثم لایعود میں سفیان
 فی کہا بعد کو یزیدی کہا کہو فی ثم لایعود کہا ابو داؤد فی روایت کیا اس حدیث کو شیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید بن اسد
 لایعود میں کہا بخاری فی کتاب زعم الیدین میں کہا کہ ہم کیا اس حدیث میں سفیان نے ثم لایعود کے نقل کرنی میں اور ابن القطار
 فی بھی لکھا اور محمد بن نصر دوزی اور دارقطنی نے کہا ہم لایعود کی زیادت نہ کری۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہیں اور روایت
 ثقہ کی مقبول ہوتی ہر **عن الدائم بن مسعود** قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیدہ حین افتتح الصلوة ثم
 لکھ فی ہذا حق الفصح ترجمہ ہمارے روایت ہر کہا دیکھا میں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے ہاتھ دہنایا
 جب نماز شروع کی پھر نہیں دہنایا نماز شروع کرنے تک **ف** ابو داؤد فی کہا یہ حدیث صحیحین سے مگر اسکی صحیحینوں کے
 کوئی وجہ بیان نہیں **عن ابی ہریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوة رفع یدیدہ مدلاً ترجمہ ہمارے
 سی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونوں ہاتھ اٹھاتے لمبر کے **ف** وضع الیمن علی الیسر
 فی الصلوة دہنایا بائیں ہاتھ پر رکھنا زعم ابن مسعود **عن ابن مسعود** سمعت ابن الزبیر یقول سمعت القدرہ بن
 الید علی الیسر **ف** ترجمہ ہمارے زعم ابن عبد الرحمن ہے روایت ہر میں عبد اللہ بن الزبیر سے سنا کہ ہر برابر رکھنا تو دیکھا اور ہاتھ کو
 ہاتھ پر رکھنا سنت ہر **عن ابی ہریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع ید الیسر علی الیمن فوضع ید الیسر
 علی الیسر **ف** ترجمہ ہمارے ابن مسعود سی روایت ہر وہ نماز پڑھتی انہوں فی اپنا بیان ہاتھ دہننے کے اوپر رکھا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھا تو اوٹھا دہنایا بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا یا **عن ابی ہریرۃ** سمعتان علیاً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السنة وضع الکتف
 الکتف فی الصلوة **ف** ترجمہ ہمارے ابی جحیفہ سی روایت ہر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فی کہا سنت ہر رکھنا پہونچ کا دہری
 پہونچ پر نماز میں ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد میں عبد الرحمن اسکا
 کو فی ہر اور وضع الیسر امام الامام ابن خنیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا وائل جو سے کہ نماز پڑھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ساتھ اپنے اپنا دہنایا بائیں ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اسکی وجہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن
 کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے دہنایا بائیں ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے۔ بطل سینہ پر ہاتھ بائیں ہاتھ
 صحیح سی ثابت ہر مگر کیفیت اسکی یہ ہے کہ پورا دہنایا بائیں ہاتھ پر رکھا بائیں ہاتھ کی ہر کی اوٹھی بائیں ہاتھ کے ہر

[illegible]

ونفخته ثم یقرئ ترجمہ ابو سعید خدری روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات کو اوستہ نماز کی سطر کو تعبیر کہتے ہیں
 سبحانک اللہم وبحمدک وتعالیٰ سمک ولا الہ غیرک پہر لا الہ الا انتین بار کہتے ہیں اللہ سب کبیر اتین بار کہتے ہیں اعوذ باللہ
 السبعین علی من الشیطان الرجیم من ہرزہ ونفخہ ونفثہ بعد اس کے قرأت کرتی۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث علی بن علی کے حرج سے
 مرسل صحیح ہے وہم کیا اس میں جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہر اس حدیث کو اسناد میں بخیر بن سعید کلام کرتے
 تھے علی بن علی و فاعی میں اور کہا احمد نے نہیں صحیح ہے یہ حدیث انتھو مگر توشیح کے علی بن علی کے دیکھ اور ابن سعید اور
 ابو ذر نے اور روایت کیا یحییٰ نے اس دعا کو اس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن معمر سے **ع** عائشہ قالت کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوة قال سبحانک اللہ وحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ عرشک
 ولا الہ غیرک **ث** ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی فاعی سبحانک اللہ
 وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ سمک ولا الہ غیرک۔ کہا ابو داؤد فی اس حدیث کو عبد السلام بن حبیب سے کسے فی روایت نہیں
 کیا سوا ملق عن بنام کے اور بدیل سے سوا عبد السلام کو اور لوگوں نے نماز کا حال نقل کیا اور میں یہ دعا نہیں ہے **ف** عبد اللہ
 بن حبیب کو تقریب میں کہا ہے ثقہ حافظ مگر عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہی مگر چند حدیثیں خلاف ثقات کی روایت کرتے ہیں اسے
 شاید یہ حدیث بھی دن میں ہر بار اور شایعہ ہو اس پر سطر صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزا بادی فی **باب** **الصلوۃ** سے متعلق
 الاقتناح نماز کی شروع کرنے کی بات بیان **ف** سفر السعادت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو رکعت
 چپ ہوتے ایک میان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری تمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے ستر سی یہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
 کر لین اور پھر کھڑے اور انکو فرغت ہو جاوی پوری فاتحہ کے سنتے کہ یہ سطر دوسری ستر سی یہ غرض ہے کہ مقتدی اس
 ستر میں سورہ فاتحہ پڑھیں بعضوں نے کہا کہ دوسرا ستر بعد قرأت کو بتار کو ع کر نیو پہلے بھی تہیب ہر الم حمد اور ستر
 اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک ستر چاہیے بقیہ تعبیر تحریر کے تاہم ہر دو سطر **ع** الحسن قال
 سمرۃ حفظت سکتین فی الصلوة سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرا وسکتۃ اذا قرع من فاتحۃ الکتب **و**
 عند الکرمی قال فانک علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک اللہ الدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ **ث** ترجمہ
 حسن سے روایت ہے کہ سمرہ فی میں نے دو ستر یاد رکھے۔ یعنی دو جای چپ ہونا نماز میں ایک چپ رہنا تکبیر تحریر کے بعد قرأت
 تاک دوسری جب فاتحہ اور سورہ سے فراغت ہو کر ع کی وقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب میں کہا ہائیک
 میں ہے بن حبیب کو انہوں نے تصدیق کر سمرہ کے **ع** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت
 سکتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کا **ث** ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو
 کرتی ایک شروع نماز میں دوسری جب قرأت سے بالکل فارع ہوتے **ع** الحسن ان سمرۃ بن جندب عن عمران بن حصین
 تذاکر اخذت سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتین سکتۃ اذا کبر سکتۃ

اذا فرغ من قراءة غير الغنموب عليهم ولا الضالين حفظ ذلك مرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب
في ذلك الى ابي ابن كعب فكان في كتابه اليهما او في ردة عليهما ان سمع قد حفظ منكم شيء روت
هو كمره بن جندب اور عمران بن حصين ذكر كيا تو سمره نے کھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو کتب یاد کیں
ایک کتبہ تحریر مجیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے سکوٹا نادونون فی ابی بن کعب کو کہا انہو
فی جواب یاد کمرہ نے ہیک یاد کیا میں سمعہ قال سکتان حفظہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
فیہ قال سعید قلنا الفتادة ما هانان السكتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
بعد واذا قال غير الغنموب عليهم ولا الضالين ثم حمى سمره روایت ہی مجہود و سکوٹا دین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سکتی کہا فتاودہ سمرہ دو سکوٹا ہیں انہون فی کہا ایک جب نماز شروع کری دوسری جب قرات سرفراغ
ہو چکے ہیں کھا جب الضالین کھ چکے ہیں قرات سرفراغ ہوئی سے مجہود و سکوٹا کی قرات سرفراغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہی مجہود ابی ہریرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلوة سکن بیز الذکبیز القراءۃ
فقلت له یا ابا انت واجی ایت سکوٹک بیز الذکبیز القراءۃ اخبرنی ما تقول قال اللهم باعد بینی و بین
خطایای کما باعدت بین الشرق والمغرب اللهم اغفر لی خطایای کالتفریط الا بیض من الدنس اللهم اغفر لی
بالتلوی والماء البارد ثم حمى ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریر کیا تو سمرہ نے ہریرہ سے کہا
پھر قرات کرتی میں فی عرض کیا یا رسول اللہ فادھون آپ پر میری ان پاپ کیا کہا کرتی ہیں اسکو تین آپ فرمایا اہم
باعذینی آہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم فی اوسین سجای نفقی کے نفقہ ہر یون اللہم نفقی من الخطایا
کما یقی الثوب لا یقین من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والجر و اہر وہ یہ حدیث استقبح کی دعاؤں میں سے زیادہ
ہی اور ہر شایع فی اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم یزک الحمر بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم کو کہا
کر پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور کثر ال حدیث کا اور یہی مجہود بابت یار قوت ولأول اور کثر
روایت کر اور احادیث مجہود کی اکثر ضعیف ہیں **ع** انسان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولایکروہ و عثمان کا تو ایفستھون
القراءۃ بالحمد لله رب العالمین ثم حمى انفس روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر عثمان قراءۃ شروع
کرتی تھو الحمد لله رب العالمین کے ساتھ **ف** نیز بسم الله الرحمن الرحيم پکار کر نہیں پڑھتے تھے **ع** حائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العالمین وكان اذا کبر لم یفتتح باسمه ولم یفتتح
وکن بنی ذلک وكان اذا فرغ من الركوع لم یسجد حتى یستوی قائما وكان اذا فرغ من السجود لم یسجد حتى یستوی
قائما وكان يقول فی کل سجدتین للتحیات وكان اذا جلس ففرش رجله اليسرى وفتح يده اليمنى وكان یسجد
عن عق البشیر ان عن فرقة السبع كان یختم الصلوة بالسلم ثم حمى حضرت عائشہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مثلاً ذلک وکان فی الخصال من اَوَّل ما انزل علیہ المَدِیْنَةُ وکان یبایع من اخذ من کل من انزل من القرآن کانت قصته
شبهه بقصته باقتضت انها کما فی ارضه ناک ووضعتھا فی السَّجْع الطَّوْلِ واکتفی بکما سطر لیسلم الله
الرحمن الرحیم ثم یخبر فی فیہ فی روایت ہر مینے سنا ابن عباس سے کہ کثرتی میں نے حضرت عثمان سے کہا تم فی سورہ
برأت کو جو میں نے پڑھے ہر **ف** میں دو سو تین کو کہتے ہیں جبکہ آیتیں دو سو سے زیادہ ہیں **ف** انفال سے حالانکہ
وہ مثالی نہیں ہے **ف** مثالی وہ سورہ میں جو میں نے چھوٹی میں **ف** اور تم انفال کے تین سو تون میں کر دیا **ف**
جبکہ ہم طویل کہتے ہیں بقرہ - آل عمران - النساء - مائدہ - انفال - اعراف - توبہ - یونس - طہ -
کہ سورہ انفال چھوٹی سورہ تھی اور کئی سو تون کہتے ہیں کیونکہ یہ **ف** اور انفال اور برأت کو جو میں نے سنا
یہ بھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیتیں اور آیتیں پ کتاب کی بلاتی اور اس کے ذیلی اس آیت کو فلا فی سورہ برأت
رکھ جس میں فلاں قصہ کو ہے اور آپ ایک ایک دو آیتیں اور آیتیں آپس سے فرمایا کرتی اور انفال مدنی کو کہتے ہیں اور
اور برأت آخر میں اور برأت کا قصہ انفال کے مشابہ ہے دو تون سورہ میں جہاد اور تعلقات جہاد کا ذکر ہے
اور جو کماں ہوا کہ بروایت شاید انفال میں داخل ہے اس طرح میں نے انفال کو سب طویل میں کہا اور دو نو کے سچ میں سب سنا
الرحمن الرحیم **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب اللہ ہر صورت کی چیز ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور
چوڑی دینی پر جواب یہ ہے کہ اسے بڑھونا نہیں چاہتا بلکہ سب فصل کے لیے مقرر ہوئی ہو جیسا اگلی آہے۔ دوسرے روایت میں
غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولہ یسین لانا انھا منہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں
کیا کہ سورہ برأت انفال میں ہے کہ - کہا ابو داؤد نے کہا شیخ اور ابوباک اور قتادہ اور ثابت بن عمار نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سب آیتیں کچھ یہاں تک کہ سورہ نخل اور **ف** کیونکہ سب اللہ الرحمن الرحیم سورہ نخل کے جز ہے
اور سورہ تون کے **ف** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یفر فی فصل السَّوَاة حتی تنزل علیہ بسم الله
الرحمن الرحیم ثم یخبر ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ سب اللہ الرحمن
رحیم آپ پر اترتی **ف** تحقیق الصلوٰۃ الامجدیہ کو عی عادتہ نماز میں پیش آئے تو جلدی بڑھ لینا اور
عمر ابو قتادہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اقامہ الصلوٰۃ وانا امر بان احول فیہا فاسمع
یکاد الصبی فاجنح کاحیة لان اشوق علی امۃ ثم رحمہ فی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فی فرمایا میں نے
میں نماز میں اور قصہ کہ تارن تراش زیادہ کرتا کہ (غیر طویل صلوٰۃ کا) پھر کچھ کار فرما سنا کہ نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاکہ
کرزی اسکا مان **ف** ملاحظہ فقہ الصلوٰۃ نماز میں کہتے ہیں کہ بیان **ف** عمر بن خطاب قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان النجلی ینصرف عما کذب الہ عن صلاتہ تسعھا اثمھا سبعھا سبعا سبھا سبھا
لنعم لیسفہا ثم رحمہ عمر بن عباس سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فرمایا کہ نماز پڑھ کر دیتا ہوں حالانکہ رسول

بعضی بر آب یک بند کشتی خدا کی جو حکم سوا ده لگوون کو پوچھا دیا اور بخاس بنے ہاشم کو کوئی حکم نہیں یا سواتین بادیوں کو ایک تھوڑا
 کابل کر نیکا دوسری زکوۃ لینو کا تیسری گدے کو پوچھی جفت نہ کر نیکا **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سنی کی پچھو دو کھڑی ہو کر پوچھو معلوم
 نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات کرتے ہی فہرہ و عھر میں **ع** ابن عباس قال کادری کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
 فی الظہر العصر **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے مجھ کو نہیں معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں کچھ پڑھتے تھے یا نہیں **ف**
 یعنی ہقدر آپ پڑھتے تھے بالکل آواز نہیں آتی تھی یہ حدیث روید پر اوس ناول کو جو بھی مذکور ہوئی **یا** **ف** بقدر القراءۃ فی المغرب
 مغرب میں کون سی سورتیں پڑھی **ع** ابن عباس ان ام الفضل نبی الخالت سمعته وهو یقرأ والمرسلات **ع** فافعالک
 یابنی لقد ذکرنی یقرأ ناک هذه السورة انھا الاخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بها فی المغرب **ع** ترجمہ
 ابن عباس کی روایت ہے ام الفضل نے اذکو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتی تھیں تاکہ اہل گھر پڑھ سکیں تم نے مجھ کو یاد دلادیا اس وقت کو پڑھ کر میں نے
 پھر سورت سب سے آخر میں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اسکو مغرب میں پڑھاتا تھا **ف** ابن عباس کی روایت کیا ابن عمر
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے رات کو مغرب کے نماز میں قل یا ایہا الکافرون اور قل یا اعدیہ **ع** جب یہ منقطع **ع** قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ع** ترجمہ میں نے حکم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الطور
 سورۃ یوسف پڑھتے تھے مغرب میں **ع** مروان بن الحکم قال لانی زید بن ثابت یحاکمک تقرأ فی المغرب بقصار المفضل وقد
 رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطول الطویلین قال قلت ما طول الطویلین قال الاعراف والاخر
 الاعراف فسالنا ابن ابی ملیکۃ فقال الحامق قبل نفسه المائدة والاعراف **ع** ترجمہ مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ
 انی کہا تم مغرب میں چوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو بڑی سورتیں پڑھتے دیکھا اور ان
 کہا وہ کون کون سی سورتیں ہیں انہو نے کہا اعراف اور انعام ابن جریر نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتیں کون سی ہیں انہو نے اپنے
 دل سے کہا مائدہ اور اعراف **یا** **ع** ابن عباس فی التخصیص ما مغرب میں چوٹی سورتیں پڑھتا تھا بیان **ع** هشام بن عروہ ان اباء
 کان یقرأ فی صلاۃ المغرب نحو ما تقرؤن والاعراف وحمۃ السورۃ **ع** ترجمہ شام بن عروہ سے روایت ہے انہو کی باپ بن ابی زبیر
 مغرب کے نماز میں سورۃ یوسف پڑھتے تھے سورۃ یوسف اور العادیات یا مائدہ اور اعراف سے معلوم کہ وہ حدیثیں یہ
 مائدہ اور اعراف یا انعام پڑھنے کی منوہ میں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے **ع** عبد اللہ بن عمر بن العاص اند فی صلۃ المفضل
 سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ الا وقل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ الناس یحاکمک فی المکتبۃ **ع** ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن العاص
 کہا مفضل میں نے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک جننی سورتیں میں چوٹی یا ثری میں نے ایک ایک **ع** رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھا پڑھتے تھے نماز میں **ع** ابن عثمان التھمالی اند فی صلاۃ المفضل **ع** فیصل اللہ احد **ع** ترجمہ ابن عثمان
 اندی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود مغرب کے نماز پڑھتا ہی اوس میں قل ہو اللہ یحییٰ **یا** **ع** ابن عباس سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ
 فی الکھدین **ع** سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ **ع** ابن عباس سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ **ع** ابن عباس سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ **ع** ابن عباس سئل عن صغیرۃ وکبیرۃ

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھائی جہری آپ قرات سے نہ کئی (لوگوں کی قرات کو سب سے) جب نماز ہو فارغ ہوئی تو ہمارے
طرف مخاطب ہو کر اور پوچھا کیا تم پڑھا کرتی ہو جب میں پکار کر پڑھتا ہوں بعض لوگوں نے ہم میں سے کہا ہاں ہم تو ایسا ہی کرتے
ہیں آپ نے فرمایا تم پڑھا کر جب ہی میں کہتا ہوں کیا ہوا ہو مجھ کو کوئی چہیت لیتا ہے قرآن مجید سے تو مت پڑھا کر قرآن کو جیت
جہر کیا رون سوا سوہ فاتحہ کے **عن عبد اللہ بن مسعود** قال کان مکحول یقرأ فی المغرب والعشاء
والصبح بفتح الکتاب کل رکعة سراً قال مکحول قرأ فیما جہر بہ الامام اذا قرأ بفتح الکتاب یسکت
سراً فان لم یسکت اقرأ بفتحہ و بعدہ لا یتکلم کما علی حال **ترمذی** صحیحہ سے روایت ہے کہ
راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑھتے تو مغرب و عشاء اور فجر میں ہر رکعت میں اُسے یہ کہتا مکحول نے اگر انام سورہ فاتحہ پڑھ کر کہہ کر
جہری نماز میں تو اس وقت سورہ فاتحہ پڑھ لے اُسے یہ اور جو سکتہ مری تو انام سے پہلے یا اس کے ساتھ یا اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ لے
چوڑی باب منزل القراءۃ اذالم یجہر جہری نماز میں قرات نہ کر نہ بیان **عن ابی ہریرۃ** ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلاۃ جہر فیہا بالقراءۃ فقال اهل قراءۃ مع احد منکم انما فقال
رجل نعم یا رسول اللہ قال فی اقول ما لی انا ذی القرآن قال فانت ہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فیما جہر بہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ من الصلوات حیث معوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترمذی صحیحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ
قرات کی تھی ابھی ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی میں کہتا ہوں کیا ہوا ہو مجھ کو کوئی چہیت لیتا ہے
راوی نے کہا میرے لوگ باؤاؤ قرات جہری نماز میں جب سے یہ سننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن ابی ہریرۃ** قال
کی اور سورتوں کے پڑھنے سے تو موافق ہوئے یہ حدیث عبادہ کی حدیث ہے اور جیت نہیں ہی اس میں اس شخص کو جو فاتحہ
پڑھنے کو منع کرتا ہوا امام کو چھو **عن ابی ہریرۃ** یقول صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ نظر انما الصبح
بعناہ الی قولہ ما لی انا ذی القرآن **ترمذی** صحیحہ سے روایت ہے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے
پھر روایت کیا حدیث کو اسی طرح جیسی اوپر گزری یہاں تک کہ فرمایا کیا ہوا مجھ کو میں چہیتا جاتا ہوں قرآن سے مسدود روایت ہے
یہ فانت ہی الناس عن القراءۃ فیما جہر **ترمذی** صحیحہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے قرات چوڑی جہری نماز میں پڑھ کر
سہ سے انہوں نے نہری سے روایت کیا یہ قول ابو ہریرہ کا اور داؤدی کے روایت میں یہ قول زہری کا ہے فاعظ المسلمان
بذلک فلیکونوا یقرؤن معہ فیما جہر بہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس وقت سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز میں
قرات نہ کرتے تھے کہ ابوداؤدی میں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے سنا کہ تیرے فانت ہی الناس نے یہ کلام ہے **باب** من
سأما القراءۃ اذالم یجہر جب سے نہ تو قرات کرنا چاہیے **عن ابن مسعود** ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء رجل فخر لخصہ بسم ربک الاعلیٰ فلما فرغ قال انیکم قرأ قالوا اجل قال قد عرفناک بعضکم خا لجنبہا

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کی ناز پر ہی ایک شخص نے اپنے سر پر سجہ بیک الا علی پڑھا
 جب آپ ناز سے فارغ ہوئے پڑھتا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ کو فرمایا میں بھی سمجھا۔ تم میں سے کبھی قرآن مجید
 نہیں لیا ابو الولید کی روایت ہے کہ میں نے کہا میں نے قنادہ سے کہا کیا سعید بن نہیں کہا جب وہ ان پڑھا جاوی تو چپ کانہوں
 نے کہا جب ہو کہ پکار کر پڑھا جاوی ابن کثیر کی روایت میں ہے کہ میں نے قنادہ سے کہا قنادہ سے شایدا حضرت عائشہ کی قنارت کو پڑھا جانا قنادہ
 نے کہا اگر برا جانتو اس سے منع کرتے حضرت عثمان بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم الظفر المقتل
 قال لیکم قرآن سجہ اسم ربک الا علی فقال رجل انما فقال علمت بعضکم خالفنی ہا ترجمہ عمران بن حصین کی روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کی ناز پر ہی جب فرات پانی تو پہنچا سجہ اسم ربک الا علی کس نے پڑھا ایک شخص نے بولنا کہ
 پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گیا مجھ سے کلام اللہ پڑھا جاتا ہی ہے **باب** ماجئ فی لاجی لا یجئ من العنبر لیسہ امی اور عجمی کو
 کتنی قنارت کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو ان پڑھ ہو اور عجمی وہ جو عرب کا مشیو الا نہیں ہو اور ملاؤنگا ہو **عمر بن عبد اللہ**
 قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقرأ القرآن وفيهنا الاعرابي والعجمي فقال اقروا فكل حسنة
 سيحیی اقام یقیمہ کہما یقام القدح سیستجملونہ ولا یتاجملونہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہماری ادب پر نکلی اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں عربی و عجمی لوگ بھی تھے اور پر ویسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو
 اچھا تو قریب ایسی قومیں پیدا ہو گئی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کر لیں یعنی جو بد میں مبالغہ کر لیں گے جلدی پڑھیں گے اور حضرت
 کو ترجمہ کر دیا جلدی دینا میں اور کلام بد لایا تو کچھ اور آخرت میں ان کو ثواب نہ ملے گا **عمر بن عبد اللہ** قال خرج علينا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقرأ فقال الحمد لله كتاب الله ولقد وفقكم الاحمر وفقكم الابيض وفقكم
 الاسواق و قد قبل ان يقرأه اقام یقیمہ کہما یقام القدح سیستجملونہ ولا یتاجملونہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ادب پر نکلی ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہو اور پڑھو غالی ہر مذہب اور
 اور سیاہ و سفید عربین و عجمیوں کو چھوڑ کر کسی قوم میں ادب کی اور قرآن کو مضبوط کریں گے جیسی تیر درست کیا جاتا ہے ہر دین میں
 اور کلام بد لایا لیکن عجمی کو نہ کہیں کہ **عمر بن عبد اللہ** بن ابی اوفی قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني
 استطيع ان اخذ من القرآن شيئا فاعلمنه ما يجئني منه فقال قل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
 ولا حول ولا قوة الا بالله قال يا رسول الله هذا الذي قال قل اللهم ارحمني وارحمي و جافه واخذ
 فلما قام قال هكذا ابدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فخذ هذا البعد من الخبيث ترجمہ عبد اللہ بن ابی
 سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بولایا یا رسول اللہ میں نے قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھ کو بھی بتلائی جو قرآن
 سے کافی ہو اپنے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ لا اله الا اللہ کبیر ولا حول ولا قوة الا باللہ وہ شخص بولایا تو اللہ کی تعریف
 ہی میری قنارت کر لیں بتلائی آپ نے فرمایا کہ اللهم ارحمني وارحمي و جافه و عافني و اهدني اے پروردگار مجھ پر رحم کر اور مجھ پر روزی و اور تھوڑے

اور ہدایت کر چکا جب وہ اودھتا تو اس نے ہاتھ بٹا کر اشارہ کیا (یعنی میں نے بڑی دولت کائی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اس کو کیا
 رکھنا پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بٹا کر اشارہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا جس کو کوئی سوت قرآن کی یاد نہ ہو کہ وہ
 نماز میں پھر یہ کیا کریں اور سوت ہر جاہو کی بعضوں نے کہا یہ درود یعنی کہ یوسلیم ہے نماز میں قرآن پڑھنا بہت پڑھنا ضروری
عمر بن عبد اللہ قال کاننا صلی اللہ علیہ وسلم فیما وقعنا و نسبح کما و سبحنا کریمہ جابر بن عبد اللہ کہہ ہام
 نقل نماز میں کہہ کر اور سوت دعا کرتی تھی اور رکوع سجدہ میں تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نقل نماز میں قرأت و عرض نہیں
 ہر دو روایت میں **ف** قال کان الحسن بن علی الظہری والعصی اماما و خلفا امام نقبا حنفیہ و کتابا و تسبیح و یکبر فیہما قال
 قاضی الذاریات **کریمہ حسن** قرأت کرتی تھی ظہر اور عصر میں امام ہونے کی صورت میں ایام کریمہ میں نیکی صورت میں سورہ فاتحہ کی
 تسبیح پڑھتے تھے اور بحیرہ اور تہلیل سورہ فاتحہ اور الذاریات کہ مقدار ایک **باب** مسلم التکبیریں تکبیر کون کون سے مقام پر پڑھ کر نماز میں
عمر بن مطرف قال صلیت انا و عمر بن حصین نخلف علیہ زلیخا لیس علیہ اللہ عندہ فکان اذا سجد کبر و اذا رکع
 کبر و اذا نهض من رکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمر زبیر کے وقال الحمد صلی علیہذا اوقال لقد صلیت انا هذا
 قبل صلاۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **کریمہ مطرف** سے روایت میں ہے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المؤمنین
 علیؑ کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو بحیرہ کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اڑھتے تو تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ
 ہوئی تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے **عمر بن ابی بکر** نے عبد اللہ بن
 ابی سلمہ ان باہرہ کا ایک جہنمی کل صلاۃ میں ایک توبہ وغیرہ ایک بن حنیفہ سے کہہ دیا کہ خیر کچھ نہ کہے کہ یہ کہتا ہے کہ
 سمح اللہ محمد **نہ** یقول ربنا وک الحمد قبل البسجد **نہ** یقول اللہ اکبر جیڑھوئی ساجد **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع **نہ** یکبر
نہ یکبر جیڑھوئی بسجد **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع **نہ** یکبر جیڑھوئی رفع
 یخرج علی الصلاۃ **نہ** یقول جیڑھوئی **واللہ** نفسی بید ان لا یمن کہ شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا
 لصلاۃ حنفیہ فارقالدنی **کریمہ** ابے بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابابکرؓ نے تکبیر پڑھتے تھے ہر نماز میں فرض میں اور غیر
 فرض میں پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو گھڑی ہوتی تھی پھر رکوع کی وقت تکبیر پڑھتے تھے پھر سمع اللہ من حمدہ کہتے بعد اس کے ربا واک الحمد
 سجدہ سے پہلے جب سجدہ کو پہنچتی **اللہ اکبر** کہتے پھر جب سجدہ کی سر اڑھتے **اللہ اکبر** کہتے پھر جب سجدہ میں جانی گھٹی **اللہ اکبر** کہتے پھر جب
 سجدہ سے سر اڑھتے **اللہ اکبر** کہتے پھر جب رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے اڑھتے تو **اللہ اکبر** کہتے ایسا ہی ہر رکعت میں کرتے تھے نماز میں فارغ
 ہونے تک بعد اس کے کہتی تھیں حمد خدا کی میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں ہر ایک اپنے ذمہ کو اختیار کیا
عمر بن عبد الرحمن ابنی اند صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتیم الذکبید **کریمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے
 روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پڑھتے تھے تمام نہیں کرتے تھے بحیرہ کو کہہ ابو داؤد نے اس کا سطر لکھا ہے کہ
 جب کہ وہ سر اڑھتے تو تکبیر نہیں کہتے تھی بلکہ سمع اللہ من حمدہ کہتے اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہیں کہتے تھے تکبیر سجدہ پڑھتے

[illegible]

[illegible]

اول سوچا کہ کیا اور کہینو کو جہاد کیا یا نہ کیا کہ ہر ایک عضو پر تمام پرچم کیا چھڑ سہم سہم جہاد کہا اور کہہ کر سوئی بہانہ کہ حضور
 قسم کیا پر اللہ کہہ اور جہاد کیا اور دونوں کو زمین پر کہا اور کہینو جہاد کہینو نہ کیا چھڑ سہم سہم جہاد کہا اور کہینو جہاد کہینو نہ کیا چھڑ
 یا نہ کیا کہ ہر عضو پر تمام پرچم کیا چھڑ دوبارہ ایسا ہی کیا پر جہاد کہینو نہ کیا چھڑ سہم سہم جہاد کہا اور کہینو جہاد کہینو نہ کیا چھڑ
 علیہ السلام کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لایتمھا صاحبھا تتم من قنوتہ
 جسکی فرض ناقص ہو گے تو وہ نقصان غفلت میں ہو گیا اور کیا جاوے گا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لایتمھا صاحبھا تتم من قنوتہ
 مزید قال الذی یتمھا صلوۃ قال فسنبتی فانتبت لہ فقال لای فی الاخذ بک حدیثا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال یونس ولحسبہ ذکرہ غلبتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیمۃ من اعمالہم
 الصلوۃ قال یقول بنا عزوجل اللہ اکبر فہو اعلم انظر فی صلوۃ عبدک اتمھا ام نقصھا فان کانت تامة
 کتبت لہ تامة وان کان انتقص منہ شئنا قال انظر اهل العبدک من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتوا العبدک
 خربۃ من تطوع ثم توخذوا لہ اعمال علی ذلک ثم حمہ انس بن حکیم ضبی ابن زیاد بن ابیہ کا خوف کر کر دینا میں اے
 وہ ان ابوہریرہ سے اُنہوں نے اپنا نسب انہی کو لگایا وہ ان سے ملے لیکن ابوہریرہ نے ان کو کہا اے حبان میں تجھے کو کیا
 حدیث بیان کروں اُنہوں نے کہا کیوں نہیں بیان کر دانتہ پر رحم کر یوں نے کہا میں بھی سمجھتا ہوں کہ اُنہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا اپنے فرمایا اول سب علموں میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا فرمودہ
 جل جلالہ فرشتوں سے فرما دینا حالانکہ وہ خوب جانتا ہی دیکھو میری بندگی کی نماز کا کیا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب کما جاوے گا
 اور جو ناقص ہو گے تو اس جل جلالہ فرشتوں سے فرما دے گا دیکھو میری بندگی کی نماز کا کیا ناقص اگر ناقص ہوگا تو پورا ثواب کما جاوے گا
 پورا کر دیکھ تمام اعمال کا بھی حال ہوگا **باب** مثل انکوة اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزوں
 کی تکمیل ہو گے **باب** تسمیۃ اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الدعوی قال ثم الزکوة مثل ذلک ثم توخذنا
 الاعمال علی حسب ذلک ثم حمہ تسمیۃ داری سے بھی ایسا ہی روایت ہوا میں اتنا زیادہ کہ میری زکوۃ کا بھی حال ہوگا کچھ
 تمام اعمال کا حساب سے طوری ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونو گھٹنوں پر ہاتھ کہنا رکوع میں عمر مضرب
 بن سعد قال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیثک بکبیر کبیر فی غزاک فقلت فقال لا تصنع لہذا فاناکنا نفعلہ
 قہمینا عن ذلک ثم انما نضع الیدینا علی الرکبتین ثم حمہ مضرب بن سعد روایت ہو میں نے نماز پڑھی اپنی بائیں پہلو میں
 تو میں نے دونوں ہاتھ کو دونو گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا (اسکو تلبیس کہتے ہیں) میری بائیں بعد بن قنوت نے مجھ سے کیا اس
 پھر میں نے ویسا ہی کیا اُنہوں نے کہا رت لڑا یا پہلو میں بھی ایسا ہی کرتے تھے بعد اسکو کہو مانعت ہوئی اسکو احکم واکثرو
 پر ہاتھ کہنا کچھ محمد اللہ قال اذا رکع لحدکم فلیقر ذرا عیدہ الفخذیہ ولیطبق بین کفہ فکان فی انظر الی
 اختلاص اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمہ عبد اللہ بن عمرو کہ جب فی تم میں رکوع کرے تو دو ہاتھ دلائل

فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی لا علی ثم رفع رأسہ فسجد وکان یقول فیما بین السجودین سبحانہ وکان یقول
 رب اغفر لی فصلی السبع رکعات فخرافہ من البقرة وال عمران والتساء والمائدة وکان انعام شاکت عبدہ
 ثم حمیدہ فی روائتہ ہون فی دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کورات کو نماز پڑھتے ہوئے اپنے اکسب ترین باب کہا ذوالملکات البحرین البحرین
 وخطمہ بھر اپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اسکی رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان رب العظیم سبحان رب العظیم کہتے رہے
 پھر اپنے رکوع سی اور دہایا تو قریب قریب اتنی ہی دیر تک کہ ہر رکوع ربی الحمد کہا کہی پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے رکوع
 سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا کہی پھر سجدہ کر سر اٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھ رہے قریب قریب اسکی جتنی دیر تک سجدہ میں رہے
 تھم اور رب اغفر لی کہتے رہے اس طرح اپنے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ یا
 انعام پڑھی شک ہو شکر یا اللہ العالی المکرم والستجد رکوع اور سجدہ میں دعا کر نکایا ان عمر ابی صبر علیہ السلام
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انک صلیکون العبد من ربہ وهو حسبک فاکتسوا الدعاء ثم حمیدہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدہ میں تو دعا دیا وہ کیا کرو اس میں فت سجدہ پڑھتے رہے
 ہر دو اسمیں انتھا دیکر کا تواضع اور انحرار ہر اسو طر کہ خدا کو بہت پسند ہو اور ہرگز اسکو اور انہیں کہ سجدہ سو اسکو کسی دوسرے کوئی کہا
 جادو جب کسی شخص نے پڑھ دیکر اسکو سجدہ کرتا ہے تو اسکو پڑھ دیکر اس نہایت قریب نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہے اس وقت ضرور دعا
 کرے کہ قبول ہوئی عمر ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستار والناس صنفوا خلف ابیکر فقال انھا
 الناس لم یمنع من ان النبوة الا الرضا الصالحۃ براہا السلام وتزلیلہ والی نہایت ان اقرار کاگوا وساکلا
 فاما المکرم فی حقہ فیما السجود فاجتہدوا فی الدعاء فقین استجاب لکم ثم حمیدہ عبد اللہ بن عباس
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ اور دہایا اپنی بیاری میں حضرت عائشہ کو جگری کا جس میں آپ شریف کہتے تھے دیکھا
 تو لوگ صفت باندہ ہوئی میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اپنے فرمایا ای کو گونہوت کی خوشخبری دیں والی بیرون سو اب کوئی چیز نہ رہی کہ نہ
 نبوت ہی ختم ہو گئی سوائے ایک کے جسکو سلمان آدمی دیکھ با اسکی دسلی دروسر او کچھ اور بیچکوا مانت ہوئی کلام سر پڑھنے کے رکوع
 یا سجدہ میں رکوع میں پڑھ دیکر کی برائی بیان کرو اور سجدہ میں کو شش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کرے اور عمر عائشہ
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکران یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحان اللہ ربنا و یحمدک اللہ اعظم
 تبارک والقرآن ثم حمیدہ حضرت عائشہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدہ میں سبحان اللہ ربنا و یحمدک
 اللہ اعظم فرماتے اور قرآن کو یہی سن کر تے فت بغیر قرآن میں جوا یا ہر شہر سجدہ رکوع اسکو مغفرہ پالی کہ پڑھتے تھے تعریف ہے اور
 منقرت نامک اس سے اسکی بھی سنو میں عمر ابی حمزہ رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللہ اعظم فی ذنبی
 دقہ وجلہ واولہ وآخرہ زاد ابن السرح وعلا نیتہ وسرکہ ثم حمیدہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سجدہ میں یہ دعا کرتے اللہ اعظم فی الخ یا خدا بخش تو میری گناہ چھوئی اور بری اور اگلی اور پچھلی اور کمال اور چھ پر عمر عائشہ قالت

[illegible]

بن علی شوکانے فی ثل الاول طارمین کی ہرمن شاد فلیرج الیہ اور حدیث باب ہر جو چہ پورے ہستند لال کیا ہر اس امر پر یک
 رکوع ہر یک رکعت ہر یک سجہ استدلال ضعیف ہو کیونکہ اس تقدیر سے عدل حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ و در طرہ لازم آتا ہر اول لفظ رکعت میں کہ ہر
 ہر مراد رکوع لینا ہر تا ہر دوسری لفظ صلوة میں کہ اوس ہر مراد رکعت لینا ہر فی ہر باب **وَصِفَةُ السُّجُودِ** سجہ ہر میں کون کون ہر مخصوص
 ہر گنا چاہیے **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال احد امنیہ تکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعتہ و
 یکھشعل و لا یقول ہر حمیمہ ابن عباس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجہ کرنے کے سات اعضا پر رنہ اور دونو
 ماتہ اور دونو گھٹنہ اور دونو بانوں پر اور منہ کیا بانوں کے اکٹھا کرے اور کپڑوں کو ہر ہر تا ہر **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ
 اللہ علیہ وسلم قال امرت فیما قال امنیہ تکم ان یسجد علی سبعتہ ارب ہر حمیمہ ابن عباس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 فرمایا سات اعضا پر سجہ کرنی کا **ف** گر منہ میں پیشانی اور ناک دونو داخل ہیں لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجہ درست ہے
 اگر پیشانی گھٹنا ضروری کیونکہ سجہ کی مغربہ پیشانی کی متنی نہیں ہوتے۔ بانوں کا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ میں یا جو بانہ لٹکا
 نما زمین کردہ ہے اس طرح کیونکہ جو بانہ سینا خاک سے بچانے کیلئے **عن العباس** عن عبد الطالبہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول اذا یسجد العبد یسجد و سبعتہ ارب جھہ کفہ و کتابہ و قد صاہ ہر حمیمہ حضرت عباسؓ کی روایت ہے
 انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناؤ کی جب بندہ سجہ کرتا ہر اوسکی ساتھ سات اعضا اوسکی سجہ کر میں ہر اور دونو تہیدیان اور
 دونو گھٹنہ اور دونو بانوں **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان یسجد علی لوجہ و اذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
 یدیه و اذا رفع فلیضع یدیه ہر حمیمہ ابن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو ہاتھ سجہ کرتے ہیں جس پر سجہ کرتا ہو جب کی
 تم میں سے انہا میں ہر ہر رکھ کر دونو ہاتھ سجہ کی ہے اور جب ہر ہاتھ کو سجہ کرنا ہر دونو ہاتھوں کو بھی اٹھا دے **ف** یہ حدیث ہر توفیق
 ابن عمرؓ پر لکھے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجۃ علی الارض** و الحیمہ ناک اور پیشانی پر سجہ کرنے کا بیان **عن**
ابن سعید عن النبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را علی جہمتہ و علی رنہ اشطین من صلوة صلاھا ہا لانا
 ہر حمیمہ اور سجہ ہر ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اور ناک پر پیشی کا نشان تھا نماز پرانی ہر **باب وصفتہ السجۃ** سجہ کیونکہ
عن ابی اسحاق قال وصفتہ البدایہ عازبہ وضع یدیه و اعتمد علی کبیتہ و رفع عجزہ و قال اکذا کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد ہر حمیمہ ابو اسحاق سے روایت ہر برابن عازبہؓ کے ہر سجہ بتلایا تو میں دونو ہاتھ زمین پر رکھ کر
 گھٹنہ پر لٹکا لیا اور سر میں کیونکہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجہ کرتے تھے **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 اعتدلوا فی السجۃ و لا یفتن شلحد کہ ذراعہ اقل الشلکلب ہر حمیمہ انس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فی فرمایا اعتدل کرو سجہ میں **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھوں کو زمین پر لٹکاؤ اور کہنیاں پہلوؤں سے سجہ کر
 ہیٹھ پر پیٹ کو انوں سے الگ کہ بعضوں نے اعتدلوا کی معنی کہ زمین طہیستان سے سجہ کر دے **ف** اور نہ بچاؤ کو کوئی چیز
 ہر ماتہ پر لٹکی کے طرح رنہ زمین سے نہ گاوی **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا یسجد جاقی یدیه سجہ

لو ان حجۃ ارادت ان تفرحت يديه فمرت ترجمہ یہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتی دو ہاتھوں کو بٹھالوں سے جدا کر کے اٹھا کر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاؤ **ع** ابن عباس قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من خلفه فرائیضاً بطیۃ وھو شیخ قد فرج بین یدیه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا رپ سجدہ میں تھیں میں نے انکی ہاتھوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دو ہاتھوں کو جدا کر کے سوئی تھے پسلیوں سے اور اپنی پٹ کو ہاتھوں کی تھیں زمین سے (خطابی) انی منجر کے منہ پر کھڑے کہ میں کو اٹھائے ہو مٹی اور ایک طرف کو دوسرا جبکہ سوئی تھیں **ع** ترجمہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زلف السجد جاف و عضدہ عن خضبہ حتی ناوی لہ ترجمہ ابن جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی تو دونوں بازوؤں کو اپنی ہاتھوں سے جدا کر کے ہاتھ تک کہ ہاتھوں کا جا رہا آپ کی خلیفہ اوشفت پر **ع** ابن عباس میرۃ علیہ وسلم قال ان ابیہ لاصحکم فلا یفتن شریک یدہ اقل من الکلب ولیدھم فذہب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کی ٹیٹھریں نہ بچاؤی اور دونوں بازوؤں کو لار کھو **باب** الرخصۃ فذک السجدون میں کہیں پختہ زمین پر گٹانے کی جائز **ع** ابن عباس میرۃ قال الشک فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیہ وسلم اذا انقربوا فقال استعینوا بالکعب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے صحابہ فی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سجدہ میں ہر جگہ تکلیف ہوتی ہے جب ہم سید سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کہیں نہ کیا کرو **باب** التخصیر لا یقواء کمر یاختر کہنا نماز میں منہ سے **ع** نریاد بن صبیح الخفی قال صلی اللہ علیہ وسلم فی رخصۃ یدای علی خاصرتی فلا یصلی قال هذا الصلی فی الصلاۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامین علی عتۃ ترجمہ ابن مسیح سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کی پہلو میں ناز پڑی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ کرتی تھی اور صلی ہے بغیر صلی کی شکل ہے جو صلی پر چڑھتا ہے اس کو ہاتھ اسی طرح رکھ جاتی ہیں **باب** البکاء فی الصلوۃ کہ نماز میں نے کامیان **ع** عبد اللہ بن الفخیر قال انبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلو فی صدرہ ازین کا زین الرحمن البکاء ترجمہ عبد اللہ بن الشیخ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز میں تھے اور آپ کو سینی میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونی سرف احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز میں تھے اور آپ کو اندر سے آواز آتی جیسو دیک جوش مارتی ہے بغیر روئے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونی سے نماز نہیں جاتی ہے **باب** کرہیتہ الوسیۃ وحدث النفس فی الصلوۃ دل میں سو سوہ خیال آنے کے کہ است نماز میں **ع** زید بن خالد الجعفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قوضا فاحسن وضوۃ ثم صلی رکعتین لایسمو فیہما غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جعفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے جو طرح بھرو رکعتیں پڑھ لے میں کچھ نہ ہوئے اس کو اگر گناہ بخشد دیا جاتے ہیں **ع** عقیبہ بن عامر الجعفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من احل یتوضا فیحسن الوضو یدھم رکعتین یقبل بقبہ ووجهہ علیہما الا وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقیبہ بن

دیکھا آپ نماز پڑھائی اور امام بنے ابی العاص اُٹھ کر دن پر سوار تھیں جب آپ سجدہ کرتے اونکو بیٹھا دیکھو۔ کہا ابو ذرؓ نے مجھ سے
 اپنا پاپے صرف ایک حدیث سنی (تو کچھ حدیثیں) میں ہر ایک **حسن** (بہت عمدہ) حدیث ہے۔ **سُئِلَ عَنْ صَلَواتِ سَولِ اللہِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَامُ قَالَ یَسْمَعُ**
مِنْ تَحْتِ النَّظَرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوة في الظل والعصر وقد دعاہ بلال الصلوة اذا خرج الینا وامامة
 بیتہ ابی العاص بنت بنتہ علی عنہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمصلاہ وقد ناخلفہ وھو فی مکرانھا
 الذی ھے فیہ فخال فکبر فکبر ناقلا حتی اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکع اخذھا فوضعا ثم رکع وسجد
 حتی اذا فرغ من سجودہ ثم قام اخذھا فردھا فی مکرانھا فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع بھا ذلک فی
 کل رکعة حتی فرغ من صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ہے کہ روایت ہے کہ ہم انتظار کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر یا عصر کے
 وسط اور بلال آپ کو بلا کر کھڑی نماز کے لیے اتنی میں آپ نکلا امام بنے آپ نے کو گردن پر سوار کیا ہوئے رسول اللہ اپنی جگہ میں
 کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئی لیکن امام سے جگہ پر میں بعد اسکے آپ نے تھیر کر جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو ہم
 کو اتار کر نیچے بٹھار یا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدہ ہوئی تو فارغ ہوئے اور کھڑی ہوئے تو امام کو پھر وہیں سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
 رہے آپ ہر رکعت میں بیٹھا تک کہ فارغ ہوئی نماز سے **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلو الا سنین**
فی الصلوة الحیدۃ والعقب ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارو دو کا لون کو سانپ اور بچہ کو نماز
 میں **ف** دو کا اونکو ہوسٹ کر فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچہ زیادہ ہر وار ہوتا ہے اونکا زنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
 اور بچہ کو مارنی ہی نماز نہیں ٹھٹھے بشرطیکہ اور کوئی فعل سنائی نماز نہ کرے **حسن** **عاشتہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والبا علیہ مغلق فنجنت فاستفتحت ففتحت ففتحت لی ثم رجعت لی مصلی مصلی وذلک ان الباکان فی
القبلة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا میں نے فی دروازہ کھنکھو کر
 کہا آپ کے چاکر دروازہ کھولا پھر انہی صلی میں اگر نماز پڑھنے لگا اور دروازہ کھولا کی طرف تھا **ف** ان حدیثوں سے صاف معلوم
 ہوتا ہے کہ ضرورت کی صورت میں چلا جانا یا دروازہ کھولنا یا لٹھی اٹھا کر سانپ پھو مارنا یا لٹکے کو گود میں اٹھالینا یا ہر شے دیکھنا یا
 افعال نماز کو نہیں دہرتے جن لوگوں نے انہی حدیثوں کی عین تامل کی ہے کہ شاید یہ فعل کثیر ہو اور وہ بوجھنا چاہیے کہ ہر اسکو تو
 ثابت کر دے کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر کچھ ثابت کر دے کہ فعل کثیر کے معنی اور صدق کیا ہے خود ہم لوگ فعل کثیر کے معنی میں افعال
 کثیر کہتے ہو اور بڑی تعجب کے یہ بات ہے کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جائیگی جو قائل میں ہے اس بات کو قائل میں کہ جب تاخیر میں حدیث
 ہو جاوے تو وضو کر کرکے نماز پڑھنا کہ نماز پر اب وہ نہ کہنا چاہیے کیا وضو کرنا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہاں سے
 لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہیں کرتا یا یہ فعل کثیر میں **فیما صحیح الشیخ الاسلام** **والصلوة نماز میں سلام کا جواب دینا** **عن عبد اللہ**
قال کاننا سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوة فیدر علینا ظمرا رجنا مع عبد البخاشی سلمنا
عائشہ برہ صلینا وقال فی الصلوة لشغلہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے

جب حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب کہو دیا کرتے جب ہم بخاشی (باد شاہ حبش) کے پاس سو ٹوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز میں تھے) آپ نے جواب دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز میں ایک شغل ہوتا ہے

عبداللہ قال کننا نسلم فی الصلاة ونامر بما جئنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو

یصلیٰ صلیت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما تقدم وما حثت فلما قضی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالیٰ قد احدث

ان لا تکلموا فی الصلاة فرد علی السلام ترجمہ عبداللہ بن مسعود روایت ہے پہلے ہم نماز میں سلام کیا کرتے

تھے اور پھر کام کاج کے باتیں کر لیتے تھے میں نے ایسا رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے

میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھ سے کہہ دی ہوئی پرانے اور نئی باتوں کی رہیں لے گیا تھو گیا جواب نے جواب دیا

جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم آداتا ہوا اب اس نے نیا حکم کیا یہ نماز میں

باتیں نہ کر دیکھ سہری سلام کا جواب دیا عن صہیب قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی

فسلم علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلیٰ قال اشارۃ با صبعہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے میں گزر رہا تھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے اور اشاری ہو سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنا نبی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الیہ الصلوٰۃ فاتیہ وهو یصلی علی عبیدہ فکلمتہ فقال لیسیدہ ہکذا ثم

کلمتہ فقال لے بیدہ ہکذا وانا اسمعہ یقرأ ویوحی الیہ قال فلما فرغ قال ما فعلتے الذی ارسلناک

فانہ لم یمنعنا ان اکلمک الا کلمتہ اصلے ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

اصطلاح میں جب میں ٹوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر میں نے آپ سے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا

پھر میں نے بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں نے ہاتھ آپ کا سلام اللہ پر پڑھ دیا اور میں نے اشارہ کرتے تھے رکوع

اور سجدہ کیو سطر جب آپ فارغ ہوئی تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اس کام کو جس کو نبی میں نے تم کو بھیجا تھا اور میں نے

تم سے اسو سطر بات نہیں کی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا عن عبداللہ بن مسعود یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

القباء یصلی فیہ قال فجاہد الانصار فسلموا علیہ وهو یصلی قال فقلت لبلال کیفایت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حین کانوا یسلمون علیہ وهو یصلی قال یقول ہکذا ویسطع جعفر بن عون

کفہ وجعل یطندہ اسفل وجعل یطردہ الموقوف ترجمہ عبداللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منسج قبا میں نماز پڑھ رہے تھے انصاری اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بلال سے کہا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں تھے انہوں نے کھا سطر جعفر بن عون

اوسکو بتلایا ہوتا ہی کو پھر کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عمر الجی ہریتہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنا تھا کہ فی
 صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فی ما دی ان لا تسلیم ولا ایسلم حلیک و غیر الرجل بصلواتہ فی غیر
 وہ فی ہذا شاہک ترجمہ اے ہریرہ یہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نقصان ہے نماز میں اور
 سلام میں ف امام احمد نے اسکو تفسیر بھیجے کہ ہے سلام میں نقصان بھی ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز میں
 نقصان بھی ہے کہ آدمی کو شک ہو میں نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار پھر وہ اکثر ٹوٹا لی اور نماز سے لوٹ آؤ جو حالاکہ
 اوسکو شک رہے۔ بعضوں نے کہا سلام میں نقصان بھی ہے تجھ کو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اسکو جواب
 میں لےنا ہے کھدے و علیک سلام بھی نقصان ہے چاہے اتنا ہی کہنا و علیک السلام
 ورحمۃ اللہ یا زیادہ و علیک السلام ورحمۃ اللہ ویرکاتہ بعضوں نے کہا نماز میں غسر راریہ ہے کہ سو جاوے

اوسکو ارکان سے غفلت کرے و اللہ اعلم۔ کہا ابو داؤد

نی دوسری روایت میں یوں ہے

لا غدر فی تسلیم و طہلۃ

مگر ابن فضیل نے

روایت کیا

عبدالرحمن بن محمد کی طرح موقوفاً ابومرہ پر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچواں ابو داؤد کے میں یوں ہے
 اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اس کے فضل اور احسان بھروسے پر مجاہد طاقت کچھ نہیں ہے بغیر اسکی ہر دو کے فقط فقط

تَمَّ الْجُزُّ الْخَامِسُ وَتَبَاوَهُ الْجُزُّ السَّادِسُ انشاء اللہ تعالیٰ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۱۹۱	نماز شروع کرتی وقت کیا دعا پڑھے
=	دونو ہاتھ اوٹھانے کا بیان	۱۹۲	بسم اللہ سے نماز شروع کرنا
۱۸۴	نماز کے شروع کرنے کا بیان	۱۹۵	نماز کے شروع میں کتنی کاس بیان
۱۸۹	رکوع کی وقت اتمہ نہ اوٹھانا کا بیان	۱۹۶	بسم اللہ پکار کر نہ پڑھنے کا بیان
۱۹۰	واہنا ہاتھ بائیں پر باندھنا	۱۹۷	بسم اللہ پکار کر پڑھنے کا بیان

۱۹۸	اوی حادہ ہوا دی رُجُل دی تمام کرے۔	اوی کی ہانڈ نہیں ہوتے۔
۱۹۹	نازین کے ہونے کا بیان۔	۲۱۴
۲۰۰	ناز کو ہلا کرنے کا بیان۔	۲۱۵
۲۰۱	ظہر کے قزات کا بیان۔	۲۱۶
۲۰۲	پچھلے دو رکعتوں میں طول نہ کرنا۔	۲۱۷
۲۰۳	مغرب میں چوٹی سورتمین پڑھنا۔	۲۱۸
۲۰۴	پہلی رکعت میں جو سو پڑھو اور سیکو دوسری رکعت میں پڑھنا۔	۲۱۹
۲۰۵	غیر میں کون سے سوتمین پڑھو۔	۲۲۰
۲۰۶	جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا قرات کرے اس کا حکم۔	۲۲۱
۲۰۷	چھتری نماز میں قرات نہ کرنے کا بیان۔	۲۲۲
۲۰۸	جب بصر نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے۔	۲۲۳
۲۰۹	امی اور اعی کو کھینٹنے قدرت کافی ہے۔	۲۲۴
۲۱۰	تکبیر کون کون سو مقام پر کچھ نماز میں۔	۲۲۵
۲۱۱	سجدہ کرتی وقت بچا اٹھنڈو زمین پر کچھ یا ہاتھ نہ رکھے۔	۲۲۶
۲۱۲	پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر گسٹرا دے۔	۲۲۷
۲۱۳	دو نو سجدوں میں اتنا کرنا۔	۲۲۸
۲۱۴	جب کو عہد سے اٹھنا ہو تو کیا کھو۔	۲۲۹
۲۱۵	دو زن سجدوں کے درمیان کون سی دُعا مانگے۔	۲۳۰
۲۱۶	عورتیں جب جماعت میں ہوں تو مرد کے بعد۔	۲۳۱
۲۱۷	اوتھا دین سجدہ کرے۔	۲۳۲
۲۱۸	رکوع سے اٹھ کر کتنی دیر تک کھڑے ہو سکتے ہیں۔	۲۳۳
۲۱۹	جو شخص نماز میں چھ طرح ٹہر کر رکوع اور سجدہ کرے۔	۲۳۴

فہرست پارہ چہم تمام شد بعونہ

۲۷۷ الجزء السادس

بارہ چہما

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

باب تثنیۃ العالمی فی الصلوۃ نماز میں چھٹیکے جواب دینا چاہیے عمن معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت
معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطس رجل من القوم فقلت یرحاک اللہ فمنا القوم با بصارہم فقلت
وان کل امیاء ہما شانکم تنظرون القیصلوا یضربون بایدیہم عن افضائہم فہرقت اذہم یصوتونی فقال عثمان
فلما رأیتہم یسکتونی کنت سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانی واتی ما ضربہ وکافہرنی
ولا سبتنی ثم قال انہ ذہنہ الصلوة لا یحل فیہا شئی من کلام الناس هذا انما هو التسمیۃ والتکبیر وقرآن
القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انا قوم حدیث جہد بجاہلیۃ و
قد جاءنا اللہ بالاسلام ومنارجال یاتون الہکان قال فلا تالیعہم قال قلت ومنارجال یتطیرون
قال فان فتیجہ دینہ فی صدورہم فلا یصلہم قلت ومنارجال یخطون قال کان نبی عن الانبیاء
یخطون وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لک انت ربی شنیہ لک قبل الحد والنجوانیہ اذک
طلعت علیہا الطلحۃ فاذا الذئب قد ذہب لک منها وانا من بنی آدم اسفک ما یاسفون کنت
صدکت ہما صدکۃ فغظم ذاک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقہا قال اثنی بہا قال
فخشدہ بہا فقال ابن اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا
مؤمنۃ ترجمہا وید بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ وقت
ایک شخص نے چھٹیکے قوم میں سے تو میں نے کہا یہ ایک اللہ تو اس پر مجھ لوگ کہو نے گئے۔ یعنی نماز میں چھٹیکے جواب
دینے کے سبب تو میں نے کہا۔ یعنی اپنے دل میں گم گنجیو تجھ کو مان تیری ریحہ بدو ہا پڑی ہو یعنی تو مجھ کو ہی اور تیری
مان تجھ کو بدوی) نہ ہا ر کیا حال ہو کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگوں نے اپنی رائوں پر ماتہ نہ رہا شروع کیا تو میں نے جانا
کہ کچھ لوگ مجھ پر تپتے کہتے ہیں چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فہاموں میرے باپ و زان
نہ آپ نے مجھے مار نہ ڈانسا نہ برا کہا اتنا فرمایا جیسے نماز ہے اس میں بات کرنا درست نہیں اس لیے تسمیۃ یا تحمیر قرآن پڑھنے کے باوجود اس پر
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبی مسلمان ہوا ہوں اللہ جل جلالہ نے مجھ کو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم میں سے بعض لوگ جو کئیوں میں سے ہیں آپ نے فرمایا تو رت جاؤ کچھ پائیں یعنی کہا بعض ہم میں سے
شگون بدلیں میں آپ نے فرمایا جیسے اونکی دلت کا دھم ہے (اور جیسے بالکل غلط ہے) تو یہی کام ہی باز نہ رہیں (یعنی جو ارادہ ہو اس کو
اگرین شگون برکے دوسرے اس کام سے روک جاویں) میں نے کہا بعض لوگ ہم میں سے کچھ کھینچ رہے ہیں ف یعنی خطوط کچھ کھینچ رہے ہیں

کا احوال دریافت کرتے ہیں مراد علم حنفی ہی یا ملت آپ نے فرمایا یہ مجھ نہ ایک پیغمبر کا اور میں یا دانیال علیہ السلام کا
اب جس کی کا خطا و سکر موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے **ف** اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہیں اس واسطے کہ وہ مجھ نہ ایک یوں کا
قاعدہ اچھے طرح معلوم نہیں ہے اگر کبھی اتفاق ہو موافق ہو جاتا ہے تو صحیح ٹپا ہے اگر غلط نکلتا ہے میں نے بھت ہی مالوں
کو دیکھا اور انکو امتحان کیا کچھ اصل بنائی۔ تبصرون کی کہا خط کہینچہ سی مراد یہ ہے کہ عرب میں عید دستور تھا کوئی شخص فار
ماتہ کو یہ سطور قواف یاں جاتا رہے ایک کے کو حکم کرنا ریت پر کھیر کرنا پھر دو دو کو شانا شروع کرتا اگر دو بچتیں قواف نیک سمجھتے
مسلک بلای کا تئیں کہ تے دیکھتے پھر تو مراد ہی کا تئیں ہو جاتا۔ اس خیال کو اپنے فطرت کر دیا اور بیان فرمایا کہ عید مذ
ہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہیں ہو سکتا **ف** میں نے کھامیری ایک نوڈی بکریان چرائی پھر اُحد اور جو انیہ (اُحد
ایک پہاڑ پر مشہور اور جو انیہ ایک مقام کا نام ہے) پاس ایک بار میں جو مان ہو چکا تو دیکھا ایک بکر کو بھینچا گیا ہے آخر میں کر
تھا مجھ پر نہ ہوتا ہے جب کہ آدمی کو بخوہا کرتا ہے میں نے اس کو کچھ فتر کوٹ دیا میں ان گزر اچھ حضرت پر پس کہ اپنے کیا میں
اس کو آزاد کروں آپ نے فرمایا اس نوڈی کو میری پاس لے آؤ اس کو آپ کے پاس لے گیا آپ نے پوچھا خدا کہاں ہے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہو اگر کھ سوال درست ہو خدا کہاں ہے اور کج گھ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہے **ف** نیز آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر اپنے پوچھا میں کون ہوں بولے آپ رسول
میں کہہ آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دی مجھ میں ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اس کو مسلم اور صحابہ میں نی
ذہبی نے کتاب الرش والعلوم میں اس حدیث کو متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے **ف** معنی **ف** بولے کہ **ف** اللہ تعالیٰ اقدس
علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم حلت اموالنا من اموال الاسلام فكان في ما عادت ان قال لي اذا عطس فقل الحمد لله
واذا عطس العاطس فقل الحمد لله فقل بركات الله قال فبينما انا قائم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
المنامه اذا عطس رجل فحمد الله فقلت ليحك الله راها بها صوتي فوامني الناس باصباحهم حتى احققت
ذلك فقلت لكم تنظروا الى ما عيش شذر قال فسيحوا فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة
قال من الله لكم قيل هذا اعرابي فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي انما الصلاة لقراة
وذكر الله جل وعز فاذا كنت فيها فليكن ذلك شأنك فما دأيت معلما قط ان قوم من رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم حميد بن عمار بن حكيم سمي سے روایت ہے میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو میں نے چند باتیں اسلام
سیکھیں ایک اول میں پوچھا جب مجھے چھینک آوے الحمد للہ کہ اور جب سہرا چھینک کر تویر تک الحمد للہ کیا میں رسول اللہ
کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اتنی میں ایک شخص چھینکا اور اس نے الحمد للہ کہا میں نے یہ حکم اللہ بلند آواز سے کہا لوگوں نے
میری طرف دیکھنا شروع کیا مجھ پر معلوم ہوا میں نے کہا تم کو کیا ہوا میری طرف لکھو تو مجھے دیکھتے ہو انہوں نے سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر اپنے قریب آیا تو اس نے نماز میں بات کہی تھی لوگوں نے اس عربی نے

امین ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام امین کہو تم ہی امین کہو کہو نہ
 جسکی امین فشتون سے امین سے لڑ جاؤ گی اوسکو اگلی گناہ معاف ہو جاؤ گی ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے امین کہا کرتے تھے **حسن** بلال اند قال یا رسول اللہ لا تسبقنہ بامین ثم حمید بلال سے روایت ہے ہرگز
 فی کہا یا رسول اللہ مجھ کو آگے کیا امین کہا جیے **ف** غیر اتنی مہلت دیا کیجئے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہو جاؤں تو
 آپ کی دیر میری امین ساتھ ہو کر ہی **محمّد بن مصعب** المقرئی قال کذا جمل الی ابی زہیر المیری وکان فی الصحابۃ
 فیتحنا حسن الحدیث فاذا دعا الخ لیل من ایدعاء قال اختہ بامین فان ایز مثل الطابع علی الصحیفۃ
 ابو زہیر خبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد ارجح فی المساء
 فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجوب ختم فقال الرجل من القوم بائی شیء
 یختم قال لای فہذا وجب فانصرف الرجل لکذا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال ختم یا فان امین
 فابتدعھا الفظ **حمید بن محمد بن ابی صبیح** المقرئی سے روایت ہے ہم چچا کرتے تھے ابو ہریرہ میری پاس جو صحابی تھے اور **حمید**
ابی حمید نہیں تھا کرتے تھے ایک بار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا تم کو اوسکو امین پر کہو نہ امین مثل صحیح کی کتاب
 پر ابو ہریرہ نے کہا میں تمکو اسکا حال سنا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نکلی ایک شخص کے پاس پہنچے جو نہایت
 عاجزی ہو دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر سنے گئے آپ نے فرمایا اوسکو دعا قبول ہوگی اگر تم کہو گیا ایک شخص نے
 پوچھا یا رسول اللہ کس چیز پر تم کہو گئے آپ نے فرمایا امین ہو اگر وہ امین پر ختم کر لیا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے بھیجے گا اوس شخص پر یا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو امین پر اور خوش ہو جا۔ کہا ابو زہرہ
 فی مخرای ایک قبیلہ جو حمیر میں سے **ابو القتیبتہ فی الصلوۃ** نماز میں نہ کہ نکلیا بیان **محمّد بن حمرہ** قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مرد کو تسبیح اور عورتوں کو تسبیح **ف** جب نماز میں کوئی دعا پیش آوے مثلاً کوئی بیماری یا کچھ گناہ
 کرنا ہو تو تسبیح یا ان کے کہیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پراردی **محمّد بن سعد** ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم دعا الی بنی عمر بن عوف لیسلم بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤمن الی ابن عمر رضی اللہ عنہ فقال التصل
 بالناس فاتیہم قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلصت وقت فی الصف
 صفۃ الناس وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وانما الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان ففرغ ابوبکر یدہ فحمد اللہ علی امرہ بے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استأخر ابوبکر حتی استوی فی الصف تقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
 فلما انصرف قال یا ابابکر ما صنعتک ان تبتیت اذا مررتک قال ابوبکر ما کان لا یزنی فحافان یصلی بین

ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی ایتکہ اکثرتم من الت صغیر من نابہ شیء فی صلاتہ فلیس بہ خانۃ
 اذا سبح التفت الیہ واما الت صغیر للنساء ثم حمہ بن سعد روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر
 بن عمرو (جو ایک لڑکے کو قبیلاؤں میں سے) کے پاس لے گا اور پھر درمیان صلہ کرانیکو (اوپر کی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی)
 انہوں میں نماز کا وقت آگیا اور وہ دونوں رہاں (ابوبکر صدیق) پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑھنا ہی ہو میں تجبید کہوں ابوبکر
 نے کہا مان بھرا ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے
 آپ صغیر کو پھر نبی ہو کر صفت اول میں اگر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیو کہ ابوبکر مطلع ہو
 جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوفی **ف** مگر ابوبکر نماز میں کیسے طرف خیال نہ کرتی تھی جب لوگوں نے نجات لیا
 بجا میں انہوں نے مکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پر کھڑے ہو **ف** یعنی نماز پڑھاؤ اس
 حدیث کو ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونوں کو اٹھا کر خدا کا شکر کیا
 اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونوں اٹھا کر اٹھا
 مانجھا درست ہے (زر قانی) **ف** پھر پھر پھر پھر اور صفت میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھبرا گئے اور اپنے نماز پڑھا
 جب آپ نماز سے فارغ ہوئی فرمایا ای ابوبکر تم کیوں اپنی جگہ پر قائم رہی جب میں نے ٹکڑا اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ
 کہ بیٹے کا درجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑی ہو کر نماز پڑھاؤی **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تھا۔
 حضرت ابوبکر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو گا تو ان کو امامت درست ہو گئی مگر تو اسے اور کھارے امامت میں خواب
 رسالت ماب کو سامنے اسی کو مقتضی تھا جو ابوبکر نے کیا اور الامام فراق الادب عظیم سے مگر بیان قرین سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اختیار ہی
 تھا جب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صغیر کو پھر کر صفت اول میں آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابوبکر نے جواب کی دل میں تھا وہی
 پر عمل کیا **ف** پھر آپ لوگوں سے فرمایا کیا ہو تم کو میں نے دیکھا بہت لیان بجا ہی ہو اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوی
 تو قبیلہ کو جب شیعہ کہو گے اور ہر خیال ہو گا اور مالی بجا اور توں کیو ہر طریقی **ف** **سعد بن سعد** قال کان قتالہ
 بنی عہد بنی عوف فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانام لیصل لیت ہم بعد الظهر فقال لبلال انحضرت
 صلاۃ العصر ولم ینک فاما بک فیصل الناس فلما حضرت العصر اذن بلال انضم اقام ثم ابابکر فقدم قال
 فی اخرہ اذا ناکم شیء فی الصلاۃ فلیس بہ الرجال فی صغیر النساء ثم حمہ بن سعد روایت ہر عمرو بن عوف کے
 آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہو چکی آپ انہوں میں صلہ کرانیکو بعد اظہر کے ابوبکر
 فرمایا اگر نماز کا وقت آجادی تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑھاؤں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی آپ نے کبیر کہی اور ابوبکر کو حکم
 کیا نماز پڑھنا کا وہ آگے بڑھے۔ پھر دوسری حدیث بیان کی مگر اس میں پھر آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آو
 نماز میں تو مرد و سب کہیں اور عمر میں دستک دین **ف** **عبد بن عبد** قال قولہ الت صغیر للنساء تض یا صغیر

محمد بن یحییٰ بیان کیا رسول اللہ ص کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ لاگوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک سستون پر
 متصل میں کھڑا کر لیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے **باب** النبی عن اہل کلام فی الصلوات نماز میں بات
 کرنے کی ممانعت محمد بن زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الجنبه فی الصلوات فزلت وقعی وولیت
 فانتدین فامرنا بالسرکیت وفعینا عن اہل کلام محمد بن زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے
 برابر والی سے بات کیا کرتا اوس وقت یہ کہتے اور تری و قوسوا اللہ فانتدین۔ کہہ کر ہوا اللہ کیسے چھپ چھپا ہوا سرکیت
 کا حکم ہے اور ممانعت ہوئی بات کرنے کی **باب** فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان محمد بن عبد اللہ
 بن عمر قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ خاتمتہ فوجہ
 یعمل لہا الساقی فضع ید علی راسی فقال مالک یا عبد اللہ بن عمر قلت تحت ید رسول اللہ انما قلت
 صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت قصی قاعدا قال اجل وکنی لست کا حکم محمد بن عبد اللہ بن
 عمر سے روایت ہے میں نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا ادا قواب رکھتا ہی تو میں آپ پاس آیا
 اچھوٹی ٹیڑھی نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا تعجب سے آپ نے پوچھا کیا سی اگر عجب اللہ بن عمر میں نے
 کہا مجھ کو کیسی بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدمی نماز سے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا مان
 سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں **باب** محمد بن زید بن عمر سے روایت ہے پورا ثواب ہے یہ آپ کی مختصر بات
 میں رہتا محمد بن عمران بن حصین انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاۃ قاعدا
 افضل من صلاۃ قاعدا و صلاۃ قاعدا علی النصف من صلاۃ قاعدا و صلاۃ قاعدا علی النصف من
 صلاۃ قاعدا محمد بن عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز
 پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑی ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑی ہو کر پڑھنا ادا قواب ملتا ہے
 اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا ادا قواب تمام **باب** خطاب نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے
 نقل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس سے بیمار کی نماز ہو بیٹھ کر پڑھ سکے آخر میں کہتا
 ہوں یہ حدیث صحیح ہی مگر مراد اس سے نقل نماز ہو وہ کھڑی اور بیٹھ اور لیٹ سب طرح درست ہے لیکن قواب میں کمی اور بیشی ہے
باب محمد بن عمران بن حصین قال کان الناصب قال صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم انما قلت
 جنب محمد بن عمران بن حصین سے روایت ہے محمد بن زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے
 نماز پڑھ کر اگر گناہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر پڑھ سکے تو لیٹ کر روٹ پر پڑھ **باب** حاکم سے روایت ہے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شئ من صلاۃ اللیل جالساً قط حتى دخل فی السجۃ ان یجلس فیکون تحمیل اذ یقع
 ابن عیینہ او فلا ینین آیتہ فامض آھام بعد محمد بن زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

گورات کی نماز کبھی بھیج کر پڑھتا تو دیکھا یہاں تک کہ آپ صغیف ہو گئی تو بھیج کر کلام اسد پڑا کرتے جیسے یا جالین آیتیں
 جاتیں کہڑی ہوئی پھر اس کو پڑھ کر رکوع کرتی تھی عاشرت زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل بیٹا تھا
 وهو جالس واذا فقی من رآته قد ما یكون ثلاثین او اربعین ایاہ قام فقرأها وهو قائم ثم رکع
 ثم سجد ثم بیض فی الركعة الثانیة مثل ذلک ثم رکع حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بیٹہ کرنا پڑھتے تو پیشتر پڑھ کر کلام اسد پڑا کرتی جب میں یا جالین آیتیں رہ جاتیں پھر پڑھ جاتے پھر اذان تو ان کو
 پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں اسو طر کرتے تھے عاشرت قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یصل الیل طویلاً قائماً ولیدلاً طویلاً قاعداً فاذا صلی قائماً رکع قائماً واذا صلی قاعداً رکع قاعداً
 ثم رکع حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا تھا کہڑی ہو کر نماز پڑھتا اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتا جب
 کہڑی ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑھتا تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے عبد اللہ بن شقیق
 قال سألت عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورة فی رکعة قالت المفصل قال قلت فکان یصل
 قائماً قالت جین خطبہ الناس ثم حمزہ بن عبد بن شقیق روایت ہر میں فی حضرت عائشہ روایت کیا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں انہوں نے کہا ان مفصل میں سے پھر میں نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے
 انہوں نے کہا جب لوگوں نے اذ تکبیر پڑھا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے **باب** کیف الجلس فی التہجد تہجد کے
 لیے کھڑے پڑھنے والے جیسے قال قلت لانظرت فی الصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصل فقام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکب فرفع یدیه حتی حاذتا یا ذنیہ ثم اخذ شمالہ
 بيمينہ فلما ارد ان یرکع رفقہا مثل ذلک قال ثم جلس فافترش بجلد البصری ووضع یدہ علیہ
 علی فخذه الیسری وحمد مرقع الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض تثنیذ وحلق حلقہ ورایتہ یقول
 حکذا وحلق تثنیذ لا یبھام والوسطی و اشار بالسبابة ثم حمزہ وائل بن جبر سے روایت ہر میں نے کہا میں نے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ کیونکر پڑھتے ہیں تو آپ کہڑی ہوئی اور آپ نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور تکبیر
 کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کا نون تکبیر بائیں ہاتھ کو دایہ ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں
 کو اوٹھایا کا نون تکبیر یہاں تک کہ آپ بیٹھ کر اپنے بائیں ہاتھ کو دایہ ہاتھ سے پکڑا اور بائیں ہاتھ سے پکڑا اور دایہ ہاتھ سے پکڑا
 ران سے اوٹھایا اور دونوں ہاتھوں کو بند کر لیا یعنی چنگ لگایا اور اس کے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا رنچ کی انگلی اور
 چنگوٹے سے اور میں نے دیکھا ان کو اس طر کرتی تھی پھر بشر فی او سکوت یا پھر کی انگلی اور انگوٹھی سے حلقہ کیا اور کھلی کے
 انگلی سے اشارہ کیا **باب** اس حدیث سے اور جتنے حدیثیں اشارہ کی باب میں آئیں میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شروع
 سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کی انگلی پر نہ کیا کہ شہد ان لا الہ الا اللہ پڑھنے کی انگلی سے **باب** من ذکر التورک نے

[illegible]

اور کہا کہ آپ سجدہ کیا تو آپ نے اعتقاد کیا دو نو ہندوین پر اور گھنڈوں پر اور پانوں کی سرون پر جب آپ بچہ کو سر پر رکھ کر
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر کعبہ کی اور سجدہ کیا پھر کعبہ کی اور کھڑی ہوئی اور پھر نہیں بہر دوسری راحت میں اس طرح
دو بار کیا ایسا ہی کعبہ کے پیر دور کتب میں پڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر کعبہ کے اوپر سے پھر کعبہ کی دور کتب میں پڑھ کر سلام پیرا
دہنی اور بائیں طرف ۔ کہا ابو داؤد فی اس میں سرین پر مینہ کا اور پھر ہاتھ دھوا میں کا جب دو رکعت پڑھ کر اذان پڑھ کر
نہیں پڑھ کر عباس بن سہل قال حدثنا ابو حمید ابو اسید سہل بن سعد عن محمد بن مسلمة قال قال عبد اللہ

لہذا یبکی الذی اذا قام من ثلثین صلاۃ الجلس قال حتی فرغ فجلس فافترش جلد البصری واقبل
بصرہ الی العنق علی قبلة ثم حمی عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو سعید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ
ہوئی پھر کعبہ کی حدیث بیان کی کہ اس میں ہاتھ دھوا میں کا ذکر ہی کثرت ہوئے وقت نہیں ہوا بلکہ پھر جب آپ نماز پڑھا
ہوئی تو بایان پانوں پر کیا اور دہنی پانوں کے اوکھیاں قبلہ کی طرف کیں پھر پڑھ کر ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

باب التَّشَهُُّدَاتِ الْحَيَاتِ كَمَا بَيَّنَّ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَالصَّلَاةَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادَةِ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَامُ

وَالْحَيَّاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَحَلِّ عِبَادَ اللَّهِ الصَّلَامُ الْحَيَّاتِ
فَانْكِهَذَا قُلْتُمْ ذَلِكُمْ صَاحِبُ كُلِّ عِبْدٍ صَاحِبٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخْبِرَ أَحَدُكُمْ مِنْ الدُّعَاءِ عَجْبَةً إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَحْمَدُهُ

عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کی اسطو بیٹھتے تو کہتے تھے السلام علی عبدی عبادہ
یعنی سلام پر اللہ پر بندوں سے پہلے یا بندوں کی طرف سے سلام پر فُلَانٍ فُلَانٍ سلام پر فُلَانٍ پر رسول اللہ نے فرمایا یا یہ کہو
سلام پر اللہ پر اسطو کہ اللہ ہی سلام پر یعنی سلام اللہ کا نام ہی ہے جب یہ کہنا کہ سلام ہی اللہ پر تو معلوم ہوا سلام

اور کوئی چیز ہے یا یہ مقصود ہے کہ سلامتی ہے والا اور یہ آقوں سے چاہئے الا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عینوں سے پاک ہے اور کو
نقصان نہیں پہنچ سکتا پھر اس کو یہی سلامتی کے وجہ کیا ہے لیکن جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھ کر اُن تحیات اللہ
و الصلوات و التحیات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہ تم کہو تو یہ

نیک بندوں کو آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا دونوں کے بیچ میں ہو اس کا ثواب پہنچا پھر یہ کہ اشہد ان لا اله الا الله و اشہد
ان محمد عبده و رسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو لیکن یہ شخص عبد اللہ بن مسعود کا کہتے ہیں کہ وہ زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے پھر ایسی حدیثی لفظاً معنی پر السلام علیک ایہا النبی ۔ آنحضرت کی حالت حیات میں کہا جاتا تھا اب یون کہنا
چاہئے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے بھی ہے کہ صحابہ

اشہد ان لا اله الا الله و اشہد ان محمد عبده و رسولہ

آپ کی حیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے
 کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہو بغیر شک کے **صحیح** عبد اللہ قال کنا لاندی ما نقول ذاجلسنا
 فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فان کثرخوۃ ثم حمزہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے
 پہلے تم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب پیغمبر نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدہ یا پیروسی ہی حدیث
 بیان کی **صحیح** عبد اللہ بمثلہ قال کان یعلمنا کلمات ولدیکن یعلمنا ہنک ما یعلمنا التمشہد
 الحمد للہ بنقلنا واصلح ذات بیننا واهدنا سبیل السلام ونجنا من الظلمات الی النور حدیثنا
 القوا خشر ما ظہر منها وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
 وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکیں لنعتمدک مثنیزہا قابلیہا واثمنا علیہا
 ثم حمزہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے اوس میں یہی اور بھی کہہ کر آپؐ سے کہا لیکن اس طرح نہیں کہہ لے
 جیسے شہد کہا یا وہ یہیں الحمد للہ بنقلنا **صحیح** القاسم بن عظیمہ قال اخذنا علقمہ بن عبد شمس
 عبد اللہ بن مسعود لخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذید عبد اللہ فقللہ التمشہد فی
 الصلوۃ فذکر مرارۃ حدیث لا غش اذا قلت هذا وقضیت هذا افتقد قضیت صلوۃ تک ان شئت
 ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ثم حمزہ قاسم بن مجیرہ روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا
 عبد اللہ بن مسعود فی میرا ہاتھ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور انکو شہد
 پڑھنا سکھایا یا جیسے اوپر گزرا بعد اسکو فرمایا جب تو یہ پڑھ چکا تو تیری نماز پوری ہو گئی۔ اب چاہی اوٹھ کر اٹھو اور چاہے
 بیٹھا رہو **وف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **صحیح** ابن عمر عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی التمشہد التعمیات یعنی الصلوۃ الطہیات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 قال ابن عمر ذرت فیہا وبرکاتہ السلام طہیاتا علی عباد اللہ الصالحین الشہدان لا الہ الا اللہ قال ابن
 عمر ذرت فیہا وحده لا شریک لہ وانشدنا محمد بن عبد اللہ ورسولہ ثم حمزہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تمشہد کہا یا التعمیات لہ الصلوۃ الطہیات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابن عمر نے
 کہا برکاتہ میں فی بڑا دیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین شہدان لا الہ الا اللہ ابن عمر سے کہا میں فی بڑا دیا
 وحده لا شریک لہ وانشدنا محمد بن عبد اللہ ورسولہ **صحیح** حطان بن عبد اللہ الوائلی اصل بن ابی موسیٰ الاشعری
 فلما جلس فی اخر صلوۃ قال جل من القوم اقریب الصلوۃ بالبر والیکوۃ فلما انقزل یوموی اقبل علی القوم
 فقال ایکم القائل کما وکذا فآدم القوم فقال ایکم القائل کما وکذا وکذا فآدم القوم قال فخلعنا
 یا حطان فقلت یا قال فخلعنا وقلعت فقلت ان شکم فیہا قال فقال جل من القوم ناقلتھا وما اردت فیہا

الا الخیر فقال ابو موسی اما تعلمون کیف تقولون فی صلاتکم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خطبنا فعلنما
 وینزلنا سنننا وعللنا صلاتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم لحکم فاذا کبر فکبروا واذ اقرأ
 غیر المغضوب علیہم الا الفضلین فقولوا امین بحمیدہ اللہ واذ اکبر ودرکع فکبر واذ اکرعوا فان الامام یرکع
 قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتلک بتلک واذ اقال سمع الله لرحمہ فقولوا اللهم ربنا
 لك الحمد یسمع الله لکم فان الله تعالی قال علی السان سیمہ صلی الله علیہ وسلم سمع الله لرحمہ واذ اکبر وسجد فکبر
 واسجد فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتلک بتلک فاذا کان عند
 القعدة فلیکمن اقل قول حدکم ان یقول التحيات الطيبات الصلوات السلام علیک ایھا النبی وحیدہ
 وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشھدان لا اله الا الله واشھدان محمد عبیدہ ورسوله لم
 یقل احد برکاتہ ولا قال واشھد قال واشھدک ان محمد بن حطان بن عبد الله قاشی ہر روایت ہر ابو موسیٰ شری
 فی نماز پڑھائی جب اخیر نماز میں بیٹھو ایک شخص بول اوتھا نماز مقرر کی گئی ہو نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سے لوٹی تو
 لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب نے گپ ہو رہی پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چیٹے ہوئے ابو موسیٰ نے کہا ای حطان
 شاید تو نے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو روتا ہوں کہیں تم مجھ کو سبازہ دو ایک شخص بول اوتھا میں نے کہا اور
 میری بیعت بہتر ہو ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتی کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے یہ کہتا ہوا اور کھایا اور طریقہ
 دکھلایا اور نماز تسلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امانت کرو جب وہ
 تکبیر کرے تم بھی تکبیر کرو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الفضلین کہے تم میں سے کہو اللہ قبول کرے اور جب وہ تجھ کہے اور کہو کرے تم بھی
 تجھ کہو اور کہو کرے اور کہو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے اور تم سے پہلے سر اوتھا دیکھا رسول اللہ نے فرمایا پہلے رکوع ادا کرنا
 یعنی تم رکوع میں امام کے بعد اٹھو گے تو سر اوتھا فی میں امام سے دیر کر گے اوتھا ہی رکوع تم کو ملے گا اور جب نماز میں پڑھو رکوع میں تم
 تجھ سے کہو گے اور جب امام سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم الظم بنا لک الحمد کہو کہ میں لیو گیا کیونکہ العجل جلالہ فی اونی بنی کے زبان
 پر ارشاد فرمایا سمع اللہ من حمدہ اللہ شہد ان لا اله الا اللہ شہد ان محمد عبیدہ ورسوله امام حمد کی روایت میں ہر السلام علیک ایھا النبی
 تجھ کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اوتھا دیکھا اپنے فرمایا اٹھو رکوع ادا کرنا
 اور جب امام پڑھو تو تم میں سے ہر ایک پہلی بھی کہے التحيات الطيبات الصلوات سلام علیک ایھا النبی وحیدہ ورحمۃ اللہ علینا وعلی
 عباد الله الصالحین شہدان لا اله الا اللہ شہد ان محمد عبیدہ ورسوله امام حمد کی روایت میں ہر السلام علیک ایھا النبی
 ورحمۃ اللہ علینا وعلی عباد الله الصالحین اشھدان لا اله الا اللہ ان محمد عبیدہ ورسوله - دوسری روایت میں بھی ایسی ہے
 اگر تازہ یاد ہو کہ فاذا اخر آذانہ استوا جب امام قرات کرے تو تم چپ ہو اور شہد میں تازہ یاد ہو بعد شہدان لا اله الا اللہ
 وحده لا شریک لہ - کہا ابو داؤد فی اشھدوا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اس کو سلیمان بنی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **عن**

ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد كما یعلمنا القرآن وكان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد
ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ ثم حمید بن عبد شمس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح کہانی خبر
طرح قرآن کی سورت سکھاتی آپ فرماتی تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا اله الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم فی صحیحہ بن حنبل اما بعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط
الصلوة او حین انقضاء ثابداً قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملك للہ ثم تسلموا
عن الیمین ثم تسلموا علی قاریکم وعلی انفسکم ثم حمید بن حنبل روایت ہے ہر حکم کیا رسول اللہ نے جب یہ سچ نماز
بین یمنین یا اخیر میں پھین تو قبل سلام کہ کہیں التحیات الطیبات والصلوات والملك یہ پھر سلام پیرودا اپنی طرف پھر سلام
کرو اپنی اہم پر او باپنی اوپر **باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التہجد بن تشہد کے دو طریقہ کہانیاں**
عن حمید بن عمار قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ احرثنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد
عرفنا فیکف فیصلی علیک قال قولوا **الحمد للہ علی محمد وال محمد** كما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال
محمد كما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا
حکم کیا ہے کہ مجھ پر درود اور سلام بھی کرو تو سلام کا طریقہ یہ معلوم ہو گیا لیکن درود کیوں کہ پچھین اپنے فرمایا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وال محمد کا صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال محمد کا بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید۔ دوسری روایت میں ہے۔ اللہ
صل علی محمد وال محمد کا صلیت علی ابراہیم۔ تیسری روایت میں ہے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد وال محمد کا صلیت علی ابراہیم
انک حمید حمید۔ اللہ باریک علی محمد وال محمد کا بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید۔ زبیر بن عدی کی روایت میں ہے۔ کما
صلی علی ابراہیم انک حمید حمید وبارک علی محمد **عن ابن حمید** ان حمید الشاعری انعم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی
علیک قال قولوا **اللہم صلی علی محمد وازوجہ وذریتہ** كما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال محمد
وذرتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ
ہم کیونکر درود بھیجیں اپنے فرمایا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد وازوجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازوجہ وذریتہ کما بارکت
علی ابراہیم انک حمید حمید **عن ابن مسعود** انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ
فقال بشیر بن سعد انما اتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکف فیصلی علیک فکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی تمنینا انہ لم یسأله ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ
والعالمین انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پاس شریف لای محمد

میں نے کہا کہ یہ خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوی قوم مرا ہے عمر ابو جحش اندامی

رجلا یتکی علی یدہ الیشری و هو قاعد فالصلوة وقال هارون بن زید ساقط علی شری الایسر
ثم اتفقا فقال المجلس هکذا فان هکذا المجلس الذین یعدون ترجمہ عبداللہ بن عمر فی ایک شخص کو تحمید کا
بائیں ہاتھ پریشیم دیکھا نماز میں ہارون بن زید کی روایت میں ہے بائیں کروٹ پر پڑھا ہوا دیکھا تو کہا ہمت بیٹھ لے کر یہ
اون لوگوں کی نشست ہی جو خدا پرستی کا دیگر باب و تخفیف القعود قعدہ اولیٰ من تخفیف الایمان عن

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وسلم کان فی الرکعتین الاولین کانه علی الرضف قال قلنا
حتی یقوم قال حتی یقوم ثم حمیمہ عبداللہ بن مسعود روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا کہ من گویا اگر تم
پڑھو گے کھڑے ہوئی تاک **ف** یعنی جلدی اودھ کھڑے ہوئی ہے اسو اس طرح کہ صرف تشهد پڑھو گے یا تشهد اور دو
پڑھتے تھے دعا نہ کرتی تھی برخلاف فقہاء حنفیہ کے اوس میں تشهد اور دعا اور دو سب ہوتی **باب فی السلاام**

سلام پیر کا بیان عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیر علیہ السلام نے غشمالہ حتیٰ بری بہا بن
 خذک السلام علیکم ورحمۃ اللہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ ثم جمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سلام پیر کی تھوڑا ہنی اور بائیں طرف یہاں تک کہ اپنی رضاعی کی سفیدی نظر آتی تھی اسلام علیکم ورحمۃ اللہ والسلام علیکم
 ورحمۃ اللہ وحنفیہ اور شافعیہ اور حنبلیہ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ سلام واپنی اور بائیں طرف پھر کر اور بعضوں کو
 نزدیک ایک ہی سلام سنانی کر کر پھر تھوڑا سا واپنی طرف ٹھجادی حسن واخلن حجہ قال صلیت مع النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فكان یسئل عن عمنہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعن شملہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ترجمہ وائل بن حجر سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی آپ وہابی طرف سلام
پہنچتی کہتر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتر السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن ابن عمرؓ قال کنا اذا
صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم احدا اشار بید کا معنی یہ سیدہ و معنی بسیار فلا صلے

قال ابا احمد رحمی بیدہ کا نہ اذنا بخیل شمس انما یکفی احدکم والا یکفی احدکم ان یقول حکنا و
نشار اصبعہ یسلم علی الخیدہ عن عنینہ ومن عن شمالہ ترجمہ جابر بن سمہ ہی روایت ہے ہم نماز پڑھتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم میں سے کوئی سلام پڑھتا تو اشارہ کرتا اپنی ہاتھ سے دہن والی اور بائیں انگوٹھی
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے تہا را تاہوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم میں سے لگا دو مجھے میں نے

شریگہورون کی کافی ہر ایک تم میں کو اس طرح پر کرنا اور استراہ کیا آپ فی اپنی اولاد سے سلام کریں اپنی طرف والی ہا
 کو اور بائیں طرف والی کو۔ دوسری روایت میں ہے اہل ایکے احد کعبہ و احد ہم ان یضع ید علی خندہ شدہ سلم
 علی احبہ من عن عنیدہ ومن عن شمالہ کیا کافی نہیں ہے تم میں سے کسی کو اپنا ہاتھ رکھے رہے ان پر اور سلام
 کریں اس شخص کو جو اسکی دہنی طرف ہے اور اس شخص کو جو اسکی بائیں طرف ہے۔ تیسری روایت میں ہے **عمر بن الخطاب**

بسمہ قال دخل علیہ نارسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس راہو الید بھم قال انھیں اداہ قالہ الصلوۃ

فقال لا الی الیکم راہو الید بھم کانھا اذنا جیل فتمسککونوا فی الصلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور لوگ اپنے ہاتھ دھناتے ہوئے تھے (دھیرنی کہا میں سمجھتا ہوں نماز میں) آپ (فرمایا کیا
 ہو میں تکو دیکھتا ہوں ہاتھ دھناتی ہو گویا وہ دین میں شریک ہو گئے ہوں کی نماز میں سکون اختیار کر دو جو تمنا حرکت نہ کرنا
 ان حدیثوں میں سلام کی وقت ہاتھ دھناتی کو منہ فرمایا پھر بغیر اس کے کہ رکوع کی وقت یا رکوع ہی اور پھر وقت ہاتھ نہ دھناتے
 بعض شفیق نے جنگو علم حدیث میں نہیں ہے ان حدیثوں کو رفع یدین عند رکوع کی مانت میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان
 حدیثوں کو اس سے کچھ قطع نہیں **باب** **الرکوع علی الاضام** امام کو سلام کا جواب دینا **عمر بن الخطاب**

صلی اللہ علیہ وسلم ان نذر علی الاضام وان شغاب ان یسلم بعضہما علی بعض ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 فی ہکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے دہنی طرف ہو وہ بائیں سلام میں اور جو بائیں طرف ہو وہ
 دہنی سلام میں امام کی نیت کر دے اور جو امام کی پیچھے ہو وہ پہلے سلام میں امام کی نیت کر لی۔ بعضوں نے کہا میں سلام کر
 ایک سانس امام کو اس کے سلام کا جواب دیوں اور دوسرا دہنی والوں کو تیسرا بائیں والوں کو **ف** اور آپ میں دوستی رکھنے
 کا اور ایک دوسرے کو سلام کرنی کا **عمر بن عباس** قال کان یصلی اللہ تعالیٰ بعد الصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکعبہ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اس وقت معلوم ہوتا ہے جب سیر ہوتی **ف**
 بعد نماز کے لوگ ذکر لکھی کرتے پکار کر اس وقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑھ چکے لیکن اکثر لوگوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جبر
 بالذکر کو بعد نماز کے کر دیا ہے مگر ابن حزم ظاہری نے منون کھنجر **عمر بن عبد مولیٰ ابن عباس** ان فتح الصوف

بالذکر بنی صوف الناس البکۃ توبۃ کان ذلک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس
 قال کہ ایام اذ انھم فواہدک واسمعا **عمر بن عبد مولیٰ ابن عباس** میں روایت ہے انہوں نے کہا پکار کر
 ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنی میں تھا اور ابن عباس کہتے تھے مجھ اس ذکر کے مستحق
 معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سو فارغ ہوئے اور میں اس کو سنا کر **عمر بن عبد مولیٰ ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السلام بسنتہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کلام مختصر کرنا سنت ہے **ف** نے
 اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز دہنا کہ نہ کھی اوس میں مذکر کری **باب** اذ الحدت فی صلوۃ نماز میں وضو کرتے

تو کہیں کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا فرمائی کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذافسا احدثکم فی الصلوة فلینصرف
 فلیتوضؤا ولیعد صلاتہ ترجمہ علی برہن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہے
 ماری تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے یعنی سر سے پڑھے یا اسی نماز پڑھا کر بیوی اگر کسی سے
 بات نہ کی ہو جیسی تہذیب اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے **باب فی الرجل یتطوع فمکانہ الذی یرید فیہ**
الکعبۃ جہان پر فرض پڑھنے کے وقت نماز پڑھنے کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 احدثکم قال عن عبد الوارث ازینہ قدّم او تباخص وغیرہ اور عن تہالہ زاد فی حدیث حدیث
 فی الصلوة یعنی فی السبحة ترجمہ بھیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
 کوئی اس سے عاجزی کہ اگر گزرتا جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا وہی طرف یا بائیں طرف چلا جائے تو اس کے نماز میں کوئی عیب
 یعنی جہان پر فرض پڑھنے کے وقت نماز پڑھنے کے وقت یا بائیں یا دھن بٹ کر پڑھے **عن اوزق بن قیس قال صلی اللہ علیہ وسلم**
یکون یا آدمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اومثل هذه الصلوة او مثل هذه الصلوة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان
 ابو بکر و عمر یقومان فی الصف المقدم غیریہ وکان جل قدسہما التکبیر الاولی من الصلوة فصل فی النبی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قسم سلم غیریہ و غیریہ حتی راہیا باض حدیثہ ثم انقل کا فتاویٰ بی حدیث یعنی
 لقسم فقط الرجل الذی ادرك مع التکبیر الاول من الصلوة یشفع فوثب الیہ عمر فاخذہ عنکبہ
 فہر ثم قال احبب فانہ لم یھلک اھل الکتاب الا انھم لم یکن بین صلواتہم فصل فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بصرہ فقال اھل الکتاب یا ابن الخطاب ترجمہ اوزق بن قیس سے روایت ہے ہمارے نماز پڑھنے والی امام نے کہا
 نام ابوبکر تہا پر اوس نے کہا میں نے بھی نماز پڑھی ہے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہا اوس نے ابوبکر
 اور عمر پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے دہنی طرف اور انھیں تیسری اولی پاچکا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
 آپ نے سلام پڑھا دہنی طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ ہم نے آپ کو گالوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ اور عمر کھڑے ہوئے پھر
 ابوریشہ اور عمر کھڑے ہوئے اب وہ شخص جس نے کبیر اولی پائی تھی لگا دو گانہ پڑھنے حضرت عمر نے کو کر اوس کو تہذیبی پھر اوس کو
 ہا کر پڑھا دیا اور کہا اھل کتاب رہو دو اور نصاریٰ اسی سطح پہا ہو گئی انہوں نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا تھی
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ تجھے ہیک بات کی توفیق دی تو خطایک نبی **باب**
الصلوۃ فی السجۃ ابن سجدہ کا بیان ہے **عن ابی ہریرۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم** اھل الصلوة
 العشی الطھر والعمس قال فصل بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الخشبۃ فی مقدم السجدۃ فوضع یدہ علیہما
 احدا علی الاخری ایضا فی وجھہ الغضب ثم خرج سرعان النامر وھم یقولون قصرت الصلوة ووثب
 الناس اربابا وخرجوا کما ھو انکماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینمیدہ ذاللیدین فقال

یا رسول اللہ انسیتام قصرت الصلاة قال لم ارسولکم نقص الصلاة قال بل نسیت یا رسول اللہ صل
اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذوالیدین فاقموا لی نعم
فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فضل الی کعبتین الباقیتین ثم سلم ثم کبش سجود مثل سجودہ
واطول ثم رفع وکبش سجود مثل سجودہ او اطول ثم رفع وکبش قال فقیل ل محمد سلم فی السہو
فقال لم احفظ عن ابی ہریرۃ وکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ثم رحمہ ابو ہریرۃ رضی عنہ ابیت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذن وذنو نماز من میں سر جو دو پھر ڈھنر کے بعد پڑھی جاتیں ہیں یعنی نظر اور عصر
سے کوئی نماز پڑھائی مگر وہی کعبتیں پڑھ کر سلام پیر و یا پھر آپ ایک لکڑی کی طرف جو مسجد کے اگروار لگی تھی گئے اور
دو نماز تہ تلے اوپر اوپر کہے آپ کو پھر وہی اور وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلد باز تھے وہ تو (مسجد کے دروازے کے)
نکل کر چلے گئے (جلد باز سو مراد یہی کہ سلام پڑھتے ہی چلے جاتی تھیں بعد نماز کی ذکر اور دعا کو اپنی مسجد میں بھینٹھتی تھیں
اور باقی لوگ کنوڑی نماز کو بھی گھٹ گئی (بجای چار کعتوں کے وہی کعبتیں رہ گئیں) اذن لوگوں میں ابوجہر اور عمر
بھی تھے وہ دونوں کے ماری انحضرت سے عرض کر سکے کہ کونہ اس وقت آپ غصہ میں تھو) انکھنص کڑا ہوا جس کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذو الیدین کہا کرتے تھے رفو الیدین یعنی دو ہاتھ والا اس کو ماتھ بڑی بڑی تھو اس کی طرف دیکھا (اور بلا
یا رسول اللہ آپ پہول گئے یا رسول اللہ اس وقت آپ لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا ذو الیدین یہ کبھی لوگوں فی انکار
سے کہا مان آپ پھر راست کیجئے پڑائی اور دو کعبتیں جباتی رہ گئی تھیں پڑھیں پھر سلام پیر اعداوسکی اسد کہ کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لہنا پیر سر اوٹھایا اسد کہ کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لہنا پیر
سر اوٹھایا اسد کہ کہہ کر گئے پوچھا محمد بن ہیرین یہ جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کر گئے یا سلام پیر انہوں
فی کہا ابو ہریرۃ یہ تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھ خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ فی سلام پیر ار دو بارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت میں ہے قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل بنا ولم یقل قاً وموا
قال فقال الناس نعہ قال ثم رفع ولم یقل وکبش سجود مثل سجودہ او اطول ثم رفع وثم
حدیثہ لم بد کمرابعدہ ولم یدن کرفاً وموا الاحمد ابن یزید ثم رحمہ آپ فی نماز پڑھی پھر بھینٹھیں کھا کہ ہماری آٹھ
پڑھی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں فی ان کہا پھر آپ سر اوٹھایا اور یہ نہیں کھا کہ آپ اسد کہ کہا پھر
اسد کہ کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کے یا کچھ لہنا پیر سر اوٹھایا حدیث پوری ہو گئی اسکی بعد کا مضمون کچھ نہیں ہے
کیا اور کھٹ لکھا ذکر کسی نے نہیں کیا سوا خدا کے۔ تیسری روایت میں ہے عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمغنی حاد کلاہ الی الخ قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال سلم قال قلت فانتھد قال
لم اجمع فی التھد ولحب الی ان یتھد ولم یدکر کا زیمیدہ ذالیدین ولا ذکر فاموا ولا ذکر الغصہ

یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

وحدیث یاقوب آدم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہر نماز پڑھائی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل سلیات
 ہمارے اختیار کیا پھر اپنے سلام پیر امین نے کہا تہجد اور ہونے کہا میں نے تہجد میں کچھ نہیں سنا لیکن میری بیوی
 تہجد پڑھنا بہت ہے لیکن اس روایت میں ذوالیدین نام رکھنے کا ذکر نہیں ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور تہجد
 کا دلی پوری ہے۔ چوتھی روایت میں ہر گز نہ کہ بی سجد تکبیر کچھ ترپیکیر کہے پھر سجدہ کیا۔ مگر کسی نے نقل
 نہیں کیا سوا ہمارے ہمارے۔ پانچویں روایت میں ہر ولم یسجد سجدۃ فی السجود حتی یقنہ اللہ ذلک اپنے سجدہ ہو
 نہ کیا یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو گیا کہ دو رکعت پڑھ لیا اور روایت میں ہر ولم یسجد السجدۃ تا ان یقنہ اللہ ان ذلک
 حق لقام الناس آپ نے سجدہ شک کے نہ کیے جب تک لوگوں نے تمہارے ایمان نہیں کیا عن ابی ہریرہ ان التبعی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین فضیلہ فقعدت الصلوة فصلی رکعتین تہجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ نے
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی دو رکعتوں کی بعد سلام پیر دیا لوگوں نے کہا ناہانہ گہٹ لئی یا آپ
 گہٹا دی آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور دو سجدہ کر کے عن ابی ہریرہ ان البی صلی اللہ علیہ وسلم انقض من الرکعتین
 مرجعہ المکتوبۃ فقال الرجل قصرت الصلوة یا رسول اللہ انما نسیت قال کل ذلک اقل فقال النبا
 قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرک رکعتین آخر میں تہجد سجدتین فصلی رکعتین تہجد سجدتین فی السجود ترجمہ
 ابی ہریرہ نے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتیں پڑھ کر اودھ کڑی ہوئی ایک شخص بولا کیا ناہانہ گہٹ لئی
 یا رسول اللہ یا آپ نے آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں کہ میں نے لوگ بولی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (میں نے تہجد پڑھ کر ناہانہ گہٹ لئی)
 آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں اور اودھ کڑی ہوئی سجدہ سے بچیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
 بن الحصین نے ابو صفیان بن ابی جہش نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی قصہ دوسرے میں بھی ذکر کیا ہے
 دو سجدہ کی کچھ بیٹھے بعد سلام کے عن ابی ہریرہ یھذ الخیر قال ثم یسجد سجدۃ فی السجود سجدۃ سجدۃ
 ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہر بھی حدیث اوس میں یہ پھر پھر آپ نے دو سجدہ کر کے بعد سلام عن ابی ہریرہ قال صلی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین فکثر فی حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرہ قال قال ثم سلم ثم یسجد
 بسجدۃ فی الشہر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دو رکعت کر کے بعد سلام پیر دیا
 یہی قصہ بیان کیا اور کہا پھر اپنے سلام پیر اور دو سجدہ عن ابی ہریرہ عن ابن عمر بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی ثلاث رکعات من العصر ثم دخل قال عز مسل الخیر فقام الیہ رجل فقال لہ الخیر کان طویل الیدین
 فقال قصرت الصلوة یا رسول اللہ فخرج مقتضبا یجوز لہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی ثلاث الرکعتین
 سلم ثم یسجد بسجدۃ تہجد تہجد سلم ترجمہ عمران بن حصین نے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت عصر کی
 پڑھ کر سلام پیر دیا مسند و مسلمہ نقل کیا پھر آپ جری میں چل گئی ایک شخص کھڑا ہوا جبکہ نام خراف تھا اور اس کی دونوں ہاتھ بڑھے

بولایا رسول اللہ کیا نماز میں گئی ایک غصہ میں نکلا چادر کپٹتے ہوئے اور پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ان آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پیرا **باب** اذا صلیتم فی الجبلین یا بنی ہاشم

تو کیا کری **عن** عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر خمساً اقبل الہ ازید فی الصلوۃ قال فما ذاک

قال صلیت خمساً فیہما سجدتین بعد ما سلم ثم حمی عبد اللہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں

پڑھیں لوگوں نے کہا کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ نے دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے

ف اختلاف ہر سجدہ سے قبل سلام کے کری یا بعد سلام کو شافعی نے قبل سلام کہا ہی ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہی مالک نے

زیادت کی صورت میں بعد سلام کے اور کسی کی صورت میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہماری شاخ کو نزدیک مختار یہ ہے کہ جن مقامات

میں سجدہ ہو ان حضرت صاحب ثواب ہی وہاں جیسے اپنی کیا ہے ویسا ہی کر کر قبل سلام کی گیا ہو تو قبل سلام کے بعد سلام کے

کیا ہی تو بعد سلام کے سوان کے اور مقامات میں اختیار ہی چاہی قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے **عن** ابو ابراہیم **عن**

علقہ **قال** عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابی ابراہیم فلا ادری لادام نقص فلما سلم

قبل النین سول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال فما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلاً قال

القبلة فیہما سجدتین ثم لم یقل فما انفتل اقبل علیہما ابو جہم صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث

فی الصلوۃ شئاً انما تکلم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا

شاک احدکم فی صلوۃ فلیصل الصواب فلیتم علیہم لیسلم ثم یسجد سجدتین ثم یرحمہم ابو ابراہیم بخاری روایت

ہر انہوں نے سنا علقہ نے انہوں نے سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ابراہیم نے کہا انھیں معلوم آپ نے اوس میں

زیادہ کر دیا یا کم کر دیا دیہی سے جب سلام پیرا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہوں نے کہا

آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پانچون جہاں یا اور قبل کی طرف موڑ لیا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پیرا جب فارغ ہوئی تو ہمارے

طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو میں تم کو خبر کرتا لیکن میں بھی آدمی ہوں ہوتا ہوا ہوں

جیسے تم ہوتا ہوا ہے ہوجب میں پہل جایا کروں عجز یا دو لا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی شک کرے نماز میں تو سوچ کر

ہشک کیا پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوس سلام پیرا پھر دو سجدہ کری۔ دوسری روایت میں ہے فاذا نسی

احدکم فلیسجد سجدتین ثم یحوّل فلیسجد سجدتین جب تم میں سے کوئی پہل جاوے تو دو سجدہ کری پھر آپ پڑھ

گم اور دو سجدہ کیے **عن** علقہ **قال** عبد اللہ صلی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمساً اقبل انفتل

فوضو ثم المقوم بینہم فقالوا شانکم قالوا یا رسول اللہ هل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت

خمساً فاقتل فیہما سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون ثم حمی علقہ روایت ہے عبد اللہ

بن سحر نے کھا نماز پڑھائی بعد اوس نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئی لوگوں نے کہا آپ شرم ہو کر

[illegible]

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد دہانی میں لے
تین رکعتیں پڑھیں میں یا چار رکعتیں پڑھیں میں تو ایک رکعت اور پڑھ لی اور دو سجدہ کر لی بیٹھ بیٹھ سلام پہلے اس آؤ
رکعت وحقیقت پانچویں ہو گئے توحید و سجدہ کر مگر ایک دو گانہ سہ جاویگا اور اگر چوتھی ہو گئے تو دو سجدہ کر وکیل کر نیٹھا کو

عز زید بن اسلم باسناد صالح قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوٰتہ فان

استیقن ان قد اصلی ثلثا فلیقم فلیستم رکعت سجدوھا ثم تجلس فی تشهد فاذا فرغ فلیم یقول ان

اسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہو جاوی کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو

کڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھ کر بیٹھ تشهد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سو اسلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو

سجدہ کرے پھر سلام پیرے۔ پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گزرا **باب** من قال یتیم علی اکثر خلفہ

جسکو شک ہو وہ غلبہ میں پر عمل کرے **عز** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت

فی صلوٰۃ تشکک فی ثلاث اواربع واکبر ظنک علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس

قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم تسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تو نماز میں ہو اور شک کر تین رکعتیں پڑھیں میں یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہو میں نے تو تشهد پڑھ کر دو

سجدہ کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشهد پڑھ پھر سلام پیرے یہ حدیث جس الواحد موقوفہ روایت کی اور موقوفہ کے

عبد الواحد کی معنیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث میں اور سند نہیں کیا اوسکو۔ ابو سعید

ابن مسعود نے نہیں سنا اس واسطے منقطع ہوئے۔ اکثر علما کا مذہب یہ بھی کہ بعد سجدہ سجدہ کے تشهد پڑھے پھر سلام پیرے

ابو سعید غیر ہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک تشهد پڑھنا ضرور نہیں ہے سجدہ سجدہ کے بعد سلام پیرے

ابو سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صل احدکم فلیمد یدہ لادام نقص فلیسجد سجدتین

و هو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الاما وجک ایجا بانفہ

اوصوت یا ذنہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے

پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدہ کر لے بیٹھ کہ جب شیطان آوے اور اس سے کہو۔ ایغو دل میں کوسہ

ڈالی تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے توجہ ہو اگر جب ناک سے بونوگھ یا کان سے آؤ نہ سہر تو وضو ٹوٹ جاویگا

ابو ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلیس علی حتی

لا یدہ ای کہ صلی فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوس کو پس آتا ہے اور اوسکو کہتا ہے

یہاں تک کہ اوکریا زمین پہنچا کرتے ہیں جب ایسا ہو تو زمین پر کسی کو تو دو سجدے کر کے بیٹھ جائیگا دوسری روایت
 میں ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے۔ تیسری روایت میں ہے کہ خلیفہ سیدنا محمد بن قیس قبل التسلیم ثم التسلیم دو سجدے
 کر کے سلام سے پہلے پھر سلام کریں **باب من قال بعد التسلیم سجدہ ہو بعد سلام کرنا بیان عن عبد اللہ**
 بن جعفر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاک فصلاۃ فلا یسجد سجدتا ین بعد صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سجدہ
 عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں تو دو سجدے کرے بعد سلام **باب**
 من قام من ثلثین لم یتشهد جو شخص دو رکعتیں پڑھے اور اٹھ کھڑا ہو اور تشهد نہ پڑھے وہ کیا کریں **عن عبد اللہ**
 بن جعفر انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما
 قضی صلوٰتہ وانتظروا التسلیم کیں فیجد سجدتا ین وهو جالس قبل التسلیم ثم سجدہ عبد اللہ
 بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی دو رکعتیں اور اٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ کہتے
 آپ کو اس بات پر شک ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پہرے کے منتظر تھے آپ نے تیسری کہی اور دو سجدے
 کیے بیٹھ کر قبل سلام کے پھر سلام پڑھا دوسری روایت میں ہے کہ کان من التمشہد فی قیامہ بغير لوگون نے ہم میں سے
 کھڑے ہو کر تشهد پڑھا۔ کہا ابو داؤد بن ابی الزبیر نے بھی دو سجدے کر کے دو رکعتیں پڑھے کہ کھڑے ہو کر تیس سلام سے پہلی
 رکعت کی گئی ہے **باب من شہد ان یتشهد وهو جالس** جو شخص یہ قعدہ پہلے پاوی وہ کیا کرے
 وہ بیٹھ بیٹھ ہی باب ہی جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اس کی پہلی سے دوبارہ ذکر کیا بعضوں نے کہا ہر دو سجدے کی
 بیٹھ کر تشهد پڑھنا جائز ہے اگرچہ بعضی ظاہری اس کی تردید کرتے ہیں پر حدیث میں اس پر تطبیق نہیں ہوتی **عن الغبیری**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فلو رکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس
 فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السجود ثم سجدہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جب امام دو رکعت پڑھے کہ کھڑے ہو جائے پھر اس کو یاد آویں سیدنا کہ وہ بیٹھ کر پہلے تو بیٹھ جائے اگر سیدنا ہو جائے کہ
 بعد یاد آویں تو نہ بیٹھ اور دو سجدے کھڑے **ف** اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کو سناؤ ابن جابر بن زید بن عمار
 جعفری ہے جو جعفری ہونے کو علاوہ مقیم بالکربلاء ہے اور ابو داؤد بن ابی الزبیر نے کتاب میں اس مقام کے اور حدیث جابر جعفری سے
 روایت نہیں کیا لیکن شاید یہ اس حدیث عبد اللہ بن جعفر کی جو اوپر گزری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آتی ہے **عن**
 زیاد بن علاقہ قال صلی اللہ علیہ وسلم انما ینشد فی رکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومن قبلہ
 صلوٰتہ وسلم سجد سجدتی السجود فلما انصرف قال انیت لیسوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما صنعت
 ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اٹھ کھڑے دو رکعت پڑھے کہ قعدہ نہ کیا ہم نے کہا سبحان
 اللہ انہوں نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑھی گئی جب پڑھا کہ نماز کو اور سلام پہرا تو دو سجدے کھڑے کر جب فارغ

ہوئی تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد فی مسجد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین اور عمار بن قیس اور معاذ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز فی ایسا ہی فتویٰ ہے۔
باب ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل منہو مسجدان بعد ما یسلم ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سو کے لیے دو مسجد کو میں بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی بنا دضعیف ہے اگر صحیح ہوگا تو بعد سلام کے سجدہ بھوکنا راجح ہوتا ہے۔
باب بعد فی الشہد فیہم التفتہد و تسلیم سجدہ ہو کر تشریف لے کر پھر سلام پیرے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاہم فہما یسجد سجدتین ثم یسجد سجدۃ ثلثہ ثم یسجد سجدۃ ثلثہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھائی پھر ہول گئی تو دوسرا سجدہ کیا بعد اذ نکلی تشریف لے کر پھر سلام پیرا **باب** انصاف النساء قبل الرجال من الصلوۃ پہلے عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے بعد اسکے مرد کو اٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتیں مردوں کو ساتھ دہنی میں بچھ ہو گا احتمال ہے نظر بد پر یا کسی عضو کے مس ہو جائیگا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانون یردون ان ذلک کیا یفعل النساء قبل الرجال ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پیرتے تو بڑی دیر بٹھ جاتی لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتیں مردوں کے پہلے سجدتیں **باب** کیف انصاف من الصلوۃ نماز سے فارغ ہو کر کس طرف اٹھنا چاہیے **ف** یعنی دائیں طرف جانا چاہیے یا بائیں طرف اٹھنا چاہیے **عن** النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن تشریفہ ترجمہ یہ روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونوں طرف پھر کرتی **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف اٹھ کر چلے جاتی کسی بائیں طرف **عن** عبد اللہ قال لیل الحول کہ نصیب الشیطان من صلاۃ اللہ ان ینصرف عن تشریفہ **باب** میں نے وہ وقت آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ ائیت المدینۃ بعد فرأیت عمارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ کبھی تم میں سے ایک شخص اپنی نماز میں شیطان کو نہ دیکھتا تو وہ اپنے خواہ مخواہ جب ہو تو دائیں طرف اٹھ کر چلے **ف** اسکا الزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی حرکت ہے **ث** حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائیں طرف اٹھ کر چلا جاتا تھا کہ میں نے کہا میں مدینے میں آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے بائیں طرف دیکھا اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائیں طرف اٹھ کر چلا جاتے تھے۔
باب صلوۃ الرجل الکفوف فی بیتہ نقل گھر میں پڑھنا بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاۃکم وکلمۃ تخذلوا فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز پڑھا کرو اور وہ کلمہ کہ تم کو تندرست بناؤ **ف** میرے قبر میں نماز نہیں ہوتی دیکھو جب گھر میں نماز ہوئی تو بھی قبر پر گیا **عن** عبد بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء فی بیتہ

افضل من صلواته في مسجدك هذا الا لك توبة ترجمہ زیر ثابت روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں سیری مسجد میں نماز پڑھنے سے گریز **ف** یعنی فرض مسجد میں پڑھنا بہتر ہے **باب**
صلی اللہ علیہ وسلم نے علم جو شخص قبل کوئے جائے نماز پڑھتا ہو چہ نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسرے طرف ہے
تو کیا کری **عن انس بن مالک** صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا یصلون نحو بیت المقدس فلما نزلت هذه
الایة فرأوا جهاد شطر المسجد الحرام وحینما كنتم فلو اوجوهکم شطره فمرجل منین سلمه
فناداهم وهم ركوع فی صلاة الفجر نحو بیت المقدس الا ان القبلة قد حلت **الکعبة** قرین قالوا
کما هم ركوع **الکعبة** ترجمہ انس بن مالک روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کی طرف جب یہ آیات اتری تو وہ جبکہ شطر المسجد الحرام وحینما كنتم فلو اوجوهکم شطره یعنی پھر اے اللہ اپنے طرف خانہ
کی اور جان تم وہ اسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سن کر انکھنض بے سہارے پڑ گئے وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منہ لوگ
(معمول کے موافق) بیت المقدس کی طرف تھا اوس نے پکارا اگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر کیا کعبہ کی طرف وہ لوگ اسی طرح کہنے لگے
کعبہ کی طرف پھر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب قدر نماز انہوں نے ادا تہ بیت المقدس کی طرف پڑھی وہ درست ہو
باب تفہیم انوار الجمعۃ جمعہ کے احکام کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم
خالق فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیدہ خلوقہ وفیدہ اھبط وفیدہ تہلب وفیدت وفیقوم الساعۃ
وفیدت الایام ویوم یوم الجمعۃ **میں** یہ صحیح حتی تطالع الشمس فقام الساعۃ لا یجوز ان فی الساعۃ
لا یصادقہا عبد مسلم وهو یوم یسأل اللہ حاجتہ الا اعطاه ایاھا قال کعب ذلك فی کل سنة یوم فقل
بل فی کل جمعة قال فخر اکعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ ثم لقیتم
عبداللہ بن سلام فحدثتہ بحاجسی معہ کذ فقال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایتہ ساعۃ ہی قال ابو ہریرۃ
فقلت لہ فاخبرنی بها فقال عبد اللہ بن سلام ہی اخ ساعۃ من یوم الجمعۃ فقلت کیف ہی الخیر
الساعۃ من یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادقہا عبد مسلم وهو یصلی وتلك
الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الذی قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلساً یحسب ان
الصلاة فهو فی الصلوة حتی یصلی قال فقلت بل قال ہر ذاک **ترجمہ** ابو ہریرۃ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہر سب میں بہتر جمعہ کا دن ہے اوس میں ان آدم پیدا کیے گئے اوس میں جن جن کو اللہ تعالیٰ
اوس میں ان دنوں کا قصود معاف ہو اوس میں ان کے اوس میں قیام ہوگی اور میں نورانیان میں جو جمعہ کے دن ان دنوں کی رہتا ہے
جمعہ آفتاب نکلتا ہے قیامت کو دوسروں کو جن دنوں کے اور جمعہ کے دن ایک ساعۃ ہے جو مسلمان بندہ اس کو باقی دنیا میں
ہوئی پھر اس سے کچھ انہی اللہ اس کو دیکھ کتب الاحبار فی کہا یہ مراعت ہر سال میں اختیار ہوتی ہے میں نے کہا انہیں بلکہ جمعہ کو

ہر کتب تہذیب کو پڑھا اور کھانچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ فی کچر میں عبد اللہ بن سلام سے
 ملا اور میں نے اپنی اور کتب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا میں جانتا ہوں اس ساعت کو میں نے کہا کچر
 بناؤ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہر جمعہ کے دن میں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا جو مسلمان بندہ اس کو پالیوری نماز پڑھتے ہوئے اور اخیر ساعت میں نماز کی پڑھ جاتی ہے وہ نماز میں
 بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم نہیں فرمایا جو شخص مٹھا رہے نماز کی انتظار میں وہ نماز ہی میں
 ہو جب تک نماز نہ شروع نہ کرے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا پھر بھی سمجھ لو کہ یہ نماز پڑھتے ہوئے سے یہ نماز پڑھ
 ہو کہ وہ حقیقت اس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے۔ اس ساعت میں
 بڑا اختلاف ہے۔ بعضوں نے عبد اللہ بن سلام کو قول کو صحیح کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ وہ ساعت امام حنبلیہ کے
 واسطے پھر اس وقت سے شروع ہوتی ہے نماز کے تمام ہونے تک پھر بعضوں نے خود حدیث میں مصرح ہے اور اسی کو صواب کہا ہے
 اکثر قاضی بعضوں نے کہا پھر در بیان کیا ہے غرض اس میں تاہل میں جو فتح الباری میں مصرح ہیں مطالب کے چھپانے
 سے کچھ سبب کہ حرمہ کو سارا دن عبادت اور دعا میں مشغول ہے صحیح اس میں اس وقت کا اقلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ فضل کثیر وہ فیہ قبضۃ فیہ النعمۃ وہ فیہ الصعقۃ فاکشوا علی
 من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تقرر صلاتنا علیک
 وقلتم صلاتنا علیہ قال یقولون بلایت فقال اللہ عز وجل صلاتنا علی الامم صلاتنا علی الامم صلاتنا علی الامم صلاتنا علی الامم
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنوں میں جمعہ کا دن ہے اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا
 ہوئی اوس دن اولنگا انتقال ہوا اوسیدن صوبہ نونکا جادلیگا اوسیدن سب سے پہلے ہوش ہو گئے اسلیو اوسیدن پھر درود
 بہت پہلے کیا کرو گئے تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
 کیا جادلیگا جب آپ کا بدن ٹکڑا خاں ہو جادلیگا یہ نماز بعد وفات کے آپ نے فرمایا عبد جل جلالہ نے پیغمبر کو بدل
 زمین پر حرام کر دیا میں نے تو وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں کلام اور سلام سنتوں میں اعمال کی بہت کے دن پر پیش ہو جائے
 میں اللہ وشریف سامنے لایا جاتا ہے خوش ہوتے ہیں دعا کرتے ہیں۔ اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
 و جماعت سنتوں میں مگر یکسنا اولک صحت روحانی ہے اور انبیاء کی حیات روحانی اور جسمانی دونوں طرح ہی مگر اوس میں
 اور دنیا کی حیات میں ایک فرق دیکھتے ہیں جسکو ہر شخص بخین سمجھ سکتا ہے اوسکی بیان کی یہاں گنجائش ہے یا واجباتنا
 سکتے ہیں فیہ الجمعۃ ساعت جمعہ میں نماز قبول ہوتی ہے کہ وقت ہے صحیح اس میں عبد اللہ بن سلام
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یوم الجمعۃ شتا عشرین یدستکام یومجد مسلم یسأل اللہ عز وجل
 شیئاً الا ماہ اللہ عز وجل فالتسبیح اخر ساعت بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سوال

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ گون بارہ ساعت کا ہو تا جو دن میں ایک سے سیاعت ہی حسین کوئی مسلمان یا مسیحی
 اس سے کچھ مانگی مگر اللہ اوس کو دیوی اوس ساعت کو دینا جو بعد عصر کے مسنونہ اور جو نہانی میں سے لاشعری قال قال
 عبد اللہ ابن عمر سمعت ابانہ عیسیٰ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجمعة یعنی العتمة قال قلت نعم
 سمعتمہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحییٰ ما یزید علی الامام الا ان یقضی الضلالتہ ثم یرحمہ
 ترجمہ اشعری سے روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم فی ابواب کے کچھ سننا ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حدیث روایت کرتی تھو جمعہ کی ساعت کی ابابین بن نے کہا ان میں فی ابواب سے سنا وہ کہتے تھے میں فی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھو جمعہ کے ساعت امام کو ممبر پریشانی سے نماز کے ختم ہونی تک ہی یا فضیلت الجمعة
 جمعہ کی فضیلت کا بیان ہے ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ فی جمعة فاحسن الوضوء ثم
 اتی الجمعة فاستمع وانصت عقرہ ما یزید الجمعة فی زیادۃ ثلاثۃ ایام ومن سر الجمعة فقد
 لغا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص چپے طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے آوے اور خطبہ سنے اور پڑھے
 تو اس پر دوسری جمعہ تک گناہ اور کج بندگی جاوے گی بلکہ ترمذی نے زیادہ کے اور جو شخص کس کران پڑھا تو اس نے
 بیہودہ حرکت کی جس سے عطاء الخراسانی غرضی امراتہ ام عثمان قال سمعتہ عن ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعة غدت الشیاطین بناتھا الواسا و فین یوم الناس بالترابیت
 اور الریاث و یبسطونہم عن الجمعة و تقدوا اللاتکۃ فیما یسئل علی ابواب المسجد فیکتبون الوجل
 من ساعۃ والرجل من ساعۃ ینحی حتی یخرج الامام فاذا اجلس الوجل جلسا یتکلم فیہ من کونہ منہ و یسئل
 النظر فانما ولم ینصدت کان لہ کفل من و من و من قال یوم الجمعة لخصم لہ صدقہ فقد نشأ فیہ من لقا
 فلیس لہ فی جمعة ثلاثۃ ثم یقول فی الخزن لک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 ذلک ترجمہ عطاء الخراسانی سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو نبی بی ام عثمان کے مولیٰ رغلام آزاد سے اس نے کہا
 میں نے سنا ابی المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتی تھو کوفنے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنے جہنمی بیگناہوں
 میں جاتے ہیں اور لوگوں کو رد کر دیتے ہیں ضرورتوں اور حاجتوں میں جمعہ میں اُسے اور فرشتے سیدھی سی سچوں کو دروازہ
 پر ان کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں لوگوں کو یہ پہلی ساعت میں آیا یہ دوسری ساعت میں آیا یہاں تک کہ امام نکلتا ہے پھر عباد
 اب و گاہے بیٹھا ہے جہاں سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپ رہتا ہے کوئی بدت بیہودہ نہیں کرتا تو اوسکو
 دہرنا و اب رہتا ہے ایک نسخہ میں اتنی عبارت اور ہے فانما ہے و جل جلالہ کی سمعہ فأنصت و لیرید کان لہ
 کفل من کلا جس اگر دوبرہنہا جہاں خطبہ سنائی نہیں دیتا پھر چپ رہا اور بھیدو نہ لگا تو اسکو کچھ نہ لگا لگا تو
 اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھتا ہے لیکن بھیدو نہ لگا اور چپ رہا تو اسکو کچھ نہ لگا لگا تو اسکو

فانصت و لیرید کان لہ کفل من کلا جس اگر دوبرہنہا جہاں خطبہ سنائی نہیں دیتا پھر چپ رہا اور بھیدو نہ لگا تو اسکو کچھ نہ لگا لگا تو اسکو

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنی ساتھی کو کھانچ رہا ہو وہ بھلا اور جس نے بیہودہ بکا اور جس نے بھلا کر کچھ نہ بھلا کر
غیر میں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پالاک لایا تھا اور ان کے ہاتھ میں جمعہ کے روز بھلا کر کھانا کھا

ابو الجعد الضمیری وکانت له حصبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك ثلاث جمع تها ونا بها طبع
الله على قلبه ثم حميم بن عبد حمير في رواية في صحيح البخاري في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص تین جمع چھوڑ دی گا
سستی ہو کر دیکھا اس کے دل پر پاپ لکھا ہے من ترک جمعاً فضا به جانی کا انکار ہے جس میں سمرۃ بن جندب

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير عذر فليست صدق بل يبار فان لم يجد فصفه
ديناراً ثم حميم بن عبد حمير في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص جمع کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دی اگر ایک دینار نہ ہو تو نصف دینار صدقہ دی صحیح قدامت بنو صيرة قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم من فاتته الجمعة من غير عذر فليست صدق بل يبار او نصف درهم او صاع حنطه او نصف
صاع ثم حميم بن عبد حمير في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص قضا کر دی جمع کو بغیر عذر کے
تو ایک درہم یا دو درہم صدقہ دی یا ایک صاع گھون یا دو صاع گھون صدقہ دی۔ ایک روایت میں ہے مد او نصف
مد ایک مد صدقہ دی یا دو مد۔ اور صاع کا بیان کتاب الطهارة میں گزرا باب من ترك عليه الجمعة

لوكون پر جمعہ جب ہی کسی نے انشتہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان الناس يتأبون الجمعة
من مناتهم ثم واصل العوالي ثم حميم بن عبد حمير في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص جمع کو بغیر عذر کے ترک کرے
تو ایک درہم یا دو درہم صدقہ دی یا ایک صاع گھون یا دو صاع گھون صدقہ دی۔ ایک روایت میں ہے مد او نصف

عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على كل من معي بالذلة ثم حميم بن عبد الله بن عمر
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس شخص پر ہی جو سنے اذان کو اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہ ان اذان کی آواز نہ جادی اور جمعہ جب نہیں ہی اگر چہ آواز تو ثواب ہی پائی الجمعة يوم العظيمة

پڑھنا جو جمعہ کو آواز جب نہیں ہی اچھے صلیح عن ابنه ان يوم حنين كان يوم صراط فامر النبي صلى الله عليه وسلم
صناديد الصلوة في الحال ثم حميم بن عبد حمير في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص جمع کو بغیر عذر کے ترک کرے
تو ایک درہم یا دو درہم صدقہ دی یا ایک صاع گھون یا دو صاع گھون صدقہ دی۔ ایک روایت میں ہے مد او نصف

عن ابنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان يوم حنين كان يوم صراط فامر النبي صلى الله عليه وسلم
صناديد الصلوة في الحال ثم حميم بن عبد حمير في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرمایا جو شخص جمع کو بغیر عذر کے ترک کرے
تو ایک درہم یا دو درہم صدقہ دی یا ایک صاع گھون یا دو صاع گھون صدقہ دی۔ ایک روایت میں ہے مد او نصف

محمّد بن سیرین انہ سے اس قول الخوف نہ فی یوم مطیر اذا قلت انہ یوم ان محمد رسول اللہ فلا تفلح علی الصلوة فلا صلوا فی سبوتکم فکان الناس مستکبروا اذاک فقال قد فعلوا منہ وخیس منی ان الخبیث عرفہ وانی کما صحت ان اسیریکم ففتشون فی الطین والمطر ثم خرج عبد اللہ بن عباس نے اپنی مؤذن سے کہا بارگاہی ان جب تو محمد رسول اللہ کو تو جی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یوں کہہ صلوا انی بنی تم نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں لوگوں نے اسکو برا کہا ابن عباس نے کہا بھلاؤ اس شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول اللہ ص) جمعہ فرض ہر یکس چھ برابروں ہوا تو تکلیف دینا کچھ اور پانی میں تھارا چلنا پاپا جمعہ للعالمون والمرأۃ عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں ہے

عمر طارق بن شہر بن عبد اللہ بن علیہ السلام قال الخبیث وجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا ربعة عبد اللہ اور سب سے اوپر حضرت عمر حمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے مگر چار آدمیوں پر ایک غلام پر دوسری عورت پر قیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر پانچویں مسافر پر اتفاق علماء کہا ابو داؤد فی طارق بن شہاب نے رسول اللہ کو دیکھا مگر اون سے سننا نہیں (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اسکو مستدرکات کیا ہے طارق بن شہاب سے اس نے ابو موسیٰ سے اور وارقلہ نے جابر سے ایسا ہی روایت کیا پاپا جمعہ للعالمون فی جمعہ کا بیان

محمد بن عبد اللہ بن علیہ السلام قال انی جمعت جمعۃ فی الاسلام بعد جمعتہ جمعۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فی جمعتہ جمعۃ نبیانا قریۃ مرقیٰ البخت قال عثمان قریۃ مرقیٰ سعید القیس ثم خرج عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے پچھلا جمعہ جو پڑا گیا اسلام میں بعد اس جمعہ کے جو پڑا گیا مسجد نبوی میں جمعہ جو پڑا گیا جو ان میں رجوانا ایک گائون کے بحرین کے گائون سے عثمان نے کہا وہ گائوسی عبد القیس کے گائون سے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گائون میں پڑنا درست ہے مگر یہ استدلال بوقوف ہی اس بات پر کہ جو انی کا گائون ہونا ثابت ہو جاویں خبیث نے ابو سعید کبریٰ سے نقل کیا ہے کہ جو انی ایک شہر شمر ہی بحرین میں عبد القیس کا اور جو ہری نے صحابہ نے کہا ہے کہ جو انی ایک قلعہ بحرین میں اور ایسا ہی کہا ابن اثیر نے نہایت میں مگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو قویہ کہا اور قریہ کا اطلاق ان عرب میں گائون اور شمر دونوں پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہیں ہو سکتا

عن کتب مالک انہ کان اذا سمع القلادیروم الخبیث ثم احکم کا سعد بن زید سے فقالت لہ اذا سمعت القلادیر ثم حمت کا سعد بن زید سے قال لا تدان من جمعۃ بنی فہریم البیت من جرۃ بنی یاضۃ فی قلعۃ الخبیث قال ابو یوسف قال الربیعون ثم خرج عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا وہ جمعہ جو پڑا ان سنی ہو اسعد بن زید کا کیو اسطر دھانا لگتی تھیں اور انھوں نے کہا اسطر دھانا لگتی تھیں ان کی قوم کی قوم کی قوم البیت (ایک موضع ہمدان میں بنی یاضۃ کے زمینوں میں ہے) میں ایک قلعہ میں رقیع وہ مقام ہے جہاں

۸۵۸
پانی بھرا ہوا ہے، جبکہ نام قیم الحنفیات تھامین فی پوچھا اوسدن تم کتنے آدمی تھو! ہنوں فی کہا چالیس ہی **ف** اس میں
سورجی بھرا رہی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ جمہور کا تو میں درست ہی کیونکہ منظم البتہ متعلقات میں سورجی تھانہ خارج نہیں کر
آجہا طریقہ استعمال کا بھیر کہ جمہور کی فضیلت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہے اوس میں شجر کی قینہ نہیں ہے کچھ شجر کی قینہ
بڑا نا زیادتی ہی کتاب السیر اور وہ نہیں جائز ہی اگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ کے حنفیہ
علی سے کہ نہیں تشریق ہے اور جمہور کٹر شجر میں روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکو خلاف روایت کیا کثرت
عمری کہ جمہور پر ہو تم جہاں صحیح کہا اوسکو ابن خنیفہ نے اور ایسا ہی آیت کیا بھیجی فی حضرت عمر سے اور ابھی بھیجی نے فرما
روایت کیا کہ جمہور جب ہے ہر کا توں پر اگرچہ نہ ہوں اوس پر سوا چار کے اور ایسا ہی مقول ہے ابن سعد سے اور صحابہ سے جمعیہ
جملہ اور مشہور دونوں جگہ میں ثابت ہے بھی قول ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اسحاق کا **پ** ادا وفاق علیہ

یوم عید جب عید اور جمعہ یک دن ٹپسی تو کیا کرنا چاہیے محسن ایاس نے بے رولۃ الشامی قال شہادت معاویہ بن ابی
سفیان وھو سیال ذید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدینا جمعۃ فی یوم قال انتم فیکتفون
صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یمضی فلیصل ثم رحمہ ایاس بن ابی ربیعہ روایت ہے کہ
میں موجود تھا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم تم سب ہی تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ کے ساتھ کیا کہ نہ میں نے یا
ہر اہل ہون میں کہا ان معاویہ نے پوچھا آپ نے کس طرح کیا زید نے کہا آپ نے عید کی نماز پڑھ لی پھر جمعہ میں نخصت دینی فرمایا۔
جسا جی چاہے جمعہ ٹپسی اور جسا جی نہ چاہے نہ ٹپسی اگر نظر پر نہیں حاضر رہے ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور
صحیح کھا اوس کا یہ واقعہ کہ امیر مکی نے بعض لوگوں کی اس کتاب میں کلام کیا ہے جو ابابکر بن عبد اللہ کے اور
ابن ابی نعیم نے اور ابی حاتم نے اور ابی داؤد نے اور ابی حاتم نے اور ابی حاتم نے اور ابی حاتم نے اور ابی حاتم نے

المجتع فلم یخرج الیہنا فصدلنا وحرانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 ثم حین عطار بن ابی بارہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے غارِ بڑائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی جمعہ کے دن
 تو وہ نہ ملے آخر ہم نے اکیلے پڑھ لیا ف جمع کو ابن عباس کا مذہب بھی ہے کہ جسد اکیلی کا صیغہ ہے اور بارہا ہم بخنی اور داؤد
 اور اہل ظاہر کا بھی ہے کہ وہ آدمیوں کی جماعت کا فی ہر ایک امام ہوا ایک مقتدی اور اکثر علماء کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے
 یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہیں و ابن عباس اس وقت طائف میں تھو جب آئے تو ہم نے فی اون سے یہ بیان کیا انہوں نے

ابن عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا صحرا میں جہاد پر قائل اعلان کیا۔ اجتماع یوم جمعہ ویوم فطر علی عبد
ابن الزبیر فقال عیدان اجتماع فی یوم واحد ثم جمعوا جمیعاً فصاروا کما کانتین بکرمہ علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم ابن جریر سی وایت ہر عطائی کہا احمد و عیہ ایکن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے کرائی میں
انہوں نے کہا و عیہ بن جمع ہوئے ایک دن میں انہوں نے و دنوں کو ملا کر پڑھ لیا صحیحہ کو دو کشتین سے زیادہ کیا اور بن

اخذ کرمان وجدلہاں يستخذ قونین للعلم المجموع سق قونی مہدۃ قال عمر و احسن ابن ابی حنیبلہ
 عن مرثیہ سید غلام حیدر بن عثمان السلام اذہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک الشیخ علی
 المنبر ثم حمیر محمد بن یحیی بن جہان سور وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سو جاو گیا ایک تم میں کو اگر سو
 جمع کے لیے بنا ہی سو کام کام کے کز دن کے **باب** فی خبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری
 جہوں میں پہننے کے لیے بنا رکھی تو بہتر ہے اس میں کچھ نقدان نہیں۔ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ جمع کیو اس کسپرون کے لئے بنا کر
 اگر وایت میں ہر اپنے یہ منبر پر فرمایا **باب** فی الخبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری
 سید عبد اللہ بن عمر بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عن النضر بن ابی سعید فی السید و انشد
 فی شرح نہ یکن الخ فی الصلاۃ یوم الجمعۃ ثم حمیر عبد اللہ بن عمر بن العاص سور وایت ہر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خرد اور فروخت ہو سجد میں اور شریک ہو سکتا اس میں اور نہ کیا صلہ یا نہ کہ مٹھو نہ نماز ہو جائے
 جمعہ کے وقت کیونکہ جمعہ کو دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضروری جب لوگ حالتہ یا نہ کہ مٹھو نہ نماز ہو جائے
باب فی خبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری جہوں میں پہننے کے لیے بنا رکھی تو بہتر ہے اس میں کچھ نقدان نہیں۔ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ جمع کیو اس کسپرون کے لئے بنا کر
 اگر وایت میں ہر اپنے یہ منبر پر فرمایا **باب** فی الخبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری
 سید عبد اللہ بن عمر بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عن النضر بن ابی سعید فی السید و انشد
 فی شرح نہ یکن الخ فی الصلاۃ یوم الجمعۃ ثم حمیر عبد اللہ بن عمر بن العاص سور وایت ہر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خرد اور فروخت ہو سجد میں اور شریک ہو سکتا اس میں اور نہ کیا صلہ یا نہ کہ مٹھو نہ نماز ہو جائے
 جمعہ کے وقت کیونکہ جمعہ کو دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضروری جب لوگ حالتہ یا نہ کہ مٹھو نہ نماز ہو جائے
باب فی خبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری جہوں میں پہننے کے لیے بنا رکھی تو بہتر ہے اس میں کچھ نقدان نہیں۔ اس حدیث کو معلوم ہوا کہ جمع کیو اس کسپرون کے لئے بنا کر
 اگر وایت میں ہر اپنے یہ منبر پر فرمایا **باب** فی الخبر جن کسپرون کو پندرہ محنت کرتا ہوں ان کے سوا دوسری

کیا اور کہا اگر لوگوں میں نے یا رسول اللہ کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری طرف نماز پڑھنا سیکھو **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بدت قال لا تنیم لک منی الا اتخذک منبراً لارسل اللہ یجمع الی جمیع عظامک قال بلی فاتخذہ
 منبراً لایقین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوئی ہو کر تنیم داری نے اون سے کہا کیا میں آپ کے
 دھڑکے ایک منبر تیار کروں یا رسول اللہ جو آپ کا بوجھ اٹھایا کری آپ نے فرمایا مان اہزون نے ایک منبر بنایا دو سیر منبر کا
 موضع النبی بنیکر گجھ پر بننا چاہیے **عن سلیمان بن اکوع** رضی اللہ عنہ قال کان بنی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بین الخیاط کھد ممر الشاة ترجمہ سلیمان بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر دو دیوار سجد کے پیر میں
 ایک بکری کے جانی کی راہ قحوف یعنی منبر کے دو در سے لگا ہوا نہ تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب الصلاة یوم الجمعة**
 قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے **عن ابی قتادہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان الصلوة
 نصف النہر صلا الیوم الجمعة وقال ان یتجمع الیوم الجمعة ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کیا دو چھپر کو نماز پڑھنے سے ترجمہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلکایا جاتا ہے مگر جمعہ کے روز تو سوا جمعہ کی اور
 دنوں میں دو چھپر کو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جمعہ کے دن کو وہ نہیں ہے **باب وقت الجمعة جمعہ کی وقت کا بیان**
 انہ یصلوا ان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل الجمعة اذا مال الشمس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قناب پہر پڑھتے وقت انہ ثلاثہ اور چھپر علما کا مذہب ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
 جب چھپر گر امام احمد رضا کی نزدیک جمعہ پڑھنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اس طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور عبد اللہ اور
 سہ اور ولید ان سے قوی ہیں **عن سلیمان بن اکوع** قال کان نضلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة انہ یصل
 ولید الخیطان ترجمہ سلیمان بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کے پھر لوٹ کر
 آتی تھے اور دیواروں کا سایہ نہ پڑتا تھا **ابن یزید** حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو **عن سالم بن سعید** قال کاننا
 نقبل ونتعد بعد الجمعة ترجمہ سالم بن سعید سے روایت ہے ہم قبلہ اور دن کا کہا نا بعد جمعہ کے کہتے تھے **ابن یزید** جمعہ
 کہ قبلہ کرتے تھے قبلہ کہتے ہیں ان کے سنیوں **باب النداء یوم الجمعة جمعہ کی اذان دینے کا بیان** آنحضرت
 اور ابو بکر اور عمر کے مانی تک جمعہ میں صرف ایک اذان دی جاتی تھی جب امام نبیر بیٹھا خطبہ پڑھنے کے لیے پھر پھر بدلتی نماز شروع
 ہوئی وقت حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ایک اور اذان کا حکم کیا اس وقت کہ لوگ بھٹ ہو گئے تھے اور مسجد سے دور دور تھے
 تھے تو سب کو غافل ہو جاؤ پھر پھر اذان بات کا جی ہی حالانکہ یہ مستحب ہے کیونکہ فعل غلبہ پر ارشاد کا اگر کوئی ترک کرے اور
 ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہو سنت نبوی اور سنت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا **عن الشیب** بن یزید ان الاذان
 کان اولہ حیث یصل الیام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجمعة فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 فلا خلافہ عثمان کذلک الناس یوم الجمعة بالاذان الثالث فاذا نزل علی الزوراء فبیت لک

ذات ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بار بکراؤ پڑھ کر رکعت کے زمانے میں پہلی اذان بھی کرنا اور سوت
 ہوتی جب امام نمبر پڑھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی اور لوگ بیت ہو کر آئین نے قیسری اذان کا حکم دیا وہ دو بار پر
 دی گئی پہری مکرم رکعت اور ایک گھر کا نام ہے چوتھے کے بار میں تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ گھمیر کو پہلی اذان
 مقرر کیا اور امام جب نمبر پڑھتا ہے اذان ہو تو ہی اس کو دوسری اذان اور اس کو پہلی تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
 سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان یقوذن باین یدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس
 النبأ لیکم علی باب المسجد ابی بکرؓ ثم ساقی فحوض ینس یونس یعنی اذان ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 سامنے جب آپ نمبر پڑھتے تھے کہ روز مسجد کو دروازہ پر پہرہ بکرا کے سامنے پہرہ کر کے سامنے پڑھا یہی بیان کیا اختراک تیسری
 روایت میں ہے کہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا یؤذن واحد بلالہ ثم ذکر معناه یعنی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ ہوا بلال کو یا ابی الامام یکلم الرجل فی خطبۃ امام کو خطبہ میں بات کرنا

درست ہو کر جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة قال اجلسوا فسمع ذلك
ابن مسعود جلس على باب المسجد فلهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لعبد الله بن مسعود ترجم جابر بن عبد الله
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعہ کو روز آپ فرمادے کہ جو فرمایا بیٹھا جاؤ عبد اللہ بن مسعود (اور وقت مسجد کے
دروازہ پر بیٹھے) یہ سن کر مسجد کے دروازہ پر پاس بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادھر آکر عبد اللہ بن مسعود
آپ عبد اللہ بن مسعود کا دو بیٹھنا گوارا کیا اور خطبہ میں بات کہہ کر اونکو اپنی پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن
مسعود کی ثابت ہوئی چنانچہ کچھ لوگ اس کا بعد المنبر پہلے امام منبر پر جا کر بیٹھیں ابن عمر قال کان الشیخ
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ انہ الذؤنن ثم یجلس
فیخطب فیجلس فیخطب ثم یفرغ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تو پہلے منبر پر
بیٹھتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نہ کرتے پہر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے
پہر خطبہ قائم کرتے پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے کابیان عمر جابر بن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائمًا
ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائمًا فحدثت انہ کا ترجمہ جابر بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہو کر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے جو ترجمہ سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تو وہ جو تھا قوم خدا
میں تھے انکو ساتھ دو ہزار نماز و نسی زیادہ پڑھیں میں ۱۰۰۰۰ اور میں پچاس جمعہ ہی پڑھیں ہوں کہ - یہ مراد انہیں ہے کہ دو ہزار جمعہ سے
زیادہ انکو ساتھ پڑھیں کہ جو کہ دو ہزار جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے فائزات تک ہی نہیں ہوتے جو جابر بن عمر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ان یجلس یتما یقر القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تو ان کو بیچ میں بیٹھتے تو اور خطبوں میں قرآن پڑھتے تو لوگوں کو نصیحت

میں معاویہ کی تعظیم کے لئے یا انہوں نے جمعہ پر مابین فی دیکھا تو اکثر لوگ سجد میں سول اللہ کو اصحاب میں سے تو میں نے
 اونکو گستاخ کر دیا سوچو جب امام خطبہ پڑھ رہا تھا کہا ابو داؤد بن عمر بنی اسطیج ہوتے تھے خطبہ کی وقت اور اس بن مالک اور
 شریح اور مصعب بن سو حان اور عبید بن المسیب اور ابی تریم بنی اور کحل اور ایل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سعد کہ اس میں
 کچھ قیامت نہیں اور مجھ نہیں پہنچا کینکو مکر وہ جانا ہوا سو کنگر عبادہ بن شریح **ابن الکلاہ** والامام **خطب**
 خطبہ کی وقت بات کر نیکی ممانعت تھی **ابن ہریرہ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انیت و
 یخطب لایقول تترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تو حکم دے کہ ہا اور امام خطبہ ہوتا
 ہو تو تو فرما کہ کیا، ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیو بعضوں کے نزدیک جب سے
 امام کو **عن عبد اللہ بن عمرو** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضرکم عاۃ ثلثة فی کل جمعة فیہما **حضرت**
 بلع و هو خطبہ منہا و مرجل حضرت ہادی عوف مرجل دعا اللہ عز و جل انشاء اعط او انشاء منصرف
 حضرت ہادی و سکوت نہ تخطیر قریبہ مسلم ولم یؤذ خذ فی کمالی الجمعة التي تلیہا و فریادۃ ثلثة ایام
 و ذلک بان اللہ عز و جل یقول من جاء بالحسنة فله عشر مثلاتھا تترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں تین طرح کے آدمی آتے ہیں ایک وہ شخص جو وہاں آنکھیں دہ بات کرے اور سکا
 حصہ ہی ہے (یعنی اسکو کچھ ثواب نہیں) دوسرا وہ جو وہاں آنکھ دے تاکہ تو اب اللہ جل جلالہ کو قسیدہ ہو اس کی عاقبت
 کرے یا نہ کرے تیسرا وہ شخص جو وہاں آنکھ چمکا ہو نہ لوگوں کی گردن بہا نہ کرے نہ کسیکو تکلیف دے اور گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
 دن زیادہ کہن نشیو جاوین کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا ثواب ملیگا **یا استمیزان**
الحديث للامامہ جکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر خبر کرے جاوے **عن عائشة** قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا احل احدکم فی صلوۃ فلیأخذ ہانفہ ثم لیں صرف تترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم میں سے کوئی کا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنے ناک پکڑ کر چلا جاوے اس سے امام سمجھ
 جاوے کہ اسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ اس کی کسی بھڑکائی شرم کی بات پھینا یا ہے **باب اذا دخل**
الرجل والا یخطب امام خطبہ پڑھ رہا تھا اسوقت کوئی آدمی تو نفل پڑھنا پڑھ کر **شافعی** اور احمد اور یحییٰ ممانعت محدثین
 کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آدمی تو دو رکعت تحیتہ مسجد پڑھ کر بھیجے اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری
 اور ایک جماعت صحابہ کے نزدیک خطبہ کی وقت نماز پڑھنا یا چاہیو بلکہ یہ بیٹھ کر خطبہ سننا چاہیو **عن جابر بن عبد اللہ** یؤم
 والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الاصلیة یا فلان قال قال قتادہ تترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
 ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعوں کو اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپ نے
 فرمایا **واضح** پڑھ کر **عن جابر** و ابی ہریرہ قال جاء سلیک الغطفانی و رسول اللہ

صلوات اللہ علیہ وسلم یخطب فی الاصلیت شیئاً قال لا قال صل رکعتین یجتزئ فیہما ثم یرحمہما باراً و البہرہ سہر وایت
 ہر سیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ ہی نہو آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحتہ لیس) و دہو لا ہنس آپ
 نے فرمایا اوشہ دور کعتین پڑھو اگر کسی دوسری روایت میں نماز زیادہ ہو تو قبل علی الناس قال اذا جاء احدکم واکام یخطب، فلیصل
 رکعتین یجتزئ فیہما ثم یرحمہما پھر آپ کو کن کطرف توجہ ہوئی اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھ
 رہا ہو تو دور کعتین پڑھو اگر کسی کا خطبہ قاری الناس یوم الجمعة جمعہ کر کن لوگوں کے گردنیں نہ پھانڈے **عن ابن**
الزہری قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فی مجلس جمعة فجاہ رجل یخطب قاری الناس فقال
 عبد بن مسعود جاء رجل یتخطی قاری الناس یوم الجمعة والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال الزہری
 اللہ علیہ وسلم اجلسوا ذلت ثم یرحمہ ابی زہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جو صحابی تھے وہ بھی ہر جمعہ کے
 روز ان میں سے ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھانڈتا ہوا عبد اللہ بن مسعود نے کہا کبھی سبیل مگر وہیں پہنچتا ہوا چمکے کو آیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھے جا تو نے ایذا دی لوگوں کو **باب الرجل یصلی الا امام یخطب**
 امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ اٹھو تو کیا کرے **عن ابن عمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اذا انصر احدکم وهو فی المسجد فلیتکلم من مجلسہ ذلک الی غیرہ ثم یرحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز تو توجہ تم میں سے کوئی اونگھنے لگو مسجد میں تو اوجہ کہ سے اوشہ کہ دوسری جگہ بیٹھ کر
 یتکلم بعد ان یزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب ہر سہر او تہر تو بات کر سکتا ہے **عن انس** قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجة فیقوم معہ حتی یتقضى حاجتہ ثم یقوم
 فیصلی ثم یرحمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر
 کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرے آپ اوس سے (باتیں کرتے ہوئے) اٹھ کر تہر پہنچتے کہ اسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے
 ہوتے نماز کر کے **باب من اذہرک من الجمعة** اگر کت یا دعو اوس نے جمعہ یا عین ایہریر قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذہرک وکعت من الصلوة فقد اذہر الصلوة ثم یرحمہ البہرہ سہر وایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک کت پائے اوس نے وہ نماز پائی قال اگر ایک کت ہو کہ دعو تو چار کعتیں پڑھی
 سی ہی ٹول ہو مالک و شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کو نزدیک دو ہی کعتیں پڑھو اگر تہر شہ یا سہو کو مسجد جو میں ملے لیکن
 شہب مالک و شافعی کا تو ہی ہے اور اوس کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور امام احمدی و امام حنفی و امام مالکی
 حضرت علی رضی اللہ عنہ وایضا فی الجمعة جموعین کوئی سورتیں پڑھیں **عن النعمان بن بشیر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول اذا قیلت یوم الجمعة بسم اسم ربک الاعلیٰ وھذا کتک حدیث الغاشیة قال ویرمہا
 اجتماع فی یوم اخر ابیہما ثم یرحمہ النعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد بن عمر سے روایت ہے کہ اگر

اور چل آنا کہ بخدا الغاشیة پڑھو تھی۔ اور جب غید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہی دو نو سو تون کو دو نو نمازون میں پڑھتے
 عن الصادق بن قیس سال السمان بن شہر ماذا کان یصلیٰ آباءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة علی الشراة
 الجمعة تھا کہ ان یقر آہل انان بخدا الغاشیة ثم یرحمہ خضاک بن قیس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے
 پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ پڑھ کر پھر کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا اے ابی انان کہ حدیث الغاشیہ
 پڑھتے تھے **عمر بن ابی رافع** قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة یقرأ سورۃ الجمعة وقال بعد الاخرة اذا جاءک
 المنافقون قال فادبرک ابصرہ حیث انصرفت فقلت انک قلت یسئلتین کان علی یقر بہما بالکوفۃ قال
 ابوہریرۃ فان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہما یوم الجمعة ثم یرحمہ ابن کبرانہ می ابیت
 ہی ابوہریرۃ نے نماز پڑھ کر آئے جمعہ کی دن تو سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن کبرانہ نے کہا
 میں ابوہریرۃ کے صاحب نام سے فارغ ہوئی اور میں نے کہا تم نے وہ دوسری پڑھیں جو حضرت علیؑ کو فتنے میں پڑھنے تھے ابوہریرۃ
 لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ان سورہ تون کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے **عمر بن عبد بن** رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیٰ فی صلاۃ الجمعة یسبح اسم ربک الاعلیٰ وھل انان حدیث الغاشیة ثم یرحمہ ابن
 جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے نماز میں سورہ اسم ربک الاعلیٰ اور ہل انان حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **باب**
 الرجل یاتم بالامام فیکتہما لحدیث اگر مقتدی اور امام کے پیچ میں دیوار ہو تو مقتدی اور مقتدی ہی **عمر عائشہ** قال صلی اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع والناس یأتون بہ من واداء الحجة ثم یرحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حجی کے لئے نماز پڑھی اور لوگوں نے اقتدی کی حجی سے بھیج **باب** الصلوة بعد الجمعة بعد جمعہ کی نماز پڑھنے
 کا بیان **عمر نافع** ابن ابی نعیم یصلیٰ رکعتین یوم الجمعة فی مقلہ فذہ وقال اتصل الجمعة
 اگرچہ او کان عبد اللہ یصلیٰ یوم الجمعة رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ثم یرحمہ ثانی سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کتبیں جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر دیکھا اسی تمام میں جہاں جمعہ پڑھا تھا وہاں
 اس کو مکمل دیا اور کہا جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ و عبد اللہ بن عمر جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتی تھے اور پھر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہی **عمر نافع** قال کان ابن عمر یطیل الصلاۃ قبل الجمعة ویصلیٰ ھما رکعتین
 فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ثم یرحمہ ثانی سے روایت ہے ابن عمر جمعہ کے پہلے
 اور ترک نماز پڑھنے کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عمر**
 عطاء بن ابی جعفر ان نافع بن جید السہل السائب بن زیاد بن اخیتم نزلہ عن شہر عن اعمی عن معاویہ
 فی الصلاۃ فقال صلیت معہ الجمعة فی البقعة فلما سلمت فقامت فی مقام فصلیت فلما دخل ارسل الیھا
 لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعة فلا تصلایا بصلوة حتی تکلم وتخرج فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اليوم ان قالوا كنا نلعب بها في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد امد لكم بها خيرا
 منكم يوم الاضحى يوم الفطر ثم رحمه الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دين من تفرغ لاني اوراد
 لو كوني دودن كسل كود كسلي مقرر تفرغ لي بوجاهه دودن كسلي من انهنون في كهايم جاليت كزما من ناندون من
 كھيل كود كرتي تھے اپنے فرمايا اسد جل جلالہ نے تھين نونون كے بلے مين وہ دودن عنایت فرمائي جو اس كے تھين
 ايک يوم نظر دوسري يوم النحر **باب** وقت النحر في العيد عيد في نماز کا وقت **عمر بن زيد بن حبيب** عن النبي
 قال خرج عبد الله بن يسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فظروا اواضح فانهم
 ابطوا الامام فقال انما قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التمسح ثم رحمه الله بن حمير بن جابر عن
 اي عبد الله بن بھر جوصحابي تھی لوگون كے ساتھ عيد فظروا عيد صبحي من كل انهنون نے برا كھا امام كے دير كنيك اور كھا
 اس وقت قانع وجاتي تھے غير مشرق كيو قت عيد كی نماز سے **باب** خروج النساء في العيد عورتوں كا عيد
 جانا **عمر بن الخطاب** قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خرج ذات النحر يوم العيد فليكن
 قال اليه مدين النحر في دعوة المسلمين قال فقالت امراته يا رسول الله له يكن حداهن قوب كيف تصنع
 قال تلبسها احاجت لها طائفة من ثوبها ثم رحمه الله ام عطية سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ عورتوں
 کو نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حال عورتوں کو بھی نکالیں آپ نے فرمایا انکو زنا چاہیے بھڑی کی جگہ میں اور نکالنے
 کی دعا میں شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت میں ہے والحیض کن خلف الناس فيكبرن مع الناس حال عورتوں
 اور گونگے پیچھے رہتی تھیں اور بکھرتے تھیں لوگوں كے ساتھ **ع** مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنوار یوں کو بھی نکالنے کا عید
 میں حکم فرمایا۔ ان عورتوں سے معلوم ہوتا ہے عید میں کیونکہ عورتوں کو بھی نکالنا سنوں سے اور بھی قول ہے ابو بکر اور
 علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت **سلف کا حکم** ام عطیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدينة جمع نساء
 الاثنا عشر فبیت فارسل اليها عمر بن الخطاب فقام على ابائها سلم حليها فودنا عليه السلام ثم قال يا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اليكن واما نبال العيد ان نخرج فيهما الحيض والعق واما جمعة حليها ودهانها عن اتباع
 البخاري ثم رحمه الله ام عطية سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکین تشریف لائی آپ نے انصار کی عورتوں کو
 ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکو پاس بھیجا وہ دروازی پر کھڑے ہوئی اور عورتوں کو سلام کیا انهنون نے جواب دیا
 بعد اوکو کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہاری پاس آ ہوں اور حکم کیا کہ عید میں ان حال عورتوں
 کنواری عورتوں کو نکالنے کا اور جمعہ پر نہیں ہے اور منع کیا کہ عورتوں کو ساتھ جانی ہے **ف** اسو طہ عورتوں سے بھیجے
 ہیں جنازہ کی ساتھ جانگی تو روونگی پیشین کی برو الفناہ زبا سے نکالیں گے اور بخوبی پریشان کریں گے **باب**
 الخطبة يوم العيد عید کے دن خطبہ پھونکا بیان **عمر بن الخطاب** عن النبي قال خرج مروان المنبر في يوم العيد

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقال يا أهل مكة خالفت السنة استخرجت المناس في يوم عیدکم
 یکن یخرج فیه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال أبو سعید الخدری من هذا اقا لفلان بن فلان
 فقال اما هذا فقد قضی ما علی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عزایس منکم انا استطاع
 ان یغیر بیدہ فلیغیر بیدہ فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلك اخذوا من
 عمر حمید بن ابی سعید کے روایت ہو مروان فی منبر نکاح العید کے روز اور خطبہ نمازی پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا اور بولا کہ
 مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکاح العید کے روز حالانکہ کبھی منبر بخین نکاح اجاتا تھا اور خطبہ نمازی پہلے پڑھا ابو سعید خدری کے
 فی کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلان بنی فلان کا ابو حنیفہ کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شروع کی دیکھو پھر اس کو تھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دی اگر ہاتھ سے
 نہ ہو سکے زبان سے مٹا دی اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے مٹا دی اگر دل سے نہ ہو سکے زبان سے نہ ہو سکے تو اس کو بڑا جانی اگر بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان دس میں نہ رہیگا **مسئلہ** جابر بن عبد اللہ
 یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فخطب فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ من خطبته
 صلی اللہ علیہ وسلم نزل قاتی النساء فزکرمهن وجعل یتوکا علی ید بلال وبلال ابی اسط قویہ تلقی النساء
 فہیہ الصدقة قال تلقی للآۃ فخطبها ویلقین تلقین وقال ابن کثیر فخطبها عمر حمید بن ابی سعید الخدری
 ابو سعید الخدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ کو فارغ ہو گیا تو اوپر سے اور
 عورتوں کو نصیحت کرنے لگی اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگایا ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پسینہ دھو رہے تھے اور میں نے
 قال میں تہین کوئی اپنا چہرہ ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **مسئلہ** ابن عباس سے معناه قال فظن انه لم یسمع النساء فخطی
 الیہن وبلال وہو فوق عظام وامر من بالصدقة فكانت المرأة تلقي القرط والمخاض فی ثوب بلال عمر حمید بن ابی سعید الخدری
 ابن عباس سے بھی ایسا ہی ہے او میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حیض کیا کہ خطبہ کے آواز عورتوں کو نہ پہنچے ہوگی آپ نے اپنی
 طرف سے جلی اور بلال پر کچھ ہاتھ کر اپنے او کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی ٹالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے
 پیروں میں۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرط والمخاض وجعل بلال یجعلہ فی کساءہ قال فقسمہ
 علی اشرکۃ المسلمین عمر حمید بن ابی سعید الخدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبیر بن عبد کی روز کمان کی آپ نے اسی
 بابت دیا **باب** بخطبہ علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنا کا بیان **مسئلہ** البراء بن النضر صلی اللہ علیہ وسلم نزل
 یوم العید قوسا فخطب علیہ عمر حمید بن ابی سعید الخدری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبیر بن عبد کی روز کمان کی آپ نے اسی
 ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھا **باب** ترک الاذان والعید عیدین اذان وغیرہ کا بیان **مسئلہ** عبد الرحمن بن عباس قال سال
 رجل ابن عباس اشہد العید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم ولو لا من لتی منہ ما شہدناہ

من الصغیر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم الذی عندہ اکثر من الصلوات فصل فی خطبہ امین کر اذا انا
 ولا اقامۃ قال ثم امر بالصلاة قال فجعل النساء یشرن الاذان من وحاو ق من قال فارویلا الا فانا هن شر رجعی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم حج محمد بن عبد الرحمن بن عباس سے روایت ہے کہ شخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عید کی نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو
 میں آپ کے پاس جایز سکنا بوجہ کم سنے کے **ف** عبد اللہ بن عباس اس نے اسے میں کہن لڑکھو انہو نام کے ایک طرہ کی حکایت
 اس طرح لوگوں نے اسے کشتہ ہونی دیا ہوا تھا آپ تفریق لائی اس نشان کے پاس جو کثیر بن اسلمت کا گھر کے پاس پر آپ نے نماز
 پڑھی جسے خطبہ صبح کا حکم دیا عمر بن ابیہ کا نون اور گھون کی طرف اشارہ کر دینی لیکن۔ آپ نے بلال کو حکم کیا وہ عمر بن ابیہ کے پاس
 (صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لیسکرا جا کر لکھی اس کے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 السید بالا اذان لا اقامۃ و ابوبکر و عمر و عثمان سنا لکھیے ثم حج محمد بن عبد الرحمن بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی غیر اذان اور غیر اقامت کے اور ابوبکر اور عمر یا عثمان نے بھی اس طرح پڑھی **ف** حجاز بن سمرقہ قال
 صلی اللہ علیہ وسلم غنیمۃ و کلا من الصید بن غنیمۃ اذان لا اقامۃ ثم حج محمد بن عباس سے روایت ہے کہ
 بن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کی ایک روایت میں ہے (بلکہ بہت بار پڑھی) دونوں عیدوں کی غیر اذان اور اقامت
باب التکبیر التکبیرات عیدین کا بیان **ف** التکبیرات عیدین میں اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور ابو
 کی نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں لیکن مالک اور احمد کو نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں
 سات تکبیریں تحریر کی ہیں اور دوسری میں پانچ سو اسی تکبیر قیام کے گرد و نور کثرتوں میں قرات سے پہلے یہ تکبیریں کہنا چاہیے اور شافعی کے
 نزدیک پہلی رکعت میں سات ہیں سو اسی تکبیر تحریر کی اور دوسری میں پانچ سو اسی تکبیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سات تکبیریں
 پہلی رکعت میں قبل قرات کو سو اسی تکبیریں اور دوسری رکعت میں بعد قرات کو سو اسی تکبیریں کو کہے۔ ہمارے شیخ ابی
 حدیث کو نزدیک مالک شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہے **ف** حاشیہ اذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکتب فی القصر
 و کلا صبح فی الاول و صبح تکبیرات و فی الثانیۃ خمساً ثم حج محمد بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں اور عید الاضحی میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے دوسری روایت میں سات
 دیا وہ سب سوا کوہ کی تکبیروں کی **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہے اس کا سناؤ میں ابن شیبہ سے کہا حاکم نے تفرقہ دہو اس حدیث
 ابن ابیہ وہ ضعیف ہے **ف** محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی القصر سبع
 الاولی خمساً فی الاخری والقرآن بعدہما کلیتہما ثم حج محمد بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قرآن بعد میں سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں دوسری رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور قرات و نور کثرتوں
 میں سات تکبیریں کہی **ف** ترمذی نے نقل کیا ہے بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہے اگرچہ بعض بخاری کی شرط پر ضعیف ہے بلکہ صحیح

ابن ابی ہاشم نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی غیر اذان اور غیر اقامت کے اور ابوبکر اور عمر یا عثمان نے بھی اس طرح پڑھی

تَقْرِيبُ السَّادِسِ وَتَنْبِيْهُ الْجَمْعِ وَالسَّابِعُ الشَّالِثُ الْاَلْفُ

فهرست ابواب پاره ششم سنن ابوداؤد و علیہ الرحمہ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

لیوڑ حضرت ابی عمیر بن انس رضی اللہ عنہما کہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کما جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

عن ابن تيمية قال كنت اخذ معي كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصلي يوم القصر

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

فہم گاہ کو حاتم غفر اور عبد بنحو کے روز تہ لطر اور سدیکہ وغیرہ

سماجھ ناز مرتعہ پھر اوسے اعلیٰ اعلیٰ ہو کر انہی گھروں میں رہتے ہیں۔

عن حدیث معلومہ واکہ حضرت اسی عید گاہ کو عادی اوسے استیسی اگر کوٹ اویز تکتے جو تہنہ سے

مذہبہ التیید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان ہے اور انصاف سارے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقط فصلی گفتن این فصل قبل از ما و لا بعد ما شوای النساء و مع یلال فامروز بالصدقة فمجموعه الی الله

و فی خبری از خواجه حمید بن عباس است روایت هر رسول الله صلی الله علیه و سلم عقیقه کردی و آن با نرنگ و آبی

تعمین میں نہ اوی پہلے کوئی نقل شہ نہ اوی اور جب پھر آپ عورتوں میں آئے اور انکو صدق کا حکم کیا کوئی انہو کا

۱۰۸۰

فی فرائض ما من خوف حاتم بن اسد ثعلبی ان یسقطوا کسفا یسقطون فی الغلایه ان یسقطوا کسفا یسقطون فی الغلایه

عزبت نہ دلائی ہو تو تری نماز عشت ہو گا اور عشت جو امیر شہداء ارتقا را رسد کہ زکات از ان کہ رسد عاقل

یہ صواب کریں باب یہ صواب کریں فی المسجد اذا كان في وقت الصلاة

ان صبري انصا بهم مطر في يوم عيد فضلي بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلاة العبد المسكين

اسم پر یہ روایت صحیح ہے کہ روزِ تہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عید کی نماز میں سرورِ شہداء کا ذکر ہوگا۔

صلوة الاستسقاء

استسقاء نماز کا بیان

ف جب یا نبی نہ ہو تو یہ نماز پڑھو جو ہادی **ع** عبد اللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خرج بالناس يستسقون في يوم يستسقي حوله بالناس في يوم يستسقي حوله بالناس في يوم يستسقي حوله بالناس
 واستقبل القبلة ثم حمى عبد الله بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلو لوگون کے ساتھ یا نبی کہو
 تو دو رکعت آپ نے پڑھیں پکار کر قرات کی انہیں اور پڑھو پھر اسے پڑھو اور پکار کر قرات کی اور پکار کر قرات کی
 اور اور وہیں کنارہ بائیں طرف ہو گیا اور بائیں اپنی طرف **و** اور دونوں ہاتھ اٹھائی اور دعا کی اور تکی کی طریقت نہ کیا
ع عبد اللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یوم یستسقی حوله بالناس ظهره یدعو اللہ غر جعل قال سلیمان بن داؤد یستقبل
 القبلة وحول رءاه ثم صلی کعتین قال ابن ابی ثبب وقرأ فیہ ما مراد ابن السمرج یبیدا الخیر من غیر
 صبا وبن تیمہ الماذنی سورہ بیت ہوا ہون فی سناہی جہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سورہ صحابی فقرا یک روز رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ استسقاء کر لیں نکلی اور لوگون کی طرف پٹ کر کے اسے اسے جل جلالہ سے دعا کرتی تھی۔ سلیمان کے
 روایت میں ہے کہ آپ نے یہ کیا قبلہ کی طرف پھر دو رکعتیں پڑھیں دونوں میں قرات کی ابن ہریرہ نے کہا جہری **ع** محمد
 بن مسلم جہا الحدیث باسنادہ لم یدکر الصلوة وحول رءاه فجعل عطاۃ الامین علی عاتقہ الاستسقاء
 عطاۃ الامین علی عاتقہ الامین ثم دعا اللہ غر جعل ثم حمى محمد بن مسلم کی روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے لیکن جہا
 پھر کیا ذکر ہے آپ نے وہاں کنارہ اور کنارہ بائیں کنہ ہی پر کر لیا اور بائیں کنارہ وہیں تک ہی پر کر لیا پھر دعا کی اسے جل جلالہ
ع عبد اللہ بن زید قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ سوداء فاراد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان یأخذ باسفلها فیجعله اعلاھا فلما انقذت قلبھا علی عاتقہ ثم حمى عبد اللہ بن زید
 سورہ بیت ہوا ہون فی سناہی جہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سورہ صحابی فقرا یک روز رسول اللہ
 کر لیں **و** اور اوپر کا جانب نیچو کر دیئے گا نیچو کا نشو کا قصب کیات لیکن بھلا مشکل معلوم ہو آپ نے اسے کیا نہ ہون پر
 بیٹ لیا **و** چادہ لٹو کا بھٹا لٹو ہی کہ وہیں ہاتھ سے چادر کی نیچو کا بائیں کونا اور بائیں ہاتھ سے نیچو کا دہنا کونا پھر کر لیں
 کی نیچو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھرادی اس طرح کہ جو کونا دہنا ہاتھ سے پکڑا ہے وہ دہنا کونا ہی چادہ اور جو بائیں ہاتھ سے پکڑا ہے
 وہ بائیں کونا ہی چادہ **ع** عبد اللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الى المصلى يستسقي
 لما اراد ان یدعو استقبل القبلة ثم حول رءاه ثم حمى عبد اللہ بن زید بن عاصم سورہ صحابی فقرا یک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن زید استسقاء پڑھیں کہی جیسا آپ نے ارادہ کیا دعا کا نہ کیا قبلہ کی طرف پھر چادر کو اٹھا **ع** عبد اللہ بن زید

بقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة ثم رجمه
 عبد الله بن زيد ورويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عيد كاه كوكبا استسقا كوكبا في بني حاد واولى اورپانی طلب
 کیا جب منہ کیا قبلہ کی طرف **عن** اسحاق بن عبد الله بن كنانة قال ارسلني الوليد بن عتبة قال عثمان
 ابن عتبة وكان أمير المدينة إلى بن عباس اسأله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم **والله**
 فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى إلى المصلى زاد عثمان في علي
 المنبر ثم انقضا ولم يخطب بكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين
 كما يصلي في العید **ترجمہ** اسحاق بن عبد الله بن كنانة سے روایت ہے مجھ کو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقیبہ نے جو مدینہ کا
 حاکم تھا ابن عباس سے کہا نماز استسقا کا حال یہ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اور زاری سے یہاں تک کہ آخر عید گاہ میں پھر نہ پڑھیں تو جلدیوں میں غلبہ پڑے تو اب خطبہ نہیں پڑھا
 لیکن نماز زاری اور تحسیر کرتے ہی پھر دو رکعتیں پڑھیں جس پر عید میں پڑھتے ہیں **باب** مرض الیدین سے استسقا
 مستقامین و دونو ہاتھ ہٹا کر دعا مانگنا **عن** عبد بن عباس بنی ابی اللحم اندراوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند الجبل
 نیت قریب من الزوراء قائم ید علی استسقی رافع یدیه قبل وجھہ یجاوہ ہما راسہ **ترجمہ** عمیر سے جو مدینہ کے
 النعم کا روایت ہے اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتی ہی نزدیک اجار الزیت (ایک موضع قریب
 زوراء) کے قریب زوراء کے (زوراء ہی ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کھڑے دعا مانگتے ہی استسقا کرتی تھی و دونو ہاتھ ہٹا کر پڑھ
 کے سامنے لیکن میری اونچانہ کرتے تھے تاہم **عن** جابر بن عبد الله قال اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوکی
 ال لطم اسقنا غیثا مغیثا ثم بیانا فاعینا غیثا راعا جلا غیثا لجل قال فاحیطت علیہم السماء
ترجمہ جابر بن عبد الله سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گرتے پڑتے اپنے ربانی نہ برسوں کی وحشی) اپنے
 یا اللہ پلا سکو ایسا منہ جو ہماری دنیا و بھلائی ملکا پہنچا (جلدی ہضم ہونے والا نفع نکرے) یا نیک انجام والا سزا کرنا والا
 کا نوا والا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہنچانے والا جلدی سے والا نہ دیر کرنے والا۔ جابر نے کہا یہ کتنی ہی بادل بھاگیا
 پر **ف** ایک شخص میں یون ہی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوکی یعنی میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ
 اتوں کو خوب ہاتھ ہٹایا میری لہنا کو میری دعا کر ہی تھی **عن** انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخیر فی رفع یدینہ
 من الدعاء لا فی الاستسقاء فانہ کان یسفع یدینہ حتی یرى بياض ابطیہ **ترجمہ** انس سے روایت
 ال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ ہٹاتا تھے دعا کرتے تھے وقت نماز استسقا میں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں
 دی دیکھائی دے **ف** یعنی اور مقاموں میں ایسا بلند نہ اٹھاتے تھے جتنا استسقا میں اٹھاتے تھے کیونکہ ہاتھ اٹھانا
 دن میں بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے **عن** انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستسقی ہکذا یعنی

مدیدید و جعل بطن انھما لایا لایض حتی رأیت بیاضاً بطیہ ثم رجعت فی روایت ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء
وفاً لکرمی اطرحہ دونو تہیلائی اور اون کے پشت اور پر کھڑے اور پیشیا زمین کی طرف بیا تھک کہ میں نے انکی غلو کی سفید
رہی حسن محمد بن ابراہیم الخدری من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو عند اجار الزیت یا سطا کفینہ
ثم رجعت محمد بن ابراہیم سے روایت ہر محمد و اوش شخص نے بیان کیا جنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا کرتی
اجار الزیت پاس (ایک موضع میں تہیلا کر) دونو تہیلا کر حضرت عائشہ قالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فخط المطر فاحی نسی فوضع لہ فی المصلی و وعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشہ
فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حید ید احاجب الشمس فتعد علی النبی فکب صلی اللہ علیہ وسلم وحاجب اللہ
عز وجل ثم قال انکم شکرتکم بجان دیارکم فی استیفاء المطر عن ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ عز وجل
ان تدعوه و وعدکم ان یتجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العالمین ان حمزہ الرحیم ملائک یوم الدین
لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللهم انت اللہ لا الہ الا انت الفتی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث وجعل
ما انزلت لنا قوۃ و بلاغاً الی حین ثم رفع یدینہ فلم یزل فی الرفع حتی ید بیاضاً بطیہ ثم یصل الی الناس
ظہرہ و قلبہ حول رداءہ و هو ارفع یدینہ ثم اقبل علی الناس و فی الفصل کتبت ہذا انشاء اللہ سبحانہ
فر مدت برقت ثم امطرت باذن اللہ فلم یات صبیحہ حتی سالت السیول فلما راہی سرعۃ ہم الی انکبض
صلی اللہ علیہ وسلم حتی دبت نواجذہ فقال الشہد ان اللہ علی کل شیء قذیر و انی عبد اللہ و رسولہ
ثم رجعت حضرت عائشہ سے روایت ہر لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بانی نہ برسوں کی آپ نے حکم کیا
ایک نمبر کھنڈ کا عید گاہ میں اور ایک دن سفر کر کے لوگوں سے اوس دن کھنڈ کو کھدایا حضرت عائشہ نے کہا بھروسہ نہ کیا
نکا جوت آفتاب کا اوپر کا کنارہ اکل آیا اور سب پر جا کر بیٹھ کر اقریکیر کی اور عبداللہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت
کی تھی اپنی ملکوں کی خشکالی کے اور سوچ رہا ہوں کہ برسوں کی حالانکہ اللہ کی شکوہ حکم کیا ہو و عاکر کیا اور وعدہ کیا ہو و قابل
کر کیا پھر فرمایا الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا انت یغفل یا رب اللہ انت اللہ لا الہ الا انت
و نحن الفقراء انزل علینا الغیث و اریل ما انزلت لنا قوۃ و بلاغاً عالی حین) سب تعریف ہر اللہ جو اپنے والد اسرار پر ہوا انکبض
کو نیز اللہ ہایت محراب مالک سے بد کے کوڑھا کوئی سچا سچو بخشن ہو سوا خدا کی جو چاہتا ہو سو کر ہا ہر خداوند اللہ ہر سوا
تیری کوئی معبود نہیں ہو تو بی پرواہ ہو اور ہم سب محتاج ہیں اور ہر بانی کو اور جب قدر بانی اور ہر اوس سے سکو توت ہے کو
فائدہ دے اور کجرت تک پھر دونو تہیلا کر ہی بیا تھک کہ آپ کو غلوں کے سفیدی معلوم تھی لگی پھر لوگوں کی طرف اپنی
پیش کی اور چادر کو اٹھا دیا اور دونو تہیلا کر ہی بیا تھک کہ آپ کو غلوں کی طرف منہ کیا اور اوڑھ کر دو کھنڈیں پر میں اڑھی
اور سب جلالہ فی ایک ایسیجا وہ گرجنی لگا اور کو نہ نہ لگا پھر بانی برسوں کا آپ مسجد تک آئے تو کہنا لہجہ کا جب اپنے لوگوں کو

بہانے جاتی تھائی میں نے اپنے لیے بچاؤ کیو طرح آپ سہریا تک کہ بچلیاں آپ کے کھل گئیں اور فرمایا میں گوہی تیار ہوں اس
 بات کی کہ اس جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ ہوں اور رسول اس کا۔ کہا ابو داؤد فی یہ حدیث غریب ہے
 لیکن سناؤ اس کا عمدہ ہے اور بخیر والی ملک یوم الدین پڑھتے ہیں یہ حدیث ان کی دلیل ہے **عشر اشع الاصاہل**
 المدینۃ فخط علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہو یخطیہ تا یوم جمعۃ اذا قام رجل فخط الیہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان یسقیہنا فمد یدہ ودعا قال النور ان السماء مثل الن جاجہ
 فخطا جلیح فہ انشأت سحابہ فہ جمعت ثم ارسلت السماء غل الیہا فخرجنا فخط فی الماء حتی اتینا مکنازلنا
 فلم یزل المطر ان الجسۃ الاخری فقام الیہ ذلک الرجل واخبرہ فقال یا رسول اللہ تہد مت البیوت فادع
 اللہ ان یحبسہ فحبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہ قال جلیہنا لا علیہنا فظہرت الی السحاب یتصدح حول
 المدینۃ کانہ اکلیل ثم حکمہ انس سے روایت ہوا اہل مدینہ مخط من مبتدا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانی
 میں آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کہو جو مرگوا اور کبریاں کر گئیں کہو حاجے
 خدا سے پانی برسادی آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائی اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آنسو کی صاف تھا (ابراہیم نامہ تھا) اتنے
 میں ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا اٹھوا رہا ہوا پھر پھیل گیا اور آسمان سے اپنا دانہ کہو لدا یا ہم جو بکھے (نماؤ پڑھ کر) تو اپنے
 میں ہو کہو گوا آنسو کہو دن تک پھر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پھر وحی شخص بادوسرہ اشخص کھڑا ہوا اور کہو گوا یا رسول اللہ
 گھر گر گئے اس سے دعا کیجیو پانی ہم جاوی آپ سننے لگی پھر فرمایا خداوند ہمارے اس میں پانے پر ہی اور ہم پر نہ برسے اس
 فی کہا میں نے ابر کو کہا مدینہ پر سے پھٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **ف** اکلیل کہتے ہیں گہیے اور حلقہ اور چکر کو بقیوں فی
 کہا وہ حلقہ جو ہرات سے بنا ہوتا ہی اور بادشاہ سر پر لگاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ابراہیم کے زمانی ہی مدینہ ہی پھٹ گیا تو پھر میں
 اس کی گردہ ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تھا آپ کے معجزات میں تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یثرب
 یحذو وجہہ فقال اللہ استعنا وساق فحدو آپ نے اپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائی منہ کے سامنے اور فرمایا خداوند پانی پلا ہم کو
عشر عن ابن شعیب عن ابیہ عن جندہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللہم
 استق عبادک وجماعتک وانش رحمۃک واجعل لک المیت ثم رحمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عانا گتے پانی برسنے کیو طرح فرماتی خداوند پانی پلا آنسو بند ہو اور اپنے جانور و ملک اور پہاڑ
 رحمت اپنی اور جلاوی ایز مردہ شجر کو **ف** صلوۃ الکسوف نماز کسوف کا بیان **عشر** معبد بن جابر احب
 من اصدق وطمئنت انہیں یدانتہ قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقاما شہدا ین یقوم بالناکس شہدین کہی شہد یقوم شہدین کہی شہد یقوم شہدین کہی شہد یقوم
 رکعتین فی کل رکعت ثلاث رکعات یکن الثالثۃ شہد سجد حتی ان جاء فیہم شہد لیغشی علیہم فقاما

بہم حتیٰ سجد الی اللہ لتعبدوا لیقول اذکرک اللہ اکبر واذا رفع سمع اللہ لرحمہ حتیٰ تجلست الشمس
 قال الشمس للشمس انکسفاں لموت احدک ولا حیاتہ ولکنہما الیتان من آیات اللہ عزوجل حتیٰ یقول اللہ تعالیٰ
 فاذا کسفا فافترقوا الی الصلوة ثم حمید بن عسید بن عیسر روایت ہر بھی خبر دی اس شخص نے جسکو میں سجا جاتا ہوں
 سنا کہ اے کہانید عالم! تراویح میں کہ سوچ گھن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہو ہی بیت برک
 لوگوں کے ساتھ پیر رکوع کیا پھر کھڑے ہو ہی چپے رکوع کیا پھر کھڑے ہو ہی چپے رکوع کیا اسی طرح دو کتین چپے ہر رکعت
 تین رکوع کی تیسرا رکوع کے آپ سجدہ کرتی تھی یہاں تک کہ بعض لوگوں کو اسدن ششی بھی ہوگی کھڑے کھڑے اور پانی کے قطر
 اوق کا لکڑی جب رکوع کرتی تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سجدہ کرتے سمع اللہ من حمدہ کھڑے یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا ایف
 او کو فرمایا سوچ اور جانید میں کہو کی رہنے یا عیسوی کہن نہیں ٹھٹھا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اس سوچ و تاجربہ رکوع
 ف یعنی قیامت کا نمونہ ہر قیامت کے قریب ہی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہے گا تب جب ایسا ہر شخص کو گھن کی جائید
 میں تو دوڑو و نماز پڑھنے کو **باب من قال اربع کلمات نماز کو سو میں تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت میں کر نیکیا**
عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علی بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذلک الیوم اللہ تعالیٰ
 ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما کسفت لوت ابراہیم انہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما
 کسفت لوت ابراہیم ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلى بالاسرست رکعات فی اربع
 سیرات کبر نہ قرأ طال لقرآۃ ثم رکع نحو مما قام ثم رفع راسہ فقروا وون القرآۃ الا ولی نہ رکع
 نحو مما قام ثم رفع راسہ فقروا للقرآۃ الثالثہ دون القرآۃ الثانیۃ ثم رکع نحو مما قام ثم رفع راسہ
 فاحمد بالشیخ فہیجک بدین ثم قام فکرم ثلاث رکعات قبل ان یسجد لیسجد رکعت الا التی قبلہا
 اطول من التی بعدہا ان رکوعہ نحو من قبلہ قال ثم تأخر فی صلاتہ فاجرت الصفوف معہم تقدم
 فقام فی مقامہ و تقدم الصفوف فتصی الصلاۃ وقد طلعت الشمس فقال یا ایہا الناس ان الشمس والقمر
 یتان من آیات اللہ عزوجل لایتکسفاں لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتیٰ یخلف و ما وقتہ
 الحدیث ثم حمید جابر بن عبد اللہ روایت ہے سوچ میں گھن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راوی میں اسو زرنہ
 ابراہیم حضرت ابراہیم خاں نے کہا کہ لوگوں نے یہ سنا کہ ابراہیم کہانی سوچ میں گھن لگا آپ کھڑے ہو ہی لوگوں
 کی ساتھ پیر رکوع کی اور چار سجد کی پیر پیر کھڑے اور قرات کی تھی لہذا پیر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے
 رہے پھر پیر رکوع کی اور قرات کی پہلے سے کچھ کم چپے رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہو ہی تھے رکوع
 بارین پھر سجدہ کیا اور قرات کی تیسری بار دوسری کی کچھ کم پیر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہو ہی تھے
 تیسری بار پھر سجدہ کیا اور قرات کی پہلی سے کچھ کم پیر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہو ہی تھے

رکوع پہ بعد والی کو لب ہاتھ کر وہ رکعت اپنے قیام کے برابر تھا پھر آپ پھر بیٹھے نماز میں صفین پھر آپ کے ساتھ پھر بیٹھیں پھر
 آپ لگی پڑے اور اپنے جگہ پر جا گئی لوگ بھی لگے رہ گئے بعضوں نے کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پھر بیٹھ گئے اور اسکی حرارت
 اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ لگے پڑے اس میں سے سیوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت میں ہے **ف** پھر آپ نماز
 فارغ ہوئی جب تک اقبالیات ہو گیا تھا پھر فرمایا اے لوگو سوچو اور چاند و زلزلہ کیا ہے اس کی نشانیوں میں سے کوئی چیز
 کو نہیں اور میں گھنہ نہیں لگتا جب تم اسکو کچھ تو نماز پڑھو جب تک وہ روشن ہو **عمر** جابر قال کشف الشمس علی عہد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحی فصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ فاطال القیام
 حتی جعلوا غیرہ ثم کعب فاطال ثم رفع فطال ثم رفع فاطال ثم رفع فاطال ثم رفع فاطال ثم رفع فاطال ثم رفع فاطال
 نحو امر ذلك فكان اربع رکعات واربعة سجود وساق الحمد بیت ثم حمیمہ جابر روایت ہے سوچ میں گھنہ لگا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گرمی کے دنوں میں آپ نے نماز پڑھی صحابہ کے ساتھ بڑی بڑی کھڑکیوں پر بیٹھا کہ لوگ گھنہ
 لگی پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر اٹھائی یہی بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر اٹھائی یہی بڑی دیر تک
 پھر دو سجود کی بعد اسکو کھڑی ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا توکل چار رکوع کی اور چار سجود کی **عمر** عائشہ زوجہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسف الشمس فی حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم إلى المسجد فقام فکبر وصلى الناس واداءه فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن طویلاً ثم
 کبر فی کعب رکوعاً طویلاً ثم رفع رأسه فقال سمع الله لرجله ربنا والک الحمد قام فاقترأ قرآن طویلاً
 ثم اد فی من القدر لیلۃ الاولى ثم کبر ثم کعب رکوعاً طویلاً ثم اد فی من القدر لیلۃ الاولى ثم قال سمع الله لرجله
 ربنا والک الحمد ثم فعل فی الرکعة الاخری مثلاً ذلک فاستكمل اربع رکعات واربعة سجودات وانجلى
 الشمس قبل ان یصرف ثم حمیمہ حضرت عائشہ روایت ہے سوچ میں گھنہ لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ مسجد کی طرف
 نکلا اور کھڑی ہوئی اور تعمیر کسی کو گونڈا آپ کے پیچھے صف کی آپ نے بڑی بڑی چڑی قرات کی پھر کعب کہہ کر لنگار کو کیا پھر
 اٹھایا اور سہمہ بعد من حمد ربنا والک الحمد کہا پھر کھڑی ہوئی اور ایک لنگہ چڑی قرات کی لنگہ چڑی قرات کی سو کچھ تم ہی پھر
 کہی اور لنگار کو کیا میں پہلے رکوع کی کچھ تھا پھر اٹھایا اور سہمہ بعد من حمد ربنا والک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں
 یہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کی اور چار سجود کیے اور اقباب روشن ہو گیا آپ کو فارغ ہوئی پہلے **عمر** عبد اللہ بن
 عباس کا یہ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه صلی کعتین فی کل رکعة سکتین ثم حمیمہ عبد اللہ بن عباس یہی مثل حضرت عائشہ کے
 روایت کرتی تھی کہ آپ نے سوچ میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کی **ف** جہود علماء عیاضی اور مالک اولیاء
 وراحمہ اور ابو ثور کے نزدیک سوچ میں کی دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجود چار میں بعضوں کو نزدیک ہر رکعت

تین رکوع چار میں بیٹھون کر نزدیک چار رکوع بعضوں کر نزدیک پانچ رکوع بعضوں کر نزدیک ایک رکوع حتیٰ کہ بیٹھ جائیں
 لیکن قرات تو جبر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کر نزدیک اور اہل حدیث کر نزدیک یعنی چار رکوع اور سر کرنا چاہیے
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گھن کا بھی حکم ہے **عمرانی بن کعب** قال انکشف الشمس علی محمد رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم صلی الله علیہ وسلم فقرا ایسوا من الطول و رکع خمس رکعات و بسجد بسجد تین ثم قام للثانیة فقرا ایسوا من الطول
 و رکع خمس رکعات و بسجد بسجد تین ثم جلس كما هو مستقبل القبلة یدعو حتی انجلی کسوفها ثم رجع الی بن
 روایت ہے سورج گھن گیارہ رکوع صلی الله علیہ وسلم نے اہل بیت آپ کی نماز پڑھنی اور ایک بی سورت پڑھنی پانچ رکوع کر
 اور دو سجود کی پھر دوسری کعت کے لیے کھڑی ہوئی اوس میں بھی ایک بی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کر اور دو سجود کر کر کے
 قبلہ رخ بیٹھ کر قرات کر کے یہاں تک کہ گھن جاتا رہا **عمران بن عبید بن العتبیہ** صلی الله علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف
 فقرا ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد و لا یخس من اربع رکعات ثم رجع الی بن
 روایت ہے رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم فی کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
 رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجود کیا اور دوسری کعت بھی ایسی ہی پڑھی **ف** یعنی اوس میں بھی چار رکوع کر کے
عمر بن عبد العزیز عن اہل البصرة انہ شہد خطبۃ یوم کسوف بن جندب قال قل سمعہ یسبحنا انما اعلم
 من انفسنا ان فی غرضین لما احتی اذا کان التمسک فیکل من اقلانہ فی عین الاخر من الافق اسودت حتی
 کانت کاسیئت فقال لہذا لہ حکمہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شاذھذا الشمس لرسول الله صلی الله
 علیہ وسلم فامتیحنا قال فدھمنا فاذا ہوا یارب فاستقدم فصلی فھما بنا کاطول ما قام بنا فی صلاۃ قط
 لانسمع لہ صلی ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوۃ قط لانسمع لہ صوا ثم فعل فی الرکعت الاخری مثل
 ذلک قال فواکف تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعت الثانیة قال ثم سلم اقام محمد اللہ وانتم علیہ فہمدان الہ
 الا اللہ و شہد انہ عبدہ و رسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ النبی صلی الله علیہ وسلم ثم رجع الی بن
 العبدی روایت ہے جو پھر پکار رہے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سمر بن جندب سے سمر بن کہا میں نے ایک لڑکا انصار میں
 نشانی مار رہی تھی (تیسری) جب آفتاب دوزخ یا تین زیر برابر ہوا دیکھ کر وہ کہہ کر نزدیک آفقی سے راقی آسمان کے کنارے کہتے
 ہیں، دفعہ سیاہ ہو گیا تو نمونہ ہو گیا (نمونہ ایک گھاس ہے اہل بیہوشی) ہم دونوں نے ایک سو سیسہ کہا چلو سجد
 قسم خدا کی پھر آفتاب کا کانا ہوا رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کی ہمت میں کوئی حادثہ لاویگا جو میں ہم آئی دیکھتا ہوں اللہ
 بابر کے لئے میں (گھر سے) آپ آ کر پڑھی اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن سب بائیں ہم نے آپ کی آواز نہ سنی **ف**
 پر شامی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپ کی کسوف میں قرات آہستہ سے کہے۔ شاید سمر بن جندب نے دیکھ کر کھڑے ہون کی وجہ سے
 قریب آؤ کہ آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جھجھکیا ہے جس سے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن جریر حضرت علی سے جبر نقل کیا ہے۔

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جیسے کہ باب میں بہت صحیح ہے۔ روایت کیا اوسکو دارقطنی نے اپنی کتاب میں سورہ عنکبوت۔
 دوسری میں دروم زہری۔ ابن قیم نے بھی صحیح کو ترجیح دی ہے۔ پھر روایت کیا بہت لمبا چوڑا پھر سجدہ کیا بہت لمبا چوڑا سجدہ
 کوئی آواز آپ کے منہ سے نہ پھر دوسری کثرت میں بھی ایسا ہی کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ہر کثرت میں ایک کو کثرت
 سے پڑھنے کا واجب ہے دوسری کثرت پڑھ کر پھر تواتر پڑھ کر روشن ہو گیا پھر آپ فی سلام پھر اور کثرت ہوئی اور اللہ جل
 کی تعریف کی اور کہا اشھد ان لا اله الا اللہ و اشھد ان محمدا عبده و رسوله پھر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا **عمر قبیصہ** اللہ الی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج قرقا
 یخرج شوبہ و اقام معہ یومئذ بالمدینۃ فضطلع کتین فاحال فیہما القیام ثم انصرفا فحالت فحالت
 هذه الايات يخوف الله عز وجل بها فاذا رايتهما فصلوا كما تشهد صلوة صليتموها من المكتوبة
 ترجمہ قبیصہ سے روایت ہے سورج میں گھسن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فانی میں آپ گھر کے چار کپڑے پھینک دیے
 کی ساتھ تھامنے میں آپ نے دو کتین پھینک دیے بڑی تریک قیام کیا اور ان میں پھر نماز سے فرار ہوئی اور آفتاب روشن ہو گیا
 بعد اوسکو فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیاں ہیں ڈرنا ہے اس سے بندہ بخواب نہ دیکھو تو نماز پڑھو جیسو تم نے کبھی نماز پڑھی ہے
 فرض کے بغیر دف کے اول جزا پڑھی ہو فرض اتنی ہو کتین پڑھو اگر دو پڑھیں ہوں دو پڑھو چار پڑھیں ہوں چار پڑھو
 اگر دو پڑھیں دو کتین گھسن میں ان میں اور بھی مختار ہے **عمر** حال ان قبیصہ اللہ الی حدیث ان اللہ کسفت
 بمعنی حدیث سے قال حتی بدت النجوم ترجمہ حال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اوس میں سے آفتاب کو گھسن لگا
 یہاں تک کہ تاریک ہو جائی و یزگی **باب** القراءة فی صلوة الکسوف کھڑکی نماز میں قرات کا بیان **عمر** عائشہ
 قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
 فقام فقرأت قرآنہ قرأتا نہ قرأتا سواہ البقرة و ما قال الحدیث ثم سجد سجدین ثم قام فاحال القراءة
 فخرجت قرأتہ قرأتا نہ قرأتا بسورة آل عمران ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج میں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو زانی میں آپ نکلے اور لوگوں کو ساتھ نماز پڑھ کر کھڑے ہوئے میں نے اندازہ کیا آپ کے قرات کا معلوم ہوا کہ آپ نے سورہ بقرہ
 پڑھی اور بیان کیا حدیث کو پھر آپ نے وجہ دیکھی پھر کھڑی ہوئی بڑی تریک طول کیا قرات کو میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا
 سورہ آل عمران پڑھی **عمر** عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قراءة طويلة حتى صر یأبغی فی صلوة الکسوف
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ نے کسوف کی نماز میں قرات کی لمبی چوڑی پکار کر **ف** یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی میں
 محمد بن **عمر** ابی ہریرۃ قال کسفت الشمس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس **ف** فقام قیاما طویلا
 یعنی سورہ البقرة ثم رکع ساقا الحدیث ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے گھسن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی تریک کھڑے ہو سورہ بقرہ کے لیے برابر آپ نے قرات کی پھر روایت کیا اور بیان کیا

سجدہ نہ کرے تو پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سجدہ کی سزا ادا کرنا پڑے تو پھر اُس کا ایک طرح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناگمان سبوح کو کہیں گھامین نے تیر و پنج ہینیک دیا اور کہا دیکھو نہ جہ رسول اللہ
 کیا کیا کام کرتی ہیں جب میں آیا تو یہ کہا آپ دو تہاتہ و تہائی ہوئی تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ کر زمین اور فائر زمین یا تہارک کہ
 آفتاب روشن ہو گیا اور وقت آپ کی دوسو ترین زمین دوسو ترین میں **باب الصلوة عند الظلمة و نحوھا** آری اور
 انہیں کہ کثرت نماز پڑھنے کا بیان **عمر النضر بن عبد اللہ بن مصل القیسبی** کا کہتے تھے علی بن عبد اللہ بن مالک
 قال فایت انسا اقلت یا ابا حمزة هل كان يصيبك مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال معاذ الله ان كانت الرجة تشتد فنبادر المسجد مخافة القتيابة ترجمہ نضر بن عبد اللہ سے کہتے ہیں
 ہر حضرت انس بن مالک کے زمانے میں ایک بار انہیں سو گیا دیکھی انہیں کے سب سے بہت بڑے کے لئے سے انہیں پوچھا تو
 میں ان کے پاس آیا اور پوچھا اے حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تیرا یہی امور ہوتی تھی انہوں نے
 کہا خدا کی پناہ ذرا ہونے پر جلتی تو ہم دور کر مسجد میں چلا آتے قیامت کو خوف ہو گا اور اب اسے خوف ہو گیا کہ
 بڑی بڑی باتوں میں ہی قیامت کا خیال نہیں آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا انہیں یا اور کوئی کثرت
 نماز پڑھنا بہتر ہے حدیث صحیحہ میں آیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتی **باب**

التسبیح عند الاوقات جب کوئی شرا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو **عمر بن عبد اللہ بن عباس**
 ماتت فلا تة بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم محض ساجداً فقیل لہ تسجد هذه الساعة فقال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رايت نايه فاسجدوا ای آیت اعظم من ذهاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
 حکمران سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کو خبر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غمان بی بی گز گئیں تو سجدہ میں پڑے تو ان
 کی کہا اس وقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا آپ فرماتی تھیں جب تم کو کسی نشان
 دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون ہے نشان کی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج صبح اور آج صبح کی بی بی کا انتقال ہو

تفصیل ابواب صلوۃ السفر

سفر کی نماز کا حکام کا بیان **باب صلوۃ المسافر** مسافر کی نماز کا بیان **عمر عائشہ** قالت فی هذا الصلوۃ تسبیح
 مراکتین فی الحضر السفر فاقرت صلوۃ السفر زیداً فی صلوۃ الحضر ترجمہ حضرت عائشہ کی کہنا تھی
 دو دو رکعتیں فرض ہوئیں تھیں تو سفر کی نماز پڑھنے پر یہی درحضر کی نماز میں ہو گئی **ف** امام احمد کی روایت میں
 زیادہ ہے سو اس سے کہ وہ دن کا وتر ہی اور سو صبح کی کہ اس میں قرات طول کھیتی ہے۔ سفر میں قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز
 اور شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ کے نزدیک قصر حضرت ہی پوری پڑھنا ہی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرف کے قوی ہیں
 مگر حنفیہ کے دلائل تو میں اسے بطور ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر میں قصر کرنا ضروری ہے **ع** یعنی بن امیہ قال قال
 بن الخطاب امرت اقضا الناس الصلوة وانما قال تعالیٰ انقصتم ان یقتنکم الذین کفر وانقص

ذہبی لک الیہ فقال
 ما عجب مما عجبتم منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
 قصد الله بها عليا
 هو لوگ برابر (ہر فرمیں)
 ات کا نے کہا تھیں جو تعجب ہوا وہی تعجب مجھ کو ہوا۔ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان
 تو اب گز گیا۔ حضرت عیسیٰ خیر المرسلین جو اس نے تم کو دیا قبول کر دے۔ قد اوس کا ہے یعنی ہر چند قصر صرف خوف کی نفرت میں
 کیا آپ نے فرمایا یہ حدیث
 اس کے اپنے عنایت اور فضل آرا سے کیوں اسے ہر سفر میں قصر درست کر دیا اب تک قصر کرنا ضروری ہے اب
 درست تھا پر اس نے اس کے لئے سائنس سائنس سائنس میں قصر کر کے بھیجی بن زید الہتائی قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 صتی بقصر ال
 ما فعلوا فقال انفساں رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ استخرج مسيرة ثلاثة اميال وثلاثة افراس
 شعبه شك يصلي ركعتين ثم حمه بحجر بن يزيد نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کو قصر کو انہوں نے کیا کیا
 اس صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے شک کے شعبہ میں میل کیا یا تین
 فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہی۔ اکثر اہل علم اور فقہاء اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیشاد اور اوزعی کا مذہب ہے
 کہ قصر دو منزل سے کم میں درست نہیں اور اگر چھ فرسخ اور اہل کوفہ کو نزدیک تین منزل سے کم میں درست نہیں اور دلائل یہ ہیں
 کی موجود ہیں لیکن صحیح اور مختار قول اسباب میں جس پر ہمارے شاخ میں یہ ہے کہ جبکہ عرف میں سفر کہیں اس میں قصر درست
 ہے اگر چہ وہ تین میل سے بھی قول ہے داود ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور وکیل انکی بھی حدیث اناس کی ہے جو اس
 میں سب حدیثوں سے بہتر ہے **عمر انس بن مالک** یقول صلیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الطعن
 لمدينة اربعا والعص بذي الحليفة ثم ركعتين ثم حمه انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ ظہر دین میں پڑھی چار رکعتیں اور دو رکعتیں پڑھیں ذوالحلیفہ میں **ف** ذوالحلیفہ دین سے چھ میل سے
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب حضر کی آبادی سے نکلی جاویں اوس وقت قصر کرے اور یہ نہیں ثابت ہوتا کہ چھ میل میں قصر کرے
 کیونکہ آپ دین سے ذوالحلیفہ جانی کو تہری نکلے تھے بلکہ حجۃ الوداع کیوں اس طرح تھے (زرقانی) **باب الاذان**
 السفر فرمیں اذان پڑھنا کا بیان **عمر عقبہ بن جراح** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العجب
 ربكم من اذ غنم في ارض قنظية يجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبد الله
 هذا يؤذن ويقيم للصلاة فيخاف منه فقد عرفت لعبداً وادخلت الجنة ثم حمه عقبہ بن جراح روایت
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تعجب کہ تاہم پروردگار تمھارا بکرا یا چرائیالی ہے جو ایک پہاڑ کی چوٹی میں کہ اذان
 دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور قدامت کہتا ہے نماز کیوں اس طرح تھے (زرقانی)
 فرماتا ہے چھ میں سے اوس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا **باب المسئلة** یصلی صلوٰۃ في الوقت مسأله

ہو نماز کا وقت ہو یا نہین ہر ایہ نماز تہ لیسو تو درست ہو سکے۔ المساجد میں سے قال۔

حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كذا اذا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد
فقلنا انزلت الشمس ولم تنزل صلى الله عليه وسلم اذ دخل ثم جئهم مساجد بن سحر ورويت في من في انس بن مالك
كها بيان كروم جو ٹم نے سنا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہم جب ہم ایک ساتھ ہوتی سفر میں تو کہا کرتے آقا ﷺ
ہیں آپ ظہر پڑھ کر کو پڑھ کر تو صحیح ابن سیرین مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل منزلا
لم ينزل حتى يصلي الظهر فقال له رجل وان كان ينصف النهار قال ان كان ينصف النهار ثم جئهم
بن مالك ورويت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے منزل میں اترتی تو کو پڑھ کر قی جب تک ظہر پڑھ لیتا پھر شخص برا کر
دو پھر ہوا وہوں نے کہا اگر دو پھر ہو **باب** الجمع بين الصلاتين دونما وجہ کہنے کا بیان **ف**
جمع کی دو صورتیں ہیں۔ ایک جمع تقدیم و دوسرے جمع تاخیر۔ جمع تقدیم یہ کہ ظہر کی وقت میں عصر یا مغرب کی وقت میں
بھی پڑھے۔ جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کی وقت میں ظہر اور عشاء کی وقت میں مغرب پڑھی دونوں طرح کی جمع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ثابت میں یہ جمع تاخیر کو بعضوں نے راجع کہا ہے۔ یہ جمع درست ہر سفر میں اکثر علماء کے نزدیک اور حضرات اہل خلاف ہر
اربعہ کے نزدیک درست نہیں۔ ہمارے مشائخ محدثین اور ایک طائفہ سلف کے نزدیک حضرت میں بھی درست ہے مگر عبد الجبار
پر پڑھنا افضل ہے جن لوگوں کے نزدیک جمع درست نہیں ہے ان کو دلائل ضعیف ہیں اور جمع پر کہنے والوں کو دلائل بہت

قوی ہیں جو آئی ہیں **ع** معان جبل انہم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك

فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاة يومئذ
خير فصلی الظہر والعصر جمعاً ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جميعاً ثم جئهم معا وبن جبل
روایت ہر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ غزوہ تبوک میں آپ جمع کرتی تھی ظہر اور عصر میں مغرب اور عشاء میں ایک ایک
نماز میں ایر کے پھر آپ ظہر عصر ساتھ پڑھی **ف** یعنی جمع تاخیر کے بعضوں نے جمع ہی مراد جمع صوری رکھا ہے یعنی
ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول وقت خطاباً اور ابن عبد البر نے کہا کہ جمع شروع ہوئی ہو آسانی کیواسطے اگر صوری مراد
ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہو کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقاً پہچاننا نہایت دشوار ہو کہ کسی نہیں ہو سکتا
پھر علم کی پختگی کے بعد وہ کھل کر ایسا ہی ہو کہ بعضوں نے دخل سے مراد ایسا ہی کہ خبر میں چلا کر اور خبر جی سے پھر کچھ
نکلی اور مغرب کو ساتھ پڑھا صحیح ابن سیرین ابن عمر استخرج عن صفته وهو بمكة فسلم حتى غابت الشمس

وبن المنصور فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اعجل به امر في سفر جمع بين الصلاتين فصلاهما
حتى غابت الشمس فنزل جمع بينهما ثم جئهم من روى روايت ہر عبد اللہ بن عمر کو خبر پہنچی صفیہ کے موت کی کہ جی
ہتھین عبد اللہ بن عمر نے کہا اور وہ کہی میں تھو تو چلے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارہ روشن ہو کر پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر میں ترجیح کر لیتے ان دو نازوں میں پھر طرکی بیہانک کہ شرفائے ہر گئی بعد از نماز اتری
 جمع کیا مغرب اور عشاء کو جمع کیا اور جب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ غزوۃ تبوک اذانِ اُغت الشَّمْسِ
 ان میں قتل جمع بین الظہر والعصر ان یرتقل قبل ان یتبع الشمس من الظہر حتی ینزل للعصر وفي الغریب ان ذلک
 ان قتلت الشمس ان یرتقل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتقل قبل ان یتبع الشمس من المغرب حتی ینزل للعشاء
 ثم جمع بینہما ثم جمع ما بین جمل سے روا ہے کہ غزوۃ تبوک میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ٹپا تا کوچر سے
 پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ لیتے اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے آپ کوچر کر جاتی تو ظہر میں دیر کرتے جب عصر کر لیتے اور تری اوس
 وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب میں بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچر سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشاء کو ساتھ پڑھ لیتے
 اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچر کر دیتی تو مغرب میں دیر کرتی جب کبھی عصر اترتے اوس وقت مغرب بھی پڑھ لیتے
 قال اجمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر کما فی الترمذی عن عمر سے روایت ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم فی مغرب عشاء میں جمع نہیں کیا مگر انکیا بخبر کہا ابو داؤد نے بھی حدیث موقوفہ فرمائی ہے۔ اس طرح ہر
 عمر نے جمع نہیں کیا سفر میں اگر گیارہ اوقات کو جب صغیر کے موت کی خبر آئی تھی اور ناہی روایت ہے انہوں نے بن عمر کو جمع
 کرتی ہوئے انکیا بار بار دہرایا کہ عشاء جمع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمع
 والمغرب والعشاء جمع فی غیر خوف ولا سفر ترمذی عبد بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا بغیر خوف اور سفر کی۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کی وقت ہو گا۔
 کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر میں تھا تو
 کے وقت زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ طرف گئی جو کہ جمع کرنا درست ہے حضور میں شریک اسکی عادت نہ کر لے اور بھی قول
 ہے ابن سیرین اور بیہار و شہب اور ابن المنذر اور قتال کبیر کا اور کچھ عادت محدثین کا بھی یہی ہے کہ یہ حدیث نہایت صحیح و درست
 کیا اوسکو مسلم اور صحابہ سننے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام میں علم حدیث کے۔ اور تادل مالک کہ یہ جمع بارش میں تھا
 فلا یسیر اور حدیث صحیحہ کی آئی ہے عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
 بالمدينة من غیر خوف ولا خطر فقیل لا یجمع ما مراد الذلک قال المراد ان لا یجمع ما مراد الترمذی عن ابن عباس
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر مغرب اور عشاء میں سفر کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگوں
 فی ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصد تھا انہوں نے کہا تاکہ نہ چھوٹا ہو اپنی امت کو کہ جن لوگوں کو اشتغال بہت ہیں ایسی
 میں مبتلا ہیں اؤ کو آسانی ہو دے انکیا بار و حضور کے ظہر اور عصر پڑھ لیں پھر وضو کر کے مغرب اور عشاء پڑھ لیں۔ ترمذی
 فی ابن عباس سے جو یہ روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کری دو نازوں کو بغیر غزوۃ کے تو وہ ایک دروازہ میں گیا
 بڑی گناہ ہو کر دو نازوں میں سے اوسکی اسناد میں حدیث بن عباس سے آئی جو عزی نے اس حدیث کو منسوخ کیا

نماز کے لیے کھڑے ہو گیا تاکہ شفق ڈوب گئی اور نماز چھوٹ گئی اور مغرب کو ساتھ پڑھا بعد ازاں کہا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلایا جاتا تو آپ یہی کہتے ہیں حج کرتی دو نمازوں کو رات میں صحت
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ انزل قبل ان تریم الشمس فی الظہر الوقت العصر
 نزل جمع بینہما فان زاحت الشمس قبل ان یزل صلی الظہر خم رکعت صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوہ قتی آفتاب ڈھنسی پہلے ظہر کی اخیر کرتے عصر تک پہنچتے اور دو نمازوں کو
 جمع کرتے اگر آفتاب کو پہلے ڈھل جاتا تو عصر پڑھ کر آپ سواہر جاتی۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہو ویو شخص
 المغرب جمع بینہما وینزل العشاء حین یغیب الشفق اور دیکرتے آپ مغرب میں یہاں تک کہ شفق ڈھل جاتی پھر مغرب اور
 اگر پڑھ لیتے ہیں مغرب قبل ان یغیب الشفق صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غروب یقول اذ انزل قبل ان تریم الشمس
 اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلیہما جمیعاً واذا انزل قبل یصلیہما جمیعاً صلی اللہ علیہ وسلم والعصر جمیعاً ساو کا
 اذ انزل قبل المغرب حتی یصلیہما مع العشاء واذا انزل بعد المغرب عجل العشاء فضلاً لہما مع المغرب
 ثم حمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوہ قتی آفتاب ڈھنسی پہلے ظہر میں دیکرتے
 عصر تک پھر ظہر عصر کو اگر پڑھ لیتے اور جب کوہ قتی آفتاب ڈھنسی کے بعد ظہر اور عصر پڑھ کر جلے اور جب کوہ قتی مغرب سے
 پہلے تو مغرب میں دیکرتے پھر عشاء کے ساتھ مغرب سے پڑھ لیتے اور جب بعد مغرب کے چلتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر جلے کہنا
 ابو داؤد نے اسکو فقط فتیہ نے روایت کیا ہے۔ تویہ حدیث غریبہ **باب** قصہ قرآنہ الصلوۃ فی السفر سفر میں
 قرات کرنا **باب** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصلى بنا العشاء الاخرة فقرا فی
 احد الکعتین بالتین والزیتون ثم حمہ راہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں آپ نے عشاء
 کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں التین والزیتون پڑھی **باب** التطوع فی السفر سفر میں نفل پڑھنا **باب** البزازی
 غازیب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفر اذ ایتہ ترک رکعتین اذ انزلت الشمس قبل
 الظہر ثم حمہ راہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اٹھارہ سفر دن میں کبھی میں نے آپ کو کعتین
 بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتی نہ دیکھا **باب** حضرت عاصم بن عمر الخطاطب قال سمعت ابن عمر فی طریقہ قال
 فصل بنا رکعتین ثم اقبل فرأى ناسا قیاما فقال ما یصنع هؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسیحاً
 صلاتی یا ابن ابی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی یقبضہ اللہ
 غروب و صحبت ابی بکر فلم یزد علی رکعتین حتی یقبضہ اللہ غروب و صحبت عمر فلم یزد علی رکعتین حتی
 یقبضہ اللہ تعالیٰ و صحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی یقبضہ اللہ تعالیٰ وقال اللہ غروب لعلہ کان لکم
 فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ثم حمہ حفص بن غامد بن عمر بن خطاب سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا

ایک (راہن سفرین) انہوں نے دو کتین پین پھر آئے تو لوگوں کو کھڑی ہو کر دیکھا پوچھا کیا کرتے ہیں لوگوں نے کھڑا
 نفل پڑھتی ہیں عید السدین عمر نے کہا کہ اگر میں نفل پڑھتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ ہا سفر
 میں آپ نے دو کتین پڑھا وہ کیسا ف نفی نفل نہ پڑھتے صرف فرض پڑھ لی تھ کر کے یہاں تک کہ اسد جل جلالہ
 اوکو بلا لیا پھر میں ابو بکر کے ساتھ ہا انہوں نے بھی دو کتوں پڑھا وہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد فی اوکو بلا لیا + پھر میں عمر
 کے ساتھ ہا اوکھون نے بھی دو کتوں پڑھا وہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد اوکو بلا لیا پھر میں حضرت عثمان کے ساتھ ہا انہوں
 نے بھی دو کتوں پڑھا وہ نہیں کیا یہاں تک کہ اسد نے اوکو بلا لیا اور اسد جل جلالہ فرما ہوا تم کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر
 ہے **باب التطوع علی الرحلة والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑھنے کا بیان** **عن ابن عمر** قال کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یسبح علی الرحلة ای جہ توجہ ویؤتی جلیھا غیلانہ لا یصلی المکتوبۃ علیہا ثم یرحمہ
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑھتے تھے خواہ کسی طرف اوکا منہ ہو اور وتر بھی اوس پر پڑھتے تھے
 فقط فرض نہیں پڑھتے تھے اس حدیث سے اسی معلوم ہوئی۔ ایک کہ نفل نماز سواری پر درست ہے۔ دوسری یہ کہ
 ضرور نہیں اوس سواری کا منہ قبل کی طرف ہو۔ تیسری یہ کہ وتر نفل ہو کہونکہ اگر واجب ہوتا تو اوس کو بھی آپ سواری پر پڑھتے
 چوتھی یہ کہ فرض سواری پر نہ پڑھنا چاہی **عن انس بن مالک** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر

فلم یأخذ ان یتطوع استقبل انما قیلۃ فکبر ثم صلی حیث فجاءہ رکابہ ثم یرحمہ ثم مالک سی روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکتی اور سفر میں نفل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبل کی طرف کر کے تکبیر کھڑے ہو کر نماز پڑھ
 کرتی جاتے **حدیث روایت ہے** **عن عبد اللہ بن عمر** انہ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حمالہ
 وهو متوجہ الخیبیں **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا گدی
 اور آپ کا منہ غیر کی طرف تھا **ف** حالانکہ غیر مدنی ہی قبل کی طرف نہیں ہے **عن جابر** قال یصلی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فحاجۃ قال فجئت وهو یصلی علی راحلۃ متوجہ للشرق والیحدوا خلفہ من الرکوع **ترجمہ** جابر
 سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا میں آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اونٹ پر پورب کی طرف اور بعد
 رکوع سے ذرا بچا کرتی تھی **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشاری ہی کرتے تھے مگر رکوع میں جتنا جھکتے تھے سجدہ میں
 اوس سے زیادہ جھکتے تھے **باب الفریضۃ علی الرحلة** اونٹ پر فرض پڑھنے کا بیان **عن عطاء بن یحییٰ** انہ

سال عاشتہ کل خیر النساء ان یصلی علی الدواب قالت لم یخلف لهن فی شدة ولا رخاء قال محمد هذا
 قال کتوبہ **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورتوں کو سواری پر نماز درست ہے
 انہوں نے کہا نہیں کسی وقت میں درست نہیں پریشانی کا وقت پر یا طمانینہ کا۔ محمد نے کہا ہر فرض نماز میں **باب** صغی
 یتہ لافضل مسافر نماز کو گپ پڑا پڑی **ف** سفیان ثوری اور ابی کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسافر جب پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے

تو نماز پوری پڑھی اور ادراعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور افضی اور احمد کے نزدیک جنت کر لی چاروں ٹھہرنے کے
 تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق نے کہا جب اذان پڑھنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے اور جامع کیا اہل علم نے اس بات پر
 قصر کیا کرے جنت پڑھنے کی نہ کرے اگرچہ کسی برس اس طرح گزر جاوے (ترمذی) **عمر بن عبد الرحمن بن حصین قال** حضرت
 عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشمسہ معہ الفتح فاقام بمكة ثمانی عشرة لیلة لا یصلی الا کما یصلی العتین ویقول
 یا اهل البلد صلوا لربنا فانما قوم من قوم حمیمہ عمر بن عباس سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ کے میں ٹھہری رہی اٹھارہ راتوں تک دوپہر کھتین پڑھتی رہی (قصر کرتے تھے) اور
 فرمائی تھے اگر کوئی دالہم چاہے کہ ہم سا فرمیں **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرة
 بمكة یقصر الصلاة قال ابن عباس فصرنا اقام کثرتنا۔ قال ابو داؤد قال عبد بن
 ہنصو خرج کتبہ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرة ثم حمیمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ راتوں تک کو میں ہی نماز کو قصر کرتے تھے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھہری وہ قصر کیا کرے جو اس سے
 زیادہ ہے وہ نماز پوری پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے آپ اذان میں کو میں ہی قصر کرتے تھے کہا ابن عباس نے
 جب ہم ٹھہرے اذان میں قصر کرتے تھے اور اگر زیادہ پڑھتے تھے پوری کرتے تھے ہم چار کھت پڑھتی رہتے تھے **عمر بن عباس**
 قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمكة ثم عام الفتح خمس عشرة یقصر الصلاة ثم حمیمہ ابن عباس سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں فتح کے سال پندرہ دن ہی نماز قصر کرتے تھے **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اقام بمكة عشیرة یصلی کما یصلی العتین ثم حمیمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 دن تک ہی دو کھتیں پڑھتے تھے **انس بن مالک** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدينة
 الی مكة فکان یصلی کما یصلی العتین حتی رجعنا الی المدينة فقلنا اهل اقامتہ یصلی کما یصلی العتین قال انما غنمنا ثم حمیمہ
 ابن بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یثرب سے نکلا آپ دو کھتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم پھر
 مدینہ کو لوٹ آئے لوگوں نے پوچھا تم کو میں کیوں پڑھتے تھے انھوں نے کہا وہ دن ٹھہرتے تھے **عمر بن عبد الرحمن بن**
ابی طالب قال کان اذا سافر بعد ما تقربت الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم یزول فیصلی المغرب ثم یدعو بعد ثابہ
 فیتعشی فی ریح العشاء فحین یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ثم حمیمہ عمر بن عباس
 ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب یثرب سے کہ اترتے اور نماز
 پڑھتے پھر شام کا کھانا کھا کر کھائے بعد اس کے عشا کی نماز پڑھتے اور کوچ کرتے اور کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت یہ
 انس بن مالک سے ہے ان کا صحیح معینہما حذیر یغید الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک
 ثم حمیمہ انس کہتے تھے عشا میں جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **ابن**

ایک اور پہلے صفت والوں نے (جو پہلے رکعت میں پھر صفت میں تھیں) آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور پچھلے صفت والی (جو پہلے رکعت میں تھیں) صفت میں تھیں) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے سے جیسے آپ سجدوں سے فارغ ہو کر بیٹھیں اور پہلے صفت والے آپ سے پہلے تو پچھلے صفت والوں نے سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے بعد اس کے آپ نے سب پر سلام پھیرا پھر آپ نے اسی طرح نماز پڑھ لی
 میں اور بنی سلیم میں **باب** بعضوں نے کہا ایک صفت امام کے ساتھ ہی اور ایک صفت دشمن کے سامنے رہی پہلے امام
 اول لوگوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے۔ ایک رکعت پڑھی پھر امام کہہ رہی اور وہ لوگ ایک رکعت اور (ایک رکعت) پڑھ کر رہیں
 سلام پھیرا) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صفت لگا دیں اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے امام پر تو بن امام کے ساتھ
 ایک رکعت پڑھی پھر امام بیٹھا رہی اور وہ لوگ (ایک رکعت) پڑھ کر رہیں پھر امام سب کے ساتھ سلام پھیرا **عین**

سہل بن ابی حمزہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعل خلفہ صفین فصلی بالذین یلونه رکعتہ ثم
 قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعتہ ثم قدما و تاخر الذین کا خواقد اہم فصلی ہم الذین صلی اللہ
 علیہ وسلم رکعتہ ثم قدما حتی صلی الذین خلفوا رکعتہ ثم سلم ثم حمیم بھل بن ابی حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی خوف کی تو ان کی دو صفیں کھینچنے پچھلے پہلے اگر کسی صفت والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی
 پھر آپ کہہ رہی اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھ کر آگے بڑھ گئے اور آگے والے پچھلے چلے گئے۔ اب جو آگے بڑھ گئے تھے ان کے ساتھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رکعت پڑھی پھر آپ کہہ رہی یہاں تک کہ جو لوگ پچھلے چلے گئے تھے انہوں نے ایک رکعت اور
 پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ کہا ابو داؤد بن یحییٰ بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن ہمام کی ہے جو آگے
 آتی ہے مگر سلام کا فرق ہے دینو بھیجے نے یہ کھا کہ جو لوگ ایک رکعت پہلی امام کے ساتھ پڑھ چکے تھے وہ ایک رکعت ایک رکعت کر سلام
 پھر کر گئے اور یزید بن ہمام کی روایت میں سلام کا ذکر نہیں ہے اور عبد اللہ کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی ہے کہ آپ کہہ رہی
 رہی **سید** **باب** بعضوں نے کہا امام جب ایک رکعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو امام کہہ رہی اور وہ لوگ ایک رکعت اور
 پڑھ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلے جاوین **عین** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات

الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ طائفۃ وجاہ العد فصلی التیمعہ رکعتہ ثم ثقت قائما و اتموا لانفسہم
 ثم انصرفوا و صفوا وجاہ العد و تراء الطائفۃ الاخری فصلی ہم التیمعہ التي یقیمت من صلاۃ ثم تبارک و تعالیٰ
 و اتموا لانفسہم ثم سلم ثم حمیم صالح بن خوات سے روایت ہے اسی نے سنا اوش شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑھی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عزہ و ذرا الزامین (مسلمان جو گروہ ہو گئی) ایک گروہ نے صفت پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ساتھ وہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایک رکعت آپ نے اس گروہ کو پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھا پھر آپ کہہ رہی لیکن گروہ
 کے لوگوں نے اپنے نماز (ایک رکعت) پوری کر لی اور نماز سی فہم ہو کر دشمن کے سامنے گئے پھر دوسرا گروہ آیا ان کے ساتھ آپ
 نے ایک رکعت پڑھی جو ابی ہوتی بس اور کچھ تھی ہی اور اس گروہ کی لوگوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپ

سلام پیرا۔ اگلے کہایہ روایت مجھ پر تپندی ہے **عمر** بن ابی حفصہ از صلوة الخوف ان یقوم الامام وطائفة
 من اصحابه وطائفة موجهة العدد وفیرکم الامام رکعة ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قانتما
 ثبت قائما واتموا انفسهم الركعة الباقية ثم سلوا وانصرفوا ولا امام قائم فکاحوا وجاء العدد ثم یقبل الآخرون
 الذین لم یصلوا فیکبرون ویراد الامام فیکبر معہم ویسجد معہم ثم یسلم فیکفون فیکفون انفسهم الركعة
 الباقية ثم یسلون **عمر** بن ابی حفصہ سے روایت ہے کہ خوف کی نماز اس طرح ہے کہ امام کہہ پڑا اور ایک گروہ اور سب ساتھ
 کھڑے ہو کر نماز کے لیے آگے سرگروہ دشمن کے سامنے ہوتے پہلے امام ایک رکعت پڑھی اور سجدہ کر کے اپنی ساتھیوں کو اساتذہ
 سجدہ کر کے کھڑے ہو کر رکعت دہائی ہی اور مقتدی نے ایک ایک رکعت ایک اور رکعت پڑھ کر اپنی نماز پوری کر لیں پھر سلام پیرا اور
 پڑا جو دین دشمن کے سامنے اور امام اسی طرح کھڑے ہو پڑا سرگروہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ اسی اور ٹکیہ کہیں امام کو پیچھے
 پیر امام کو کمر کر کے اور سجدہ کر کے اور کھڑے ہو کر امام پیر پڑھی اور مقتدی نے کمر کر کے اور ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی ادا کر لیں
 پیر سلام پیرا **باب** بعضوں کی کہاب لوگ بکیر تحریر ایک ہی تہہ کہیں اگر پشت قبل کھڑے ہو پیر ایک گروہ ساتھ
 امام ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ دشمن کے ساتھ چلا جاوے اور دوسرا گروہ اسی وہ پہلے ایک ایک رکعت پڑھ کر امام کی ساتھیوں
 کے ساتھ پیر امام ادا کر کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے بعد اس کے وہ گروہ اسی جو پہلے ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور ایک رکعت باقی ادا کر کے
 اور امام چاہے پیر پیر کے ساتھ کھڑے ہو پیر ہی **عمر** بن ابی حفصہ نے سال باہر ہر رکعت صلیت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف قال ابوہریرۃ نعم قال مروان بن مہدی قال ابوہریرۃ عام غزوۃ نجد
 قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ العصر فقَامَ مَعَ طَائِفَةٍ وَطَائِفَةٍ أُخْرَى مَقَابِلَ الْعَدُوِّ وَخَصَّ بِهِمُ
 الْقَبِيلَةَ فَكَبَّرَ سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَاجْمَعُوا الَّذِينَ مَعَهُ لَنْ يَنْقَابِي الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رُكْعَتَيْنِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامَ
 مَقَابِلِ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَخَابُوا
 وَاقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مَقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ قَامُوا
 فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ اقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ
 مَقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمِنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ خَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ وَلكل رجل من الطائفتين ركعة
 ركعة **عمر** بن ابی حفصہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھیوں کی نماز پڑھی ہو کر پیر
 فی کہا ان مروان بن ابی حفصہ نے کہا جس سال نجد پر چلا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی نماز پڑھی ہو کر کھڑے ہو کر
 آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑے ہو اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑے ہو کر رکعت قبل کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تکبیر کو سب لوگوں نے اپنی آواز ساتھ پکڑ لی جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے وہ رسول اللہ کی رکوع کیا اور جو آپ کے
 ساتھ تھا اس نے پیچھے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اوس گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر
 رسول اللہ کیلئے ہوئی اور جو گروہ آپ کے پیچھے تھا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع کیا
 سجدہ کیا آپ اسی طرح کھڑی ہی جب وہ رکوع اور سجدہ کی فارغ ہو کر کھڑی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ لے کر گشت
 پرسی کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ یہی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اس رکوع
 اور سجود کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امان کی باتیں سب بیچ رہی جب وہ فارغ ہوئے تو سلام ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سلام پیرا پیر سب لوگوں نے سلام پیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو کھنٹیں ہوئیں اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھ ایک
 ایک رکعت **سُحْرَانِیْ بِرُوۡتَہٗ قَالَ خُذْنِیْ مَعَ سُوۡلِ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ لِیُخِیِّدَ حَتّٰی اُکْذِبَ اِلٰذَا تَرَ الرِّقَاعَ مِنْ تَحْتَ**
لَفْجِہِ مَا مِنْ طُفَّانٍ فَرَزَ کَرۡمَہٗ نَاہَ وَلَفْظُہٗ عَلٰی غَیۡبِ لَفْظِ حَیَوٰۃٍ وَقَالَ خَیۡدَہٗ حَیۡنَ لَیۡسَ مَعَہٗ وَیَسْجُدُ قَالَ
فَلَمَّا قَامُوۡا شَوَّ النَّحۡقَہِیْ الْمَضٰی اَصْحَابُہُمۡ عَلٰی مِیۡزِ کَرۡمِ اسْتَدْبَارَ الْقَبِیۡلَۃِ تَرَجَّحَہُ اَبُوۡ سَیۡرَہٗ وَدَسَرٰی رَوَابِیۡہُ
 یہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نجد کو جب ذات الرقاع ایک عین ہو یا ہار یا عین ہو پھر تو کچھ لوگ غطفان کے
 پہرہ اسی طرح بیان کیا جیسے وہ پر گزرا اگر اس میں اتنا زیادہ ہو کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کو ساتھ فارغ ہوا تو دوسری پہرہ
 پھر اور دوسرے میں آکر کھڑا ہوا اور قبلہ کی طرف پیٹ کر نکلا اس میں ذکر نہیں ہے **سُحْرَانِیْ اَکْثَرُ قَالَ کُنْ سُوۡلِ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ**
عَلِیۡہِ وَسَلَّمِ وَکُنِ الطَّائِفَۃُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا مَعَہٗ ثُمَّ رَکِعَ فَرَعُوۡا اَشۡمَ سَجۡدَہٗ فَمِیۡضًا اَشۡمَ رَفَعَ فَرَعُوۡا ثَمَّ مَکَثَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ
صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ جَالِسًا ثَمَّ سَجَدَ حَمَلًا نَفْسَہُمُ النَّانِیۃُ ثَمَّ قَامُوۡا فَکَسَوۡا عَلٰی اَعْقَابِہُمۡ مِّمَّ شَوَّ النَّحۡقَہِ حَتّٰی قَامُوۡ
مِنْ وَّرَآئِہُمۡ وَجِآتِ الطَّائِفَۃُ الْاٰخِرٰی فَتَقَامُوۡا فَاکْبَرُ ثَمَّ رَعُوۡا لَا نَفْسَہُمۡ ثَمَّ سَجَدَ سُوۡلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
فَمِیۡضًا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَیَسْجُدُ لَا نَفْسَہُمُ النَّانِیۃُ ثَمَّ قَامَا لَطَائِفَتَانِ جَمِیۡعًا اَخَصَاوَا
مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَرَفَعَ فَرَعُوۡا اَشۡمَ سَجَدَ فَمِیۡضًا جَمِیۡعًا ثَمَّ عَادَ فَمِیۡضًا النَّانِیۃُ وَیَسْجُدُ اَمَعَہٗ
سَرَّحَا کَا سَرَّحَا اِلَیۡہِ لَوۡنَ سَرَّحَا اَشۡمَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَسَلَّمُوۡا اَفَاقًا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَقَدَّ شَارَکَ النَّاسَ فَاَلۡصَلَاۃُ کُلَّہَا تَرَجَّحَہٗ حَضَرَتِ عَائِشَہٗ رَوٰیثُہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
 نے تکبیر کہے اور جو گروہ آپ کو ساتھ تھا اس نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا انہوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں
 نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اٹھایا انہوں نے بھی سر اٹھایا بعد ازاں آپ بیٹھ رہی اور وہ لوگ دوسرا سجدہ کیا اور کھڑی ہو کر
 اٹھ پانچ چلے گئے اور پھر چار کھڑے ہو گئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور رکوع کیا اکیلا اکیلا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سجدہ کیا انہوں نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ کھڑی ہو گیا اور
 آپ کے ساتھ نہاد پڑا کھڑے آپ نے رکوع کیا آپ نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا آپ نے سجدہ کیا پھر آپ نے دوسرا سجدہ

کیا ہے دوسرا ہے کیا بھٹ جلدی اور پھر ہی کسی تصویر پر ہی مین نہ کیا ہر آپ کی سلام پیر آپ نے سلام پیر بعد اوس کو
 سلم کھڑے ہوئے رنگ آپ کی ساتھ ناز و سوز ہوئی اور آپ کے شریک ہر ناز میں **باب** بعضوں نے کہا ہر ایک گروہ کے
 ساتھ امام ایک کت پڑھ کر پھر امام سلام پیر اور وہ لوگ اپنی ایک ایک کت پوری کرین **عمر بن عثمان** رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الطائفتین رکعتہ والطائفتین رکعتہ مواجہۃ العہد ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک فجاء
 اولئک فصلی بہم کتۃ اخص ثم سلم علیہم ثم قام فہولاء فقصوا رکعتہم وقام فہولاء فقصوا رکعتہم
 ثم رجعہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا پھر لوگ
 چلا گئی ایک کت پڑھ کر اور وہ لوگ اُٹے اور انہوں نے آپ کے ساتھ ایک کت پڑھی بعد اوس آپ کی سلام پیر کیا اور ان لوگوں نے
 کھڑے ہو کر ایک کت پڑھی پھر ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک کت پڑھی۔ کھا ابو داؤد بن عباس اور ابو موسیٰ سہمی ایسا
 ہی منقول ہے **باب** بعضوں نے کھا امام ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک کت پڑھی پھر سلام پیر دی اب جو لوگ
 سلام کی وقت اور کچھ پہن وہ دوسری کت ہی پڑھ کر بنی ناز پوری کر لین پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایک کت جوابی
 رہ گئی تھی پڑھی **عمر عبداللہ بن مسعود** قال صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلافت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحنف مستقبل العہد فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم
 جاء الاخر فقاموا مقامہم واستقبل فہولاء العہد فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم فقام
 فہولاء فصلوا لانفسہم رکعتہ ثم سلوا ثم ذهبوا فقاموا مقام اولئک مستقبل العہد ورجع اولئک الى
 مقامہم فصلوا لانفسہم کتۃ ثم سلوا ثم رجعہ عبداللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر
 تو ایک صف پر کچھ کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کت پڑھی پھر گروہ کے
 ساتھ پیر و رہا گروہ آیا اور ان کو کچھ کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلا گئی۔ آپ نے ان کو ساتھ ایک کت پڑھی پھر آپ نے
 سلام پیر دیا ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک کت کیا اور آپ کی سلام پیر کر چلا گئی دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جواب ایک کت پڑھ چکا تھا
 آیا اور انہوں نے ایک کت کیا پڑھ کر سلام پیر دیا **باب** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تودو نصفوں کی تحریر بھی عبدالرحمن بن عمر جب کابل میں جہاد کے لیے گئی تھے وہاں انہوں نے سیطس نماز پڑھی گھر لوگ
 اخیر میں امام کے ساتھ ایک کت پڑھی تھی وہ امام کے سلام کو بعد دشمن کے سامنے چلا گئی اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایک کت پڑھی جوابی
 تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایک کت پڑھی **باب** من قال صلی علی طائفتہ رکعتہ فیقضون
 بعضون فی کہا ہر ایک گروہ ایک ایک کت امام کی ساتھ پڑھ لے پھر دوسری کت پڑھنی اگر حاجت نہیں **عمر ثعلبہ بن عہد**
 قال کما مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال لیکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف
 فقال حدیثنا فصلی فہولاء رکعتہ وبقولاء رکعتہ ولم یقضوا ثم رجعہ ثعلبہ بن عہد روایت ہے کہ ہم سید

ساتھ تھڑھرتان میں اونھوں نے کہا تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھی ہے۔ خذیفہ نے کہا میں نے پھر انہوں نے ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہیں پڑھی۔ کہا ابو داؤد نے ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور ابن عمر اور زید بن ثابت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتدیوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں **ع** ابن عباس قال فرض اللہ عز وجل الصلوۃ علی سائر النبیۃ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضاربعاء فی السفر رکعتین و فی الخوف رکعتین **ف** ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے عبد جلالہ فی تمھاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تمہرے حاضرین چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہیں ہے **باب** بعضوں نے کہا ہر گروہ کے ساتھ نام دو دو رکعتیں پڑھیں

ابن کثیر قال صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظھر فصفت بعضهم خلفہ بعضهم بازاب العد فی بعض رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقوف اصحابہم ثم جابوا ولک فصلوا خلفہ

فصلی ہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعاً ولاصحابہ ایک رکعتیں رکعتیں وبنک کان فیہ الحسن ترجمہ ابو بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں ظھر کی نماز پڑھی کچھ لوگوں نے آپ کو کچھ صفت باہر ہی اور کچھ لوگوں نے دشمن کے سامنے صفت باہر ہی پڑ آپ نے ان لوگوں کو ساتھ جو آپ کو کچھ پڑھیں دو رکعتیں پڑھیں سلام پڑھا۔ پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے ان کو ساتھ ہی دو رکعتیں پڑھیں سلام پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھیں ہوئے اور ان کو اصحاب کے دو دو رکعتیں پڑھیں اور حسن سے روایت ہے یہ قوی و قوی ہے۔ ابو داؤد نے کہا مغرب میں نام کی پچھ رکعتیں

پڑھیں اور قوم کی تین رکعتیں پڑھیں گی **باب** صلوة الطالب جو کسی شہید ہو گیا ہو کہ وہ نماز کے لیے پڑھ رہا ہو کسی کا فر کے مار دیا جاوی نام کے حکم سے اور خوف ہو بہات کا اگر نماز پڑھی گا تو وہ کاتب جلد لکھا مصورت میں چڑھتا اشارہ ہی نماز پڑھتا جاوی اس طرح اگر کافر اس کو تلاش میں نکلیں اور اس کو خوف ہو اگر میں نماز کو نہ پڑھتا تو کافر مجھ کو

یالیون کے تو نہ پڑھتا چلتی اشارہ ہی نماز پڑھتا جاوی **ع** عبد اللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم الخالد بن سفیان الحداد کان نحو عرنة و عرفات فقال اذهب فاقبلہ قال فرأیتہ و حضر صلاتہ

المعصر فقالت انی لاخاف ان یكون بینی و بینہ ما ان اوخل الصلوة فاطلقت امشی انا اصلی و علی عرنة

فلما دنوت منه قال لی مزانة قلت جل من العین بلغنی انک تجمع لهذا الرجل نجسک فی فاک قال

انی لانی ذاک فمشیت معہ حتی اذا امکنی علوتہ بسیفی حتی بد **ع** محمد بن عبد اللہ بن انس سے روایت ہے محمد بن

الحداد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان بنی پاس جو عرنة اور عرفات کی طرف رہتا تھا اور فرمایا جاکر اس کو عبد اللہ بن

انس نے کہا میں نے اس کو دیکھا لیکن عصر کی نماز کا وقت آ گیا میں نے خیال کیا کہ اگر میں نماز کو ہی دیکھوں تو مجھ میں اور اس

میں بہت فاصلہ ہو گا میں چلا گیا اور اشارہ ہی نماز پڑھتا گیا جب میں اس کو نزدیک پہنچا اس نے مجھ سے بھیجا تو کوں ہے

مین نے کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنؤ والا میں نے یہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمد ص) کرنے کیلئے شکر جمہ کرتی ہو تو میں
 ہی اسی کام کو تمہارا واپس آیا تاکہ شکر میں داخل ہوں) اوس نے کہا ان میں اسی شکر میں ہوں میں اوس کو ساتھ جتنا را
 تھوڑی دیر تک جب میں نے مرقم دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر بکھری یہاں تک کہ وہ ہنسا اس کو کیا **باب** تضرع ابواب

التطوع و رکعات السنۃ سنتوں کا بیان **عمر** ام حبیبہ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی
 عشر کعتہ تطوعاً بنی لہ ہزینت فی الجنۃ ترجمہ حضرت ام حبیبہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 ایک دن میں بارہ رکعتیں نفل پڑھے گا اس کا جلاہ اوس کو ایسی ایک گھر بنا دیگا جنت میں **ف** دو ستین فجر کے اور چار ظہر
 کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عمر** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشہ عن صلوة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقال لکان یصلی قبل الظهر اربعاً فی بیتہ ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی
 بیتہ فیصلی کعتین وکان یصلی بہم العشاء ثم یدخل ینتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فبین

الوتر وکان یصلی لیلًا طویلاً قائماً ولیلًا طویلاً جالساً فاذا قرء وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذ

قرأ وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد کان اذا طلع الفجر صلی کعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة

الفجر صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن شقیق روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل

نمازوں کا حال انہوں نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے میرے گھر میں پھر باہر جاتی تو اور لوگوں کو نماز پڑھاتی تھی پھر

گھر میں آتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے اس طرح آپ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے پھر گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے تھے

اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس میں دوسری تھا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور بڑی بڑی

دیر تک بیٹھ پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھٹے ہو کر کرتی تھے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی

بیٹھ کر کرتے پھر سجدہ کرتی اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتیں پڑھتے پھر رباعی پڑھتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے جنت

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صلہ قبل الظهر رکعتین و بعد

رکعتین و بعد المغرب رکعتین فی بیتہ و بعد صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الحمد مع حق بنی

فیصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد

ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں پھر میں اور بعد عشا دو رکعتیں اور جمعہ کی بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے جب عصری قارغ

ہو کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے **عمر** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعاً قبل الظہر فی رکعتین قبل صلا

الغدا ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نافہ

نہیں کرتی تھے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتوں کا بیان **عمر** عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لم یکن علی شئ من النوافل الا شد معاہدہ منہ علی رکعتین فی الصبح ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کسی نقل کا اتنا خیال نہیں کرتی جیسے دو رکعتوں کا قبل صبح کو خیال کرتی تھی **باب** فتح فتحیہ صلا
 فجر کی سنتوں کا ہر ایک پر بیان **عمر** عائشہ **قال** کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الركعتین قبل صلوۃ
 الفجر حتی لا قول هل قرأ فیہما یام القرآن ثم یرحمہ حضرت عائشہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہلکی ہلکی
 تھوڑی تھوڑی سنتوں کو کہتی تھیں آپ فی سورہ فاتحہ بھی پڑھتے تھے **ابن عمر** روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فجر
 دو رکعتی الفجر قل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ احد ثم یرحمہ بھریرہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فجر
 کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے **بلال** انہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخونہ
 بصلوۃ القداۃ فتشغل عائشہ رضی اللہ عنہا بلال یام سالتہ عنہ حتی یتضح الصبح فاصبح جدا قال
 فقام بلال قاذنہ بصلوۃ وتابع اذ انہ فلم یحجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبرہ
 ان عائشہ شغلت یام سالتہ عنہ حتی اصبح **وانہ** ابطل علیہ بالجمع فقال ان کنت رکعتی رکعتی الفجر
 فقال یا رسول اللہ انک اصبحت حد اخال لو اصبحت اکثر مما اصبحت رکعتہما وحبستہما واطلمتہما
 ثم یرحمہ بلال روایت پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبح کی نماز کو نبی بلال کی حضرت عائشہ اذ کو باتوں میں
 لگا یا کچھ بوجھنے لگیں مینا تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھرنے
 اور آپ فی نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا کہ حضرت عائشہ فی فجر باتوں میں لگا دیا بیان تک کہ فجر کی آیت
 ہو گئی لیکن آپ نے کلمہ میں دیر کی آپ فی مزایا میں فجر کی سنتیں پڑھتا تھا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دیر کی آپ
 فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر تھی تب بھی میں اندر رکعتوں کو اچھڑا کر خود بخود پڑھتا **ابن عمر** روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوہما وازطرہما تکلم الخیل ثم یرحمہ بھریرہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھتا
 فجر کی سنتوں کو اگرچہ کھڑی روئے درین **عمر** عبد اللہ بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی رکعتی الفجر بامنا باللہ وما انزل الیہنا هذه الایۃ قال هذه فی الركعة الاولى وفي الركعة الاخيرة بامنا باللہ
 وانشهد بامنا مسلم ثم یرحمہ عبد بن عباس روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا باللہ
 وما انزل الیہنا پہلے رکعت میں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ انشاء بامنا مسلم **ابن عمر** روایت پر انہ سمع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل امنا باللہ وما انزل علینا فی الركعة الاولى وفي الركعة الاخيرة بهذا
 الایۃ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبتنا مع الشاہدین اوانا ارسلناک بالحق نبیا ونذیرا و
 تسئل عن اصحاب الجہنم شک الدردی ثم یرحمہ بھریرہ روایت پر انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی
 سنتوں میں پڑھتے تھے قل امنا باللہ وما انزل علینا پہلے رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا امنا بما انزلت ربنا الرسول
 فاکتبتنا مع الشاہدین یا انا ارسلناک بالحق نبیا ونذیرا تسئل عن اصحاب الجہنم شک کیا درود دینی **باب** الاضطیاج

فجر کی سنت کو نبی کا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اصاب الحدیث رکعتین
 قبل الصبح یضجع علی یمینہ فقال المؤمن بالحدیث ام ایضاً یا منشاہ الی السجدة حتی یضجع علی یمینہ قال علیہ
 السلام فی حدیثہ قال لا قال فلیقم ذلك ابتغ فقال کثر ابوہریرۃ علی نفسه قال فقیل لا یغیرہل تنکر شیئاً کما یقول
 قال لو کنہ لاجتہد ابو جندبہ قال فلیقم ذلك باہریرۃ قال فاذا نبت کنت خفت نسوا ثم حمہ ابو ہریرۃ روایت
 ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یجب تم من کوئی دو رکعتیں سنت کے پڑھ کر فجر سی پہلے نوامنی کر دے پر لیٹ جاویں روان
 ابو ہریرۃ کہ کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے جب تک داہنی کر دے پر نہ لیٹے عید اس کے روایت میں ہے ابو ہریرۃ کہ انہیں
 یہ خبر پہنچی ابن عمر کو انہوں نے کہا ابو ہریرۃ بہت کیا پھر غصہ کر دینا اگر حدیث میں بیان کرتے ہیں اگر سچو یا غلط ہو تو ہمارا دن کی ذات
 پر ہو گا اس عمر کو کہا گیا کہ تم ابو ہریرۃ جو کہ تم میں اس کا انکار کرتے ہو ابن عمر کو کہا نہیں ابو ہریرۃ فی جرأت کی اس نے من
 کیا جب ابو ہریرۃ کو اس خبر پہنچی انہوں نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر میں نے یاد رکھا اور وہ پہلے گھوٹ یعنی میری روایت میں
 اس وجہ زیادہ میں کہ میرا حافظہ جیسا تھا جو میں نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور لوگ پہلے گھوٹ - فجر کی سنتوں کو بعد
 کر دے پر لیٹا سنتوں اور اس حرم نماز ہی کی نزدیک حضور اور ادا کے نزدیک عبت ہے مگر صحیح ہے کہ بعت کہنا اس کے غلط ہے
 اور یہ فراموشیت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عانتہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاۃ من آخر الليل
 نظر فانکنت مستیقظۃ حدیثاً وانکنت نائمۃ ايقظنی وصلى رکعتین ثم اضجع ثم یاتیہ المؤمن فیؤذنه بصلاة
 الصبح فیصلى رکعتین خفیفین ثم یخرج المصلی الا ثم حمہ حضرت عائشہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ
 شب میں نماز سے فارغ ہوتی پھر اگر میں جاگتی ہوں تو مجھے باتیں کئی اگر سوتی ہوں تو مجھ کا تیرا اور دو رکعتیں پڑھ کر لیٹ جاتی یہاں تک
 کہ کوئی نہ آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتیں ملے پہلی پڑھ کر نماز کو جاتے ہیں اسے سنا قال عائشہ کان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فانکنت نائمۃ اضجع فانکنت مستیقظۃ حدیثاً ثم حمہ حضرت عائشہ کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتوں کو فارغ ہوتی اگر میں سوتی ہوں تو آپ مجھے لیٹ جاتی اور جو جاگتی ہوں تو مجھے بات کرتی ہیں اس حدیث
 معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے پیر میں بات کرنا منع نہیں ہے اسے بکرۃ قال الخیر جمیع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لصلاة الصبح کان کثیراً من رجال الاندادہ لصلاة او حکمہ برجلۃ ثم حمہ الی کہ یہ روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کو ساتھ چلا صبح کرنا کی لمبی آج کے کسی سواد بہتر اس کے پکار دیتی نادار کی یا یانوں سے بلا تیرا باب اذا ادرك کلما
 ولم یصل رکعتی الفجر فی جماعت ہو ہی ہو تو اور وقت سنتیں پڑھ کر محمد بن عبد اللہ بن جابر قال جاب النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یصل الصبح فصلی رکعتین ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاة فلما انقضت قال یا فان انیتہما
 صلاہ انک صلیت صلاۃ او النبی صلیت معنا ثم حمہ عبد بن جس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز
 پڑھ کر تھی اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئی تو فرمایا تیری نماز کی تھی جو تو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجالاً یصلی بعد صلاۃ الصبح کعنتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الصبح کعنتان فقال الرجل انی لہ اکر جلیت ال کعنتین اللتین قبلہما فصلیت ہما الان فہکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قیس بن عمرو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو کعتیں پڑھ کر دیکھا اپنے فرمایا فجر تھی کعتیں تین (پھر دو تو تھیں اور کیوں پڑھیں) وہ بولا میں نے دو کعتیں جو فرض سے پہلے پڑھی جاتے ہیں انہیں پڑھی تھیں اس واسطے میں نے ان کو اب پڑھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہیں سنا اگر متصلا روایت کیا اس کو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح میں اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہے کہ سننوں روایت ہے اگر کوئی سنت فوت ہو جاوے تو اس کو اوکر لی اگرچہ وقت مکروہ میں ہے۔ لیکن جو مذہبی نے روایت کیا مرفوعاً ابو ہریرہؓ سے جو شخص پڑھا دو کعتیں فجر کی بعد سنتین تو پڑھ لی اور کوئند ہوئی آفتاب کے **باب الاصل قبل الظہر بعدھا** فجر کی سنتوں کا بیان

نفسہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطأ علی اربع رکعات قبل الظهر اربع بعد ما حرم
 النار ثم حمیم حبیبہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص محافطت کرے گا ظہری پہلی چار رکعت پر اور ظہر کے بعد
 چار رکعت پر اور سب کو جنم ہو یا وہی کی فطائہ کے اول چار رکعتیں ہے، آمین میں ایک سلام یاد و سلام اور دو رکعتیں پھر اگر
 ظہر ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں پھر آمین اور دو رکعتیں بھی پھر چار رکعتیں پھر آمین اور بعد دو رکعتیں پھر آمین چار رکعتیں
 مختار ہی حکم الی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظهر تفتح ظہر ابو السمان ثم حمیم حبیبہ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا چار رکعتیں قبل ظہر کے ان کو درمیان میں سلام نہیں ہے کہ وہی جاتی ہیں ان کو واسطہ
 اور دو آسان رکعت اس حدیث سے اسناد اگر ضعیف نہیں ہے تو قوی بھی نہیں ہے عمر عبیدہ ضعیف ہے اسناد میں لیکن
 ابن سعدان کی کہا اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا **باب الصلوٰۃ قبل العصر** عصر کی سنتوں کا بیان
 صحابہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنی عشر قبل العصر بعد ما حرم حبیبہ ابن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم فرمایا کہ اگر میں عصر کو پہلے چار رکعتیں پھر عمر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قبل العصر عین
 محمد بن اسماعیل بن حبان روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پھر تہہ **ف** ترمذی کی روایت میں ہے چار رکعتیں
 پھر تہہ ترمذی بن فصل کرتی تو ساتھ ایک سلام **باب الصلوٰۃ بعد العصر** عصر کی نماز پڑھنے کا بیان عمر بن عبد اللہ

تو عصر کی بجائے دیر ہی **عمر** علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی صلوٰۃ بعد العصر الا و الشمس تغربہ ثم رحمہ حضرت ابو بکر
 علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر عیدۃ زہرہ پڑھنی اگر کتاب بلند ہو **عمر** علیؓ کا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم صلی فی اثر کل صلوٰۃ مکہ توبۃ رکعتین الا الفجر والعصر **عمر** رحمہ حضرت علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
 کی بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے سو پڑھا دو عصر کے **عمر** ابن عباسؓ قال شہد عندک رجال مرضیون فہم عنہ عن الخطاب وارضاهم عندک
 عمران بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصلو بعد صلوٰۃ الصبح تطامع الشمس صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر تغرب الشمس
 ثم رحمہ عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ اس کو عمرہ اویسؓ کو اپنی سب سے عمدہ ان میں حضرت عمرؓ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں ہر نماز بعد فجر کی نماز کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور ہمیں ہر نماز بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب دیکھیں
 عمرو بن عبسہ السلمیؓ قال قلت لاسمعیل بن ابی الدرداء قال قلت لاسمعیل بن ابی الدرداء قال قلت لاسمعیل بن ابی الدرداء
 مکتوبہ حتی تصلی الصبح ثم اقصصر حتی تطامع الشمس فترفع فقیصر ثم اقصصر حتى تغرب الشمس فترفع فقیصر
 لها الکفار ثم تصلی ما شئت فان الصلوٰۃ مشہودہ مکتوبہ حتی یبدل الرجح ظلالہ ثم اقصص فان جھنم تبصر
 ففتح ابوہا فاذا ازاحت الشمس فصل اشئت فان الصلوٰۃ مشہودہ حتی تصلی العصر ثم اقصص حتى تغرب الشمس فانها
 تغرب بین قرنی شیطان یصلی لها الکفار قصص یأطوہا قال اللہ عباسؓ هكذا حدثنی ابن سلا عن ابی امامۃ
 الا ان اخطی شیئاً لا یریدہ فاستغفر اللہ واتوب الیکہ **عمر** رحمہ عمرو بن عبسہؓ کی روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ
 رات کو کون سے حصے میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا آخر حصے میں اس وقت جتنے چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کچھ جاتے ہیں فجر کی نماز تک پھر عشاء تک طلوع تک صبح تک آفتاب تک پھر بیاد و چھٹی بار بار پڑھا
 ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں نکلتا ہے اور آفتاب سے اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں پھر حضورؐ چاہی تو نماز پڑھ لیں کہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کچھ جاتے ہیں یہاں تک کہ چھ گھنٹے کا سایہ اس کی بار بار پڑھ لیں (نصف النہار تک) پھر پھر عشاء تک پھر اس وقت
 میں ہمارے اور اس کے درمیان کھل جاتے ہیں جب آفتاب اُبل جاوے پھر بتی جاوے نماز پڑھ لیں کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں عصر کی نماز تک پھر
 پھر آفتاب دیکھیں تک کیونکہ آفتاب دوبارہ شیطان کے دو چوٹیوں کے بیچ میں اور آفتاب سے اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں اور یہاں تک کہ
 قصہ طویل ہو کہ عشاء تک ایسے ہی حدیث بیان کی مجھے یہی ایسا کہام سے اس کی وجہ سے قصہ مجھ سے بہل چوک ہوگی ہر وقت اللہ سے
 اس کو سمانی جاتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں **عمر** بن مسعودؓ ابی بن علیؓ قال راٰ ابی بن علیؓ انا اُصلّ بعد الفجر فقال لیسلم
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا وغزینا وخرج فی هذه الصلوٰۃ فقال لیسلم اننا اُصلّ غاشمکم لانصاوا
 الجبل لا یصدین **عمر** رحمہ سید مولیٰ ابن عمرؓ روایت ہے کہ جب کعبہؓ میں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے بعد طلوع فجر کے تو کہا یا رسول اللہ صلی
 آئی اور ہم یہ نماز پڑھتے تھے آپؐ نے فرمایا جو لوگ تم میں ہوں حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو جو غیر حاضر ہیں خبر کر دیں جب فجر نکل آوے تو سو دو رکعت
 اور کوئی نماز نہ پڑھو **عمر** الاسود و مشرق قال شہد عندک رجال مرضیون فہم عنہ عن الخطاب وارضاهم عندک

الاصل بعد العصر کستین ثم رحمه الله وادرسد فی انما کما ہی تیرین کہ حضرت عائشہ فی انما کوئی دن میانہ ہوتا تھا کہ رسول
 اللہ عصر کے بعد دو تین دن پڑھتے تھے بعضوں نے کہا یہ خصوصیت تھی اگر کسی کو نفل بعد عصر کی درستہ نہیں پڑھتا تھا کہ اب
 ورت جادی بعضوں نے کہا ظہر کی سنت کی تفصیلتی جیسو تم سلمہ کے حدیث میں گزرا۔ بعضوں کو نزدیک نفل پڑھنا اوقات ٹنٹہ پڑ
 رت **عن عائشہ** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد العصر يومئذ ويواصل بين الصلوات
 ثم رحمه الله حضرت ام المؤمنين عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ بعد عصر کے نماز پڑھتے تھے لیکن اور ذکر منہ کرتی تھیں اور تہہ روزہ کرتے تھے
 لیکن اور ذکر منہ کرتے تھے **باب** قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان **عن عبد الله المزني** قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم اقبل المغرب فليتأخر قليلا خشية ان يتخذه الناس سنة ثم رحمه الله فی ہر روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتیں پڑھو جبکہ چاہی اس ذکر سے کہ کہیں لوگ کو سنت نہ سمجھ لیں **باب** سنت نماز کے
 کیا قبل مغرب کے نفل پڑھنے میں ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسو عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس جابر
 وغیرہم اور ویل انہی بھی حدیث ہے اور بھی نہیں توی دراجر اور ایک کثرت صحابہ ہر منقول ہے کہ انہوں نے فی مغرب کے اول نفل
 نہیں پڑھا اور بھی مسلک ہے اکثر فقہاء اور علماء کا **عن ابن ممالک** قال صليت الركعتين قبل المغرب **عن** رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال قلت لاربع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ما نافع لدارنا ولم ينهنا ثم رحمه الله انزل باب سنت
 ہے میں نے دو رکعتیں پڑھیں مغرب پہلے رسول اللہ کو زمانی میں مختار بن نفل نے کہا انہی کیا رسول اللہ فی انما کوئی دن پڑھتے تھے
 ویکو ہوتا انہوں نے کہا ان ہر کو کا حکم کیا ہے اس سے منع کیا **عن عبد الله بن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بينك والذان يصلون كل الاذان صلاة من شاء ثم رحمه الله عبد الله بن مسعود فی روایت ہے رسول اللہ فرمایا ہر اذان
 کو میں ہر نماز جبکہ چاہی پڑھو رواؤنوں سے رواؤن ان تجیر **عن** طاوس قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب
 فقال ما رأيت احدا يصليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما ويخصني الركعتين بعد العصر ثم رحمه الله ہر
 روایت ہے عبد اللہ بن عمر کو کسی نے پوچھا دو رکعتیں پڑھنے کو قبل مغرب انہوں نے کہا میں نے کسی کو رسول اللہ کو زمانی میں یہ نماز پڑھنے
 دیکھا لیکن جائز ہے انہوں نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی **باب** صلوة الضحی جاشت کی نلہ کا بیان **باب** اگر لوگوں کے
 نزدیک جاشت کی نماز وہی اشرق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزی برابر بند ہونی پڑھتی ہے۔ اور بعض کے نزدیک جاشت پھر جو
 بعد اذان کو پڑھی جادی قریب ڈیرہ پھر کو سنائی میں ایک روایت ہے جو نوید ہے کہ اگر علماء کے نزدیک جاشت کی نماز سنت ہے اور بعضوں
 نے اسکو جت کہا ہے بدعت کہنا غلط ہے اور احادیث متعدد سے سنت ہونا کثرت ثابت ہوتا ہے **عن** ابی زرعی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال يصلي على كل صلاة اخي من ابن ادم صلاة تسليمه على من له صلاة وامره بالعرف صدقته ونهيه عن المنكر
 صدقته واماطة الاذى عن انظر تصدقة وبضعة اهله صدقته ويخبر من ذلك كله ركعتان من الضحى مراد
 ان يصنع في حديثه قالوا يا رسول الله لحدنا يقضي ضيقه وتكون له صدقة قال رأيت لموضعها في غير

حالها الیکن یابستہ **مرحمہ** ابو ذر غفاری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جب سچ ہوئی ہی تو آدمی کو ہر پور ایک
 صدقہ لازم ہوتا ہی رحمت اور سلامتی (کفارانی میں) پھر وہ جس کوئی اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور چھوٹا کا حکم کرنا ایک
 صدقہ ہے اور بڑی بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور رکہ ایذا دینے والی چیز سے دنیا ایک صدقہ ہے اور بیخوبی بی بی جامع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان
 سب کی طرت ہے دو کھنیں کافی ہیں چاشت کو وقت - ابن شعیبہ کی روایت میں زوی لوگوں کو کہا یا رسول اللہ کوئی تم میں سے ایسی شے
 نکالتا ہے ربی بی بی سے جمع کر کے (تو اوسکو صدقہ کا ثواب بخیر ملے گا) فرمایا اگر وہ مشہور نکالتا حرام کچھ میں تو اوسکو عذاب
 ہوتا پھر جب حرام میں عذاب ہے تو حال میں ثواب بھی ہوگا **ع** ابو الاسود الدیلی قال سمنا لحن جند ابی ذر قال
 یصبح علی کل صلاہی من لحدکم فی کل یوم صدقہ فله بكل صلوۃ صدقہ وصیام صدقہ وحج صدقہ وقبض
 صدقہ ونکبہ صدقہ وتحمید صدقہ فهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من هذه الاعمال الصالحة ثم قال
 یجزی لحدکم من ذلك رکتا الضحی **مرحمہ** ابو الاسود دہی سے روایت ہے ہم تم پر مہر سے غفر ابو ذر زبائس ان میں انہوں نے کتاب
 ضبط ہوئی ہے تو تم میں سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے - پھر اوسکو لی پر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روز کا ایک صدقہ اور
 حج کا ایک صدقہ اور ہر تہجد کا ایک صدقہ اور ہر تہجد کے بعد کا ایک صدقہ ہے اور ہر روز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روز کا ایک صدقہ ہے
 بیان کر فرمایا ان سب ایک چیز کافی ہے وہ دو کھنیں ہیں چاشت کی **ع** معاذ بن انس الجعفی عن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح کتفی الفیجہ لایقول الا خیر
 غفر لہ خطایاہ وانک انت اکثر من زید البیہ **مرحمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 جو شخص مہیا ہے اوس مقام میں جان اوس (خبر کی) نماز پڑھی ہے جس سے غفر ہو خبر کی نماز سے پہان کا چاشت کے دو کھنیں
 کو ادا کرے اور درمیان میں بات نہ کرے اگر بھتر تو اوس کی گناہ بخش دی جائیں اگر چہ سب سے زیادہ ہوں **ع** ابی اسامہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی اثر صلوۃ لا لغویہ ما لکتاب علیہ **مرحمہ** ابو اسامہ روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک نماز کو بعد سری نماز پڑھنا اور درمیان میں بیچوہ گام نہ کرنا یا عمل ہے جو علیہ میں
 کہا جاتا ہے **ف** علیہ میں توین آسمان کو ہتر ہیں تبصرون کہا وہ فرشتوں کے دفتر کا نام ہے جس میں اعمال صالحہ لکھے جاتے
 ہیں **ع** نعیم بن حاتم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بقول اللہ عز وجل ان زاد من العباد
 من یبع رکعات فی اول نهارک الکف الکفر **مرحمہ** نعیم بن ہاز سے روایت ہے سنا زنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتی تھی کہ اس جل جلالہ فرماتا ہے کہ وہ کچھ بیٹے سے تضا کر چار کھنیں شروع دن میں تین تھکے کافی ہوں گا آخر دن میں **ف**
 مراویہ کہ اگر تو شروع دن میں نیو اشراق کی وقت چار کھنیں پڑھے گا سارے دن میں تیرا حفظ ہو گا تیرے مقاصد پوری کرے گا
ع ام ہانئ بنت ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی بسجۃ الضحی عن کما تسلیم من
 کل ما کنتین **مرحمہ** ام ہانئ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ روز چاشت کی نماز کی پھر کھنیں پڑھیں دو گنا

فہرست پانچواں سنن ابوداؤد علیہ رحمۃ

باب	باب	باب	باب	باب
۲۷۵ اگر امام عید دن کی کسی وجہ نماز نہ کرے	۲۸۶ مسافر کتنی مسافت میں قصر کرے	۲۹۵ پانچویں صورت	۲۹۵ پانچویں صورت	۲۹۵ پانچویں صورت
۲۷۶ بڑھ کر تو دوسرے دن پڑھ لے	۲۸۷ سفر میں اذان میں کلابیان	۲۹۶ چھٹی صورت	۲۹۶ چھٹی صورت	۲۹۶ چھٹی صورت
۲۷۷ قبل اے بعد نماز عید کے نفل پڑھنے	۲۸۸ مسافر شک کے ہو نماز کا وقت	۲۹۷ ساتویں صورت	۲۹۷ ساتویں صورت	۲۹۷ ساتویں صورت
۲۷۸ کلابیان	۲۸۹ ہر ایام میں ہر پندرہ روز	۲۹۸ آٹھویں صورت	۲۹۸ آٹھویں صورت	۲۹۸ آٹھویں صورت
۲۷۹ جب بارش ہو تو عید کی نماز بخیر	۲۹۰ پڑھ لیتی تو درست ہے	۲۹۹ جو کسی کا ذکر مارنے کے	۲۹۹ جو کسی کا ذکر مارنے کے	۲۹۹ جو کسی کا ذکر مارنے کے
۲۸۰ پڑھ لیتی عید کا جو نماز ضرور نہیں	۲۹۱ دو نمازوں کو جمع کرنے	۳۰۰ یونہی دہ نماز کس صورت	۳۰۰ یونہی دہ نماز کس صورت	۳۰۰ یونہی دہ نماز کس صورت
۲۸۱ استسکا کی نماز کلابیان	۲۹۲ کلابیان	۳۰۱ سو پڑھے	۳۰۱ سو پڑھے	۳۰۱ سو پڑھے
۲۸۲ استسقا میں دو بار اشک کا مانگنا	۲۹۳ سفر میں قرات کم کرنا	۳۰۲ سنتوں کلابیان	۳۰۲ سنتوں کلابیان	۳۰۲ سنتوں کلابیان
۲۸۳ نماز کسوف کلابیان	۲۹۴ سفر میں نفل پڑھنے کلابیان	۳۰۳ فجر کے سنتوں کو نکالنا	۳۰۳ فجر کے سنتوں کو نکالنا	۳۰۳ فجر کے سنتوں کو نکالنا
۲۸۴ ہر گھنٹہ میں تین کو کم یا دو کو بچ	۲۹۵ اونٹ پر نفل اور وتر	۳۰۴ پڑھنے کلابیان	۳۰۴ پڑھنے کلابیان	۳۰۴ پڑھنے کلابیان
۲۸۵ اگر نہ کلابیان	۲۹۶ پڑھنے کلابیان	۳۰۵ فجر کے سنتوں کے	۳۰۵ فجر کے سنتوں کے	۳۰۵ فجر کے سنتوں کے
۲۸۶ نماز کسوف میں قرات کلابیان	۲۹۷ اونٹ پر فرض پڑھنے	۳۰۶ بعد لیٹ کر کلابیان	۳۰۶ بعد لیٹ کر کلابیان	۳۰۶ بعد لیٹ کر کلابیان
۲۸۷ نماز کسوف کے لیے لوگوں کو بلانا	۲۹۸ کلابیان	۳۰۷ فجر کی جماعت ہو ہی	۳۰۷ فجر کی جماعت ہو ہی	۳۰۷ فجر کی جماعت ہو ہی
۲۸۸ کسوف میں خیرات کلابیان	۲۹۹ مسافر نماز کو کب پورا	۳۰۸ تو اوس وقت سنتیں	۳۰۸ تو اوس وقت سنتیں	۳۰۸ تو اوس وقت سنتیں
۲۸۹ بروہ آزاد کرنے کلابیان	۳۰۰ پڑھی	۳۰۹ نہ پڑھی	۳۰۹ نہ پڑھی	۳۰۹ نہ پڑھی
۲۹۰ نماز کسوف میں ہر گھنٹہ میں	۲۹۱ جب دشمن کے ملک میں	۳۱۰ فجر کے سنتیں لگے فوت	۳۱۰ فجر کے سنتیں لگے فوت	۳۱۰ فجر کے سنتیں لگے فوت
۲۹۱ ایک رکوع کرنے کلابیان	۲۹۲ پڑھا ہو - تو قصر کیا کرے	۳۱۱ ہو جاوین تو کب اون کو	۳۱۱ ہو جاوین تو کب اون کو	۳۱۱ ہو جاوین تو کب اون کو
۲۹۲ تاریکی اور اندھیر کی وقت نماز	۲۹۳ خوف کی نماز کلابیان	۳۱۲ ادا کرنے	۳۱۲ ادا کرنے	۳۱۲ ادا کرنے
۲۹۳ پڑھنے کلابیان	۲۹۴ پہلے صورت	۳۱۳ ظہر کی سنتوں کلابیان	۳۱۳ ظہر کی سنتوں کلابیان	۳۱۳ ظہر کی سنتوں کلابیان
۲۹۴ جب کوئی حادثہ ہو تو سجدہ کرنا	۲۹۵ دوسری صورت	۳۱۴ عصر کے سنتوں کلابیان	۳۱۴ عصر کے سنتوں کلابیان	۳۱۴ عصر کے سنتوں کلابیان
۲۹۵ چاہیے خداوند کریم کو	۲۹۶ تیسری صورت	۳۱۵ بعد عصر کے نماز پڑھنے	۳۱۵ بعد عصر کے نماز پڑھنے	۳۱۵ بعد عصر کے نماز پڑھنے
۲۹۶ سفر کے نماز کے احکام کلابیان	۲۹۷ چوتھی صورت	۳۱۶ کلابیان	۳۱۶ کلابیان	۳۱۶ کلابیان

۳۰۹ الجزء الثامن

بابہ اشوان

والله اعلم

بشئ

باب صلوة التمسك ان کی ناز کا بیان **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلوة الليل والنهار

مستحب من عبد عبد بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زما رات اور دن دو رکعتیں ہیں **ف** یعنی روز و گانی کے بعد سلام پڑھا جائی باہر دو گانے کے بعد بیٹھ کر تہجد پڑھنا چاہیے۔ یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو

کہتے ہیں نفل دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے رات اور دن میں **ع** المطالب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوة مستحب

مستحب ان تمشد فی کل رکعتین ان تباشر تسکون وتفتح بیدایک وتقول اللهم اقم من لحد یفعل ذلک فی خلد

ع ترجمہ مطلب ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا نماز دو رکعتیں ہیں ہر رکعت کو بکھنبہ پڑھ کر پھر اپنی

سجیت اور غربت ظاہر کرے اور دو نوٹا ہٹا کر دعا مانگے **ف** نماز کو اندر رکعت میں اور کئی وقت میں یا ب نماز کے

ت اور کھڑا یا سدا اللہ جس نے ایسا نہ کیا یعنی دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کرے اور کئی نماز ناقص ہے۔ سوال

ہو البوہ ادا دسی رات کی نماز دو رکعتیں ہیں کہا چاہیے دو رکعتیں پڑھ چاہیے چار چار رکعتیں **باب** صلوة التسبیح

صلوة التسبیح کا بیان **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العباس بن عبد المطلب عباد

یا عباد الا اعطیک الا امحک الا احبک الا اقلک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر الله لک

ذاتک اولہ و آخرہ قدیمہ حدیثہ خطا و عمدہ صغیرہ کبیرہ سرہ و علانیتہ عشر خصال ان تصلے

اربع رکعات تقر فی کل رکعة فاتحة الكتاب وسورة فاذا فرغت من القراءة فاول رکعة وانت قائم قلت

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر خمسین مرتبہ ترکع فقول یا وانت رکع عشر انتم

مراسک میں کوئی فقول یا عشر انتم ہو ساجدا فقول یا عشر انتم ترفع راسک فقول یا عشر افندک

سبعین فی کل رکعة تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصليها فی کل يوم مرة فافعل فالب

تفعل ففی کل جمعة مرة فان لم تفعل ففی کل شهر مرة فان لم تفعل ففی کل سنة مرة فان لم تفعل ففی

عملک مرة **ع** ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عباد بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کہا کہ

عباس چچا میری کیا سن دون ٹکون دن ٹکون پہلا پوچھاؤن ٹکون سکاؤن ٹکون دس بائیں جب تم ادا کرو تو مجھ کو

اللہ گناہ تہاری کرا اور پچھلے پرانی اور بڑھاپے جو کے اور جانی بوجہ چھوٹے اور بڑھاپے اور کپلے دس بائیں میں **ف**

دس بائیں مراد دس بائیں کہو ہی سوا قیام کے کہ دس پندہ بار کہتے ہیں بعضوں نے کہا دس بائیں مراد یہ کہ اول چار

پڑھنی دوسری فاتحہ پڑھنی تیسری سورۃ پڑھنی چوتھے پندہ یا تسبیحات کہو قیام میں یا پچھلے میں بار کہو میں چوتھی

کھلے نہ کھلے سو اس طرح صیاد اول شب نماز پڑھنا شروع کرتی **ف** اور تو قوما قیلا سر بردہ ہی کہ رات کا وقت بہت پہلے ہی
 کلام اللہ سمجھ کر لے کر دیکھو کہ وسو قتل شہ نہیں ہوتا دل گناہ پر قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ میں آئے اور یہ جو کہا انزلت
 فی النہار سبھا طویل اسکو منہ میں کہ دیکھو بڑی فرصت اور فراغت ہوئی دنیا کے کام کا جو یہ سطر رات کو عبادت
 میں صرف کیا کہ **ابن عباس** قال انزلت اول المقل کا تو انھیں مومن نحو امن قیامہم فی شہر رمضان **ح** ختم
 اخراہا کہ ان میں اول صاوا اخر اسنے **ترجمہ** عبداللہ عباس سے روایت ہے جب سورہ نزل کا شروع اور اول رات
 کو کھڑی ہو چنا رمضان میں کھڑے ہوتے ہیں بانیگ کہ اسکا آخر اور اس میان میں ایک برس کا فاصلہ ہوا **باب**
 قیام اللیل شب بیداری اور تھجہ گزار کی بیان **حسن** ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقود الشیطان
 علی فانیۃ راسہ کہ اذا ہوناشم قل عقد یضربک کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
 فذکر اللہ لخل عقدۃ فان قضا الخ عقدۃ فارصل لخل عقدۃ فارصل لخل عقدۃ فارصل لخل عقدۃ فارصل لخل عقدۃ فارصل لخل عقدۃ
 خبت النفس کلان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گرد چب
 وہ جاتا ہی تین گہرین لگاتا ہے **ف** تھجہ تھجہ ہر جادو کی گہرین کی یا تحقیق یہاں ہی ہوتی ہر گہر پر یہ بات جادو
 ابھی بڑی رات پڑی ہو سورہ چہرہ گردہ شخص جاگا اور کتنی وقت اسجل جلا لا نام یا ایک گہر پہلے چہرہ بھر کر وضو کیا تو دوسری گہر
 کھنچتا ہے ہر گہر گزار پڑی تو تیسری گہر پہلے جاتی ہے جب ہر گہر پہلے جاتی ہے تو خوش مزاج ہر گہر پہلے جاتی ہے تو خوش مزاج ہر گہر پہلے جاتی ہے تو خوش مزاج
 بنانی قیس بقول قال عاشتہ لاندع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یعدو کان اذا مضی اول
 صلی قال **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا سب چوڑات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور سکو نہیں پڑتے تھے جب بار بار پانی پاست ہوتی تو میٹھ پڑتے **حسن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 راحم اللہ من اجل اقام اللیل فضیلہ لایقظ امرأۃ فان ابنت نضح فی وجعھا الماد رحم اللہ امرأۃ قانت من اللیل
 فضیلہ لایقظت زوجھا فان ابنتی نضحت فی وجعھا الماد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحم کرے اللہ اس ہر چوڑات کو اور تھجہ اور نماز پڑے اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکی منہ پر پانی چھڑک دی رحم کرے
 اس عورت پر چوڑات کو اور تھجہ اور نماز پڑے اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکی منہ پر پانی چھڑک دی **ف** کیونکہ پانی
 بہر کرنے لگے کھل جاتی گی تو نماز پڑے گا تو اب پادیا **حسن** ابی سعید الجہیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا ایدتہ لعلہ من اللیل فضیلہ او صلی رکعتین جمیعاً کتب فی الذکرین والذکرات **ترجمہ** ابو سعید
 اور ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادے رات کو پھر دو نماز پڑے تو فرما کر
 میں کہا جاوے گا اور عورت ذکرات میں کہ کلام اللہ میں را کرین اور ذکرات کی شان میں فرمایا اعدہم منقرۃ حسب اعطیہم
 وہ تھجہ پڑے اور تھجہ پڑے **باب** الغاس فی الصلوۃ نماز میں انھجہ کی ترکیب اور **حسن** عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ

عن ربنا انی فاعطیه منیت تغفر فی فاغفر له ترجمہ ابو ہریرہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم
پروردگار ہمارا (عشر) آسمان دنیا پر جب بخیر کی تمنا کی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کہ کون شخص دعا کرے جس میں دعا ہو کہ کون
کون شخص انکسے مجھ میں اسکو دے کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے میں معاف کر دوں اسکو گناہوں کو **ف** اہل سنت اور
جماعت محققین نے اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہیں کہتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثیں
ایتین جن میں پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہیں جیسے اور تمنا چرہا شہنا تعجب کرنا دیکھنا سنا عرش پر بیٹھا کر سنی پر بیٹھا
یہ سبہا غلط ہے ہر چہ میں میں مخلوق کی صفات کو جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہیں ہے مخلوق کے ذات پر
اور تاویل کرنا ان خصوص بعیدہ کی احتمالات بعیدہ قرین احتیاط نہیں ہے بلکہ خوف ہے کہ گمراہی اور خیر الی کا جیسے حدیث
کی بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اور ترقی پر یا اور حکم اور تہا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی حدیث
کہ الفاظ پر جم نہیں سکتی کیونکہ اگر رحمت اور ترقی یا امر اور تہا تو وہ کچھ کسی کہتا کہ جو جیسے دعا کرے گا میں قبول کر دوں گا جو کلام میں
جو استغفار کرے گا مغفرت کر دوں گا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسری یہ کہ رحمت اسکی ہر جگہ موجود ہے فرماتا ہے رحمت محل
شیء تو خاص نہائی رات پر اور ترقی کو کیا معنی عیسوی یہ کہ رحمت اگر اور کر آسمان دنیا تک رہے گی تو ہر کس میں کیا فائدہ ہوا اگر ہم
تاک ہے تو البتہ کچھ فہم ہوتا اور جن لوگوں سے یہ منقول ہیں کہ ان خصوص کو معافی ظاہرہ پر حمل نہ کرنا چاہیے مراد ان کی معافی ظاہرہ
وہ معافی میں جو متعارف میں مخلوقات میں ہے نہ مخلوق کی صفات میں ظاہر معنی لغوی چنانچہ خودی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ
دفع ظاہرہ المتعارف فی حقا غیر مراد یعنی ظاہری جسم لوگوں میں مشہور ہے مراد نہیں ہے آدمی کو چاہیے کہ ایسی مقاموں
میں خوف فکر اور تامل سے بچی راہ پر چلا رہی اور گمراہ کر نیوالوں کے پسے میں نہ بیٹھے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہیں بڑی بڑی موبوں اور
ملاؤں کو اگر میں دھوکا ہو گیا ہے اور محنت لدا اور جھجکے پر دوسرے لوگوں میں دعا علیہا الاموال اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی
کو نظر منظور ہو تو کتاب النہل شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرمادی **باب** وقت پیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سوت اور تہمتی **عمر عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیوقظہ اللہ
غریباً باللیل فما یحیی السبح حتی یفزع من حزنہ ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح ہوتی کہ آپ نے وہی فی فارغ ہو جاتی **عمر مسروق** قال سالت عائشہ عن صلوات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا ای حیض کان یصلی قالت کان اذا سمع الصبح الصبح قائم فصلی ترجمہ مسروق روایت ہے
ہو میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کو سوت نہا دیر تہمتی انہوں نے کہا جب غروب لونی کی آواز سنتے تو کبھی ہو کر تازہ شروع
کرتی **عمر عائشہ** قالت ما الفاء السبح عتک اذا دعا عتقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے رسول
اللہ جب میرے پاس سے تو صبح کو سوتی تہمتی **ف** آپ محمد پر کہ آرام فرمائی تو پھر جب صبح ہوتی اوٹکر نماز کو جاتی ہے **عمر**
حدیثہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسبہ اہل صلی ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی حارث

میں آتا تو ناز پر پہننے لگتا کہ نازی بکت سے وہ بچ رہا ہو جاوی اور تکلیف دہ ہو جاوی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک سخت
سعیبت آدمی کو لاحق ہو تو ناز نہ کرے اور ہی اسد جل جلالہ افضل کریم فرماویگا **محمد بن یحییٰ بن کثیر** یقول کہ زبائیت سے سو

صلی اللہ علیہ وسلم اتید بوضوئہ و حاجتہ فقال سلنی فقلت مراقتک فی الجنة قال لا و غیر ذلک قلت ھو
ذلک قال فاعتنی علی نفسك بکثرة التبحر ثم رحمہم سبعین کتب علی ہر روایت ہر کتب ہر شیخ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
اوپر وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کی طرح ایک بار اپنے فرمایا ناگ مجھ کو کیا ملتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھی چاہتا ہے
جنت میں اپنے فرمایا اور کچھ سوال کی میں نے کہا بس بھی آپ نے فرمایا تو چپ اندر گھس کر اپنی وضو سجود بہت کر کے
پھر چھپ کر تیرے سفارش کروں گا اور پھر ساتھ جنت میں کہنے کی وضو کو شش کروں گا اگر عبادت ضروری ہے تو بہت کیا کر

عن ابن مالک فی ھذہ الایۃ تتجانی جنوبہم عن الصباغ یدعون بہم خوفًا وطعًا و ما رزقنا ھم
بہ فقل قال کانوا یتعظون ما بین المحدث والعشاء یصلون قال وكان الحسن یقول قیام اللیل مکرر
بن مالک سے روایت ہے یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا جبرائیل میں کروٹیں اونچے بچوں میں (جائگہ بچوں میں) پکارا تیس میں بڑے بڑے کا
کوڑی تیری امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور جس کچھ تھے تھے مجھ اور حسن
انہی کے لئے کانوا اقلید لا من اللیل **محمد بن یحییٰ** قال کانوا یصلون قیام بین المغرب والعشاء مراد فی حدیث یحییٰ

و کذا لک تتجانی جنوبہم ثم رحمہم انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا کانوا اقلید لا من اللیل یا یحییٰ
تہوئی رات سو یا کرتی تہو مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان میں نماز پڑھا کرتی تھی یہ بھی کہ روایت میں ہے ایسا ہی تھا فی جنیم
سے بھی مقصود ہے **محمد بن یحییٰ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیصل رکعتین
خفیفتین ثم یرمہ الی یرمہ فی راتیتہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹھ کر تو پہلے دو کھینچے

پہلی رکعت شاید تھینے اور وضو اور پھر تہجد پڑھے اور دوسری روایت میں ہے کہ بعد ما شاء کھیر بنا جائے
طول کرے **محمد بن عبد اللہ بن جابر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام
ثم رحمہم عبد اللہ بن جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر تک کھیرا نہ نماز میں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود بہتری بہت کھینچیں پھر ہی افضل ہے کہ دو کھینچیں پھر ہی برتر ہے
یعنی سورتین پڑھی دیر تک کھیری بعض کو نزدیک کثرت سجود افضل ہے **باب** صلوۃ اللیل متنی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
روایت میں ہے **محمد بن عبد اللہ بن عمر** بن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل متنی متنی فاذا خشی احدکم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحلا فتوترہ ما قدر صلی
ثم رحمہم عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کھینچنے سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اپنے فرمایا رات کی نماز دو دو کھینچیں
تم میں سے کسی کو خوف ہو تو نماز کی کا تو ایک رکعت پڑھو اور دوسرا نماز کا طاق کر دے گی اگرچہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے

دن میں نوافل کے دو دو رکعتیں اور چار چار رکعتیں پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس میں ہے کہ افضل کیا ہے شافعی کے نزدیک رات اور دن میں دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن میں چار چار رکعتیں پڑھنا بہتر ہے اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے نزدیک رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار چار رکعتیں پڑھنا بہتر ہے۔ **ولا تلک امر ایک کے موجود میں پر پہلے شافعی نہیں کو ترجیح ہے پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم باب دفع القتوب بالقرآن** فصلوة اللیل تجزئ قرات یکا کر پڑھنا کا بیان **عن ابن عباس** قال کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلن ما سمعہ من فی الحجة وهو فی البیت ثم حمہ عبد بن عباس کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح قرات کرتی تھی کہ ہر دو رکعتوں کو آواز سنائی دیتی **عن ابی ہریرۃ** انہ قال کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طویلا ویخفض طویلا ثم حمہ ابو ہریرۃ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرات کرتی تھی کبھی پست آواز سے **عن ابن عباس** صلی اللہ علیہ وسلم خیر لیلۃ فاذنوا باری بک یعلی یخفض من صوته قال ابن عمر بن الخطاب و یطویا یصلی اھا صوته قال فلما اجتمعوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک فان تصلی یخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال قال عمر مررت بک فاندعیت لھا صوتک قال فقال یا رسول اللہ او قظ الوسمان و اطلد الشیطان نراہ الحسنی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا و قال عمر یخفض من صوتک شیئا ثم حمہ ابو قتادہ کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو کئی انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکھڑا کر کہا کہ چلو نماز پڑھ رہی ہیں اور عمر کو دیکھا کہ بلند آواز سے قرات کر رہے ہیں جب دونوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پاس آئے آپ نے ابوبکر ای ابوبکر میں جو تمہاری پس گیا تو دیکھا پکھڑا کر رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو سناتا تھا جو کاناپہو سی بھی سن سیتا ہی ریعہ خداوند کریم کو پھر آپ نے فرمایا کہ عمر میں جو تمہاری پس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے سو کر دیکھا تھا کہ شیطان کو بھگاتا تھا ریعہ پکار کر پڑھتی ہی یہ عرض ہے کہ جو لوگ یہی میں نماز کو نہیں اڑتے وہ بھی آواز نہ کر جو تک جاوین جس کو یہی میں اتنا دیدہ ہے رسول اللہ نے فرمایا ای ابوبکر تم اپنی آواز تھوری بلند کرو اور اسی عمر تم اپنی آواز تھوری پست کر دو **ف** کیونکہ اس جملہ لہ فی فرمایا و انما یخبر بصلواتک ولا تخاف بہا و اتخاف منک سیدنا نہ پکار کر پڑھنا پڑھنا ہی باکل چپے پڑھنا ہی راہ اختیار کر دوسری روایت میں **عن ابی ہریرۃ** فی ہذہ القصۃ لم یدکر فقال ابی بکر ارفع شیئا و لا یمرخص شیئا زاد و قد سمعتک یا بلال و انت تقر آمزہ السوۃ و من ہذہ السوۃ قال کلام طیب **عن عبد اللہ** بعضہ الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلام قد اصاب نہ اپنے ابوبکر سی آواز بلند کر نہ کہ کھانہ عمر سے آواز پست کر کہا بلکہ بلال سے آپ نے فرمایا میں نے سنا تم تو اس سورت میں ہی پڑھتے تھے اور تم تو اس سورت میں ہی انہوں نے کہا کہ اللہ کلام سب کا سب پیر ہے اللہ ایک کو دوسری سے ملاتا ہی اپنے خیر یا تم نے ہشک کیا **عن عائشہ** انہا قدام

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

یصلی باللیل ثلاث عشرة رکعة ثم یصل اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خضیفین ثم رکعة حضرت عائشة روت
بہ رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب ان ستر سوچ کی تو دو رکعتیں پڑھنے پہلے پڑھتے تھے حضرت عائشة ان سے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل من اللیل ثلاث عشرة رکعة کان یصل فی ثلث رکعات ویوتر بہ رکعة ثم یصل
قال صل بعد الوتر رکعتین وهو قاعد فاذا اراد ان یکمل فقام فکمل ویصل ینزل النخس ولا قامت
رکعتین ثم رکعت حضرت عائشة روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت
کی پھر پڑھتے تھے بعد رات کی دو رکعتیں بیچہ رکعت کو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتی اور اذان اور اقامت پڑھتے تھے
دو رکعتیں پڑھتے تھے **عن ابی عبد الرحمن** انہ ساء عائشة روجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ کانت صلاتہ
مرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقال اما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل فی رمضان ولا یفطر
علی احد من عشرة رکعة یصل اربعاً فلا تسال عن حسنہ من وطئ من وطئ من وطئ
ثم یصل ثلاثاً قالت عائشة فقد نسا رسول اللہ انما قبل ان یوتر فقالان عائشة ان عینی تمانع ولا ینام قالی ثم رکعة
ابو سلم بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہونے پوچھا حضرت عائشة سے رسول اللہ کو کب نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
میں سفر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے نہیں کرتے تھے **عن ابی عبد الرحمن** انہ ساء عائشة روجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ کانت صلاتہ
پڑھتے تھے نونہ پوچھا ان کو کب نماز پڑھتے تھے تو نہ پوچھا ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشة
ان کو کھایا رسول اللہ آپ روز پڑھتے تھے چلو خواتین میں آپ نے فرمایا اس وقت میری نگاہیں تھیں دل نہیں ہوتا **عن ابی عبد الرحمن** انہ ساء عائشة روجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ کانت صلاتہ
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا تھا اس واسطے کہ سونا ضرور نہیں کرتا وضو نہیں کرتا تا یہ بھی نہ سمجھتا میں سوتا تھا **عن ابی عبد الرحمن** انہ ساء عائشة روجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ کانت صلاتہ
سعد بن شمام قال طلق امرأتی فانتہت المدينة لا یمسح عقالا کان یبھا فانتہت بہ السلام واغفر وقلقیت
نفر امرأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد اراد نفضہ استعانة ان یفعلوا ذلک ففرجہا ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقال لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة فانتہت بن عباس فالتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک
علی علم الناس ہوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عائشة فانتہت فاستبعت حکیم بن اخیق فابنہا شہدہ
فانطلق معی - فاستبناذنا حول عائشة فقالت من هذا قال حکیم بن اخیق قالت ومن معک قال سعد بن شمام
قال حکیم بن عامر اللہ فقل یوم احد قال قلت نعم قال نعم المرأ کا عامر قال قلت یا ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن خلق رسول اللہ صلعم قالت السرت تقرأ القرآن فان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ قال قلت
شأنی عن قیام اللیل قال لست تقرأ یا بھا المرأ قال قلت بلی قالت فان دل هذه السور لست فقام
اصحاب رسول اللہ صلعم حتی انتفخت اقدامہم وجسخت فی السماء اثنتی عشر شہرا ثم نزل فرجھا فقام
اللیل نظرہا بعد فریضتہ قال اجد شیئ عن وثر النبی صلعم قالت کان یوتر ثمان رکعات لا یصل فی الثمان

بشریہ فیصلہ رکعت آخری لایحیلا فی الثامنۃ والتاسعۃ ولا یسلم الا فی التاسعۃ ثم یصلی رکعتین وهو رکعت
 فذلک احد عشر رکعت یا بنی فلما انزلنا الذلیم وتربیع رکعات لایحیلا فی السادسة والسابعة ولم یسلم الا فی
 السابعة ثم یصلی رکعتین وهو جالس فذلک تسع رکعات یا بنی فلم یقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ یتیمھا الی
 الصباح ولم یقرأ القرآن فی لیلۃ قط ولم یعم شہرا یمہ غیر رمضان وکان اذا صلی صلوۃ دادم علیہا وکان اذا
 غلبتہ حیناہ من اللیل بنوم صلی اللہ علیہ وسلم اللہا رشتہ عشرۃ رکعت قال فایت ابی عباس فحدثتہ فقال اھذا واللہ
 هو الحدیث ولو کنت اظہر لاتیہا حتی اشافھما بہ مشافھتہ قال قلت لعلک انک لا تکلمھا حاشا لک
 ترجمہ سعد بن حماد کہ روایت جو میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر دینور میں آیا اپنی ایک دینور میں پھر کو اور بہت ہبیار خریدی کو بہا دیگو سطر
 چھ سو ملاقات ہوئی چند صحابہ رسول اللہ کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے جو کہ دیوسن ایسا فقہ کیا تھا اپنی جو رن کو طلاق دینور کا
 بہا دیگو سطر اور رسول اللہ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ کیا ضروری کہ بہا دیسی زندہ لوٹ کر نہ آوی اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی باپ
 بیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہو کر شہر لیت کر موقوف بعد عدت کو دوسری نکاح کر سکتی ہے اور فرمایا تم کو
 رسول اللہ کی پردی کرنا بہتری پھر میں عبد اللہ بن عباس پائ آیا اور اوس کے رسول اللہ کے دیکھو چھ انہوں نے کہا میں تکوود
 آوی بتاؤن جو جس کے زیادہ رسول اللہ کے دیکھو کہ جو جانتا ہے تو جانتا ہے انہوں نے کہا میں بن فہم کو کہا میری سہا
 چلو انہوں نے انکار کیا میں نے ان کو قسم دی جب وہ میری سہا پہنچیں ہم دونوں حضرت عائشہ کو گھر پر پہنچو اور اوس کے اجازت
 چاہی اندر آئی کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن اخط انہوں نے چھپا اور دوسرا شخص میر سہا پہنچا کون ہے حکیم نے کہا سعد
 ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہو اٹھ روز میں نے کہا ان انہوں نے کہا کیا اچھی آدمی ہے حاضر ہو
 میں نے کہا اہم المؤمنین چھری بیان کر رسول اللہ کے اخلاق کی جو چھی انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اے خلاق
 قرآن کے مطابق جو میں نے کہا مجھ سے بیان کردات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سوہن فرل نہیں پڑھے میں نے کہا بیٹی
 کیونکہ انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اور تین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کھڑے ہونے لگو رناز کیگو سطر
 یہاں تک کہ اذن کر یا تو سوچ گئی اور پچھلے آیتیں اس سورت کی آسافون پر کی میں بارہ مہینے تاکہ پچھلے آیتیں اور تین اور سورت
 رات کو نام پڑھنا نفل ہو گیا پہلے فیض تھا میں نے کہا چھری بیان کر رسول اللہ کے دیکھو کہ جو جانتا ہے تو جانتا ہے انہوں نے کہا اٹھ رکعتیں پڑھتے
 تھے اور اٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے چھریں نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک کت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پہرے
 پھر کر دین رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں پٹھ کر پڑھتے تھے بعد کے اکر علما نے اس کو سختی اپنی اور امام مالک نے اس کا انکار
 کیا اور وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے ارجعوا اخر صلا تکم باللیل وقرائت سبب خیرات و نماز میں ترک کر دو اور امام احمد نے کہا
 میں نے پڑھا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرنا ہوں اس سے ہے سبب یاد رکھتے ہیں میں نے جو پڑھے پھر میرے بہر جب آپ کفیف ہو
 اور گوشت کو بھڑا دینا رکعتیں پڑھ کر پڑھ کر چھریں رکعت کے بعد بیٹھ کر پڑھیں پھر پڑھ کر رکعت کے بعد بیٹھ کر اور سلام پہرے لگو

مسجد میں اگر نہ کہتیں پھر سب کہتیں برابر سو تین قرات اور کرا اور جو دین پر ایک رکعت وتر کی پہلی پھر دو کہتیں سب کا پھر
 پہلی پھر کبھی بلال اگر آپ کو نماز کی طرح نہ شیار کرتی بعد اسی سو تیر یا پہلے سو تیر پھر بلال نہ شیار کرتی یہی آپ کی نماز سی بیات تک کہ اگر نماز
 زیادہ ہو گیا آپ کو پھر پھر بیان کیا آپ گشت بڑے جانی کمال **عن ابن عباس** انہما قد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قرأ استیقظ فتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حكمة ختم السورة ثم قام فصلي عشرين
 احوال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات فبكت كل فداك
 يستاك ثم يتوضأ ويقرأ هؤلاء الايات ثم اوتى قال عثمان بن ابي ابي رعات فاتاه المفوذ فخرج الى الصلاة
 وقال ابن عباس ثم اوتى فاتاه بلال فاذا نه بالصلوة حين طلع الفجر فصلي ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوة ثم
 انقضا وهو يقول - اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل لسانی نوراً واجعل في سمعي نوراً واجعل في بصري نوراً و
 اجعل خلفي نوراً واجعل من هو في نوراً ومن تحتي نوراً اللهم واعظم لي نورا **عن محمد بن ابي**
 رایت ہر وہ سونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دیکھا آپ جاگی اور سوک کی اور وضو کیا اور بیٹ پڑھی ان فی خلق السموات والارض
 اختلاف اللیل والنهار لایات لاوی الالباب الایہ سورۃ کی اخیر تک پھر کھڑی ہوئی اور دو کہتیں پھر پین اون میر قیام رکوع اور
 سجدہ کو طویل دیا پھر ان کر سونی بیات تک کہ خڑی لیں گے پھر یہی تین بار کیا پھر کہتیں پھر ہر بار سوک کر تو اور وضو
 کرتی تھے اور انہی آیتوں کو پڑھتے تھے پھر وڑ پڑ عثمان کی رویت میں ہر تین کہتیں وتر کی پھر پین پھر وضو نہ بلالی کو کیا آپ
 نماز کی طرح نکلے ابن عباس کے روایت میں ہر آپ فی وتر پڑا پھر بلال اٹھے اور نماز کی طرح اطلاع کی جب صبح صادق ہو گئی تھی اسے
 فجر کی دو کہتیں پھر نماز کو نکلے اور آپ فرماتی تھو - **اللہم اجعل فی قلبی نوراً** **عن الفضل بن عباس** قال بیت لیلۃ
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نظر لکیت لیلۃ فقام فتوضأ وصلي عشرين یامہ مثل رکوعہ و رکوعہ مثل سجودہ
 ثم نام ثم استيقظ فتوضأ واستنشد قرأ بخمس آیات من آل عمران ان في خلق السموات والارض اختلاف
 اللیل والنهار فلم یزل یفعل هذا حتی صلی عشر رکعات ثم قام فصلی سجدة واحدة فاوتر بها وناذی الناس فقام
 فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما سکت الموثون فصلی سجدتین خفیفتین ثم جلس حتی صلی الصبح
عن محمد بن ابي سورت ہر میں ایک شب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑھتے ہیں آپ اوتر اور وضو
 اور دو کہتیں پھر پین قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ سوئی پھر جاگی اور وضو کیا اور سوک کی پھر پڑھتے
 سورۃ آل عمران پھر پین ان فی خلق السموات والارض سورۃ تک پھر یہاں تک کہ دس کہتیں اور کہیں پھر کھڑی ہوئی
 ایک رکعت وتر کی پھر اسی وقت مؤذن فی اذان ہی آپ کھڑی ہوئی جب مؤذن اذان کے فارغ ہوا اور دو کہتیں پھر بلال پڑھ کر سبیر پڑھ
 صبح کی نماز پڑھی **عن ابن عباس** قال بیت عند الخلیفۃ جعفر بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما صلی فقام
 الغدا قالوا نعم فاضطجع حتى اذا مضى من اللیل انشاء اللہ فقام فتوضأ ثم صلی سبعا وخمسا ووتر لیلۃ وسلم الا فی

انہوں نے کہا رات کو آپ تیرہ رکعتیں پڑھتی تھیں پھر گیارہ رکعتیں پڑھتی تھیں اور دو رکعتیں چوبیسویں پہاڑ کی فات ہوئی جب پھر تین رکعتیں پڑھ کر تیری اور چوبیسویں رکعتیں پڑھ کر تیری پھر تیرہ رکعتیں پڑھ کر تیری پھر تیرہ رکعتیں پڑھ کر تیری
 علیہ السلام باللیل قالیت عنده لیلۃ وهو عنده مینقہ فقام حتی دھبت اللیل او نصفہ استیقظ فقام الی الشرفہ
 ماہ قوصا وقوصات معدنم قام فمکت الجنبہ علی بیلہ فجعلنی علی مینہ ثم وضع یدہ علی راسی کانہ یخیر فی
 کاندہ یوقظ فیصلی کعتین خفیفین قد قرأ فیہما بام القرآن فی کل لعتہ ثم سلم ثم صلی آخر صلی عشرہ رکعتا
 لو قرئ نام فاتاہ بلال فقال الصلوۃ یا رسول اللہ فقام فرکعتین ثم صلی اللہ فیہ ثم صلی اللہ فیہ ثم صلی اللہ فیہ
 کی روایت ہو میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں ایک رات آپ سے پوچھا اور اس رات
 آپ نے مجھ سے پوچھا آپ سو رہے تھے جب تہامی رات گزری یا اسی رات تو اوٹھ اور ایک شک لکیرتے گویا میں نے باقی تھا آپ نے وضو کیا اور
 بی بی آپ کے ساتھ وضو کیا پھر آپ نماز کو کھڑے ہوئے میں نے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے ہجر و امنی طرف کر لیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا
 رکھا گویا میری کان لڑ جھکے ہو شیار کیا (شفقت اور پیار سے) پھر دو رکعتیں پڑھیں پہلی پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھیں علیہ السلام
 پھر دیکھا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں قرسمیت پھر سو سو رکعتیں پڑھیں اور کہا اسلوة یا رسول اللہ پھر سو سو رکعتیں پڑھیں
 بعد اسکو فرض ثابہ لوگوں کو سنا کہ ابن عباس قال بت عن خالتی مینقہ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اللیل ففصل
 ثلاثا عشر رکعتا ہر رکعتا الفجر حرات قیامہ فی کل لعتہ بقدا یا یہا المرسل الیہ یقول فیہم فہا رکعتا الفجر
 ثم صلی ابن عباس سے روایت ہو میں نے کوئی ظالم نہیں پواس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو آپ نے تیرہ
 رکعتیں پڑھیں اس میں دو رکعتیں فجر کی سنت تین ہر رکعت میں یا یہا المرسل کے بار کھڑے ہوتے۔ نو رکعتیں فجر کی سنتوں کا
 ذکر نہیں ہے پھر زید بن خالد الجعفی نے کہ قال کان مقر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیلۃ قال ففصلت فیہ
 او فسطاطہ فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفین ثم صلی کعتین طویلتین طویلتین ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم او قرذ ان ثلاثا عشر رکعتا ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما
 سلم کو دیکھوں کیونکہ آپ رات کو نماز پڑھتے تھے میں تو میں آپ کے دروازے یا حیمہ کے چوکھٹ پر سر رکھ کر سوتا آپ کے دو رکعتیں پہلی
 پڑھیں پھر دو رکعتیں فجر کی سنت تین ہر رکعت میں یا یہا المرسل کے بار کھڑے ہوتے۔ نو رکعتیں فجر کی سنتوں کا
 ذکر نہیں ہے پھر زید بن خالد الجعفی نے کہ قال کان مقر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیلۃ قال ففصلت فیہ
 او فسطاطہ فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفین ثم صلی کعتین طویلتین طویلتین ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم او قرذ ان ثلاثا عشر رکعتا ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما
 سلم کو دیکھوں کیونکہ آپ رات کو نماز پڑھتے تھے میں تو میں آپ کے دروازے یا حیمہ کے چوکھٹ پر سر رکھ کر سوتا آپ کے دو رکعتیں پہلی
 پڑھیں پھر دو رکعتیں فجر کی سنت تین ہر رکعت میں یا یہا المرسل کے بار کھڑے ہوتے۔ نو رکعتیں فجر کی سنتوں کا
 ذکر نہیں ہے پھر زید بن خالد الجعفی نے کہ قال کان مقر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیلۃ قال ففصلت فیہ
 او فسطاطہ فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفین ثم صلی کعتین طویلتین طویلتین ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی
 رکعتین ووز اللتین قبلہما ثم او قرذ ان ثلاثا عشر رکعتا ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما ثم صلی کعتین ووز اللتین قبلہما

پھر وہ روایت ہے کہ ابن عباس سے روایت ہو میں نے کوئی ظالم نہیں پواس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھ کر تیری اور چوبیسویں رکعتیں پڑھ کر تیری پھر تیرہ رکعتیں پڑھ کر تیری پھر تیرہ رکعتیں پڑھ کر تیری

ابو ہریرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی قیام رمضان من غیلا ینام ثم یقوم من قیام رمضان
ایمانا واحتسابا باعقره ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا من علی ذلك ثم کان لا من علی ذلك فی خلافة
ابو بکر وصلى من خلافة عمر رضی اللہ عنہما ثم حمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ لو کون کو غربت ولا تہ رمضان میں کھڑے
رہے کو سطر (تراویح میں) اگر حکم نہیں کرتے تھے خواہ غزاہ ایک کروا کر فرمائی تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایسا کہ ساتھ خاص ہو غدا کیوں
اوسکی اگر گناہ بخشد یہ جاوین کے پھر رسول اللہ کی وفات ہو گئی اور یہی صورت رہی پھر ابو بکر کی خلافت میں بھی حال اور شروع
خلافت میں عمر رضی اللہ عنہ کی ایسا ہی ہوا پھر حضرت عثمان غنی لو کون کو سجدہ میں جمع کر کے ایسا نام کو بچ کر دیا اور فرمایا یہ عدت اچھی ہے اسی
اور سطر شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور ان کے علماء کو نزدیک تراویح کا جماعت ہے پھر منہ افضل ہے اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر میں
پڑنا بہتر ہے حسن ابو ہریرہ قیل بلغ یہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلات رمضان ایمانا واحتسابا باعقره ما تقدم من ذنبه
من قیام لیلة القدر ایمانا واحتسابا باعقره ما تقدم من ذنبه ثم حمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ کی فرمایا جو شخص
روز کو بھی رمضان میں ایسا کہ ساتھ خدا کیوں سطر اور اگلی گناہ بخشد یہ جاوین کے اور جو شخص شب زمین کھڑا ہو (نماز میں) ایسا کہ
ساتھ خدا کیوں سطر اور اگلی گناہ بخشد یہ جاوین کے حسن عائشہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فالسجود فصل فی صلواتہ ناس من الناس فی اللیلة فکل من الناس لجمعة من اللیلة الثالثة فلم یخرجہم الیہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح قال قد آتیت اللہ صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تقصر علیکم
وذلك فی رمضان ثم حمہ حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ کی نماز پڑھی (تراویح کی) مسجد میں آپ کے ساتھ لوگ نہ تھے پڑھی
پھر دو سحر رات کو بھی آپ نے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب یہی رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپ کو اپنے فرمایا مجھ تمہارا حال
معلوم تھا لیکن صرف اس خیال سے نہ لگا کہ تیرے فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان میں تھا ہاں جو کہ اپنے فرض کو نہ کیا خوف نہیں ہے
اسو سطر تراویح ہمیشہ پڑھیں کوئی قناعت نہیں ہے - اختلاف ہے کہ رسول اللہ کی تراویح کی کتنی تھیں پڑھیں صحیح یہ روایت ہے کہ کچھ
تھیں پڑھیں اور بھی صحابہ سے اور خلفاء راشدین سے منقول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس گنتیں پڑھیں مگر وہ روایت
مسند ابو حنیفہ سے قابل اعتماد نہیں ہے عائشہ قال لیک الناس یصلون فی السجود فی رمضان اذنا قادم فی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربتہ حصیرا فصر علیہ فی القصة قال لا قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایضا الناس اللہ ما بت یبدی هذه یحمد الله خافلا ولا تخفی علی مکانک ثم حمہ حضرت ام المومنین عائشہ روایت ہے
لوگ مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے رمضان میں جدا جدا رسول اللہ کی مجھ کو حکم کیا میں نے آپ کیوں سطر ایک بوبیا بچھایا آپ نے اوپر نماز پڑھی
پھر بھی مضطرب نہ کیا آپ نے فرمایا تم خدا کی میں رات کو اس قدر فضل کا غافل نہیں ہونے تمہارا حال مجھ سے چھپا رہا حسن ابو ہریرہ قال
صنعتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فلم یبق بنا شیئا من الشیء حتی یقے سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل
فلما کان الثلثة لم یبق بنا شیء الا ما كانت الخاصة قام بنا حتی ذهب ثلث اللیل فقلت ین رسول اللہ لو نفلتنا قیام

هذه الدليّة قال فقال انزل جلاله اذ اصطفى الامام حتى ينصرف حساب قيام الليلة قال فلما كانت المراتب ليلته
 فلما كانت الثالثة جميع اهله ولساءه الناس فقام بنا حتى خشينا ان يتفقد الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السخو
 ثم ليلته بنا بقية الشمس ثم حميمه ابوذر ثم روایت ہر سہ فی روزی کہ رسول اللہ کو ساتھ میں ان میں آپ کی شب کو کھڑے ہوئے
 ہوئے یہاں تک کہ سات تین گھنٹے میں رات کو چوبیسویں ات کو آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں پچیسویں ات کو
 نہیں کھڑے ہوئے پھر چوبیسویں پچیسویں ات کو کھڑے ہوئے اسی ات تک ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوئے
 اس رات میں آپ نے فرمایا جب اسی فی انام کے ساتھ نماز پڑھ کر فرحت پائی تو اس کو ساری ات کھڑے ہوئے کا ثواب ملے گا ہر چوبیسویں
 رات حیات میں ات کھڑے ہوئے تو آپ نہیں کھڑے ہوئے جب تا چوبیسویں یا پچیسویں رات ہوئی تو آپ نے سب لوگوں کو پھر کھڑے اور بی بیوں کو
 اور اور لوگوں کو جمایا اور آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ خوف ہوا کہ فلاح جانی کا رادی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کہنا ناہر
 آپ جاؤ رات تک کھڑے نہیں ہوئے اگر مہینے کا لیا جاوے تو سات راتیں چوبیسویں رات میں اور جو اتیس کا لیا جاوے تو ستر
 سو سات راتیں پچیسویں۔ مگر یقین ہے کہ ان میں سے شمار کیا ہو سو ستر گھنٹے میں راتیں ہونا ضرور نہیں ہے پس اس حساب سے تیسویں پچیسویں
 اور تیسویں رات میں آپ نے قیام کیا اور پھر اتنی طاقی پھر میں اور تبرک بنی طاقی غالب ہے کہ شب قدر ہی انھیں رات میں ہو سکتا ہے
 انیس صلی اللہ علیہ وسلم کا رات داخل العشر الحسب اللیل وشد اللین ما وایقظ اہلہ ثم حمیمہ حضرت عائشہ روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا اخیر دو آتا تو رات کو جاگتے اور تہ سب مضبوط بانہی اور اپنے کھڑے والوں کو جگاتی **عمر ابی ہریرہ** قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اناس فی مضار یصلون فی ناحیۃ المسجد فقال ما ھولاء فھل ھولاء ناس منکم
 قرآن میں کہیں صلی اللہ علیہ وسلم بصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصباہوا نعم ما صنعوا ثم حمیمہ ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دیکھا رمضان کی راتوں میں کچھ لوگ مسجد کو ایک کوڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں
 ان کو کچھ عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن یاد نہیں ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کو (شبانہ) کام
 کیا اور چاہا کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث قوی نہیں ہے اسکی اسناد میں سلم بن خالد ضعیف ہے **باب فی لیلۃ القدر** شب
 کی بیان **ع** جسکو شان میں اسد جل جلالہ فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے بہتر اور بہتر
 میں عبادت کرنا ہر مہینوں کی عبادت سے جن میں شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں کی تراویح سے بہتر ہے **عمر** مناس **ع** قال قلت
 لابی بن کعب عن ابنی عن لیلۃ القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنھا فقال من یقیم الحول یصعبھا فقال **عمر**
 ابا عبد الرحمن واللہ لقد علم انھا فی رمضان راد مسد لکن کرہ ان یتکلموا و احب ان یتکلموا ثم اتفقوا واللہ انھا
 فی رمضان لیلۃ سبع عشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال ہا لایۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قلت لروما لایۃ قال تصبح الشمس صبیحۃ تلک اللیلۃ مثل الطلسمات للیس لھا شعاع حتی تنفعل ثم حمیمہ
 زید روایت ہے کہ میں نے ابن کعب سے کہا ہا و مجھ کو شب قدر کو کیونکر ہمارے صاحب رعبہ ابی بن سعید سے سوال ہوا شب کا

نور تین باقی رتین یعنی کیسویں شب کو اور چھ سات رتین یا دہرین یعنی تیسویں شب کو اور جب پانچ تین باقی رتیں
بچیں وہی شب کی ہے اس میں قال لیلۃ احدا وعشرین کیسویں شب شب قدر عمر ابن سعید الحدادی قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتفر العشر الاوسط من رمضان فاعتكف عما حلت اذا كانت لیلة احدا وعشرين و^{اللیلۃ}

یخرج فیہا منہ عن کاف قال من کان اعتدک معی فلیستکف العشر الا ولخ وقد ماتت هذه الليلة ثم انشیتها
وقد ماتت البیضاء صبیغتها فی فضاء وطین فالقسوها فی العشر الا ولخ والنسوها فی کل وتر قال ابو سعید
لمن ماتت السماء تلك الليلة وكان المسجد علی عرش فوفی المسیح فقال ابو سعید فابصر عینا ی رسول الله صلی
الله علیہ وسلم وخرجتہ وانفذ انزل الماء والطين من صبیغته لحدی عشرين ثم حمی به سعید رمی به روایت ہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے عتکاف کرتی ایک سال اپنے عتکاف کیا جب دین رات ہوئی جو عتکاف سے باہر آئی
کی رات ہی پہنچ فرمایا جن لوگوں نے میرے ساتھ عتکاف کیا ہے وہ اخیر دین ہیں ہی۔ عتکاف کرنے اور پہنچ شب قدر کو دیکھ لیا
رینج جان لیا ابھر میں بلایا گیا اور نہیں دیکھا ابتر تین شب قدر کی صبح کو کچھ میں اور پانی میں سجدہ کرتی ہو کر تو کہہ سکو
وہو نہ ہو خیر دین ہر طاق رات میں ابو سعید نے کہا پہلے اسی رات دین کیسویں رات کو پانی برسا اور مسجد کی چھت و درخت
کی شاخوں کی کھنکی وہ ٹپکی ابو سعید نے کہا میں نے انھیں سو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کچھ
نشان تھا اکیسویں رات کی صبح کو سعید اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القسوها فی العشر الا ولخ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا ابا سعید انکم تعلم بالعدد من اقل الليل
قال ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحدة عشرين فالتی تلحقها التاسعة واذا مضت ثلاث
عشرين فالتی تلحقها السابعة واذا مضت خمس وعشرون فالتی تلحقها الخامسة ثم رحمه ابو سعید فی
روایت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فراشہ کہ کو دو ہندو ہندو رحمان کہ اخیر ہر مین اور دو ہندو ہندو سکانوین ورماتوین اور پانچویں
رات مین ابو نصرہ فی کہا مین کہ ابو سعید خدری کہ کہاتم شمار خوب جانتی ہوا ہون کہ کہانیا مین کہ مین اصواتوین اور پانچویں کہ کیا را
تر انہوین کہ جب کیوں رات گز جاوی تو او سکے بعد کہ رات نوین ہر وقت جب ہینہ کے اخیر گز گزشت اور جب سیرین شب
گز جاوی تو او سکے بعد کہ رات ساتوین ہر اور جب پوین رات گز جاوی تو او سکے بعد کہ رات پانچویں ہر - پر بدو راتین طاق ہین
این حال کہ او پر کی حدیث مین گزاکہ دو ہندو ہندو پانچو طاق راتوں پر شاید اس عتبہ بار ستر طاق کہا ہون کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتین بھی طاق مین باب منرقی انہ الذی یسبغ عشرین شربوین رات شب قدر ہر سکن ابن مسعود قال قال النبا

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليلة الجمعة وعشرين واربعة فزارت وعشرين ثم سكنت
 حرمة ابن جرير روى عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان من اراد ان يبيت في بيت من بيوت مكة
 في اي يوم من ايام الاسباع فليبيت فيها ولا يشرب ماء ولا خمر في تلك الليلة ولا ينكح امرأة ولا يتزين

صلی اللہ علیہ وسلم نحو الیلۃ القدی فی السبعۃ واخذ ترجمہ عبداللہ بن عمرو روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا تو ستر
شب قدر کو آخر کی سات راتوں میں **باب** من قال سبع عشرون ستمایوں رات کاشتہ رہنا سچو معطلہ بنے
سفیان بن عیینہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیلۃ سبع عشرون ترجمہ سفیان بن عیینہ روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا شب قدر ستمایوں رات ہر **باب** من قال ہو فی کل رمضان سار رمضان میں شب قدر سچو
عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع فی الیلۃ القدی فقال ہو فی کل رمضان ترجمہ عبداللہ بن عمر
بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال ہوا شب قدر کا اپنے زلیا یا بارہوی رمضان میں ہر **باب** اگر چہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
مگر صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان میں ہر پچیسویں روز کے رمضان کے اخیر ستر میں ہر پچیسویں یا ستر کے طاق راتوں میں ہر پچیسویں روز کے
رات ہر دانہ **باب** فی کل یوم یقرأ القرآن ترائیث کم کو کم کتنے دنوں میں جنت میں کہو **باب** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
اللہ علیہ وسلم قال لا قرأ القرآن فی شہر قال فی احد فوفی قال قرأ فی عشرين قال فی احد فوفی قال فی احد فوفی
قال فی احد فوفی قال فی احد فوفی قال فی سبعة ولا تنیدن علی ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت
رضیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا دن ہر قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا اپنے مہینے میں
ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پھر دن میں ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے
اپنے فرمایا تین دن میں ختم کیا کہ اس سے زیادہ طاقت ہے یا عین سات دن کو کم میں ختم کر اسی طرح اب کلام اللہ کی سات روزہ قرآن کو
ہر اگر ایک منزل روزہ یا کری تو سات دن میں ختم ہوتا ہے اگر پچیسویں چوبیسویں یا پچیسویں **باب** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من مکمل شہر ثلاثۃ ايام وقرأ القرآن فی شہر فمات صبی فمات صبی فقال صبی ما وافر فی
قال عطاء واخلطنا عزایہ فقال بہ شہر اسبعتۃ ايام وقال بعضنا خمساً ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا پچیسویں تین روزہ رکھا کہ اگر در آن ہینا پچیسویں ایسا ختم کیا کہ پچیسویں اور آپ کے اختلاف ہوا ان میں **باب**
میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روز زیادہ کھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتا تھا اور روزی کم کرنا چاہتا تھا ایک
بشر میں فنا قصہ ہی فنا قصہ نما و مجھ سے ہر پچیسویں کلام توڑی تھو اور میں پچیسویں کلام براہ رکھتا تھا **باب** آپ فرمایا
اچھا ایک دن روزہ رکھا کہ اگر ایک دن انظار کیا کہ عطا فی کہا سر **باب** لوگون فی اختلاف کیا روایت میں بعضوں سے
کلام اللہ ختم کر سکی مدت سات دن بعضوں نے پچیسویں کو **باب** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ فی کل شہر القرآن
قال فی شہر قال فی احد فوفی قال فی احد فوفی قال فی سبعة قال فی احد فوفی قال فی احد فوفی
قال لا یفقدہ من قرأ فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں انہوں نے کہا مجھ سے اس کو کم میں پچیسویں یا پچیسویں روزہ رکھنا چاہتا تھا آپ نے فرمایا
سات روزہ میں ختم کر انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تیر دن کو کم میں پچیسویں روزہ رکھا

اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

نہیں سمجھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن میں ختم کرنا بہتر ہو اگر زیادہ طاقت ہو اور جو چاہی تو تین یا پانچ دن میں ختم کرے
مگر تین دن سے کم میں ختم کرنا مکرر ہو۔ اس حدیث سے بشیہ فرمائی کہ بہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے ختم کیا اور بعض نے

عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ القرآن في شهر قال اني في ذلک
ثم حمیہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کر ایک مہینے میں نہونے کا مجھے یقین تھا کہ آپ فرمایا میں
دن میں پڑھا کر ایک مہینے میں قرآن کی پوری اور حصہ کرنا ہے یعنی ہر روز پڑھ کر ایک حصہ مقرر کر دینا۔ اگر
لوگوں کے تیس پاری کر دیں اور ہر پاری کو چار حصے۔ باوجود اس کے کہ بعض کو اختیار ہے کہ اپنی طاقت اور ضرورت کے
مطابق اس کو حصہ مقرر کرے یہی تاکہ درمیان میں ہر حصہ پڑھنا اقل سال النافع بن جیس بن مطعم فقال لے فی کتبہ لقرآن

القرآن فقلت ما احبہ فقال لے نافع لا تقل ما احبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قرأت خیر من
القرآن ثم حمیہ ابن ابی اسود روایت ہے پوچھا بن جیس نے تم کہتے ہو دنوں میں قرآن ختم کر سکتے ہو میں نے کہا میں اس کو
نہیں کرنا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک بار قرآن پڑھا ہے اگرچہ رسول اللہ صلی
وقت میں جیس جی ابیاد کر رہے تھے مگر اداس کے پاس سے ایک حصہ ہے۔ حدیث ہے جو ابیاد کر رہے تھے اور پڑھا کر ثابت ہو چکا ہے

اوس بن حذیفہ قال قرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف قال انزلت الا حلال علی الغیرۃ
بنی شیبۃ وانزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لے فی قبۃ لہ قال اسعد وکان فی وفد الذین قد موافقوا
اللہ من ثقیف قال کان لیلۃ یاتینا بعد العشاء یحدثنا قال ابو سعید قائما علی حلیہ حتی یصبح ینزل علیہ

طوال اللیلۃ واکثر ما یحدثنا ما لقی قویہ من قریش ثم یقول لا سواد کما مستضہغین مستذلین قال
صدا بحکۃ فلما خرجنا الی اللدینۃ کانت سجال الحرسینا وبنیتہم ندال علیہم ویالون علیہم فلما کانت لیلۃ
ابطا عن الوقت الذی کان یاتینا فیہ فقلنا انما ابطات عنا اللیلۃ قال لے طالع من فی من القرآن فکثر

اجتمع حقیقہ قال اوس سال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تقرأون القرآن قالوا ثلاث و
عشر و تسع و احد عشر و ثلاث و عشر و حزن المفضل حدیث ہے کہ اوس بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم اسی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پانچ گنت کر لوگوں میں جن لوگوں کے اوپر ہوا تھا وہ صحابہ بن شعبہ کے پاس اور میری ایک کو اپنے ایک قہر میں
اوتار آپ ہر رات کو ہماری پاس لگاتے اور کھڑے کھڑے انہیں کیا کرتی بعد شام کے یہاں تک کہ بڑھ کر کہتی تھیں کہ سچا ایک پانچ روزہ
پھر وہ پانچ روزہ اکثر دن حالات کو میان کرتی جو اپنی قوم قریش کے ساتھ ہوتی پھر فرماتی تھیں اور وہ برابر تھی بلکہ ہم کم زور اور ناتوان
شعری میں جب شیہ میں آ رہا ہوں کہ اس سے شروع ہوئی کچھ ہم ان پر غالب ہوئی کچھ ہم پر غالب ہوئی ایک رات آپ
معمولی وقت پر تشریف نہائی دیر کے (جب تھے) تو ہم نے پوچھا آپ نے ہم دیر کی فرمایا میرا ایک بارہ کلام ہے گا جو آپ لکھا تھا
اور یہ لیس نہیں پڑتا تھا میں نے بے ادب کر دیا یہی اناراجا ناوس نے کہا میں نے آپ صحابہ سے پوچھا تم قرآن کو حصہ کر کے

کہ جب بھی ہزاروں کے نزدیک گیا وہ سجدہ کر میں۔ رخصت میں اور صوم میں اونگی نزدیک کہ کسی سجدہ نہیں کر اور ضامن کر کے
چودہ میں صوم میں اون کر نزدیک سجدہ نہیں کر اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی چودہ میں گروسوہ چرمین اون کر نزدیک ایک سجدہ
ہر سجدہ میں شیار کر نہ بعد لظنون کے۔ اختلاف اس میں کہ سجدہ تلاوت واجب ہر یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے
ابن ابی حاتم کی حدیث کی نزدیک سنت ہے۔ اور بی اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت کر لے ورنہ شرط ہے یا نہیں انہما بعد اور اکثر
علماء کی نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ کہا ابو داؤد و ابی ابوالدرداء سی روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ
میں ہے گیا وہ سجدہ کر لے کئے کلام اللہ میں (روایت کیا اسکا میں اجب نے) مگر اسناد اسکی ضعیف ہے **عن عقبہ بن خالد**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افسو الخ سجدتان قال نعم فخرج يسبحهما فلا يقرأهما ثم سجد
روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سجدہ کر میں دو سجدہ کر میں اپنے فرمایا مان جو وہ دونو سجدہ کر لے اس سورت کو بھی پڑھ کر
ترندی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے **باب من لم يجد السجدة فصل من فصل من سجدة تلاوت من لم يجد**

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد في صلاة من لم يجد السجدة فصل من فصل من سجدة تلاوت من لم يجد
روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا جب کہ میں نے اپنے یہ حدیث ائمہ والاک کے دلیل ہے مگر اسکی اسناد میں
ابو قتادہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہیں کہا نووی نے حدیث ضعیف ہے اور معارضہ اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور

انگی آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتویں سال ہجر کر میں ہوا **عن زيد بن ثابت قال قرأت**
وسلم النجم فلم يسجد فيها ثم سجد زيد بن ثابت روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے سورہ ودم پڑھی اپنے اس میں سجدہ
کہا ابو ذر کہ زید نام شعی انہوں نے سجدہ کیا اس وجہ سے آنحضرت صلی علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا معارضہ اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیح ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے سجدہ کیا و النجم میں **باب من رأى في سجدة سجدة** اور انجو میں سجدہ کر لے کیا بیان **عن**

عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسوا من السجدة سجدة بها وما بقى من القوم الا يسجد فامروا من
القوم كفاً من حصصه او تلب فرفضه الوجهه وقال كیفی هذا قال عبد الله نلقا رایت بعد لك فلو كانوا
مرحمہ عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے سورہ النجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہر ایک
شخص نے تہنیتی تہنیتی وٹھی میں یہ کہتے کہ انہاں اور کہا یہ کفایت کرنا ہے مجھ کو (سجدہ کر) عبد اللہ کہ میں نے اسکو کہا قتل ہوا

کفر کی حالت میں **باب السجود اذا السماء انشقت** و اقر اذا السماء انشقت اور قرآن سجدہ کر لے بیان **عن ابن عباس قال**

يسجدنا معي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق السماء انشقت و اقر باسم ربك الذي خلق ثم سجد ابو ہریرہ روایت ہے کہ

کیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ اذ اسماء انشقت میں اور اقر باسم ربك الذي خلق من **عن ابن عباس قال صليت مع النبي صلي الله عليه وسلم**

هنا اذا السماء انشقت فيسجد فقلت ما هذه السجدة قال يسجد بها خلف الي القاسم فلا ازال يسجد بها
حتی القاسم مرجمہ ابو ہریرہ روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہوں نے اذ اسماء انشقت پڑھ کر سجدہ کر میں نے کہا

[illegible]

انصار قال قلت لوالہ صلی اللہ علیہ وسلم اتمت با فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وصلاتہ
 فی ہر کل صلاۃ اذ قال سبحان اللہ لہ حمدہ من الرکعت الاخری یدعو علی الصبیاء من بنی سلیم علی ما علی فکونات
 وعصیۃ وثیام من خلفہ ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیٹی تک تھرت پڑی ظہر اور
 عصر اور مغرب اور عشاء میں اور فجر میں ہر نماز میں جیسا فرماتے ہیں ہم ائمہ میں حمد کہتے ہو بدعا کرتے تھے چنانچہ قبلوں پر بنی
 سلیم میں سوز غل اور دکان اور عصبیہ اور متقیہ امین کہتے تھے اس میں نکالے اندہ سئل اهل قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سئل فی صلاۃ الصلحہ فقال نعم فقیل البقل الرکوع ابو عبد الرکوعی قال بعد الرکوع قال بعد الرکوع قال بعد الرکوع قال بعد الرکوع
 بن ابی اس سے روایت ہر اون رسول ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھرت پڑی ہر صبیہ کی نماز میں اُنہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
 کی پڑی ہر یا بعد رکوع کے اُنہوں نے کہا ہاں رکوع کے ۔ مسند کی روایت میں ہر تھرت پڑی مدت تک حضرت محمد بن سیرین سے
 منقول ہے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العشاء قبل ما فی رکعتہ من الرکعت النانیۃ قام ہنیۃ ترجمہ محمد بن سیرین
 سے روایت ہر جبکہ بیان کیا اور اس شخص نے جس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبیہ کے جب آپ بی سوٹھایا تو وہ
 رکعت پڑھ کر تھرت پڑی دیر تک کہتے رہی (تھرت پڑنے کی وجہ سے) اکثر علماء کے نزدیک تھرت پڑنا فرائض میں نہ چاہیے
 اور شاہی کے نزدیک نماز فجر میں ہر دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جو وقت کوئی وقت باجائزہ مسلمانوں پر ہے
 تو سب کے نزدیک پڑھنا چاہیے **باب فضل التطوع فی البیت** گھر میں نش پڑھنے کی فضیلت حضرت زید بن ثابتؓ اندہ
 قال اجتمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد حجۃ فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من المسجد فیما
 قال فیصلوا معی صلاۃ یعنی جلا وکانوا یأتونہ کل الیۃ حتی اذ کان لیلۃ من اللیالی لم یخرج الیہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فاستخسروا فاصواتہم وحصبوا بایۃ قال فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مغضباً فقال ایہ الناس ملال بکم صنیعکم حتی ظننت ان ستکت علیکم فلیکنہ بالصلۃ فی وجہ تکرہ
 خاص فی صلوۃ اللہ فی بیتہ الا الصلاۃ الکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو سلم لے مسجد بن حجر بن ابیات کو باہر گرا دس میں نماز پڑھا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کئے اور ہم رات کو
 آپ پاس آئے گئے ایسا آپ باہر نکلی اور لوگوں نے کہنا کہ نا شروع کیا اور پکارا اور دوا کر پکے کنگراری رات میں خیال
 کرتا یا آپ سو گئے ہیں تو نماز کیلئے ہوشیار ہوں پھر آپ باہر نکلے غصہ میں ہوا اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیو جانی ہو یہاں تک کہ
 بچھو گان ہو تا تم پر فرض ہو جانی کا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کر و کیونکہ گھر میں سب نماز میں پڑھنا بہتر ہے سو فرض کے رکھو
 مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے ۔ **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی صلوۃ تکرہ صلاۃکم
 ولا تتخذوا حقوراً ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر دو اور دو کو فجر میں
 مت بناؤ **ف** جیسے فردن میں اسد کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہے اس طرح گھر و مکہ میں بناؤ **عن عبد اللہ**

فی حبس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الی الاعمال افضل قال طول القيام حیث فای الصدقة افضل
 قال جہد القل فی الذی الجہد افضل قال من جہد ما حرم اللہ علیہ قیل فای الجہد افضل قال من جہد
 اللہ کین مالہ ولفسہ قال فای القتل الشرف قال من اھرب یومہ وھجر جوادہ کثر جرمہ عبد اللہ بن مسعود
 سہر دیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ہوا سب مان میں کو سنا عمل افضل ہے آپ فی فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں پھر
 سوال ہوا کو سنا افضل ہے آپ فی فرمایا جرم مال والا سخت کر کے قصہ دیوی ۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا
 جو چہ زوی جہاد کم یہ ہر سال ہوا کو سنا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکوں کو ساتھ ہو اپنی مال اور جان کے ہر سال ہوا کو سنا
 افضل ہے فرمایا جہاد خون بہا یا جہاد اور اسکے گھوڑی کے ساتھ پاؤں لگاؤ جاوین (خدا کے راہ میں) یا اللہ شہیدے قیام
 اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان فرمایا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ سجالا قیام
 من اللیل وایقظ امرآتہ فصلت فانیت نھج فی وجہہ اللہ رحمہ اللہ امرآتہ قاصت من اللیل فصلت
 ایقظت زوجہا فان الی نھج فی وجہہ اللہ رحمہ اللہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جہاد
 اللہ تعالیٰ اوس شخص پر جو رات کو اٹھ کر اور نماز پڑھی پھر اپنے چورت کو جگادی وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ اٹھ کر تو اس کو بھی پانی چھڑک
 دی اگر وہ نہ اٹھ کر اوس پر رات کو اٹھی اور نماز پڑھے اور اپنی خادمہ کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اس کو بھی پانی چھڑک
 دیویر ستر ابو سعید ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استقیظ من اللیل ایقظ امرآتہ
 فصلت ایقظت زوجہا فان الی نھج فی وجہہ اللہ رحمہ اللہ ابی ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جہاد
 فی فرمایا جہاد رات کو جاگ اور اپنی عورت کو جگادی پھر درود پڑھیں پھر میں توذاکرین اور ذاکرات میں سے کچھ جاوے گا
 پھر دونوں میں سے ایک کو چلیں اس میں باب قیام اللیل میں ہے فی نوافل القرآن قرآن پڑھنا کا ثواب عظیم
 عن عائشہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخیر کہ من تعلی القرآن وعملہ ترجمہ حضرت عثمان روایت ہر رسول اللہ
 فی فرمایا بہتر تم میں وہ شخص ہے جو قرآن شریف پکھڑا کر رکھاوی
 قال من قرأ القرآن وعمل بہ احیہ البس اللہ تاجا یدہ القیامۃ فتوح احسن ضوء الشمس فی بیوتہ والی دنیا
 لہ کانت فیکم ما ظنکم بالک عمل بھذا ترجمہ سید ابی جہنی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جہاد
 فی قرآن پڑھا کر اور پھر عمل کیا تو اس کو ان باب کو دو تاج پہنا کر جائیگا قیامت کے روز غلے کی شوشہ کی چاک سے بھر دیا وہ بھرے گا سوچ
 تمہارے گھر دن میں ہوتا (یعنی اب تو جو غلے کی شوشہ کی چاک سے بھر دیا وہ بھرے گا سوچ تمہارے گھر دن میں ہوتا
 اتنی ہو گئے جس طرح کی چاک جب تمہاری باس جاوے) پھر جب اس کو ان باب کا پردہ ہوا تو خیال کرو خود اس شخص کو جس
 قرآن پڑھ کر کیا کیا تمہارے گھر کا ترجمہ حضرت عثمان روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جہاد
 لکھ اللہ البسۃ واللہ یقرہ وھو شہید علیہ فلا اجسان ترجمہ حضرت عثمان روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اس پر چار حصہ ہمارے اساتذہ (میں خود سے) یاد سکھایا وہ خوبہ سے پڑھتا ہے پھر زمان پر پڑھتا ہے اور فرشتے اس کی
 وہ تو بڑی عزت والی فرشتوں اور فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اس کو انکے رکعت ادا کرے اس کو دعا سکھو دو ان کو سکھو
 ابصرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فزیت من بیوت اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ وتبارک وتعالیٰ
 ینبذہم الا نزلت علیہم السکتة وغشیہم الرحمة وحقہم الملائکة و ذکرہم اللہ فیمتدہ ثم یحکم فیہم
 اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کو ایک گھر میں اللہ کے رکوع میں سے ایسا کسی مسجد میں اجہم ہو کر رہے
 شریف کو پڑھتے ہیں اور ایک دست کو پڑھتی ہیں تو ان پر سکینہ اور تیرہ سو (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے) یا کوئی فرشتہ
 یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان (مراؤں) اور رحمت اور نیکو دنیا لیتی ہے اور فرشتے ان کو پڑھتے ہیں اور ان پر سکینہ لگاتی ہے
 ذکر کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس کو پاس ہوں (ملائیہ مقررین) جو حقیت پر حاضر ہیں قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم وخرق اللہ صفۃ حق الیکم یابن عبد اللہ البطحان او الحق یوقیہا عن نفاقہن کوما وین
 نہ پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے باطلہ شریعت ولا قطع رحمہ قالوا کلنا یا رسول اللہ قال لا یفید احدکم کل یوم الی اللہ
 فیتعلم التیہ من کتاب اللہ عز وجل خیر لہ من نفاقہن وان ثلاث بثلاث مثل اعدادہن ولا یلزمہن
 عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور ہم مسجد کے سایبان میں بیٹھتے ہیں آپ فرماتے ہیں میں سو کون مجھ سے بہتر
 کہ بطنان باعین تک جادی (بطحان و عقیق دو دواؤں میں دینو کی ہیں) پھر دواؤں بڑی کو ان کی موتی تازی بے گناہ
 یا قطع رحم (ایک دواؤں) یا عیونیکہ مال زمانہ نہ رشتہ داروں سے رشتہ توڑی اور ایسی دواؤں تیرہ سو تھیابوین) ہم ان کو
 یا رسول اللہ ہم میں تو ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپ فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کو ہر روز چوبیس آد اور دواؤں تیس آد
 شریف کے سیکھتے تو وہ دواؤں سے بہتر ہیں اور میں ان تین تین دنوں میں اس طرح دواؤں فاقہ الکتاب سورہ فاتحہ
 کی فضیلت کا بیان ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین والقرآن واحد الکتاب
 والسمع الثانی ثم حمزہ ابوہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جبرو اور کتاب کے جبرو اور شیخ
 ہر وقت پڑھو اس میں سات آیتیں ہیں اگر مسرور رہی جاتی ہیں ہر نماز میں لیجن میں اس کی جلالہ کی حمد اور ثناء و ستائش
 آیتیں ہم اس حدیث میں یاسم اللہ کو اس حدیث میں صراط الذین انعمت علیہم حتی ایت ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ علیہم السلام
 ساترین ایت ہے عن ابی سعید بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وهو یصلی فذاعا قال فضلیت ثم التبتہ
 قال فقال اما منک ان تحمینی قال کنت صلیا لکم یقل اللہ عز وجل یا ایہ الذین امنوا استجبوا للہ والرسول
 اذا دعاکم لما یحکمیکم لا علیکم منکم سقاة من القرآن وفي القرآن شاکلہ قبل ان یخرج من المسجد دار
 قلت یلک اللہ فی ذلک قال الحمد للہ رب العالمین والسمع الثانی الذلک اوریت القرآن العظیم ثم حمزہ
 ابوہریرۃ عن رسول اللہ ان ہرگز ہی وہ نماز پڑھے جو تیسے آپ کی اور خود بلایا وہ نماز پڑھے کہ الی رسول اللہ فی انما

ثانی مجھ کو جواب تھیں کیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس سبب جلالہ کیا یہ نہیں فرمایا اور ایمان الیہ جواب داتا
 اور اس کے رسول کو جب اس کا رسول تھیں راوی اس کام کو پراطر جمیں تھجاری دنگ کی پر (یعنی حضرت کی لذت) (۵) اس حدیث
 معلوم ہو کہ نماز میں رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور اس کو جواب دینا ہی نماز نہیں جائے بعض کو نزدیک نماز جانی ہی ہو کر نماز
 کا توڑنا ایسے وقت میں ضروری ہے میں یہ کہو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤ لگا مسجد کو بخون کی پیشتر میں نے کہا کہ احباب
 مسجد کو بخون لگے یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد لله رب العالمین تو جو شیعی ہر مجھ کو ملی ہے
 قرآن عظیم ہے (۵) یعنی جو اسد جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد اتینا السبک باطن الثانی والقرآن العظیم منفر
 چکے کہ شیعی اور قرآن عظیم دیا مراد اس کو سورہ فاتحہ ہو۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے تو حیدر شاہ
 نشر اور حمد و ثنا اور رحمت لکھے اور قصص و مواعد اور صفات اسد شمس شمس ہے باب من قال لا اله الا الله

کالبنی سورتین میں سے مزامعہ ابن عباس قال اوقد رسول الله صلى الله عليه وسلم بين النكاحين الطول و
اوقد موسى سبأ فلما اتى الى الواسع فرقى شنتان وبقين اربع ثم رجع ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم کونسا آیتیں مشائے جو بہت لمبی ہیں (یعنی اون کے معانی بشیروں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) تھیں اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو چھ آیتیں تھیں جب انہوں نے غصہ میں آنکر تخیان رجن پر تورا یہ بھی ہوئی تھی زمین پر واردین تو دو آیتیں اور زمین پر
اور چارہ گمبیں واجب ماکہ کبر خاتمہ المکسی آیت المکری کی تفصیل کا بیان ہے ابن عباس سے حدیث قبل اقل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابوالمنذر ابراہیمؓ سے کہتا ہے کہ اللہ اعظم قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابوالمنذر
ابراہیمؓ سے کہتا ہے کہ اللہ اعظم قال اللہ لا اله الا هو الحق القیوم قال فضرب فی صدرہ وقال
لیعلم انک ابوالمنذر العلم ثم یرحمہ الربیب بن کعب روایت ہے کہ رسول اللہؐ فرمایا اے ابوالمنذر کہ نبیؐ ابراہیم بن کعبؓ
کی کوئی آیت کتاب میں بڑی ہی۔ انہوں نے کہا اللہ راو کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ کہ کون سی آیت
اللہ کی کتاب میں بڑی ہی ہو میں نے کہا اللہ لا اله الا هو الحق القیوم آپؐ نے میری سیلی پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھ کو اے
ابوالمنذر آیت الکرسی کے بڑی ہی مراد ہے کہ اوہ سین الفاظ زیادہ ہیں بہ نسبت اور آیتوں کے یا اس کو معانی
زیادہ ہیں یا اس کا وجہ بڑی ہی کہ اوہ سین اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کمال بیان ہے وہ اپنے

الفتح سورہ خلاص کے فضیلت کا بیان حضرت ابوسعید الخدریؓ از سر جارا سمعی جلا ابقرا قل دعوا للہ بعدہا
فلما اصبحت جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذكر ذلك له وكان النجاشی قد قال ما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذي نفسي بيده ان هذا ليعجزني ثلث القرآن ثم حججه الی سعید بن جریس وروایت ہر ایک شخص نے سنا ایک
شخص کو قل ہو اللہ بار پر تہو بی حبیب صبر ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس کیا اور آپ کے بیان کیا اور وہ کہہ گیا
ہاں اس سورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس شخص کے جس کے قبور میں میری جان ہو وہ برابر ہی تہا ہی قرآن کے پارسے اللہ تعالیٰ

بالقرآن یحضر به ثم حمده بحیرہ سورہ ایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اس حدیث جلالہ کسی چیز کو ایسا ستونہ ہو کہ زمین و آسمان
 قرآن کو ستا ہر جب کوئی چیز خوش آواز ہو سکے پکار کر پڑے ہر نفس کے سن کر پکار کر پڑے ہر کسی بھی آواز میں۔ یہ جو قسمی تاویل ہے
 میں متین بالقرآن کی باب **التشدید من حفظ القرآن** ثم تسبیحہ جو شخص قرآن کو یاد کرے ہولناکی ہوگا
 غدا بے عین سعد بن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یقرء القرآن ثم یستأجر
 الہ للقی اللہ عز وجل یوم القیمۃ اجمہ ثم حمہ سعد بن عبادۃ سورہ ایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہر
 آدمی کلام اللہ پڑھ کر ہولناکی ہوگا وہ قیامت کو دن اس حدیث جلالہ سورہ ما تہرؤن اگر اسو الیگا۔ یا خالی ما تہرؤن بلا مدحیہ الیگا یا بل
 زبان ہو کر الیگا باب **انزل القرآن علی سبعة احرص** قرآن سات طرح اور تری ہے محمد بن عبد الرحمن بن عبد
 القاسم قال سمعت قال عمر بن الخطاب یقول سمعت عثمان بن حکیم بن حزام یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما اقرءھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرءھا فکرت ان اعجل علیہ ثم امر هلنہ خوارق فی سبع
 لیبتہ بردائہ فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت هذا یقرء سبع الف مرۃ
 علی غنیمۃ اقرئتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرء القرآن الف مرۃ التي سمعته یقرء فقال رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال لے اقرء فقرأت فقال کذا انزلت ثم قال انزل هذا القرآن انزل علی سبعة احرص
 فافرق اما تہرؤنہ ثم حمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سورہ ایت ہر میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا
 بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طہ پڑھ کر سنا سو اس کو جیڑ کر پڑھتا تھا اور مجھ کو سورہ فرقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی
 تو قریب تھا کہ میں اپنے گریڈوں (راوی دفعت و نحو کچھ دن) گر میں نے ان کو محفلت دی جب وہ فارغ ہوئی تو میں نے ان کو
 ان کو گلی میں ڈالی اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے ان کو سورہ فرقان اور طہ
 پڑھتے ہوئے سنا سو ان کو جیڑ کر پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسا میں نے
 ان کو پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پڑھو اور تری ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھ میں نے پڑھا فرمایا اسی طرح اور تری ہے
 بعد اوس کے فرمایا ہر قرآن سات حرفوں پر اتار لیا جیڑ کر آسان ہو پڑھو سات حرفوں پر اتار لیا یعنی سات لغتوں پر
 اور سات بویوں پر عرب کے وہ یہ میں۔ حجاز اور بزیل اور ہوازن اور یمن اور طحی اور شقیف اور بنی تمیم بعضوں نے کہا سات
 قرائن مراد میں بعضوں نے کچھ اور کہا سیوطی نے اتفاق میں اس حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کیے ہیں۔ زہری نے
 کہا انما ہذہ الاحرف فی الامر اللہ لیس مختلف فی حلال الاحرف یعنی ہر حرف اگرچہ مختلف ہوں پر طلب
 میں کچھ اختلاف نہیں حلال حرام میں عین ابی بن کعب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی انی قرئت القرآن فقل
 لی علی حرف او حرفین فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل علی حرفین قل علی حرفین فقل لی علی حرفین او ثلاثہ
 فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل علی ثلاثہ حتی بلغ سبعۃ احرص ثم قال البین ما الا شافک ان قلت سبعۃ

میر میری میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قریب ہوا ایسی قوم پیدا ہوئی جو سب ان کو سینہ و عاقلین تو جہاد و کینہ میں لگے
 میں نے کہہ سجا جب شجر جنت طبعی تو اس میں جتنی لذتیں ہیں سب مجاہدین کی اور جب جہنم کی پہچان تو اس کی سب آفتوں کی
 جہاد و جہاد کے بغیر تفصیل کے کیا ضرورت ہے فقط جنت و جہنم کی پناہ چاہنا کافی ہے **مستخرج فضائلہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مجاہدین عوف و عوف مالا** لم یحید اللہ تعالیٰ علیہم فی الدنیا
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مجاہدین عوف و عوف مالا** لم یحید اللہ تعالیٰ علیہم فی الدنیا
 احکم کہ فلیسید انہم **مجاہدین عوف و عوف مالا** لم یحید اللہ تعالیٰ علیہم فی الدنیا
 یہاں شاعر نے حضرت فضالہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دھار کر رہا ہوتا نماز میں نہ اس نے تعریف کی اس کے
 نہ درود بھیجا نہ صبر کیا نہ اللہ علیہ وسلم پر اپنی فرمایا اس نے غلجی کی بھر اس کو بلایا اور اسی کو کہا یا اور کسی کو کہا جب تم میں سے کوئی
 نماز پڑھے تو پہلے اپنی درود گار کی برائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر درود بھیجے پھر خدا پر عبادت کرے جو چاہے وہاں کو کھینچ
عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب أن یجمع من اللہ عاء ویدعی ما سوی ذلک **مستخرج حضرت**
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ ان کو جو جامع ہیں اور چوڑے و بڑے اور اس دھار کو جو جامع ہیں
 جامع وہ دعا ہی ہے کہ الفاظ مختصر ہوں اور طلبت بہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونوں کی پہلائی کو جیسے رہا اتنا ہی دنیا
 حسنة ولی الآخرة حسنة وقاضی البیار - یا اللہ فی سائرک الفضل والاعفیة فی الدنیا والآخرة - یا اللہ صل علی دنیا فی النبی
 فیہا ماسخی و صل علی آخر فی النبی فیہا معاوی - یا اللہ اجری من لیسار - یا اللہ حسن عاقبتنا من الامور کلہا واجرنا من خیر الدنیا
 و عذاب الآخرة - یا اللہ انا نسالک من غیر سائلک نہ محمد و عبدک و رسولک و نوزدک من شہرہ استاذک من محمد و عبدک و رسولک و نوزدک
 نسالک الجنة و ما قرب الیہا من قول و عمل و نوزدک من النار و ما قرب الیہا من قول و عمل - یا اللہ غفر لی و لعمری و فانی و ہر وادنی
 یا اللہ اخلی الجنة با حساب یا یا خنی الاطراف بخبار جنتک ما خاف **مستخرج ابو ہریرہ** از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا یقول احدکم اللہ الغفر لی ان شئت اللہ ارحم منی ان شئت لیغفر المسألة فاندکامک وہ **مستخرج ابو ہریرہ**
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں کہے یا اللہ مجھ کو بخیر کر اگر تو چاہے یا اللہ مجھ سے کرم اگر تو چاہے بلکہ چاہے کہ
 قہر کر دے وہاں کو اس طرح کہ خدا پر صبر کرنا لا کوئی نہیں **عاشق** جو کام کرتا ہے اپنی مرضی و خوشی کو کرتا ہے بہر خوشی کے فیر کرنا غفور
 اور مہر اس میں بے پرواہی بندگی کی تکلیفی ہے چاہے کہ اپنے مالک کو رحم اور کرم پر بھروسہ کرے کہ قہر طہر پر دھار کرے اور دل میں یہ کہے
 کہ وہ قبول ہو گئے وہ رحم اور بخشش ہنشاہ بی پرواہ ہو کسی کے کیا مجال ہے جو اس کو حکم میں جبر کرے۔ بعض شایع ہیں کہ
 کہ وہ مال کا نقص اور زاری کو ناگنی پھر عہد دعا کو یوں کہے۔ **الحمد لله على اجابة الدعاء** ما شکرہ او شکرہ کا جس نے میری دعا قبول
 کی تو امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہو گئے **مستخرج ابو ہریرہ** از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب اس کا بندہ شکر کرے کہ اپنی کبیری دعا قبول کے توحیت کرے
 قبول ہوئی تو کہے۔ میں نے اس کو باریا زما یا **مستخرج ابو ہریرہ** از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال **الاستحباب** کہ

عالمہ علیہ السلام فیقول قد عوت فلم یستجب لے ترجمہ ابوہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے
 ہر ایک آدمی کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئے
 دعائیں اس طرح مستجابی کرنا ایسی بے اوج ہے کہ اگر اس کا ثمرہ محدود ہے تو آدمی کو خدا کی کارخانے کا پسند کیا معلوم ہے جو جلدی
 کرتا ہے خدا ہی غیب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہو نہیں کیا حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کو دعا تف
 نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں اور کا بدلہ ملے گا آدمی محبت سے خوش نہیں کہتا ہے حالانکہ اس کا حق میں انکا
 پورا ہونا بہتر نہیں ہوتا تو انکا بدلہ آخرت میں بڑا جو کریم اور عظیم حدودہ یا زور و ازہر سے غلام کو محروم نہ کر لیا حق

عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا النجس من نظر فی کتاب الخبیثہ بغیبیہ
 فانما یبطل فی الناس سلو اللہ ببطلان الکفر ولا تسالوہ بطحہ وھا قاذاف فختتم فاصبح ایسا و جی ہر کہ
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیواروں پر غلات مٹ ڈالو کہ چونکہ پیچھے ہیں اور مٹھیں
 کی عادت ہے دیواروں پر کڑی یا پھینک یا ٹھکانا بات سے منہ نہ پھینکے ہر اس حدیث سے اس کی ممانعت ثابت ہوئی ہے
 جس شخص نے ایسا نہ کیا تو اس کی اجازت کے دیکھا گیا وہ جہنم دیکھ رہا ہے یا انکا کہ طرف دیکھ رہا ہے
 اس کی نگاہ ضعیف ہو جاوے گی یا آخرت میں جہنم میں جاوے گا و اگر وہ کہتا ہے ہتھیلیاں اوپر اٹھا کر نہ ہتھیلیوں کی
 پشت اوپر کر کے جب غاس فارغ ہو تو اونچا ہاتھ منہ پر پیرد۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث محمد بن کعبہ نے کہی ہے یقیناً ہر آدمی
 کو سب سے ضعیف ہیں اور یہ طریقہ جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے ہر ضعیف ہر شخص صحت مالک بن ابیہار المسکونی

ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سالت اللہ فاسالوہ ببطلان الکفر ولا تسالوہ بظلم
 ترجمہ مالک بن ابیہار المسکونی نے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تو کہو تو ہتھیلیاں اوپر کر کے
 مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگو۔ کہا ابو داؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید مالک بن ابیہار کو حجت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من صالک قال انیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ہکذا اباطن کفید
 و ظاہر صما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے تھے ہتھیلیاں
 اوپر کر کے دائیں اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے (استقامین) صحیح مسلم مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان من یصلی عن عبدہ اذا رفع یدہ الیہ ان یدہا صفر ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
 نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اس کا بندہ اس کو طرف دونوں ہاتھ اٹھاؤں غالی پیر تو یہی
 ہے یعنی دونوں ہاتھ کو غالی پیر دینی سے دعا قبول کرے یہ بلکہ جزو قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں صحیح ابن عباس

قال اللہ ان ترفع یدیک خذ منک مہ او خذھا ولا تستغفرا لک تسبیل صبیح احدہ والایہ مال ان
 قلم یدیا صبیحاً ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال مجھ کو دو ہاتھوں کو نہ ڈھونڈیں تک انکا

۲۵۱

ف یغزو نو ملکہ لآلہ الاسوار رحمہن الرحیم لآلہ الاسوار الحی القیوم یا ہر ایک جہاد خاتم فی روایت کیا ابو اسامہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اہم عظیم ترین سورتوں میں یہ بقرہ اور آل عمران اور طہ میں قاسم بن عبد الرحمن نے کہا میں نے غزوہ کیا ان تینوں سورتوں میں تو معلوم ہوا وہ اہل القیوم سے ہر جزیری نے کہا میری نزدیک سلم عظم لآلہ الاسوار الحی القیوم ہے
 عمر حاشیہ قالت سرقت ملحقہ لہا فجعلت مدعی علی منس قضا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہا تسبیح عنہ قال ابوداؤد لا تسبیح لا تخففہ عنہ ثم حمیہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری کیا وہ بد دعا کر ڈالیں جو پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرمت کی مراد کو گناہ میں **ف** یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کرے گی تو اس کا گناہ اور عذاب آخرت میں ہکا ہو جائے گا اس واسطے کہ دنیا میں تو نے نہ روتی بڑا کھدیا **عمر** قال استاذنا لک صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ فاذن لک قال لا تنسایا اخمن دعائک فقال کلمۃ ما یسئلہ انی بھا الدنیا قال شعبۃ خدمت عاصی بعدا
 لم دینہ فحدثنی قال الشیخ کنایا اخ فی دعائک ترجمہ حضرت عمر کی روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمر میں جانے کے اپنے اجازت دی اور فرمایا میری چیخ کا بت پہنچا مجھ کو اپنی دعا میں کہہ دیا کہ کیا مجھ کو بھی کوئی خوشی ہو کہ اگر ساری دنیا مجھے توتنی خوشی نہ ہوتے **ف** وہ بھی کہتا ہوا حضرت مانی اور سر پہلے فرمایا دعا میں مجھ کو نہ ہوسا حضرت عمر کو اس کو بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں شریک ہونا چاہتا ہوں تو حاضر ضرور قبول ہو گے یا اور کوئی کہتے تھے۔ شعبہ نے کہا پہر میں خاصم سے ملا بے کو مدینہ میں انہوں نے حدیث مجھ سے بیان کی اور کہا او میری بھائی مجھ کو اپنی دعائیں شریک کرو **عمر** سعد بن ابی وقاص قال قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو با صبیح فقال الحدیث والشارب السبابة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میری مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکلیوں سے اشارہ کرنا تھا دعا میں اپنے فرمایا ایک اوکلی سے ایک اوکلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی اوکلی سے **باب** التسمیۃ بالحبس کنگریوں کو تسمیہ کا شمار کرنا **ف** یہ تسمیہ جو سنانی میں مروج ہے زیتون یا صندل یا حقیق یا جرجان یا کھربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے جسمیں دے ہوتی ہیں اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین میں اس کا رواج تھا صرف اوکلیوں یا کنگریوں پر شمار کر لیتے تھے اکثر شہداء پر پڑتے تھے۔ بعضوں نے اس واسطے کہ نہ کہہ سکیں تھے بعضوں نے جاری رکھا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر اکی کے بشمار کرنا کی نیت نہ ہو ورنہ حرام ہے **عمر** سعد بن ابی وقاص
 انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراة ویزید یصانف ووصی تسمی بہ فقال الخیرک بما هو
 ایسر حلیک من هذا وافضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض
 وسبحان اللہ عدد ما خلق من ذلک وسبحان اللہ عدد ما هو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحدیث اللہ مثل
 ذلک ولا اللہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عورت پاس (صفیہ) یا جویریہ اور ان کے سامنے کئی بیویاں کھڑی تھیں یا کنگریاں وہ سچ

میر و دشمن کے مجھ کو نقصان پہونچانے میں اور تائید کر میری اور تائید کر مجھ پر اور داؤن کر میری فائدہ کے لیونہ میرے نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجھ کو اور انسان کر دی ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ کر مجھ کو اور شخص پر جو مجھ سے ٹوڑو خدا بنا دی تو مجھ کو تیرا شک کر نہیو الا تیرا ذکر کر نہیو الا تجھے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گزرنے والا یاد دل لگانے والا قبول کر تو بہ میری اور دہنوال میرے گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکھانے کی میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل کو کہ نہ کو۔ دوسرے روایت میں دیکھو اللہ تعالیٰ ہے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم قال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پیرتے وقتے اللہ انت السلام منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاكرام فقہر ای خدا تجھ کو سچی سلامتی ہے یعنی میرے لیے سالم اور فنا سو پاک ہے اور تیری طرف سے اور تو کو سلامتی ہوتے ہے تو بڑی برکت والا ہے ای حلال اور بزرگے والے صحیح روایت اتنی ہے اور بھی جو حضور ہے کہ بعد منک السلام کے والیا کی سلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاكرام زیادہ کرتے ہیں جو صحیح سند منقول نہیں ہے

عن ثوبان مولی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ادا ان ينصرف من صلوة استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم فن كرم معنى الحديث عائشة ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہتے تھے بار بار استغفار کرتے یعنی استغفر اللہ تین بار یا استغفر اللہ الذی لا اله الا هو الی القیوم و اتوب الیہ یا اللہ اغفر لی پھر بھی وقتے اللہ انت السلام منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاكرام استغفار کا استغفار اور توبہ کر لیا بیان

عن الصدیق یوسف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر واتعاده في اليوم سبعين مرة ثم ترجمہ حضرت ابو جعفر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہٹ کے گناہ پر اس شخص نے جو سو مرتبہ استغفار کیا اگر چہ ایک دن میں نہ بار بار اس گناہ کو کرے ہٹ کر نہیو اصر کرنا اس گناہ کو نہ چڑھنا اگر صغیرہ پر اصر کرے تو کبیرہ ہو جائے اور کبیرہ پر اصر کرے تو کفر ہو جائے ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہے اور پھر مضبوطیت کر لے اس گناہ کے گزرنے کی گواہی دے گا کہ میں نے اس گناہ کو توبہ کر لیا ہے اور نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ہے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليغان حلقه وانما استغفر الله في كل يوم مائة مرة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دلچسپی کا پردہ اچھا ہے کبھی کبھی سبب دنیا میں مشغول ہونے کے کہانی پڑے اور عورتوں سے صحبت کرنی میں اور میں استغفار کیا کرتا ہوں اپنے پروردگار سے ہر دن میں سو بار عن ابن عمر قال انك انت التواب الهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم شمار کرتے تھے ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو بار کہا کرتے تھے یا اللہ اغفر لی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حدیث کو اپنا سچا دل سے اسکو نہ سمجھ لیا درجہ دیکھا اگرچہ اس پر کچھ نی پر
 مر جاوے **حسن اسماء بن الحکم** قال سمعت علیاً یقول کنت جالداً اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم حدیثاً نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثت لحدیث من اصحابہ استخلفت فاذلک لے
 حدیثاً قال وحدثنی ابوبکر بن صفوان ابوبکر بن صفوان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
 من عبد یذنب ذنباً فیحسن الطور ثم یقوم فیصلی کعتین ثم یتغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ حدیث
 الایۃ اذا فعلی فاحشۃ او ظلم انفسہم الایۃ ثم رحمہ اسما بن حکم سے روایت ہے میں نے سنا حضرت علی رضی
 کبیر تر ہے میں جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اتنا مجھ کو نفع دیتا اور جب میں کوئی
 حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اسکو قسم دیا کرتا جب قسم کھا لیتا تو مجھ پر عتاب بارنا مجھ سے حدیث بیان کی ابوبکر
 فی اور یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں فی سنہ خمسین صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کر کر پھر اچھو طرح
 و صغیر کر کے کھڑا ہو اور دو کتین پڑے اور اللہ جل جلالہ اسکو بخش چاہے مگر اللہ اسکو بخشد تیار ہو بعد اسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایت
 پڑھی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الایۃ یعنی جو لوگ برا کام کرتے ہیں یا سچے اور ظالم کرتے ہیں پھر اللہ کے یاد کرنی نہیں اور
 چاہے میں اپنے گناہوں کے اور کون بخش سکتا ہو گناہوں کو سوا خدا کے اور ہر گز نہیں کرتے گناہ براونکا بدلہ مغفرت ہی پروردگار
 کی طرف سے اور باغ میں جڑ کے پھرنے پھرنے میں **حسن معاذ بن جبل** رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخصذ بیدہ وقال
 یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال وصیک یا معاذ لا تدع فی دبرک صلوۃ تقول اللہ اعنی علی ذکرک وکون
 وحسن عبادتک۔ اوصی بنک معاذ الصنعا و اوصی بہ الصنعا انی ابی عبد الرحمن رحمہ معاوی بن جبل
 روایت ہے رسول اللہ نے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اسی معاذ قسم خدا کے میں تجھ کو چاہتا ہوں میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اور
 معاذ کو چھوڑنا ہر نماز کے بعد اس کا کو۔ اللہ اعنی علی ذکرک وکون عبادک۔ یا خدا دعا کر میری یاد کر اور شکر اور
 اچھو طرح عبادت کرنی میں سے۔ معاذ فی اسکو وصیت صنبا کی کہی اور صنبا کی نے ابوعبد الرحمن **حسن عقیقہ بن حاکم**
 امر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقربا بالمعروفات وکل صلوۃ ثم رحمہ عقیقہ بن عامر سے روایت ہے مجھ کو حکم کیا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو کا ہر نماز کے بعد **حسن محمد بن عبد اللہ** ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کان یحکم ان یدعی ثلاثاً ویستغفر ثانیاً ثم یرحمہ عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ کو پسند تھا تین بار دُعا مانگنا
 اور تین بار استغفار کرنا **حسن اسماء بنت عیس** قالت قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلما کما تکفلیتہ
 عند الکوفۃ الکرب اللہ اللہ فی الاشربک بہ شیئاً ثم رحمہ اسماء بنت عیس سے روایت ہے فرمایا مجھ پر رسول اللہ نے
 کیا نہ سکاؤں میں تجھ کو خیر کلمہ کہہ کر کسی مصیبت اور سختی میں اللہ اللہ کہ لا اشربک بہ شیئاً۔ یعنی اللہ میرا رب ہے میں تو
 ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی **حسن ابی عثمان الغضائفی** ان ابی عثمان الغضائفی قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ

فی سفر فلما دعوا من المدينة کبر الناس ورفضوا الصلوات ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انكم لا تدعون
 احکم لا غایبا ان الله ی تدعونہ بینکم ویدعی عنکم ویکلمکم فادعوا ربکم فیکلمکم فادعوا ربکم فیکلمکم فادعوا ربکم فیکلمکم
 الا ادلک علی کمن منکم من الجنة فقلت فما هو قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم جہم عثمان بنی بنی
 ہر ابو موسی اشعری نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب بنی کے نزدیک پہنچی تو لوگوں نے بلند آواز سے
 تجہیم کمر رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہیں پکارتے ہو مجھ کو کہ نہ اس شخص کو جو غائب ہے بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہی
 نزدیک اور دور جب کہ ہر بابرشتا ہی ہر جگہ اور ہر جہیزہ پر حاضر ہی مطلع ہو کوی چیز سے برابر آسمانوں یا زمینوں میں اس کے گناہ
 یا علم کو غائبین سے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جبری سے زیادہ معلوم ہوتی ہے
 بلکہ جس کو پکارتے ہو وہ تھا کہ اور تمہارا ذکر گزروں کی طرح میں ہے غیبی علم اور سمع کے راہ سے اس سے بڑا
 قریب ہو جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنوں سے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اس کے
 عرش پر ہے پھر فرمایا اپنے اے ابو موسی کیا میں تجھ کو بتاؤں ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں تو میں نے کہا وہ کیا ہے
 اپنے فرمایا لا حول ولا قوة الا باللہ محمد اے ابو موسی اشعری انھم کا فواصع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ بتیصعدون
 وغیرہ جنت میں جل کھلا ادا الشیئہ نادى الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم کا
 تنادون احکم لا غایبا ثم جہم ابو موسی اشعری سے روایت ہے صحابہ با تہم تو رسول اللہ کے اور ایک گہائی میں چڑھ کر تو
 ایک شخص تہا جب گہائی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہتا رسول اللہ نے فرمایا تم نہیں پکارتے ہو ہر کو اور غائب
 دوسری روایت میں بتا زیادہ ہے یا ایہا الناس یعو علی انفسکم اے لوگو اس کی گردن پر اور محمد بنی سعید الحدیث سے
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت یا للہ ربنا وبالا سلام دنیا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سوسو کا وجبت الجنة ثم جہم ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہی رہی ہو میں اللہ کے کہتے
 سے اور اسلام کے دین ہوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہوئے وہ جب جاوے گی اس کو لی جنت محمد بنی ہریرہ قادیان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدة صلی اللہ علیہ عشر اثم جہم ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 نے فرمایا جو شخص میری اور ایک بار دو پھر گاہی جل جلالہ او سپردس بار رحمت اوتار گیا اس حدیث سے دوسری روایت کی بڑی
 فضیلت معلوم ہوتی ہے محمد بنی اوسر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعة فانکم
 علی من الصلوة حمیہ فان صلواتکم معروضہ علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلواتنا علیک و
 قد اوصت قال یقولون بلیت قال لا اللہ حمد علی الارض لیساد الانبیاء ثم جہم اوس بنی سے روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ نے تمہاری سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اور دن مجھ پر دو روز زیادہ ہے یا کہ دو کیونکہ دو روز تمہاری اور مجھ پر
 کیجائی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر میں گل جاوے گیے (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیاں خاک میں گجاوے گی) تو پھر

ترجمہ عبداللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف ہوتا تو فرمائی۔ اللہ انجھاکے مخور ہم وغزوہ کربلا
 اور خدا ہم تکبیروں کے سامنے کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اور انکی برائیوں سے **یا کب** الاستخارۃ استخارۃ کا بیان
 حسن جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ
 من القرآن یقول لنا اذا ہم احدکم بالامر فلیکرع رکعتین من غیر الفریضۃ ویقل اللہم انی استعینک
 بعلمک واستقدرک بقدرتک اسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
 وانت عالم الغیوب الخ فانک تعلم ان ہذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید۔ خیر الخ دینی
 ومعاشی ومعاد الخ عاقبتہ امی فاقدرہ لی یرہلہ وبارک فیہ اللہ وان کنت تعلم الخ
 مثل الاول فاصبر فمخضہ واصرفہ عنی واقدر الخ خیر حجتک ان شئ رضی بہ او قال فاعجل الخ
 والجلۃ ترجمہ جابر بن موسی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سکواستخارہ اس طرح سکھاتی تھے جسے کوئی قرآن
 کی سورت سکھاتا ہی آپ فرماتی تھے جب تم میں سے کوئی قصد کرے کہ کام کا (جو بڑا کام جو کسی سفر میں جانا نکاح نامہ
 دینا مکان مول لینا) تو دو رکعتیں نفل پڑھے۔ پہلے دعا مانگو۔ اللہم انی استعینک بخیر الخ میں تجھ سے خیریت مانگتا
 ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قوت مانگتا ہوں تیرے قدرت کو وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے فضل سے
 تو قادر ہو مجھ کو قدرت نہیں تو جانتا ہو میں نہیں جانتا تو سب سے چیز کو جانتا ہو یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہ کام اس کام کا نام
 کیوں کر بہتر ہو میری واسطہ میں اور دنیا اور انجام میں تو مقدر کر دی اس کو میری واسطہ اور آسان کر دی اس کو اور برکت دے اور میں
 یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام بُرا ہو میری لیے دین اور دنیا اور انجام میں تو پھر میری واسطہ اور آسان کر دی اس کو میری واسطہ اور
 کر میری لیے بہتر جہاں کہیں ہو میری راضی کر دی نہج کو اس پر۔ ایک روایت میں یوں ہے وہ کام بھلا ہو بالفعل اور انجام میں
 ف جب یہ دعا پڑھ کر وہ کام کرے گا تو تعالیٰ ضرور اس کو ایسی بہتر کرے گا جتنی ہی چاہے گا۔ بعضوں نے کہا یہ دعا میں
 تک یا سات روز تک پڑھے انجام خیر ہو گا یا خواب میں کچھ معلوم ہو جاوے گا یا دل میں کرنا نہ کرنا جم جاوے گا وہی حکم الہی سمجھو۔
 اہل سنت کے نزدیک بھی ایسی صورت استخارہ کی ثابت ہے اور منقول ہے۔ اور شیعہ کے نزدیک کئے طرح حیر استخارہ منقول ہے۔ ایک
 ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم صل علی محمد آل محمد کھڑکھیر دعا پڑھے استخیر اللہ بس جہتہ وقلبتہ خیرۃ الخ کا یہ بعد
 اس کو بسم اللہ کھڑکھیر کہیں کہیں کسی جگہ پڑھ کر لے لے اور وہاں سے دو دو دن امام تک شمار کرے اگر ایک کرے تو وہ کام
 ہو اس کو کرے اور جو دو نکلیں تو نہ کرے پڑھے۔ دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پرچوں پر افضل کہے اور دو پر لا تغفل علیہ
 سوڈا کر کے والدیو بسم اللہ درود و شریف اور بھی دعا پڑھ کر دو پرچوں میں سے اور چھوڑ کر دونوں میں نفل کو تو ضرور
 اس کام کو کرے اور جو دونوں میں لا تغفل کئے تو ہرگز وہ کام نہ کرے اور جو ایک میں افضل اور ایک میں لا تغفل کئے تو جاسے کہ جو
 نہ کرے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخاروں کی کوئی سند نہیں پجاتی **یا کب** الاستخارۃ کن کن جیسے کہ پڑھا

ناکھنا یا ہر محترم بن الخطا قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ من خمس من الجن والنجس وسوء العرفۃ
الصک و هذا الصبر ثم حمیہ حضرت عمرؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے تادمی آدرخل آدرخل
آدر بری موت آدر بری مذہب سے تیری عمر وہ عمر ہے کہ اس میں ہو کش دواس نہرین نہ عبادت ہو سک نہ دنیا کا کام نہ
زندگی کو کچھ حاصل نہیں ہو بجز اس کہ اور لوگوں پر بار ہو۔ فتیۃ البصیر کہ معنی بعضوں کی بری موت کہ کھو میں یعنی بغیر تیرے
موجود آدر بعضوں کو کہا کہ کہ سینے کے قدام غرض سے بیغیر دل حسد آدر کینہ آدر کبر وغیرہ امراض قلب میں مبتلا ہو عن

انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من العجز والكسل والجبن والخلع
والهرم واعوذ بک من علی الصبر واعوذ بک من فتنة الحیا والمیت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اللہم انی اعوذ بک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری عاجزی اورستی اور
انکیزی اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کو فتاد
عن انس بن مالک قال کنت اقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمع کثیرا یقول۔ اللهم انی اعوذ بک

من اللطم والحزن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہو۔ میں خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوکشتہ سنا کرتا آپ فرماتی۔ اللهم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے
اور غم سے اور غرض کے بوجھ سے اور ظالموں کو بلوی سے محمد عبد اللہ بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

یعلمہم هذا الدعاء كما یعلمہم السورة من القرآن یقول۔ اللهم انی اعوذ بک من عذابہم واعوذ بک
من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة السینح الدجال واعوذ بک من فتنة الحیا والمیت ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہر رسول اللہ لوگوں کو بھی دعا سطر کھلائی تیر جیسے کوئی سورت سکھاتی تھی قرآن شریف کی آپ فرماتی تھی۔ اللهم
انی اعوذ بک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیرے مسیح دجال کے تقویٰ اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے تقویٰ زندگی کا فتنہ بیماری اور مال و لاو
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا کا غافل کری یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اور سوقت کی شدت اور دہشت یا سعادۃ خاتمہ
براہونا۔ سلم کی فایت میں اتنا زیادہ ہے اللهم انی اعوذ بک من الماتم والمغم۔ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور خواہ

خواہ کے وادہ سو محرم عائشہؓ از النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھو کلاء الکلمات اللهم انی اعوذ بک من
فتنة النار وعذاب النار ومن شر العقی والفقہ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہر رسول اللہ دعا مانگتے تھے الہی
میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور ناداری اور محتاجی کی برائی سے و ناداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی ناداروں پر حسد نہ کرنا وغیروں کمال دوائی کی کف کرنا تیرے قسمت پر رضی نہ ہونا عن ابن عباس
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الفقر والعلة والذلة واعوذ بک من ان اظلم

ترجمہ ابوبریرؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون تیری محتاجی اور کسی اور کی اور دولت ہون
 پناہ مانگنا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہوئے **ف** جاننا چاہیو کہ بعض حدیثوں میں فقر اور سکنت کو آپؐ کی طلب کیا ہو بعض میں
 میر فقر سے پناہ مانگی ہو مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور
 جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت میں آجکے وجہ سے وقت ہو اور عبادت میں غل ہو یا دنیا کی طمع نہ ہو وہی اوس پناہ مانگی۔ کمی ہو اور
 نیکیوں کی کمی ہو مال کی کمی یا مال کے اتنی کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے **عن ابن عمر** قال

کان من دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحويل عافيتك ومن جفاف
 نعمتك **و** جميع منقط **ترجمہ** ابودرداء بن عسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون
 میں تیری تیری نعمت کو زوال ہو اور تیری تیرے ہی ہو ہی ملت جانی ہو **و** رینہ تیرے کبھی بیماری آؤ نہی اور تیرے
 مانگنا فی عذاب ہو اور تیری سب غصوں کو **ترجمہ** ابی ہریرہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ
 بك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ترجمہ** ابوبریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون

میں تیری خلافت اور نفاق اور بری اخلاق **ترجمہ** ابی ہریرہؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی
 اعوذ بك من الجوع فاندبش الجوع واعوذ بك من الخيانة فانها بئس البطالة **ترجمہ** ابوبریرہؓ روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون تیرے بہرے بری ساتھی ہے اور پناہ مانگنا ہون

میں تیرے خیانت وہ بری **ترجمہ** ابی ہریرہؓ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بك
 من الابی من علمه لا يتفنى من قلبه لا يخشع من نفسه لا يشبع من دعائه لا يسمع **ترجمہ** ابوبریرہؓ روایت ہے کہ
 ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون تیری چار چیزوں سے ایک تو اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوی **ف**
 نہ دنیا میں نہ آخرت میں جسے علم معقولات الہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے والے اوقات و فاسد کرتا ہو اعتقاد کو مثلاً اوروں
 نقشہ یا بشر و سلم یا میندی یا صمد یا بخش یا بنو شمر حکمۃ العین عرشی قدیمہ جدیدہ پڑھنا جن میں سا لکھا سال گزرتی ہیں نہ
 دنیا کا کچھ فائدہ نہ ملے نہ مین ثواب حاصل ہوتا ہو بلکہ خسار دنیا والاخرتہ کا بصدق ہوتا ہو۔ جو علوم دنیا میں ہمید ہیں جسے علم
 ریاضی حساب و ہندسہ و ہیات و ہائیش اور غیب رفیع اور جبر نفیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیو اسطی اور لکھنا پڑھنا
 ہی بلکہ ضرورت کی قوت و حیب یا فرض ہے۔ اور جو علوم دنیا اور آخرت دونوں میں غیب ہیں جسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق
 و سلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث الکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہے اور بقدر زیادہ ہون بہتر ہے **ترجمہ** ابوبریرہؓ دوسری اور
 سی جو تیری حضور میں نہ جبکہ تیرے اوس جبرسی جسکو کبھی سیکہ نہ ہو جو تیری اوس عاسو جو سنو نہ جاوی نیز قبول نہ ہو **عن**

ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بك من صلوۃ لا تتفع و ذکر دعاء آخر
ترجمہ انسؓ بھی ایسا ہی روایت ہے کہ اوس میں یہ ہے اَلْکُھَیْمِیْن پناہ مانگنا ہون تیری اوس ناسو جو فائدہ نہ دی **ترجمہ** ابوبریرہؓ

فوائد

اذهب الله همك ففقدت دينك قال قلت يا رسول الله قال قل اذا صبحوا في المسبب المسميت
 الى اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلب
 الدين فقر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همي وفقدت ديني ثم رحل ابو سعيد خدری سرور اینست
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سجد میں تشریف لائی ایک شخص انصار کو پیچھا چکا نام ابو امامہ تھا آپ نے فرمایا
 ابو امامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں بھیجا ہوا ہاں نماز کا وقت نہیں جب ہے۔ ابو امامہ نے کہا مجھ کو فکر و غم
 کبیر لیا ہے اور قرضوں کی یاد رسول اللہ آپ نے فرمایا بھلا میں تم کو چن کر لکھو نہ بتاؤں اگر تم لوگو کو ابو امامہ کی غم خاطر کر رہی ہے
 تمہارا قرض ادا کر دی۔ میں نے کہا کیوں نہیں بتائی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبر شام یہ کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ اعوذ بک من
 الهم والحزن لیکر لکھی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی کی اور پناہ مانگتا ہوں
 تیرے بامردی اور جھینسی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قرضوں کے بلوی اور لوگوں کے بلوی سے۔ ابو امامہ نے کہا میں نے دعا کو پڑھنا
 شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا **الكتاب الصلوة** تمام ہوئی کتاب
 نماز کے مشورے اللہ جل جلالہ کا

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

﴿ زکوٰۃ دو سار کن ہر اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور پر کلام اس میں اس واسطے بیان بھی نماز کے بعد فرمایا عن
 ابی ہریرۃ قال مات فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر عیہ وکفر من کفر من العشر قال
 عمر بن الخطاب لا فی بکر کیر قاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان قاتل الناس فی
 یقین لو الا لا اللہ فی قال لا الہ الا اللہ عزم ماله و نفسه الا یحصد وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر
 واللہ لا قاتل من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منہ فی عفا لا کانوا یؤدونه
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلہم علی صعدہ فقال عمر بن الخطاب قول اللہ ما هو الا ان آیت اللہ قد
 شہد صدک ابو بکر للقتال قل فعرفت انہ الحق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات ہو
 اور خلیفہ ہوئی ابو بکر بن عبد اللہ کے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے ﴿ یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہوں نے زکوٰۃ
 دی کسی انکا کیا حضرت ابو بکر نے ان کو ترغیب ارادہ کیا ﴿ حضرت عمر بن ابوبکر بنہ سے کہا تم کیونکر اڑ گئے لوگوں نے آنحضرت
 فی ترجمہ فرمایا مجھ حکم سے انہوں نے لوگوں کو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہیں تو اپنے مال اور جان کو انہوں نے
 بچا لپکا کر حق اسلام ہی ﴿ یعنی اگر کسی کو قتل کر لیا تو قصاص قتل کو چاہیئے یا ریت دیگو ﴿ اور حساب اور انکا اللہ پر
 ﴿ یعنی پھر ہماری ترویج کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں کسی مسلمان سمجھ جائیگا اب اگر ذیل سورۃ کہتے ہوں گے تو اسکا حساب لیگا

بز العاص ان امرأتك رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنتها وفديت بها مسكستان خيلتان من ذهب
 فقال لها العطين زكوة هذا قالت لا قال ايست ان يسولك الله يهاك يوم القليلة سوارين من نار قال فخلعتما
 فالتفتا الى النبي صلى الله عليه وسلم قالتا هيا ولسن سوله ثم رحمة عبد الله بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ
 اکی رسول اللہ کا پس و سکو بیٹھی اوسکو ساتھ تھی اور میرے ہاتھ میں دو کنگن تھے مٹھے ہوئے سوئی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تو سکو زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو اچھا معلوم ہے کہ خدا قیامت کو دن تجھ کو دودھ
 اگ کی بنا دی عبدا کے کہ اوسے زکوۃ کی (اوسے کی قیمت یہ سن کر) لگھون کو امارا اور رسول اللہ کو سامنے ڈال دیا اور
 فرمایا یہ اللہ اور رسول کیو ہٹا رہی ہیں (ت) یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابو داؤد نے صحیح کھا اوسکو منذر
 فی تحفہ میں اور ابن حجر نے طبع المرام میں اور ترمذی نے اس حدیث کو بطریق سی روایت کیا اور بیہوشی و لبس اور ابن
 طہیہ ضعیف ہیں لیکن ابو داؤد کی اسناد خالی ہر اول و دونوں کو اسی واسطے کجا بعت صحابہ قائل ہے زکوۃ واجب
 کی اور یہی قول ہے امام حنفیہ کا اور میرے سکو جو آگے دو حدیثیں ہیں۔ اور وہ صحیح ہیں اور بعض صحابہ اور کثرت اہل مدینہ
 اور فقہاء قائل ہیں اس بات کی کہ زکوۃ واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور حاکم اور احمد کا پر دلیل ان
 لوگوں کے ضعیف ہیں اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے حکم اس لیے قالک ذلک
 او صما حامنہ فقلت یا رسول اللہ کنز ہو فقال ما بلغ ازوۃ زکوة فزکی خلیس ککن ثم رحمہم ثم
 روایت ہے کہ یمن ہینا کرتی تھے اور حقار ایک قسم کا زوری سی (سونے کے میخ) کہا یا رسول اللہ کیا کینے سے آپ نے فرمایا جو
 اتنا ہر جاوی جس میں زکوۃ دینا لازم ہے اور ہر اوسکی زکوۃ دی جاوے کہ نہ نہیں ہے (ت) روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور
 حاکم نے اور صحیح کھا اوسکو حاکم فی مسند عبد اللہ بن شداد بن الحداد انہ قال خلنا علی اشد ترویج النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأی فی یدہ ففات من روق فقال ما هذا یا ما کثرت
 فقال صفت من اتین لی یا رسول اللہ فقال تؤدین زکوة فقلت لا او ما شاء اللہ قال هو حبسک من
 الذکر ثم رحمہ عبد اللہ بن شداد بن الحداد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم میرے پاس آئے اور میری ہاتھ میں بٹھے شی انگوٹیاں چاندی کے پکھن اپنے فرمایا یہ کیا ہے عائشہؓ نے کہا میں نے
 انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ مسنوز کروں آپ کیو ہٹا رہے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے۔ میں نے کہا نہیں راجح کہ اللہ
 منظور تھا کہا اپنے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم میں لیجا بی کیو ہٹا رہے ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد بن عمر
 عطار کے اور کہا وہ مجھول ہے مگر توشیح کے اوسکی اور لوگوں نے **باب** فی زکوۃ النماۃ جزیرہ الی جانورون کی زکوۃ کا
 بیان **ف** جیسوٹ گا لی بکریان **عن** حماد قال اخذت من غنای عبد اللہ بن انس کما بانہ عن ابن ابی بکر
 کتبہ لانس علی خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بعث مصداقاً وکتبہ فاذا خذہ فربطہ

۳۰ ایکٹری میں پیدا ہونے والے ایک محقق، تو ہرگز نہیں کہیں گے۔

[illegible][illegible]

عوا من العثم ولا تيسر العثم الا ان يشاء الله صدق ثم حميد بن شهاب سے روایت ہے کہ نقل ہوا اس کتاب کی جس کو محمد بن
رسول اسد نے زکوۃ میں اور وہ عمر بن الخطابؓ کے اولاد کو پاس تھا بن شہاب نے کہا محمد بن اسد کتاب کو سالم بن عبد اللہ عمر نے
پڑھایا میں نے اس طرح اس کو یاد کر لیا اور عمر بن عبد العزیز نے اس کتاب کو نقل کر دیا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کو پاس سے
اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے پہلے بیان کیا حدیث کو جسطرح اوپر گذری **ف** یخربوا بنو امیہ بن عبد اللہ بن عمر کی بات
ایک بیس اونٹ تک جب ایک گیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہوں کہ ایک سو تیس تک جب ایک سو تیس ہوں تو دو بنت لبون
اور ایک حقہ دینا ہوگا ایک سو تالیس تک جب ایک چالیس ہوں تو دو حقہ اور ایک بنت لبون دینا ہوگا ایک سو و پچاس تک جب پچاس
سو ہوں تو تین حقہ دینا ہوں ایک سو و شہتہ تک جب ایک سو ساٹھ ہوں تو چار بنت لبون دینی ہوں ایک سو و تینستہ تک جب ایک سو و تینستہ
تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایک سو و اسی تک جب ایک سو اسی ہوں تو دو حقہ اور دو بنت لبون دینا ہوں گی یا تین سو تک
جب دو سو ہوں تو چار حقہ یا پانچ بنت لبون دینا ہوں جو موجود ہوں ان دونوں میں سے کسی کی بیوی **ف** حاصل رہی ہو کہ ایک
پچاس میں کیجئے دینا ہوگا اور ہر چالیس تک ایک بنت لبون اور پچاس کی کسرت معاوضہ نہ گئے **ف** اور اگر بیرون میں جو جنگل کی بیوی
جاوین اس طرح بیان کیا جیسو اوپر کی حدیث میں گزرا مگر اس میں یہ ہے کہ زکوۃ میں بھیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوے گی اور نہ زلیا
جاوے گی مگر مصدق اپنی خوشی سے لیوے کہ اس ابوداؤد نے بیان کیا ہم محمد بن مسلمہ نے کہا مالک بن نیر جو حضرت عمرؓ کی فرمایا
کہ تمہارا کیا جاوی جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوی کہ تھا مال اس کا مطلب یہ ہے مثلاً دو شخص تھے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں
جدا جدا تھیں جب مصدق زکوۃ لینے کو آیا تو وہ دونوں شخصوں نے اپنی اپنی بکریوں کو ایک جگہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے لئے
بکریاں سمجھ کر ایک بکری زکوۃ کی لیوی **ف** اور جو جدا جدا تھیں تو ہر ایک کی بکریوں میں سے ایک ایک بکری لیجائے **ف**
اور مثلاً دو شخص خلیطان تھے **ف** کہا مالک نے موطا میں اگر دو آدمی شریک ہوں جانوروں میں اس طرح کہ چروانا ایک ہو اور نہ
جانور بھی ایک ہوں اور نہ ہر مکان بھی جانوروں کا ایک ہو اور پانی پانی کا ڈھل بھی ایک ہو تو ان دونوں آدمیوں کو خلیطان کہیں گے
اگر ہر ایک ان میں سے اپنی مال کو چاہتا ہو اور جو کوئی اپنی مال کو دوسرے کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو ان کو شریکان کہیں گے **ف**
ہر ایک کی ایک ایک بکریاں تھیں تو دو دو پر تین بکریاں زکوۃ کی وجہ تھیں **ف** اس طرح کہ کل بکریاں دوسو زیادہ ہوں ان میں
تین بکریاں لازم آئیں تین سو تک **ف** جب مصدق زکوۃ لینے آیا تو وہ دونوں اپنی اپنی بکریوں کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر
ایک ہی بکری لازم ہو گئے **ف** کیونکہ ہر ایک کے پاس ایک ایک بکریاں ہوں گی اور ایک سو تیس تک ایک ہی بکری واجب ہے **عن**

یہ حدیث ایک سو و تین بنت لبون کے تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا زهیر لحسبہ عن الحسن بن علی بن ابی طالب انہ قال اھا تواربع العثم من کل ربع زهیر
درہم ولیس علیہم شئ حتی تتم ما تہی درہم فاذا کانت ما تہی درہم غنیہا خمسہ درہم فاذا فعل علیہ
فلک وفی العثم فی کل ربع شاة شاة فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شئ وما وصی اللہ
تمثل الزہری وقال فی البقر فی کل ثلاثین تسبیع وفی الہمیر مئینہ ولی علی العوامل شئ وفی الابل

قال لم يصدقها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا ازادت واحدة ففيها ابنة مخاض
 فان لم تكن ابنة مخاض فان لم يولد ذكر الى خمس وثلاثين فاذا ازادت واحدة ففيها ابنت لبون الى خمس وعشرين
 فاذا ازادت واحدة ففيها حقة وطوقه كجمل الستين ثم ساق مثل حقة الزهري قال فاذا ازادت واحدة
 يعني واحدة وتسعين ففيها حقة وطوقه كجمل الستين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي
 كل خمسين حقة ولا يفرق بين حقة ولا يجمع بين منصف حقة الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرة ولا
 ذات عور ولا تيسر الا ان يشاء المصدق وفي النيات ما سقت له انهارا وسقت اليه ماء العشر وما سقى بالغب
 ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم عن النخعي الصدقة في كل عام قال نهيد احسبه قال مرة وفي حديث
 عاصم قال لم يكن في ابل ابنة مخاض ولا ابنة لبون عشرة دراهم او شانان ثم رحمه حضرت ابو الميوسين على رمي بنت
 بن زهير في کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے آپ نے فرمایا تھا لو چالیسوں حصہ ہر چالیس میں سے ایک درہم اور
 جب تک دو درہم ہوں تو پھر کچھ لازم نہیں آتا جب دو درہم پوری ہوں دن میں پانچ درہم زکوٰۃ کے نکالو پھر تیرہ
 زیادہ ہوں اس حساب سے زکوٰۃ نکالو۔ اور بیرون میں جب چالیسوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو
 تو کچھ لازم نہ ہو گا پھر بیان کیا بیرون کی زکوٰۃ کو چھ درہم سے روایت کیا (عبد اللہ بن عمر کے حدیث میں جو اوپر گزری
 اور گائی بیرون میں۔ ہر گائی بیرون میں ایک س کے گائی اور ہر چالیس میں دو برس کے گائی دینا ہوگی بشرط کہ گائی
 میل چلتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر اس سے کام لیا جاتا ہے جیسے پانی سینچنا اور جتنا زنا کر جاتا ہے تو انکو
 عوار کہیں گے اور میں زکوٰۃ نہیں دے گا اور اوٹوں کی زکوٰۃ اسی طرح بیان کے جیسے زہری نے روایت کیا کہ ایک
 اوٹوں میں پانچ کران ہیں چھپس سے ایک چھ پیادہ ہو تو ان میں ایک بنت مختل ہے اگر بنت مختل نہ ہو تو اس بیرون
 مزدور سے ۵۴ تک جب ۵۴ سے ایک بھجے زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت لبون ہے ۵۴ تک جب ۵۴ سے ایک بھجے زیادہ ہو تو ان
 میں ایک حقتہ ہے چھ سو کے لائق ۱۰۰ تک پھر بیان کیا اسی طرح جیسی زہری کے حدیث میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو
 ۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو ان میں دو سو تین چھ سو کے لائق ایک سو بیس تک جب اس سے زیادہ ہوں تو پچاس میں ایک حقتہ دینا ہو گا
 اور نہ جدا کیا جاوے گا کہ ہاں مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے گا جدا مال زکوٰۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاوے گا زکوٰۃ میں بوڑھا جو عمر بھر
 نہ زنا کرے مگر حسب صدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور سپید اور سن چھین اب پانسی مردوں کو کجاوی یا بارش سے دسواں حصہ لازم
 ہو گا اور جن میں چھ سے سو باقی کھینچ کر آگ کجاوی (زیر بادلی کی زمین میں) بیواں حصہ لیا جاوے گا۔ ایک روایت میں عاصم
 حاکم کے یہ بھی کہ زکوٰۃ ہر سال لیا جائے گے زہری نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایک بار عاصم کی روایت میں ہے چھ سو
 نہ ہو اور اس بیرون بھی نہ تھوس دے نہ دو بکران دینا ہو گے دوسری روایت میں ہے فاذا کان ذلک ما تاددہم فقال
 علیہا الحق ففيها خمسة دراهم ولغير علیک شیء یعنی فاذا کان ذلک ما تاددہم فقال

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
 (جزیہ کے طور پر) یا دینار اور بیس اس وقت کے کثیر جو زمین میں بنتو زمین کا۔ دوسری روایت میں بھی
 ایسا ہی ہے مگر جزئی کا ذکر نہیں ہے یہ حضرت سید بن خلفہ قال سرت اوقال الخبزی من سلم مع مصدق النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فاذا فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تاخذ من راضع لبن وکافحہ بنی من
 ولا یفرق بین شیتہ وکان اغما فی التلیک حذیرہ الغنم فیقول ادوا صدقات امولکم قال فہم من اجل
 منہم الی ناقہ کوفہ قال قلت یا ایا صالح ما الکوماء قال عظیمۃ السنام قال فابی ان یقبلہا قال ان
 احب ان تاخذ خیر ابل قال فابی ان یقبلہا قال غنم لہ انفس دونہا فابی ان یقبلہا ثم مضی لہ
 دونہا فقبلہا و قال انی اخذہا ولما ان یجبر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عند شیتہ
 رجل فحیرت علی الیلہ ثم سید بن خلفہ روایت ہے میں خود گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں لکھا تھا تہ لیا و زکوۃ میں دودہ والی بکری یا دودہ تہا یہ بچا اور دودہ
 کہ وہ جدا مال اور نہ جدا مال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق اس وقت آتا تھا کہ ان پانی پر لائے جاتے تھے پانی کے
 لیے اور وہ کہتا تھا اور زکوۃ پر مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص سے یہاں اونٹ کو مار دینا چاہا۔ ہمال راوی نے
 پوچھا اے ابوصالح کو مار کیا انہوں نے کہا بڑی کو ماراں اگر جس اونٹ کا کو ماراں بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عورہ اور قیمتی ہوتا
 ہے (مستحب ہے) اوس کو لینی سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میں سے کس خوشی میں کہ یہ بڑا ہو اور اونٹ میرا تو لوی مصدق فی انکار
 کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تھوڑی وجہ کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اوس کے ہی لینے سے انکار کیا پھر اوس نے اور کم
 کا کہینچا وہ مصدق نے لے لیا اور کہا میں نے لیتا ہوں مگر ڈرنا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نہ ہوں اور فراموش نہ
 ایک شخص کا ہاتھ اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں یہ جدا کیا جاہی اس مال پر حضرت سید بن
 بن خلفہ قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وقرأت فی عہدہ کالشیخ بین مصدق
 ولا یفرق بین شیتہ الصدقہ ولین کر اضع لبن ثم سید بن خلفہ روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اوس کا ہاتھ پکڑا اور اوس کی کتاب میں پڑا تہ لیا و زکوۃ جدا مال اور نہ جدا مال
 احتمال زکوۃ کے خوف سے اس روایت میں دودہ کا جانور کا ذکر نہیں ہے حضرت مسلم بن قنصلہ البشکری قال استعملت
 سلفہ ابی علی عمرافہ قومہ فامرہ ان یصدقم قال فبعثنی اے فی طائفۃ منہم قایت شیخا کبیرا ليقال لہ
 سعر فقلت ان ابیعتنی الیک یعنی صدقہ قال ابن ابی شیبہ وای نحو تاخذ من قلت تار حتی تانین
 ضرع الغنم قال ابن ابی شیبہ فان احدک انی کنت فی شعب منہا الشطاب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لی حواء فی رجلان حلجین فقلا لی انار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیک لتودی صدقۃ غنم فقلت ما علی

[illegible]

لیکن نصف مسلمانوں کو دیا کر واسطہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کی تعمیر کروائی تو ان میں سے ایک حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا اور باقی حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا۔
 لیکن نصف مسلمانوں کو دیا کر واسطہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کی تعمیر کروائی تو ان میں سے ایک حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا اور باقی حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا۔

دخول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد بعد عشاء وقد جلت رجل فمنا خشفنا فطعن بالعصا ففك القنوا وقال الوشاء
 هذه الصدقة تصدق باطمينيا وقال اريب هذه الصدقة يا كل المكشف يوم القيامة ثم خرج عوف بن
 مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کی تعمیر کروائی تو ان میں سے ایک حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا اور باقی حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا۔

دینا یہ صدقہ روزیہ والا قیامت کے روز حشف کہا ایک شخص نے یہ صدقہ دیا یہ وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر
 دینا یہ صدقہ روزیہ والا قیامت کے روز حشف کہا ایک شخص نے یہ صدقہ دیا یہ وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر
 دینا یہ صدقہ روزیہ والا قیامت کے روز حشف کہا ایک شخص نے یہ صدقہ دیا یہ وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر

اللہ علیہ وسلم زكاة الفطر صلوة من اللغو والرفث وطعمة للمساكين من اداه قبل الصلوة فمضى زكاة
 مقبولة ومن اداه بعد الصلوة فمضى صدقة من الصدقات ثم حميد بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کی تعمیر کروائی تو ان میں سے ایک حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا اور باقی حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا۔

الناس الى الصلوة قال فكان ابن عمر رضي الله عنهما يقولان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يا رسول الله صلوات الله عليك سلم نے کہا کہ حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں اس کے لئے کھانا جو
 بن عمار کہتی تھی صدقہ فطر ہے اس کے بعد اور دو روپیہ یا ایک کم فیودے صدقہ فطر کا مقدار

کا بیان ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرات کی تعمیر کروائی تو ان میں سے ایک حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا اور باقی حصہ ان کے لئے وقف کیا گیا۔

اتنا زیادہ ہو کہ ان کے بکیر و امیر بھان تو وہی قبل از خروج الناس الى القلوع یعنی جو بڑے بڑے اور حکم کیا آپ نے
 صدقہ فطر دینا کا نواز جو ان پر پیش کر کے کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین میں ہے۔ تیسری روایت
 میں ہے کہ صدقہ الفطر صدقہ عام ہے یعنی فطر و غیر فطر کے کبیر و امیر و مملوک و مملوہ و الذکر و الانثی
 فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چوتنی بڑا آزاد اور غلام مرد اور عورت پر۔ صاع کی مقدار میں اختلاف ہے اکثر
 علما کے نزدیک مروا صاع حجازی ہو جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور بھی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو چار رطل
 کا ہوتا ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمر قال قال الناس حسن جوع صدقہ الفطر علی عہد رسول اللہ ص
 صاعاً من شعیر او تمر او نخل قال عبد اللہ فلما کان عمر و کثرت الخیطة جعل نصف صاعاً خط
 من تلك الاشياء ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے لوگ رسول اللہ کو زمانہ میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے کھجور جو
 یا کھجور یا نخل (یا پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیون بہت بڑی انگلی انہوں نے ادا صاع کھجور کا
 بیرون کر دی میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے کہ صدقہ الناس بعد نصف صاع من بقل و کان عبد اللہ
 یعطی التمر فاعطوا اهل المدينة التمر عاماً فاعطی الشعیب ثم حمیہ ہر لوگ ادا صاع کھجور کا دینا لگی۔ راوی نے کہا
 عبد اللہ کھجور دیا کرتی تھی یا کھجور کا ٹوٹا ہوا تو انہوں نے جو دی محمد بن سعید الحدادی قال سکتا
 تخرج اذا کان فیما رسول اللہ علیہ السلام من کفاة الفطرة عن کل صغیر کبیر حر و مملوک صاعاً
 مرطہ عام او اقط او صاعاً من شعیر او صاعاً من تمر او صاعاً من زبدیہ نام نزل غرض جتنی قدر معایتہ حاجت او
 معتبر اق کلم الناس علی المذبح فکان فیما حکم بالناس ان قال انہ امری ان ہدین منہ الشام بعدل صاعاً من
 فاخذ الناس بیدک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرج ابدما عشت ثم حمیہ ابی سعید خدی ہر روایت ہے
 رسول اللہ صاع میں ہر چہ صدقہ فطر ہر چہ بڑا آزاد اور غلام کھیر سی ایسا اناج کا یا پیڑ کا یا کھجور کا یا انگور کا یا کھجور
 پر اسی طرح ہم نکالتے تھے یہاں تک کہ ماہر چار عمرہ کے ٹکڑے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں کو بیان کیا اوس میں بھیجی تھا کہ میری
 راویوں دو گھنچوں کے جو شام ہوا میں ایک صاع کھجور کے برابر میں چھ رطلوں کی یہی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی تک
 ایک ہی صاع دیتا رہا محمد بن سعید الحدادی یقول کہ اخبرنی اباہ صاعاً انا کاننا فحنی علی عہد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صاعاً تمر و شعیر او اقط او زبدیہ بعدل یتیم مراد سفیان او صاعاً من ذقین قال خالد
 فانکر و اعلیٰ فتر کہ سفیان قال ابو داؤد فہذا الیادۃ و ہم من ابن عبد اللہ ثم حمیہ ابو سعید خدی ہر روایت
 وہ کہتے تھے میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دیتا تھا ہم رسول اللہ کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پیڑ یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہاں
 بھیجی کے ہے۔ سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ یا ایک صاع اعلیٰ کا لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے انکار کیا تب سفیان
 نے اس کو چھوڑ دیا۔ یا اب صدقہ فطر صاع من تمر و نصف صاع من تمر کا بیان محمد بن عبد اللہ بن علی

اوشلبہ بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع صاع و فی کل الثین صغیر و کبیر صاع
 و عبد اللہ بن ابی اصفیاء کہ فی ذلک اللہ و اما فقیر کہ فی ذلک اللہ علیہ کفر صاع اعطاء ثم حمیمہ عبد اللہ
 بن ثعلبہ بن عبد اللہ روایت ہو قرابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گہن کا ہر دو آدمیوں پر لازم کر
 دیا ایک کی طرف سے دو صاع (چھوٹے اور بڑے) کو اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہو اس کو دو سو کو ایک کر گیا اور جو فقیر ہے
 اس کو اس کو اس سے زیادہ دیا جتنا اس نے دیا ہو سکتا ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر عن ابیہ قال اقام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فامر بعدہ ان یقر صاع ثمن او صاع شصین علی کل انسان من اہل مدینہ علی حدیث او صاع
 بر او فی بین الثینین فی الفقراء الصغیر و کبیر و العبد ثم حمیمہ ثعلبہ بن صغیر سے روایت ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں فرمایا آپ نے حکم کیا صدقہ فقر کا ایک صاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو غنی جو جس کے روایت میں ہو یا
 ایک صاع گہن کا ہر دو آدمیوں کی طرف سے یک سو و لون روایت میں جو بڑے بڑے اور غلام کی طرف سے دوسری روایت میں
 خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فی الفضل بیومین و روزن عید بڑے خطبہ کیا فی ثلث الحسن
 قال خطبہ انت بائس حرمہ اللہ فی اخص رمضان علی من البصرۃ فقال خرجوا صدقہ صاع صاع فکان الناس
 یعلموا قال من صاع من اهل البدینۃ فہو الاخر انکم فعلوہم فافہم لا یعلمون فرض رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہذہ الصدقہ صاعا من او شصین فرض صاع فی کل حل و مملوک ذکرا و انثی صغیر و کبیر
 فاما اقام علی رضی اللہ عنہ ما ہی خیر السعۃ قال اذ اوسع اللہ علیہ فلو جعل صدقہ صاعا من کل شیء قال
 حمید بن الحسن بن ابی اہد قد مر رمضان علی من صاع ثم حمیمہ بن سے روایت ہو خطبہ بڑا ابن عباس نے رمضان
 میں من بصرہ کو منبر پر اور کہا لو ہر روز دن کا صدقہ لوگوں کو نہ بھیجنا ہوں گے کہا کون کون لوگ شہر والوں میں ہو بیان جو
 امین و خیرین اور پوچھا پوچھا وہ نہیں سمجھتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا اس صدقہ کو ایک صاع کھجور یا جو یا
 نصف صاع گہن کا ہر آدمی کو اور غلام مرد اور عورت پر جو بڑے بڑے حضرت علی رضیف لانی تو ازانی دیکھ کر فرمایا اللہ
 جل جلالہ فی تم کو وسعت دی ابیہ بیون میں کو ایک صاع دیا کرو (یعنی گہن کا بھی ایک صاع دو) حمیمہ کہ ان
 صدقہ فقر اس شخص پر لازم ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے ہو یا اسے تعجیل الزکوۃ زکوۃ جلدی دیدیو کا بیان حسن
 ابن خیرۃ قال البعث انہی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخبائث رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ ابن حمید بن خالد بن ولید
 و ابیہ شکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما یکرم ابن حمید لان کان فقیرا فاغناہ اللہ و اما خالد بن
 الولید فانکرتہ فلیون خالد افتقر لاجل ادراعہ واعتمدہ فی نسبہ اللہ و اما ابیہ اس عبد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فہی علی و منہا حاتمہ قال اما شہرت انہی اہل صناع و صناع ابیہ ثم حمیمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوۃ وصول کرنی پر مقرر کیا (سب لوگوں نے زکوۃ دی) مگر ابن حمید اور خالد بن

الولید اور حضرت عباسؓ نے نزدیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا اپنی جیل زکوۃ کیونکہ نہیں تیا ہو وہ تو فقیہ تھا اللہ
اوسکو غنی کر دیا اور خالد بن الولید بہ تم ظلم کرتے ہو انہوں نے اپنی زمین اور سامان جنگ اللہ راہ میں بہین **ف** ان
زمینوں اور سامان کی زکوۃ مانگنا کیا ضرور ہو وہ مال جو اللہ راہ میں صرف ہو یا مطلب یہ ہو انہوں نے اپنی خوشی
سویں لکھی یہ چیزیں اللہ کی راہ میں زمین تو زکوۃ کیونکہ نہ دینگے تم فی کچھ زیادتی کی ہو گے **ف** اور عباسؓ نے سر جو چاہا
اون کے زکوۃ میں دونگا بلکہ اسی قدر اور دونگا تم نہا **ف** چنتے کہ چاہا آپ کے برابر ہے **ع** علی ان العباس سالہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی تحصیل صدقہ قبل ان یصل فی حلقہ فی ذلک مکرر حضرت علیؓ سر رویت ہو حضرت عباسؓ
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پوچھا زکوۃ جلدی دیدی کو بیس سال گزری تھی پشیمانی اور کویا جازت دی **ف** آپ
فی الزکوۃ تھل من بلان الی بلان زکوۃ کا ایک شھر سو دوسرے شھر میں لیجا **ع** علی ان نہ یاد او بعت لامر ابیہ عثمان
بن حذیفہ علی الصدقة فلما رجع قال عمران بن مال قال ارسلت فی اخذناھا من حیث کنا نأخذھا
علی عہد رسول اللہ ص وضعتھا احیث کنا نضعھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکرر فرمایا
یا اور کسی ایرنے عمران بن حصین کو زکوۃ کی تحصیل پر پامور کیا جب عمران لوٹ کر آئی تو اوس نے پوچھا مال کہاں ہو
فی کہا کیا تو نے مجھ کو مال لانی کر لیا ہو یا تمہاں ہم فی لیا زکوۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دانا زمین اور صرف
کیا اوسکو پہان پر صرت کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانے میں رہتے تھے کو دیا **ف** اس حدیث کو معلوم ہوا کہ زکوۃ کو
جس شھر سے لیا ہو بہتر ہو کہ زمین کو محتاجوں کو تقسیم کری البتہ اگر دوسری شھر کے لوگ زیادہ محتاج ہوں تو وہاں لیجا بھی
ہو **ف** یا بعض من الصدقة وحد الغنی کس شخص کو زکوۃ دینا چاہو اور غنی کس کو بہتر میں **ع** عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہ ما یغنیہ بھا من یوم القیامۃ خمیث او خلیث او کدر و صر فی وجہ
فقیر یا رسول اللہ وما الغنی قال خمس درھا او قیمتھا من الذھب قال لھی فقال عبد اللہ بن عثمان
السفیان حفظہ از شعبۃ لا یروی عن حکیم بن حبیب فقال سفیان فقد حدثنا زید بن عبد عجم بن عبد
الرحمن بن یزید ثور حمید اللہ روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص مال کر لیا اور وہ غنی ہو گا تو قیامت کے
روز اوسکو منہ میں خوش بخودش یا کہ وہ ہو گا لوگوں فی کہا یا رسول اللہ کتنی سو آدمی غنی ہوتا ہو آپ نے فرمایا پچاس سو
یا اوس قدر سو فی پچاس درہم کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوئی اگر ایک روپیہ ایک تولی کا ہو۔ خمیش خودش کہہ کر کہنے
قریب قریب میں خود خود ہو گا بھون فی کہا خوش کہاں چہنا ناخون سو اور خودش کہاں چہنا لکری سو اور کس کہاں چہنا
اور توجہ **ع** علی بن زید عن رجل من بنی اسد انه قال تزلت انا و اھلی ببقیع الفحل فقال لی اھل الذھب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلنا انشاءنا **ف** عجلو اید من من حاجتھم فزھبت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہ عند رجل یسأله ویرسل اللہ ص یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عندہ و

صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہو یا سفر ہو یا ایک ہمایہ محتاج ہو یا دوسکو کوئی چیز جس قدر میں زود پہنچے کے لیے اور پرچہ بکری یا تیری دوت کر دے
 وقت مگر اوجیفہ کے نزدیک بجا ہر کوئی غنی ہوا مال ذکوۃ لینا درست نہیں ہے **باب** کہ عیطل الرجل ولو خذت
 ان ذکوۃ ایک شخص کا ہاتھ مال ذکوۃ دینا درست ہے **مسئلہ** بشیر بن ساسا نے عرض کیا کہ جلا من الاصل بقال الرجل
 بنی حاتم اخبرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واداه بمائۃ من ابل الصدقة یعنی دیۃ الانصاف الذی فی قتل
 بخیر بن حمیرہ شہر بن ساسا روایت ہے اور بخودی ایک و انصاری نے جبکہ نام محل بن اجمہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صدقہ کے ادوں میں سے اوٹو سو دس دیت کر دی یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تھا خبر میں **ف**
 شاید یہ غار میں کا حصہ ہوگا ورنہ دیت میں ذکوۃ صرف نہیں ہو سکتی **مسئلہ** عمرہ غلانی صلی اللہ علیہ وسلم قال السلام
 کدوح یکدح ہما الرجل وجہہ فمشاہد بقی علی وجہہ ومن شام ترک الا ان یسال الرجل فی اسلطان اوقی امر
 لا یجد منہ بد امر چھ سہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سوال کرنا اپنی منہ کو زخم کھانا ہے (قیامت کو روز)
 اب جگہ چاہی ہو اپنی گردن کی لکڑی جگہ چاہی چاہی چوڑی البتہ یہ مضائقہ نہیں کہ آدمی حاکم سوال کرے یا اوس وقت پر کوئی
 چارہ نہ ہو اور لاچار ہو جاوی فاقی اور شکلی سے اضطراب کجالت میں **مسئلہ** قبصۃ بن عمار قال لعلی قال لعلی حالت
 فایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم یا قبصۃ حتی تأتینا الصدقة فامرتک بها ثم قال یا قبصۃ ان
 للسئۃ لعلی الا احد ثلاثۃ رجل تجل حالۃ فقلت له المسئۃ فقال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اذا
 جالحتہ فاجتاحت حالۃ فقلت له المسئۃ فقال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اذا
 فاقت حتی یقول ثلاثۃ من ذوالکلی من قومہ قد اصابت فلانا لفاقۃ فقلت له المسئۃ فقال حتی یصیبہ
 قواما من عیش او سدا من عیش ثم یمسک واما سواھن من المسئۃ یا قبصۃ سمعت یا کلبا صاحبہا
 سمعت امر حمیرہ بنہ بن خارق ہو روایت ہے میں ایک قرض کا ضامن ہوا رسول کریم (علیہ السلام) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
 اپنی فرمایا تیار رہ جب تک کہ میں کو صدقہ کا مال ہاں ہو یا اس آدمی تو ہم تجھ دینے کے پھر فرمایا اے قبصۃ سوال نہیں درست
 ہو گیا مگر میں آدمی کو ایک نوہ شخص چہرہ نہانت کا بوجہ پڑا اور وہ نہیں کر سکتا تو سوال اوکو درست ہی (جنگ
 نہانت سے) اور وہ پہر باز رہنا چاہیے دوسری وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اسکا مال تباہ کر دیا اوکو بھیجے
 سوال درست ہے یہاں تک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اسکی گزارے کو کافی ہو تیسری وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آئے
 کہ میں عقل آدمی اس کے قوم کو کہیں لگین بیشک فلاں کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوکو بھی سوال درست ہے یہاں تک کہ گزاری
 کے لائق پیدا کر لے پہر باز ہو سوال سے سوالن صوتون کو سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہا ہے سوال کی وہ حرام کہا ہے **ف**
 حاجت پیش آنے میں بہتے صوتین داخل ہوگی جیسے مسافر کا مال راہ میں جا رہا وہ محتاج ہو گیا یا غازی کو جہاد میں ضرورت
 پیش ہوئی تو سوال درست ہے و غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسا علماء نے ہو کر سوال درست نہیں ہے **مسئلہ** ابن مالک ان رجلا

من الاضمار الى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله فقال ما اقبضت ذلك شي قال ابلحس نلبس بعضه ونسبط بعضه
وقعد فشرب فيه من الماء قال الشتر بهما فانا تا بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من
يشتري هذين قال الرجل انا اخذهما بدمهم قال من يري يد علي درهم من ثمن او ثلانا قال اجل انا اخذتهما
بدمهمين فاعطاهما اياك واخذت الدرهمين فاعطاهما الانفة ثم قال وقال الشتر يا حذرهما طعاما فاني انا
اهلك والشتر يا اخرة قد رما فاشترى به فانا به فقدر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم للمعروف ابدا ثم قال
له اذهب فليخطب ويوع ولا يرينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل فخطب بسبعين رجاء وقدر اصاب عشرة
دراهم فاشترى بسبعينها ثوبا وبعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم له هذا خير لك من ثمن

[illegible]

المراد ريس الخو لا نفع في مسلم الخو كما في قال حدثني الجهمي الامير ما هو الفخري واما هو عبد فاما بن
عوف مال قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ ثمانية او تسعة فقال لا تباعون رهو الله
يكن احديث محمد بن بيعة فلما قد ايضا قال فقال لهم ببيعك قال تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا و
مهلوا الصلوة الخمس وقسموا ونفيعوا واسر كل خفية قالوا لا تشاء الناس شيئا قال فلو كان

محمدي قال له فليستنا ابينا جايضا فقال لي يا رسول الله انا قد جايضا

صلى الله عليه وسلم

بعض اولئك المنقر بسقطه فاسال هذا ان يوافيه اياها ثم يحسب اربعين في سبب من محبة من حديث بيان
 ابو سلمة خذاني نسي انهنون في کہا بچھتے حدیث بیان کی میری پیار دوست امانت دارنی وہ کون ہیں حدیث بیان کی ہے
 السلام علیہ وسلم پاس ہے ساتھ یا اللہ یا اللہ می آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیت
 کر چکے تھے تم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپ نے پھر وہی کھاتین بار فرمایا ہم لوگوں نے ہاتھ پہلائے تو ان
 سے ہونیکے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہیں آپ سے آپ نے فرمایا بات کہ نہ
 جل جلالہ کو پوجو گے اور اوکو ساتھ کیلئے شریک نہ کرو گے اور پانچون نادین داد کوگی اور سچی بات سنو گے اور اسکو ان کے
 اور ایک بات اُس سے فرمایا لوگوں کو سوال نہ کرو گے پھر اون لوگوں کا یہ حال تھا اگر کسی کوڑا من پر گر پڑتا تو وہ کسی پر اتنا
 سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اٹھسا دو وہ سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر اپنی عہد کا پاس اور خیال تھا جب بیعت کر لی کہ کسی سے
 سوال نہ کرینگے تو اتنا زور سے کام میں بھی اور خلاف کرنا گوارہ نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا اللہ ان سے
 راضی اور خوشنود ہو آمین یا رب العالمین **مسند ثوبان** قال کان ثوبان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل رسول

الله حمز كفل لى ان لا يسأل الناس شيئاً فأتاه قتل بالحننة فقال ثوبان انا فکان لا يسأل احد شيئاً ثم
 ثوبان سروریت ہو جو بولی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کا اطمینان دے دو کہ وہ لوگوں کو
 سوال نہ کرے گا میں بھی اسکو اطمینان دوں گا جنت کی واسطی ثوبان کہتے تھے میں کسی سے کوئی چیز کچھ نہیں لیتا **باب**

سوال سوچنے کا بیان **مسند ابی سعید الخدری** ان الناس من لم يسألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم
 يشترطوا فاعطاهم حتى اذا انفد ما عنده قال ما يكون عندك من خير فلن اؤخره عندكم ومن لم يسألوا

يعطاه الله ومن لم يسألوا الله ومن لم يسألوا الله وما اعطاه الله احد من عطاء او من القبر
 ابو حنیفہ زری سروریت ہو کچھ لوگوں نے انصار کو پھیل اسے صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے انکو دیا پھر انکو شکر کیا
 پھر آپ نے دیا بیان تک کہ جو کچھ آپ پاس تھا خیر ہو گیا اور وقت آپ نے فرمایا میری پاس جو مال ہو گا میں اسکو تم کو دے
 چھوڑ دوں گا لیکن جو شخص سوال سے بچتا چاہے گا اسکو بچاؤں گا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ اسکو غنی کرے گا اور جو صبر کے توہین
 اس سے چاہے گا اللہ اسکو صبر دے گا اور صبر سے بہتر شے کوئی نعمت کیونہیں دی جس میں زیادہ گنجائش ہو **مسند ابی سعید الخدری**

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فانه لا يالهيا الناس لم تسد فاقته ومن اصابته فاقة
 شاء الله له بالفتن ايام موت عاجل او غنى عاجل **مسند عبد الله بن مسعود** عن النبي صلى الله عليه وسلم ان
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو فاقہ ہو پھر وہ لوگوں کو طلبا کرے تو ہرگز اسکی فاقہ کتنی تباہی کے اور جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما ہے
 اللہ کی کوئی پرواہ نہ کرے گا یا تو حرام دیکھا اور موت سے سب تکلیفیں ختم ہو جائیں گی یا مالدار ہو جاوے گا زندگی میں **عن**
 ابن الفضل **مسند ابی القاسم** قال السراسل الله صلى الله عليه وسلم اسال رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا وكن

بسم الله الرحمن الرحيم

وجدتم قال لولا الخفاف ان تكون صدقة لا كانت خاشعاً ثم حمزة انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان ایک کچھو پانی فرمایا اگر کچھ خوف نہ ہو تو ایک صدقہ کی جو تین ہاتھوں کا ہوتا ہے اس کا نام ہے **خاشع** ابن عباس قال بشتی اے
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل اعطاه ایاہ من الصدقة ثم حمزة عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میری
 باپ نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا وہ اونٹ لینے کو جو اپنے اونٹوں پر ہے صدقہ میں سے **خاشع** شاید کہ نہ
 حضرت نے ان کو قرض لینے پر مجبور نہ کیے اور ان کو اس کو دیا کہ وہ صدقہ جس کو دیتے ہیں وہ **خاشع**
 الفقیر علیہ ملق من الصدقة فقیر شے کی طرح ہے میں سے **خاشع** لادی **خاشع** انت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بلحکم ما هذا قال لوشی تصدق به علی بیری فقال هو لها صدقة ولنا صدقة ثم حمزة انس سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت آیا آپ نے پوچھا یہ گوشت کیسا لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریدہ کو **خاشع** میں ملا تھا آپ نے فرمایا
 یہ بریدہ کی طرح ہے یہ اور ہمارے اسلحہ پر ہے (بریدہ کی طرح) **خاشع** من تصدق بصدقہ ثم ورثھا
 ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اس کا ورثہ ہر گیارہ لے لیا **خاشع** لادی ان احراة انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال انت تصدقت علی ابی ولیدة وانھما ماتت وترکت تلك الولیدة قال قد حبسک
 ورجعت الیک فی المیراث ثم حمزہ بریدہ سے روایت ہے کہ میری بریدہ کے پاس آئے آپ نے ان کو
 ایک نوٹھی صدقہ میں دی تھی اب وہ مر گئی اور وہی نوٹھی چڑھ گئی آپ نے فرمایا تیرا جو پورا ہو گیا اور نوٹھی ہوئی
 پاس چلے آئی تو میں نے آپ کے حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **خاشع** عبد اللہ قال کنا نغدا الماعون علی
 عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریة الدلو والقدر ثم حمزہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ ہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ماعون ڈول اور گچی کو سمجھتے تھے **خاشع** لادی ثم ماعون وکنوا لون کے بڑی نعمت ہے **خاشع**
 ہے کہ ضروری چیزیں گھر کی اگر کوئی مانگے تو متخاریو **خاشع** ابی حمزہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خاف
 کنز لا یؤدی حقہ الا جعلہ اللہ یوماً تقیمة یحیی علیھا فی نار جہنم فتکوی بها جہنم ووجنبہ وظهرہ
 حتی یقضی اللہ تلک بیز عبادہ فی یوم کان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلاً ما
 الی الجنة واما الی النار واما من صاحب غنم لا یؤدی حقھا الا جعلت یوم القیامہ وخرھا کانت فیطخ
 لها بقاع قرقر فتطبخ بقر ونبھا وطقھا باطلا فھا لیس فیھا عقصاء ولا لجماء کلما مضت اخرھا
 ہوت علیہ ولاھا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم یری
 سبیلاً ما الی الجنة واما الی النار فاما من صاحب ایل لا یؤدی حقھا الا جعلت یوم القیامہ وخرھا کانت
 فیطخ لها بقاع قرقر فتطبخ باخفا فھا کلما مضت علیہ اخرھا ثم یری سبیلاً ما الی الجنة واما الی النار
 بیز عبادہ فی یوم کان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلاً ما الی الجنة واما الی النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہو وہ اس کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو
 قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے اس کی پیشانی اور پسلی اور پیٹ و نچی جاوے گی یہاں تک کہ اللہ فیصلہ
 کر دے اپنے بندوں کا اس میں جو تمہارا حساب ہے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اس کی اس کو اپنی راہ معلوم ہوگے جنت
 کی طرف ہو یا دوزخ کی طرف اسی طرح جو بکریوں والا اون کے زکوٰۃ نہ دیکھا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریوں کو سائی
 ایک سو پچیس میدان میں ڈالا جاوے گا اور وہ بکریاں اس کو سینکڑوں سو مار گئے اور کروں سے کچلین گی اون بکریوں میں
 کوئی بکری تیرے سینک کی پائی سینک نہ ہوگی بلکہ سیکہ سینک واری ہوگی تاکہ خوب مارین جب الجھا بادی یا بادی سب
 بکریاں اچکھین گی تو پھر تیرے پہلے بکری آوے گی اور مارنا شروع کرے گی آخر تک کہ اس تک کہ اس جلاہ فیصلہ کرے گا اپنی بند
 میں قیامت کے روز جو تمہارا حساب ہے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اس کی اس کو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کی طرف ہو یا دوزخ
 کی طرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنا اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دیکھا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ ہو یا دوزخ جتنی اونٹ تھے اون
 گے اور اونٹ والا صاف میدان میں بٹھایا جاوے گا اور وہ اونٹ اس کو روزین گے پھر پانوں سے جب ایک گرز جاوے گا تو
 اسے اس کا پھر پھیلادے گا اسی طرح سے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اپنی بندوں میں اس کے جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد
 اس کے اس کو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف **مسند ابی ہریرہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 فی قصۃ الابل بعد قولہ کاذبۃ حقۃ قال ومن حقہا حلبھا یوم وردھا **ترجمہ دوسری روایت** میں ہے
 اسی کی مثل ہے جو دہر گزرتی لیکن اونٹ کے قصہ میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اور نہ ادا کی خیرین سے ایک کچھ بھی ہے
 کہ جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کو دے اور دودھ پلاوے **مسند ابی ہریرہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 ھذا القصۃ فقال لہ یحبی لابی ہریرہ فما حق الابل قال تغطی الکریمۃ وتنج العزیزۃ ونفق الظھر فطرق
 الفحل وتسقی اللبن **ترجمہ ابوہریرہ** سے روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بھی قصہ بیان کیا راوی ابوہریرہ
 پوچھا تو اونٹوں کا کیا حق ہے انہوں نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ میں دینا اور زیادہ دودھ کے اونٹنی بخشنے دینا اور سو کی لپیو دینا
 اور جتنے کے لپے زکوٰۃ دینا اور دودھ لوگوں کو پلانا دے کہ روایت میں اتنا زیادہ ہو واعداد دلوہا اور اس کے حق
 عاریت دینا بخیر و دودھ دینا کی لپیو **مسند ابی ہریرہ** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر کل بجا د عشرۃ اوسق
 من التمر یقتوی لوقۃ المسکین **ترجمہ جابر بن عبد اللہ** سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حکم کیا جو شخص دس سق ایک دن ساچھ صاع کا ہوتا ہے کہ جوڑے گا تھے دودھ ایک خوشہ مسجد میں لگا جاوے سیکنے بخیر
 و **مسند ابی ہریرہ** زکوٰۃ خدا دے کہ تمہارا اور تمہارا لایا **مسند ابی ہریرہ** قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 علیکم فی سفرکم لواء من لواء فاقبلہ فجعل یصی فیہا یمینا و شمالا **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ تمہارا لواء لواء ہے کہ تمہارا لواء من لواء فاقبلہ و من کان عنده فضل زاد فلیعده علی من لا زاد لہ حتی

خلفہ ائمہ لاحقوا احد صدق الفاضل **مرحومہ ابو سعید خدری** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 تھے سفر میں تو میں ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور اونٹ بائیں اوپر پہرے لگا رکھ کر اپنے ساتھ لوگ لے کر آیا
 اونٹ کیسا عمدہ ہے اور جھنوں کی کہا اسو طہ کہ وہ اونٹ چلتی چلتی تھک گیا تھا اس لیے اس نے اونٹ بائیں مڑا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہیں اور اس کو دوسرا اونٹ دینا آپ نے فرمایا جس کو اس توشہ فاضل ہو تو اس کو دو جو جس کو پسند
 نہیں کرے یہاں تک کہ تم فی گمان کیا کہ ہم میں کسی کو خوش نہیں ہے فاضل خبر کا **عجل** حدیث عن ابن عباس قال لما نزلت
 هذه الآية والذين يكتزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
 انا افرج عنكم فانظروا فقال يا بنی الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ان
 الله لم يفرح الا بطيب ما بقي من اموالكم وانما افرض الموارث لتكون لمن بعدكم فکبر عنتم
 قال لعل اخلت بحسب ما یکنز المرء المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیها سرتہ واذا امرها اطاعتہ واذا غاب
 عنه حافظتہ **مرحومہ مجاہد** سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون الذهب
 والفضۃ الخ تو مسلمانوں پر بھت شاق ہوئی **ع** کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھ کر بیٹوں کے
 اور امہ کی راہ میں صرف کرکین کے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کا بدن اوس سے داغ جاوے گا حالانکہ
 سب لوگ بڑے پیسہ اپنی آل اولاد کی واسطہ رکھ چوڑے ہیں اور جسم کرتے ہیں **ع** عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس شکل کو فرم کر رہا ہوں
 پر وہ گئے اور عرض کیا یا بنی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اس سبب جلالہ نے زکوٰۃ اسو طہ
 فرض کے کہ باقی مال پاک ہو جاوے اور پس جس مال کے زکوٰۃ دی جاوے وہ کہ نہ نہیں ہو اور اس نے مقرر کیا میراث کو
 اسی واسطہ کہ مال داروں کو پہنچے اور اس وقت تعمیر کچھ حضرت عمرؓ نے آپؓ فرمایا میں تجھ کو وہ بات بتاؤں جو سب سے بہتر خزانہ
 مسلمان کا وہ نیکویت ہے جو جب مرد اس کو طرف نہ کرے تو وہ مرد کو خوش کر دے اور جو حکم کرے ان لے اور جو سب سے بہتر حفاظت
 کرے **باب** حق السائل سائل کا حق کیا ہے **عمر بن عبد العزیز** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل
 حق وان جاء على فرس **مرحومہ امام حسین علیہ السلام** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر ہو
 میں اگر ہو سکے تو اس کو دیوی نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوی سختی نہ کرے گا گھوڑے پر سوار ہو اور ہیکل ہنگام **عمر بن عبد العزیز**
 وكانت ممن يبيع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت لله بار رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للسائلين
 ليقوم علي يابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجد له
 شيئا فاعطيه اياه الا ظلفا واحدا فادفعه اليه في يد **مرحومہ امام عکبیر** سے روایت ہے کہ انہوں نے بیعت کی
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ سکین میرے دھاری رکھنا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو جو
 اس کو دوں آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کچھ ہے نہ ہو سیکے جو میری کبر کے تو وہی دے گا کہ میں دیکھوں **ع**

حدیث عن ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال میں سے کچھ نکالے اور اس کو مسکینوں کو دے دے تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کو دس گنا عطا کرے گا

مخروم کرنا چاہتا ہوں جو میرے تھوڑا سا ہر ایک مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور دیکھیں کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بھی اسکو دنیا درست ہو اور ثواب کا باعث ہو چنانچہ اگلی کی حدیث میں آتا ہے **باب الصدقۃ**
اہل الذمۃ کا فرد مخصوص تو دین کا بیان **مسئلہ** اذالت قدیمت علی اہل ما غنیتہ فی عہد قیامت وھی راحة
مشرکۃ فقالت یا رسول اللہ ان احی قدمت علی وہی راحة مشترکۃ افاصلہا قال نعم فصل اہل الذمۃ
اسما سے روایت ہو سیرئ ان آئی جو پڑھ کر قریش کے دین کی طرف تامل ہے اور اسلام کو نفرت کہتے تھے میرے کیا یا رسول اللہ
سیرئ ان آئی ہو اور وہ اسلام کو نفرت کہتے تھے میرے کیا میں اس کے ساتھ سلوک کر دین اپنے فرمایا ان سلوک کی پیمان
باب ما لا یجوز منعه جس چیز کا رکنا درست نہیں **مسئلہ** اذالت ہا بوجہ عیبتہا قالت لست اذن
ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل سینہ وینزل فی صدۃ فجعل یقبل یتلو ثم قال یا رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اللہ ما لشیء الذمۃ لا یجوز منعه قال لا لشیء ما لشیء
الذمۃ لا یجوز منعه قال ان تفعل الخیر خیر لک **مسئلہ** یہ روایت ہو اس نے نقل کیا ہے **باب** ابو یحییٰ
(عمیر سے) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ اس کے کہ جب آئے تو آپ کا قیام انہا کے آپ کے بدن مبارک کو چھوئی کر
اور پڑھ لگے (محببت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہو جس کا رکنا درست نہیں آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا بنی اللہ وہ کیا شے ہے جس کا رکنا درست نہیں آپ نے فرمایا نہ کہ پھر عرض کیا یا بنی اللہ وہ شے کیا ہو جس کا رکنا
درست نہیں فرمایا جتنی نیکی تو کرے اور مسعد تیرے لیے ہے **مسئلہ** یہ روایت ہو اس نے فرمایا پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہیں
اس کے سوا بھی جو چیز ہو اس کے تو دیکھو رکنا ضرور نہیں ہے **باب المسئلة فی الساجد** محمد کے اندر رسول کریم
عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل منکم احد یطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ دخل المسجد فاذا انا بسائل لیسال فوجت کسرة خبز فی مید
عبدالرحمن فاخذتھا منه فدفعتها الیہ **مسئلہ** یہ روایت ہو اس نے فرمایا رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم میں سے ایسا ہو جس کو مسکین کو کھانا کھلایا ہو ابراہیم کے کہا میں مسجد میں آیا ایک سائل نے
سوال کیا میں نے ایک کڑا دہنی کا جو عیب عبدالرحمن کے ہاتھ میں تھا لیکر اسکو دیدیا **باب** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد میں نہ ڈالتے اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہو اور بعضوں کے نزدیک دنیا بھی مکروہ ہو مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاۃ۔ باب راحۃ المسئلة بوجہ اللہ علی اللہ کو نام پڑنا مکروہ ہے **مسئلہ** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسأل بوجہ اللہ الا بحقۃ **مسئلہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جابوی سو حجت کے لیے **مسئلہ** عظیمۃ من سأل باللہ جو شخص اللہ کے نام پڑا کر اس سے
کیا کرے **مسئلہ** عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاض باللہ فاعینہ وہ من

سال باللہ فاعطوه ومن دجا کد فاجیبوہ دمن حنیج الیکہ معروفا فافکافوہ فان لم یجدوا
تکافوہ فادعوا الہ حتی تروا النکحہ قد کافتموہ ثم حمیمہ عبد بن عمر رضی عنہ روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسے کام سے بچا نہ لے گا تو اسکو بنا دوا اور جو شخص سوال کرے ایسے کے نام کرے اسکو دوا اور جو شخص تم کو بلا کر
توقبل کرو اور جو شخص تم سے احسان کرے تو تم اسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو اسکو سب دجا کر دینا تک کہ تم کو چھوڑ
بدلہ ہو گیا **ف** میں فرمادے گا کہ اسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت میں **یا حبیب** الرجل الخیر من مالہ آدمی اپنا مال
صدقہ دیوے تو کیا **عمر جابر بن عبد اللہ الانصاری** قال کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اجاء رجل
بمثل بیضۃ من الذهب فقال یا رسول اللہ اصبت ہذا من معدن فخذھا فحقی صدقہ ما اصابک
عینھا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من قبل کناہ لا یمین فقال مثل ذلک فاعرض
عہ ثم اتاہ من قبل کناہ لا یسر فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاعرضھا
رسول اللہ ص فخذہ بھا فلو اصابک لہ وجعہ او لعقرتہ فقال رسول اللہ ص یا فی احد کما یمالک
فیقول ہذا صدقہ ثم یقعہ یدستکف الناس خیر الصدقات ما کان غلظہ غنی ثم حمیمہ جابر بن عبد اللہ
روایت فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین تھی کہ ایک شخص اسکو برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صیرتو نا
میں نے ایک کان میں سے پایا آپ اسکو لے کر بھیج دیجئے وہ اسکو میری پس کچھ مال نہیں ہے رسول اللہ ص نے اسکی طرف سے
ایا اور ایسا ہی کہا آپ نے منہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ ص نے وہ سونا لیکر پہنیک دیا اگر اسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ
دیتا پھر رسول اللہ ص نے فرمایا ایک تم میں سے اپنا سب مال لیکر جلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر پھینک کر لوگوں کو سامنے
ڈالتھیں یا تا ہی بہتر صدقہ ہے جسکا مالک صدقہ لیکر الدار ہے **ف** دوسری روایت میں اتنا بنا دہ ہے کہ خذ عنہ احوالک
لا حاجۃ لکنا بہ لے لے اپنا مال ہم کو داسکر حاجت نہیں ہے۔ آنحضرت ص نے وہ صدقہ قبول نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ
ہو جاوے گا اپنا مال عیال کو کیا کہلاوے گا سب سے مقدم اپنا مال عیال کے پرورش ہے پھر حاجت ضروری سوچی وہ مسکینوں
کو دیوے دوسرے کو یہ کہ اگر خرب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بے دینو کی اسکو نہت اور شرمندگی کا حامل ہے تو ہے اور غصے
گہرا تا ہی پھر نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکی یہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیوے کچھ اپنے دھڑکھڑ
عبداللہ بن مسعود سمعی ایا سعید الخدشی یقول دخل رجل المسجد فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان یخرجوا
ثم یا با فطرہوا فامرہ منھا بنو بنی شہد حث علی الصدقۃ فخرجوا فطرح احد المؤمنین فصاح بہ وقال خذ
فوبلک ثم حمیمہ عبد بن عمر رضی عنہ روایت فرماتا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
لوگوں کو کہ پھر دوا کرنا اگر کافر (صدقہ کے طور پر) لوگوں نے کفر کو والی آپ نے دیکھ کر اس شخص کو دیکھ کر فضیلت بیان
کی صدقہ کے وہ شخص دن کو دیکھ کر دن میں سے ایک کڑا لے کر لے گیا آپ نے اسکو فائدہ دیا اور فرمایا کہ لے کڑا اپنا **ف** کیونکہ اسکو

الصلی اللہ علیہ وسلم
سنبینہ لیا بہرہ دانی مختص
۴۵۵

دو ہی کپڑے تھے اور وہ ضرورت سے ڈالنے سے اسو طر صدقہ اپنے قبول نہ کیا **ع** اس پر ہیرہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقات ما ترک غنیہ او تصدق بہ عن ظہر غنیہ وابدایمین
 بقول ترمذی رحمہ ابو ہریرہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑ کر صدقہ دے اور
 رئیس بعد صدقہ نکالنے کے اور کمال مالدار سے اور پہلے صدقہ اس کو دے جو تیری عیال میں سے ہو **باب**
 الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت **ع** اس پر ہیرہ انہ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل
 قال جہد النفل وابدایمین بقول ترمذی رحمہ ابو ہریرہ روایت ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل
 آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اور ٹھاکر دیوی اور پہلے صدقہ دے اور لوگوں کو جنگا خرچ تیری اور ہر یہ حدیث کو لوگوں
 کی لیے ہے جو اس پر پورا بھر و سارا کہتے ہوں **ع** اس پر قال سمعت عمر بن الخطاب یقول انما رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یوما انت تصدق فوافق ذلک ما لا عندی فقلت لیوم اسبق بابکران سبقتہ
 یوما فحجت بنصف صلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما البقیۃ لہاک فقلت مثله قال والی
 ابوبکر یکل عندہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما البقیۃ لہاک قال ابقیۃ طعم اللہ ورسولہ قلت کاسابقک
 المشیر ابدا ترمذی رحمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا صدقہ لکا لکا اتفاق سے اس وقت میرے پاس
 مال تھا میں نے کہا اگر میں ابوبکر سے بڑھ جاؤنگا اگر کبھی بڑھنے والا ہوگا تو میں ادا مال لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیو طر کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر آیا ہوں پھر ابوبکر جو کچھ ان کے پاس تھا سب کے لئے رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے گھر بار کیو طر کیا چھوڑا انہوں نے کہا ان کیو طر اللہ اور رسول کو چھوڑا ہوں تب میں نے
 دل میں کہا میں تم کو کبھی بڑھ نہ سکوں گا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ ہر چہ پہلے
 باب کے حدیثوں سے سارا مال صدقہ دینے کو اپنے منع کیا تھا مگر وہ منہ دہی لوگوں کیو طر جو پورا بھر و اس پر نہ کہتے ہو
 نہ ابوبکر صدیق سے لوگوں کی **باب** فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت **ع** سعید بن سعد ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجز البلیک قال الماء **ع** محمد بن السیسی روایت ہے کہ
 انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا **ع** سعد بن
 عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفف ترمذی رحمہ دوسری روایت میں سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے **ف**
 پانی کا صدقہ کنوان سد سافرو کسی یا نمازیوں کے لیے ہونا سبیل اپنے کے کہنا **ع** سعد بن سعد انہ قال قال رسول اللہ
 ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال خضریدیا وقال ہذا لام سعد ترمذی رحمہ سعد بن عبادہ
 کہا یا رسول اللہ میری ان گھنٹیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی انہوں نے اسے ایک کنوان کھدایا اور کھانا کھا تو
 سعد مان کو پوچھے **ف** سعد بن عبادہ شہر صحابی انصاری میں **ع** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ايما مسلم كسب ثوابا على عري كساه الله من خضر الجنة وايما مسلم اعطى مسلما على جوع اعطاه الله من ثمار الجنة وايما مسلم سقاها على ظمأ سقاها الله عز وجل من حقيق المختوم ثم رحمة البوسيدى هو
رويت في رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمايو سلمان كوسلمان كوكير اينداى جب و نه نكا هو تو اسيد جل جلاله او سكونت كوسن كير ايندا
اور جو سلمان كسى سلمان كو كجنا ناكهلاوى جب وهه سوكا هو الله سكونت كوهل كهلاو نكا اور جو سلمان كوسلمان كوپا س
پلاوى جب وهه پيا س هو تو اسد سكونت كى شراب پلاو نكا پيا **باب** في المغفرة عاريت دنيا حسن ابو بكة بنه السلو
قال سمعت عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعون خصلة اعلاهن منجية
الغنصا يعل اجل بخصلة منها رجاا ثوابها وتصديق موعودها الا ادخله الله بها الجنة ثم رحمة البوسيدى
سلوى كوروايت هي من نسا عبد الله بن عمر و فرمايو رسول الله صلى الله عليه وسلم في اربعين خصلتين منهن سب من بهتر شعرا و نيا كبرى كا
هو ر دو ديو نه كى ليح كوسى شخص ان خصلتون من سى كيو ثواب كى اسيد كهس اور او سوكو و عدو كوسچ جان كركه كيكه كركه
جل جلاله او سكونت مين نازل كيكه - مسان نى كها هم نى ان خصلتون كو گنا هي سى سلام كا جواب دنيا جهنيك كا جواب دنيا را
مين سوكا سوا وغيره او نكحانا تو سپند خصلتون تك ديو نه كى **باب** اجر النكاح قرآن كى كى ثواب كا بيان **عشر**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النكاح من الايمان الذي يبيطها امر بكاملا فتوا طيبة تنفعه
حتميد الله والى امر له به احد المتصدقين ثم رحمة البوسيدى هو رو ايت هو فرمايو رسول الله صلى الله عليه وسلم
خرايخى امانت دار كو جو حكم كى موافق پورا پورا ديتا هي خوشى سى او سوكو حكم كى حكم هو او اتنا هي ثواب هو جتنا تصدق ديو
كو كى **ف** چار شرطن من - ايكا اجازت مال كى - دوسرى پورا دينا - تيسرى خوشى سى - چوتھى اسكو دينا جكو حكم هو **باب**
المرأة تصدق من بيت زوجها عورت اينخواوند كال صدقوى **عشر** حاشية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا انفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة كان لها اجر ما انفقت ولزوجها اجرها اكثري الخا
صن ذلك لا يتقص بعضهم اجر بعض ثم رحمة البوسيدى حضرت ام المؤمنين عائشة سے روایت ہے جب عورت خیر کے کوئی خاوند کے
گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اسکو بھی ثواب ملے گا خیر کرے گی اور اس کے خاوند کو گناہ کا ثواب ملے گا اور جسکو تحویل میں ہو اسکو بھی
ثواب ملے گا بس کو برابر ملے گا نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہ ہو غرض یہ ہے کہ خاوند کی خیر خواہی ہو معمول کر تو خیر بخت کر تو شر
نیت سے کہ بچا لو گون کو اور کمال مال نہ ديو **عشر** قال اما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت اصلا
جمليلة كانتا من ساء صفر فقالت يا نبى الله انا كل على ابائنا وابنائنا - قال ابو داود وارقميه واذوا جندا
فما يجل انما من اصولهم قال الوطبة كلتمه تصدقته ثم رحمة البوسيدى روایت ہے جب بیعت کی رسول الله صحر تو ان باک
عورت بہت موٹی گویا صفر کی عورت ہے (صفر ایک قبیلہ ہے) اوشی اسبلی کو نبی اللہ صحر لوگ تو باجر من اینو باب اور بیرون
اور خاوندون کے تو ہم کو ان کے مال میں سو کیا دوست ہو آپ نے فرمايو انی ترکاری طب کو کھاو اور دوسرے چیزیں

کے قابل نہیں ہیں عجز ہماری منہ سے قال سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقضت
 المرأة منک مسب زوجها من غیر امرہ فلیها نصف الحبرۃ ثم حمیمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 عورت صرت کری اپنی خاوند کی کامی میں ہو بیسہ راوی کی اجازت کر تو اس کو اور ثواب ملتا ہے خاوند کا کاف اگر خاوند کے
 بغیر اجازت کے وہی چیز میں صرت کر جو کہ نہ ہو کی لائن میں ہیں جیسو پکا ہوا کہنا وغیرہ عجز ایسے ہریرۃ فی المرأة تصد
 من بیت زوجها قال لا الا من قوتھا والاجبرینھا وہا لیل لھا ان تصدق من مال زوجها الا باذنہ ثم حمیمہ
 ابو ہریرہ کہ کسی نے پہنچا عورت اپنی خاوند کو کہ میں کو صدقہ دی ہوں انہوں نے کہا نہیں البتہ اپنی خرچ میں ہو سکتی ہی
 اور ثواب دونوں کا ہو گا اور یہ اس کو درست نہیں ہے کہ اپنی خاوند کے مال میں ہو بغیر اجازت کے صدقہ دیو یا فی صلۃ
 التیمم یا تو کو ساتھ سلوک کرنا صحیح ہے قال لما نزلت لنتقوا والذین یحتقون فقاموا لھا لھجوت قال ابو طلحہ یا رسول
 اللہ ادری ربنا یسا لکنا من امرنا فی اشھدک انی قد جعلت ارضی یا ربھا لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اجعلھا فی قراہتک فھما بایں حسن بن ثابت وابی بنکعب ثم حمیمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
 ہے جب یہ آیت اتری لن تمالوا اسبحتہ فتفتقوا لھا لھجوت یعنی نہ پہنچو گے تم نہ ملی کو جب تک خرچہ نہ کرو گے اس مال کو جس کو
 چاہتے ہو ابو طلحہ نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتا ہوں ہمارا پروردگار ہماری لون کو مانگتا ہے تو میں اپکو گواہ کرتا ہوں میں نے
 اپنی زمین جو اریکا (اپکو منیع کا نام ہے) میں فی خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تقسیم کر دو اپنے عزیزوں
 میں انہوں نے تقسیم کر دی اسے بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابو داؤد نے طلحہ کا نام دیدہ بن سہل بن اود بن خزام
 بن عمرو بن زید بن سناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہیں اور ابی بن کعب
 بن قیس بن عتیک بن زید بن سناۃ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہیں تو عمرو بن مالک تینوں کو دادا ہیں عجز صمیمونہ
 ثم حمیمہ ابو ہریرۃ قال سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحبرۃ
 فقال اجعل لک اللہ امانک لو کنت اعطیتھا انھا لک کان عظم لک ثم حمیمہ ابو ہریرہ روایت ہے جو ابی ہریرہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میری ایک نوذی قبی میں نے اس کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس شریفی
 میں نے اسے یہ مال بیان کیا اپنے خاوند کے جلاد تجھ پر اس کا ثواب دیو مگر تو اس نوذی کو اگر اپنی خیمال کے کوون کو دیتی تو
 زیادہ ثواب ہوتا کہ یہ کچھ کہنے والوں کو ساتھ سلوک کرنا بہتر ہے عجز ایسے ہریرۃ قال اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصمد
 فقال جل یا رسول اللہ عندک دینار فالصمد وقہ علی نفسك قال عندی ما اخر قال تصدق به علی ذلک
 قال عندک اخر قال تصدق به علی وجہک قال عندک اخر قال تصدق وقہ علی خادمک قال عندک
 اخر قال انت بصر ثم حمیمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جسے کہ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس
 ایک نوذی ہے اسے فرمایا وہ اپنی کام میں لا دے بولا ایک اور نوذی ہے اسے فرمایا اسے کو دے دے بولا ایک اور نوذی ہے اسے فرمایا اپنی

کو خود بولا ایک اور سو آپ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو خود بولا اور سو آپ نے فرمایا تو ہاں **ف** یعنی جو ضروری کام
 ہو اس میں صرف اگر کرب کاموں کو فارغ ہو تو خدا کی راہ میں صدقہ **عبد اللہ بن عمر** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المراءات ان یضیع من یقوت ثم رحمہ عبد اللہ بن عمر و روایت ہو رسول اللہ
 نے فرمایا آدمی کو کچھ گناہ بہت ہی کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن لوگوں کی روزی سپرد ہو ان کو تنہا کرے **ف** جس جو
 لڑکے بوڑھے ان باب جنگے پاس روپیہ ہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو یا در کاموں میں صرف کرے یا خود ہی **عبد اللہ بن عمر**
 امر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سیرک ان یسب طالعہ فی رزقہ ویسأ فی اشہ فلیقتل **عبد اللہ بن عمر**
 اس سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جس کو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑھنا وہ اپنا مال
ف یعنی ناتواں سے سلوک کرے عمر کا بڑھنا سہارن نزدیک ہو ورنہ اللہ کے علم میں عمر مقرر ہو یا عمر معلق کا بڑھنا سہارن
 یا نام نہاد یا فی رہنا یہ بھی عمر کا بڑھنا ہی **عبد اللہ بن عمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 قال اللہ انا الرحمن فی الرحمہ شققت لها اسم من اسمہ من وصلها وصلہ ومن قطعها قطعہ **عبد اللہ بن عمر**
 بن عمر سے روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ سے فرمائی کہ اس بھلا فرماتا ہو میرا نام حسن ہے اور وہ رحم و شفقت ہو جس کو نفع دے
 کی بھی ہیں تو میں نے فاتی کیو بطور اپنی نام سے ایک نام جدا کیا کہ جو نا ملا دیگا اس کو اللہ ملا دیگا (اسی رحمت اور فضل سے)
 اور جو ناسے کو کاٹ دیگا اس کو اللہ کاٹ دیگا (اسی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صمد رحم کی نبی فضیلت معلوم
 ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزوں کو محبت کرے اگر وہ کچھ برائی کریں تو معاف کرے اور بھلائی کرے **عبد اللہ بن عمر** یقول
 النبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 نہ جاوے گا نہ توڑنے والا **عبد اللہ بن عمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قاطع
 خطہ **عبد اللہ بن عمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قاطع **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 رحمہ وصلحہ **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قاطع **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 بولا احسان کرے بلکہ وہ جو نا توڑ ہوا دیو **ف** یعنی ایک عزیز فی ہر احسان کیا ہم نے بھی اس کا بدلہ کر دیا یہ نبی فضیلت
 کی بات نہیں فضیلت سے کہ اس نے برائی کی نہ توڑ والا ہم فی ہر ہر ایک کے سمجھا بھلا کر کچھ نہ نا جو لیا **باب فی الشیخ**
عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قاطع **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 من کان فیکم بالشیخ امرہم بالخیل فاضلوا و امرہم بالعطیۃ فقطعوا و امرہم بالفیج فاضلوا **عبد اللہ بن عمر**
 بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا جو تم بخیل سے تمہارے پہلے لوگ سی بخل کے وجہ تنہا ہو گئے جس نے ان کو
 بخیل کر دیا اور نا توڑنے کو کہا انہوں نے نا توڑ دیا فق و فقور کا حکم کیا انہوں فق و فقور **ف** شہر کو مسمی جس کے ہیں
 یا بخل کے حضوں فی کہا شہر بخل سے بھی زیادہ کہ کچھ **عبد اللہ بن عمر** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة قاطع

ان حضرت علیؓ و سید الشہداءؓ و ائمہ کرامؓ نے تصدیق فرمائی کہ ہر ماہ رمضان میں صیام رکھنا واجب ہے اور اگر کوئی اس سے کوتاہی کرے تو اس کا اجر کم ہوگا۔
 وقال من اصل فقہنا قال فی تصدیق عبد الوارث اجمل صحیفہا ہما کان اضر بجا ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
 کسی مسلمان کو چھ ماہ شہادہ اوتھ دینی اگر دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی شخص سوچا کہ میں نے سوچا کہ اگر وہی (ابن عباسؓ)
 فرمایا اوس کو کھڑکھڑایا پھر اسکی جوتی اور کھن خون میں رنگ کر گردن پر پھار پھار دیکر اور خود اوس میں سے نکھار نکھار کر سانبھوں اور عقوبت میں
 سے کوئی کہا کہ وہ کوفت نہ کر تمام نہ ہو کہ وہی کہانی کی نیت سے اس کو کھڑکھڑالا داندھ لہم۔ تمام ہوا پادہ و سون اس کے فضل اللہ سبحانہ اور
 شرف ربہ تعالیٰ بارگاہ گیارہویں اسی کی غنایت پر بھر دیا کہ اس کو بھی تم کرنا نصیب فرما دے اور حدیث شریف کہ حدیث میں غایب ہے کہ اگر

تہذیب النجوم العاشرة ونبیہ الحجۃ والحادی عشر

باب	باب	باب
۳۸۸۱ - صدقہ زکوٰۃ ویزوالون کرلی عاکری	۳۸۸۱ - کس شخص کو زکوٰۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کم	۳۸۸۱ - پانی پانی کی فضیلت
۳۸۸۲ - اوتھ کر دانتوں کا بیان	۳۸۸۲ - جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے کس کا بیان	۳۸۸۲ - عاریت دینا
۳۸۸۳ - ماویٰ زکوٰۃ کہان پر لیا دکر	۳۸۸۳ - ایک شخص کو کہان تک مال لے کر دینا درست	۳۸۸۳ - خرابی کے ثواب کا بیان
۳۸۸۴ - زکوٰۃ دیکھنے کے خریدنیو کا بیان	۳۸۸۴ - بیگ انگنی کی برائی کا بیان	۳۸۸۴ - عورت اپنی خاوند مال مستعد دیکر
۳۸۸۵ - غلام نوٹ دمی کے زکوٰۃ کا بیان	۳۸۸۵ - رسول سے بچنے کا بیان	۳۸۸۵ - ماتے والوں کو ساتھ سے مل کر کرنا
۳۸۸۶ - زراعت کی زکوٰۃ کا بیان	۳۸۸۶ - نبی شتم کو صحت دینا کیسا ہے	۳۸۸۶ - حرص اور بخل کسے برائی
۳۸۸۷ - شمس کی زکوٰۃ کا بیان	۳۸۸۷ - فقیر غنی کو یہ طر صدقہ میں سے کھلا دکر	۳۸۸۷ - لفظ کا بیان
۳۸۸۸ - اگر کوئی اندازہ کر لینا اور تیرہ مرتب کرے	۳۸۸۸ - ایک شخص نے دیا پھر اس کو دیکھ کر پوچھا تو اس نے	۳۸۸۸ - حائضہ عورت حج کا احرام باندھ دیکر
۳۸۸۹ - اگر تین تو اس سے زیادہ سوچو	۳۸۸۹ - مال کے حقوق کا بیان	۳۸۸۹ - احرام کی وقت نہ ہو شہر کا گنا
۳۸۹۰ - زکوٰۃ پیر پہلو بیکو انجمنہ کا بیان	۳۸۹۰ - سائل کا حق کیا ہے	۳۸۹۰ - بال جہان کا بیان
۳۸۹۱ - اگر کوئی کی انک ب کجاوے	۳۸۹۱ - کافرو کو صدقہ دینو کا بیان	۳۸۹۱ - دمی کا بیان
۳۸۹۲ - صدقہ فطر کا بیان	۳۸۹۲ - جس چیز کا روکنا درست نہیں	۳۸۹۲ - کاجی مل دمی کی ہونے
۳۸۹۳ - صدقہ فطر کرب دیا جاوے	۳۸۹۳ - مسجد کے اندر رسال کرنا	۳۸۹۳ - اشعار کا بیان
۳۸۹۴ - صدقہ فطر کے مقدار کا بیان	۳۸۹۴ - اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہے	۳۸۹۴ - عورت اپنی سی پی پی اور اپنی شہر آن پیر
۳۸۹۵ - نصف صاع گھون دینو کا بیان	۳۸۹۵ - جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس کو کیا کرے	۳۸۹۵ - جو کوئی جانور پر سو دوسرے کا بیان
۳۸۹۶ - زکوٰۃ جلدی دینے کا بیان	۳۸۹۶ - آدمی اپنا سب مال صدقہ دینو کو کیا ہے	۳۸۹۶ - اگر کوئی مقام پر پہنچے تو اس کو کیا کرے
۳۸۹۷ - زکوٰۃ کا ایک شعر دکر کھڑکھڑایا	۳۸۹۷ - اصل میں صدقہ دینو کی اجازت	۳۸۹۷ -

۳۸۸۱ - پانی پانی کی فضیلت
 ۳۸۸۲ - عاریت دینا
 ۳۸۸۳ - خرابی کے ثواب کا بیان
 ۳۸۸۴ - عورت اپنی خاوند مال مستعد دیکر
 ۳۸۸۵ - ماتے والوں کو ساتھ سے مل کر کرنا
 ۳۸۸۶ - حرص اور بخل کسے برائی
 ۳۸۸۷ - لفظ کا بیان
 ۳۸۸۸ - حائضہ عورت حج کا احرام باندھ دیکر
 ۳۸۸۹ - احرام کی وقت نہ ہو شہر کا گنا
 ۳۸۹۰ - بال جہان کا بیان
 ۳۸۹۱ - دمی کا بیان
 ۳۸۹۲ - کاجی مل دمی کی ہونے
 ۳۸۹۳ - اشعار کا بیان
 ۳۸۹۴ - عورت اپنی سی پی پی اور اپنی شہر آن پیر
 ۳۸۹۵ - جو کوئی جانور پر سو دوسرے کا بیان
 ۳۸۹۶ - اگر کوئی مقام پر پہنچے تو اس کو کیا کرے
 ۳۸۹۷ -

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلاھا واعران
 کلا اعطانی سوز و غما شیدا قال فغن نطیہ من عذنا امر حمیدہ حضرت علیؓ سے روایت ہو مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے حکم کیا تو میں نے اس کا رجب وہ نہ ہوئی تھی اور حکم کیا تو کئی چہلوں اور کہا لوں کے بانٹ دیو گا اور حکم کیا قصاب
 کی زبردستی اوس میں سے زبردستی کا۔ کہا اہل نے بلکہ زبردستی قصاب کے ہرگز نہیں سے دیکر تھی یا کئی وقت کا حکم کیا بلکہ
 سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابی اللہ عباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ارجب فقال انی لاعلم الناس بک انھا اما کانت من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم حجتہ واحدة فمنھا اختلافوا خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلی فی مسجدہ بدنہ
 الخلیفۃ کرعتیہ اور جب جلسہ فاعل النجح حین فرغ من کرعتیہ فسمع ذاک منہ اھل حقیقتہ شہ
 ثم ركبھا استقلت بہ ناقتہ اھل و ادرك ذاک منہ اقوام و ذاک ان الناس انما کافوا یاقون امر سا
 فسمع من حین استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقتہ
 فسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل و ادرك ذاک منہ اقوام فقالوا انما
 اھل حین علا علی شرف البیداء و ابی اللہ اھل و جب فی مصلاۃ و اھل حین استقلت بہ ناقتہ و اھل
 علا علی شرف البیداء قال سعید بن جبیر عن یقول عبد اللہ بن عباس اھل فی مصلاۃ اذا فرغ من کرعتیہ
 ثم یسجد سعید بن جبیر عن روایت ہو میں نے ابن عباس سے کہا مجھ کو عجیب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف
 کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ آپ نے احرام باندھا تھا احرام باندھنے میں مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بلانا اسی وقت
 سے آدمی محرم ہو جاتا ہے ابن عباس سے کہا میں اس بات کو بہت زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 جہ کیا ہی (دینو میں نے) کہ جب جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑھ کر
 بیت کر کے پیڑ سے نکلے جب ذوالخلیفہ کے مسجد میں دو کشتیں احرام کی پڑھیں پھر اہلال کیا دو کشتیں پڑھنے کے بعد بعض
 لوگوں نے سکونہ اور میں نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدھا ہو تو پھر آپ نے اہلال کیا لبیک کہا پکار کر کہ بعض
 لوگوں نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی تھیں تو ان لوگوں نے اسوقت سنا اور میں سمجھ کر کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہو پھر آپ چلے جب میرا ایک اونٹ مقام سے ذوالخلیفہ سے
 آگیا پرچہ پر تو پھر اہلال کیا بعض لوگوں نے سکونہ اور میں سمجھ کر آپ نے اہلال کیا سید کی بندی پر قسم اللہ کے حالانکہ آپ نے
 اہلال کیا جہان نماز پڑھ کر چھپے آپ نے اہلال کیا اونٹ سید ہوئی وقت پھر اہلال کیا سید کی بندی پر میں جس شخص نے
 ابن عباس کے قول کو یاد اس نے اہلال کیا جہان نماز پڑھی دو کشتوں سے فارغ ہو کر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اہلال کیا
 حدثنا النبی تکز بنون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل

عند المسجد یعنی مسجد الخلیفۃ محمد رحیمہ عبد اللہ بن عمر سروریت ہو انہوں نے کہا یہ مقام سید ہر جہان نام
 جو شخص باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھے یہاں اہل الکمال آئے ہیں اہل کمال کیا مگر ذوالخلفہ کی طرح
 حضرت عبید بن جریح کہ انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن انک تفضل اربعۃ ادر احد من اصحابک

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم الطغر بالمدینہ وادعی اوصالی العصر بنی الحلیفہ در کعتین شنبات بنی الحلیفہ حضرت
اصحیح قلما کرکب لعلیہ استوت بہ اهل حریمہ النہ سے رویت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کے
چار رکعتیں پڑھیں پھر روزہ الحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو دین میں حجب صبر ہوئی تو ہزاروں پر ہزار ہوئے
اور سیدہ ہونی وقت اہلال کیا (بیک بیکار کر کہا) **عن انس بن مالک** انہی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہر چلتے خلفاء اعلیٰ علی جبل البیداء اهل حریمہ النہ بن مالک سے رویت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی
ہزاروں پر ہزار ہوئے جب دیا کی سپاہی پر چڑھ کر تو اہلال کیا **عن عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص** قالت قال سعد بن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اخذ طريق الضرع اهل اذا استقلت به راحلته واذا اخذ طريق احداهما هل اذا
 انصرف صلى جليل البعد ثم حميمه عائشة بنت عبدالمطلب وقاص سے روایت ہے کہ حدی کہانی کہانی صلی اللہ علیہ وسلم جب عکرا کر
 سوئی کو جاتی رفیع ایک مقام کا نام جو دریاں کو اور دین کے تو اہل کئی جب اونٹ سیدنا ہوتا اور جب کو اس سو جاتی تو اہل
 کرتے بیدار کی ہڈی پر چڑھ کر پائے کاشتہ اطی فی الحجۃ جرمین شرط کا نیک بیان محسن بن عبدالمطلب ضیاعہ بنت
 الزہیر بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحجۃ الشتر ط قال نعم
 قال فکیف صاف قول قال قولى لبيك اللهم لبيك وھملى من الارض حید حبستنی عمر حمیمہ بن عباس سے روایت
 ہے کہ ضیاعہ بنت زہیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں چکرنا سیکر شتر ط کہ سستی ہوں آیا
 از فرمایا ہاں وہ بولی بھڑکوں کہ کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ لبيك اللهم لبيك اور میری جگہ حرام کہ ہونی کی وہی جو جہاں جو جہاں
 دیو کوٹ اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے واجب اقرؤ الحجۃ جرمین کا بیان محسن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اقرؤ الحجۃ جرمین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا جرم کا یعنی صرف جرم کی نیت
 توان اور شتر نہیں کیا محسن عائشہ انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافقین عدال ذی الحجۃ
 فلما كان بين الحليفة قال من شاء ان يهل بعمرة فليصل بعمرة قال موسى في حديث وھب فذو
 انی اھدیت لاهل بعمرة وقال فی مسجد حماد بن سلمة واما انا فاهل الحج فان معی اھل من اتفقوا فکنت
 فیمین اھل بعمرة فلما كان فی بعض الطريق حضرت فذخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال
 بیکیک قلت ووددت انی انک خرجت العام قال ارضی عنک انک انتقصی راسک انتقصی قال ارضی عنی اھل
 بالحج وقال سلیمان الضحی ما صنع المسلمون فی حجهم فلما كان ليلة الصلوات امر بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عبد الرحمن بن زھب بها الی التنعیم مراد موسی فاهل بعمرة مکان عمر تھا وطافت بالبدین
 اللہ عمر تھا فاجھا قال هشام لیکن فی شئ من ذلک حکم مراد موسی فی حدیث حماد بن سلمة فلما کان ليلة
 البصلی اخرجت عائشہ ثم حمیمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ہی جب چڑھ
 کا ان پر چڑھا تب جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے فرمایا جو شخص چاہی حرام باندھو چکر کا وہ جو کو پکاری یعنی لبيك تجھ کو اور جو چاہی
 عمرہ کا احرام باندھو وہ عمر کو پکاری یعنی لبيك بعمرة کھو اور دیت میں ہو آپ نے فرمایا اگر میں ہی نہ کہتا ہوں تو عمر می لا اہل
 کرتا رجب ہی ہاتھ ہو تو حرام نہیں کہول سکتا بغیر چھی خان ہوئی اور سے روایت میں عربی بنیون فرمایا لیکن توجہ کا
 اہل کہ مذکور کیا کہ میری ساتھ ہی ہے حضرت عائشہ نے کہا میں بن لوگوں میں تیرے جیسی (سقیات) عیسا کا احرام باندھ
 تھا تاکہ عمر کر کے احرام کہول لیکن پھر اہل بنیون اپنے حرم سے حج کا احرام باندھ لیوں اسی کو منع کہیں (راہ میں مجھ سے گیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس شریف لاؤ تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں کہ جو میں نے کہا کاش میں سال نہ نکلو ہوں

بنی ابی بجرجہ کے ساتھ کہ اگر کسی کو سہواً یا غم واد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض تو تیرا اس عمرہ کا
تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا وہ طواف اور سوگواری کی حلال ہے جو کہ یہ طواف دوسرا طواف کیا جب ارشاد کرنا میں اس طرح لوگوں
ان حج اور عمرہ کا احرام باندھنا انہوں نے ایک ہی طواف کیا **ف** اس طرح جن لوگوں نے شرف حج کا احرام باندھا وہ عمرہ عانت تھا
قالت لیسنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا ابکی فقال عایس بکیات
یا عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت لیستنی لہ کہ کچھ **ف** فقال سبحان اللہ انما ذلک شیء کتب اللہ علی ابائکم قال انتم
الانسان کم ما خین انما تظوفی بالبدیت فلما دخلنا مکہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یحییہا
عمرہ فلیحییہا وعمرہ ہا من کان معہ اللہ کے قالت ذی الحج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نساء البقرہ وہم للخص
فلما کان لیلۃ البطحاء وطلعت النجشۃ قالت یا رسول اللہ اتجمع صلوٰۃ حج و عمرہ وارجع انما یحییہ فامر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب الی التنعیم فلبث بالنعمرۃ ثم حج حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
بہر جمع لے لیک کہ حج کا جب ہم ہرمین پہنچے تو بھوکو پیاس لگا رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس شریف لاؤ میں یہ رہی تھی
آپ نے فرمایا کیوں روئی ہو عائشہ میں نے کہا مجھ کو پیاس لگا کاش میں حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے جو
فی کعبہ یا ہی آدم کی بیٹیوں کی طرح سب ارکان ادا کرنا طواف کے **ف** کیونکہ حالئذ کے سب ارکان ادا کرنا درست ہے رسول اللہ
کے **ف** جب ہم ہرمین آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جو چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیں اور عمرہ کے احرام باندھ کر لڑائی کا نام نہ لیں
اوس سال اب سیکر درست نہیں کہ حج کو بلا نذر عمرہ کر لیں مگر نام احمد کے نزدیک یا بھی درست ہے مگر جس کو ساتھ ہی حج و عائشہ
رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اپنی عورتوں کی طرف سے ایک گائنی بچری دسویں یا بیسویں بٹھا کر رات عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پاک ہو مین انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ میری ساتھ والی عورت میں حج اور عمرہ کر کی کوئی گے اور میں صرف حج
کر کی۔ آپ نے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنہا لے گئے انہوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا **ف** عائشہ نے قالت
خبرنا صریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری اند الحج فلما قدمنا تطوفا بالبدیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم من لہ یکن ساق الھد ان یحل فاحل من لہ یکن ساق الھد ثم حج حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بٹھا کر کے لیے جب ہم آئی اور طواف کر چکے خانہ کعبہ کا اپنے حکم کیا اور ان لوگوں کو جب کے ساتھ رہی تھی خلال طواف
کا وہ خلال ہو گئے **ف** حلال سے مراد احرام کہوں انہا ہی **ف** عائشہ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا استقبلت
مترجمی ما استند بہت لما سقت الھد قال ولما قلت مع الذین حلوا من العمرة قال لہ
ان یكون احل الناس ولحد امر حمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھ کو سہواً یا غم واد کیا تو تیرا یہ عمرہ متا
کہ حج کا احرام باندھ کر کوئی اور بھی ساتھ نہ لادے وہ طواف اور سوگواری کے احرام کہوں سکتا ہے۔ اپنے لوگوں کو حجۃ الوداع میں اس سہواً
کو لے یا یہی حکم فرمایا تاکہ مشرکوں کا خلاف ہو بعض لوگ اس پر تردد کیا آپ نے غصے ہوئے۔ اگر جواب یہ حکم نہیں ہے بلکہ حج کا احرام
میں اس پر تردد کیا آپ نے غصے ہوئے۔ اگر جواب یہ حکم نہیں ہے بلکہ حج کا احرام

آویزا حج اور عمرہ دونوں کا وہ اس نام نہ کہہ لی جب تک حج سے فارغ نہ ہو یعنی قبل ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہم و حاکم اور
 مکران احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہو قیاس تک ثابت تو میں بھی اپنے ساتھ یہی نہ لانا محرم نے کہا مطلب یہ کہ
 بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ کر کے حرام کہو لہذا اگر سب لوگ یکساں ہو جائیں محرم جابر قال اقبلنا معہ لایزجر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بالبحر مفردا و اقبلت عائشہ مصلیۃ بصرۃ حتی اذا کانہا بصرۃ عرکت عرکت حتی اذا اقبلت ففعلنا
 بالکعبۃ وبالصفاء والمرۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحمل منا من لم یمکن معہ ہذا قال
 فعلنا حل ما اذا فقال اخل کلہ فوافعنا النساء و تطہینا بالذہب لبسنا ثیابنا و لم یسیرینا و بین عمرۃ
 الا بربع لیال ثم اقبلنا یوم الترویث ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشہ فوجدہا اتبکی
 فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضرت قد دخل الناس ولم اخل ولم اطف بالبدیت الناس بن ہبوز الی
 الحج الا ان فقال ان ہذا امر کتبہ اللہ علینا ات آدم فاعتسلی ثم اھل بالحجر ففعلت وقفت الموقف
 اذا طهرت طافت بالبدیت بالصفاء والمرۃ ثم قال قد حللت من حجک و عمرتک جمیعاً قالت یا رسول
 اللہ اذ یجد فی نفسه انی لم اطف بالبدیت حین حججت قال فاذهب ببھایا عبد الرحمن فاعمرہا من التعمیم
 و ذلک لیلۃ الحصبۃ ثم حججہ جابر یوم بیت پریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندہ کر آئے اور
 حضرت عائشہ عمر کا احرام باندہ کر آئیں جب صرف ایک مقام پر درمیان میں مکے اور مدینہ کے میں پہنچیں تو اوکو حیض آگیا جب
 ہم لوگ مکے میں پہنچے طواف کیا خانہ کعبہ کا دوسری کے منظر وہ کے پھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
 ساتھ یہی نہیں ہو وہ احرام کہو لٹالی اور حلال ہو جاؤ و ستم نے کہا کیا چیز میں حلال ہوں گی اس کو دیکھو آپ نے فرمایا سب
 چیزیں بجز ہم نے صحبت عورتوں کو اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ میں چاند میں باقی نہیں بچے ہم فی احرام
 باندہ آہٹوں یا نہ حج کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گئے دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ پچھا کیوں رو رہے ہو۔
 انہوں نے کہا حج حیض آگیا سب لوگوں نے احرام کہو لٹالین نے نہیں کہو لٹالی تک طواف ہی کر کے خانہ کعبہ کا روضہ میں
 کے اب لوگ حج کے لیے جاتی ہیں آپ نے فرمایا حیض تو قنڈیری امر کو جو اللہ لکھ دیا ہو آدم کی بیٹیوں پر غسل کرو اور حج کا
 احرام باندہ لے آہٹوں نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کے صفائے
 میں پھر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرہ دونوں کا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے سکا ہو میں نے طواف نہیں کیا خانہ
 کا شروع میں آپ نے عبد الرحمن سے کہا اٹھو لیجاؤ اور عمرہ کر لاؤ تمہیں سو اور یہاں حصبہ کی رات کو تھا ہفت روزہ میں شب
 ذی الحجہ کے جس رات کو حصبہ میں آ رہی تھیں یا تیرہویں شب کو اگر بارہویں تاریخ کو مناس سے مراجعت کر کے حصبہ کو حصبہ کا مقام
 ہو قریب کے کھنسا کو لٹو وقت راہ میں ملتا ہو۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے وہ اھلی بالحجر تھیں و حضرت
 ما یصنع الحاج عن ان لا یطوف بالبدیت ولا یصلی بینہ حج کا احرام باندہ کے اور حج کر کے اھلی بالحجر ہوئی اگر طواف نہ کر

اور نماز پڑھ کر جابر بن عبد اللہ قال اھلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جابر خالصا لا یضایطہ
شیئ منہم مکہ کے چار لیل خلون من ذیجہ فظننا وسعدنا انہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کل
وقال لو انہما لیکھلتا ثم قام ساقۃ بن مالک فقال لہ رسول اللہ ارایت متعتنا ہذہ لھا من اھلنا ام
لا لاید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا لاید ثم رحمہ جابر بن عبد اللہ انہما ہی جو رویت ہو میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلی چر کا حرام بنا دیا اور کسی کے نیت کی جب ہم کو میں نے تو جابہ تین ذیجہ کی گزین تین برس خلون کیا
ورسی کی صفا اور روکے پھر میں نے پھر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا حرام کہوں ڈاکو کا اور فرمایا اگر میری ساتھ ہی
نہ ہوتی تو میں بھی اس کے ساتھ ہوتا اور وقت مراقبہ بن مالک کہہ رہی ہوئی اور کہا یا رسول اللہ یا رسول اللہ آپ نے ہم کو رسول کے لیے دیا
ہمیشہ کو اس پر آپ نے فرمایا یہ کبھی بڑھ کر اس حدیث سے امام احمد کا مذہب غریب ثابت ہو گیا کہ جو چر کا حرام بنا دیا اور یہی
ساتھ ہو وہ وہ وقت ایسی کہ کے حرام کہوں سکتا ہو صحیح جابر قال قد مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کربیع
لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبیت وبالصفا وبالرفۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھلوا عھدکم
الا فیک ان مھلکم فلما کان یوم الترویۃ اھلوا یا جابر فلما کان یوم النحر قد عوا طافوا بالبیت ولید یطوفوا
بین الصفا والرفۃ ثم رحمہ جابر رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے میں نے جب چار تین گزین تین برس
ذیجہ کے جب طواف کر چکا اور سی درمیان میں صفا اور روکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چر کو عمرہ کرو وگرنہ بخش خضر
کر ساتھ ہی نہ ہو نہ کری جب آہوین آریجہ ہوئی تو صبا نے چر کا حرام بنا دیا جب درمیان آریجہ ہوئی تو طواف کیا خانہ کبریا اور
سعی کے درمیان میں صفا اور روکے کھینچ کر پہلی سعی کا فے پہلے البتہ جو شخص چر سی پہلی سعی کری اس کو بعد طواف الزیادۃ
اگر کسی کو نماز ہو مگر سعی کوئی دن میں نہیں جب چاہو کر لیں صحیح جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اھل ہو واصحابہ یا جابر ولیس منہم یومئذ عھد الا البتہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاحت وکان علی رضا
قدم من البیض ومعہ اللھک فقال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبتہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اصحابہ ان یجعلوا ہاعرق یطوفوا ثم یقصر او یھلوا الا انک ان عھد اللھک فقالوا انظروا لی امری و ذکرنا
تقصر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو استقبلت من امری ما استدرت ما اھللت
ولو لا انہ عھد اللھک لاحت ثم رحمہ جابر بن عبد اللہ رویت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام بنا دیا چر کا
صحا کے ہے اور کسی کے پاس دن دن ہر ہی نہ ہی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طواف کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
ہاں تھو میں سے اور ان کے ساتھ ہی ہی انہوں نے نیت کی تھی اس کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی تھی پھر انہوں نے
کو حکم کیا کہ چر کو عمرہ کر دین اور طواف سے لے کر کھیل لے کر تین حرام کہوں ان میں گھر کے ساتھ ہی جو وہ نہ کہو لی صبا نے کہا یا ہم
کو اس سال میں تین کہہ کر ذکر کیا کہ منہ پڑتی ہو رہی مانو کی طیبہ کہا میں جو طواف کر کے چلے پھر وہ گزری ہو کہ چر کو چلے پھر وہ گزری ہو

خیال تھا جاہلیت کا عمرہ حج کے مہینوں میں ناجائز ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خبر ہوئی آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں ناجائز ہے تو میں اپنی ساتھیوں کو اس سے روکتا اور جو کسی کے ساتھ ہوتے تو میں بھی اس کو روکتا تھا یہ آپ کی ان لوگوں کا رد کیا جو حرام کھانے پینے سے بچنے کے لیے اس میں کچھ قیادت نہیں ہے اگر میرے ساتھ ہوتے تو میں بھی ایسا ہی کرتا تھا

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہذا عرة استغنا بہا فرلہ بکن عندہ ہذا فیصل الخ کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحجۃ الی یوم القیۃ ثم حجہ ابن عباس کہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا جس کے پاس رہی ہو وہ حلال ہو جاوے حسب پیراں اس کو درست ہو گئیں اور عمرہ حج میں شریک ہو گیا قیامت تک کہ ابوداؤد نے یہ قول ابن عباس کو روایہ میں ذکر کیا اس کا منکر ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکتہ فطاف بالبلد بالصفۃ بالمرۃ فقد حل و حجۃ عمرہ اگرچہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکتہ فطاف بالبلد بالصفۃ بالمرۃ فقد حل و حجۃ عمرہ اگرچہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکتہ فطاف بالبلد بالصفۃ بالمرۃ فقد حل و حجۃ عمرہ اگرچہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکتہ فطاف بالبلد بالصفۃ بالمرۃ فقد حل و حجۃ عمرہ اگرچہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکتہ فطاف بالبلد بالصفۃ بالمرۃ فقد حل و حجۃ عمرہ اگرچہ اس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے اپنی عورت کو اپنے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ لے کر حج کا حرام ماندہ کر لیا تو وہی حلال ہے

ابھی منع کیا کرتے ہوئے کہ وہ اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے، لہذا قرآن کثرت عباد کو نزدیک افضل ہے بہر حال
 افراد تعبدیوں کے نزدیک افراد سے افضل ہے بہر حال قرآن پر تشریف و تفسیر **باب** فی القرآن و ان بیان میں
 انما الک انهم سمعوا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلیحی الحج والعمرة جمیعاً یقول ابیہک حجاً
 و عمرة لیسبک عمرة و حجاً ثم کرمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لایک کہ تشریف چلا
 عمرہ دونوں کے ساتھ فرمائی تھے لیک حج و عمرہ لیسبک عمرہ و حجاً **باب** اس حدیث کے قرآن کا جو اثر ثابت ہوتا ہے **عین**
 ان فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأت بھایہ فی ذی الحلیف حتی اصبح ثم رکب حتی اذا استوت بہ السیناء
 حمد اللہ و سبحہ کبرتہ اھل حجر و عمرہ و اھل الناس عھما فلما قد صنا اھل الناس فحلوا حتی اذا کان یوم الترویۃ
 اھل البیاض و غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع بدات بید و قیاماً **مرحومہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رات کو ذی الحلیفہ میں ہو جب شبح ہوئی تو سواری ہوئی جب بیدار ہو پھر ان کے تشریف کی اور تشریف کبیرہ
 لیک کیا ساتھ حج اور عمرہ کے اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا جس کے میں پہنچ کر تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو انہوں کو انہوں
 کہول و الاجاب انہوں نے تشریف ہوئی آپ نے حج کی لیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ سات اونٹوں کو لے کر گیا
 کہول کے **باب** اور باتی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **عین** البراء بن عازب قال کنت مع علی حین اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم علی النبی قال فاصبت معہ و اقی فلما قدم علی ابن العزیز علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جہاداً طارعی
 اللہ عنہا قد لیسبت نیا با صبیفا وقد فسخ البیت بفضوح فقال اھلک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قد اھل صحابہ فاحلوا قال فلیحی انی اھلک باھل ال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتہت النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صنعہ قال قال اھلک باھل ال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فان قد سقت اللہ و قرنت قال فقال لہ انحر عن البدن سبعاً ستین و ستاً و ستین و اصابک نفسک
 ثلاثاً و ثلاثین و اربعاً و ثلاثین و اصابک لی من کل بدنتہا بضعۃ **مرحومہ** برائین غائب سے روایت ہے کہ میں
 حضرت علی کو ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ میرے بنا کر پہنچا تو میں نے لکھ لیا کہ یہ دہان میں لکھی اوقیہ ایک تیرہ
 چالیس درم کا ہوتا ہے چاندی جمع کے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توفیقہ کو دیکھا کہ میں
 کبھی پہنچے ہوئے اور کبھی میں انہوں نے حق بکائی تھی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تو حکم کیا اسے صحاب کو انہوں نے احرام کہول ڈالنے کے لیے کہ میں نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نیت کی ہے ورنہ قرآن کیا ہے تو میں احرام کہول نہیں کرتا پھر علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے تو کیا
 تم نے کیا کیا وہ بولے میں نے نیت کی آپ کی نیت پر اپنی فرمایا میں تو ہی ساتھ لایا ہوں اور قرآن کرچکا ہوں پھر حضرت علی
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا ہے **عین** یا حبیب اللہ شریف نے ذکر کیا اور کہا تین تین پانچ تین کے ساتھ

ہے کہ یہاں سے بائیس تھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں بخیر کروں گا اور باقی تو بخیر کرنا چاہیے یہاں سے میرے لیے ہے
 نکر اور باقی اپنی طرف سے اور ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میری وہ سطر کہ چھوڑ دینا چاہیے اور اٹھال قال قال الصبیح
 معبد کنت جلا اعرابا نصرانیا فاسلمت فیت جلا من غیرتی یقالہ ہدیہم بنزملۃ فقلت لیاضنا
 فی حریص علی الجہاد والی فجدد الخ والعمرة مکتوبین علیہ فکیف لے بان اجمعہما قال اجمعہما اذخج ما
 استیس من الخ فاضلت بہما معا فلما اتیت الحدیب بنی سلمان بن سبیعہ وزید بن صوحان نا
 اہل بہما جمیعہما فقال احدهما للاخر ما هذا بافت من جبرہ قال حکاما القی علی جہل حتی تبت عین
 المخطی فقلت لی یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا والی اسلمت وانا حریص علی الجہاد و
 فی وجدت الخ والعمرة مکتوبین علی فانتیت جلا من قومی فقال اجمعہما واذخج ما استیس من الخ
 وفاضلت بہما معا فقال عمر رضی اللہ عنہ ہذا لست نبیک صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن ابی بکر
 بن حبیب بن بکر کہا میں ایک شخص گنوار تھا نصرانی پرستان ہوا تو ایک شخص پائیں آیا پڑو کنو میں سو جلا نام میرے بن
 زملہ تھا میں نے کہا اسے فلاں میرا بیٹا ہے جو بہا دیا اور عمر بھی چھپ فرمے میں تو اگر میں مازون کو ایک ساتھ داکر لون
 کو کیا انہوں نے کہا جہم کر لے جہم اور عمر کو قرآن کر اور زجر کر جو میرے ہدیہ (اونٹ گائی بکری) تو میں نے جہم اور عمر کا
 ساتھ ہی احرام باندھا جب میں غیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجھ سے سلمان بن ابی وزید بن صوحان کو اور میں نے
 پکارا جاتا تھا لیکن ایک بچہ عمر کو کہتا جاتا تھا (اون میں سے ایک نے دیکھا کہ یہ شخص نے اونٹ سے زیادہ سمجھا
 نہیں ہے) دینے جاؤں کہنے لگے جب تو سمجھو گے جہم اور عمر وہ دونوں سمجھ گئے اس کے بعد گویا ہاڑ مجھ پر پڑا
 میں حضرت عمرؓ فرمایا آیا اور کہا ایسیس المؤمنین میں ایک شخص گنوار نصرانی تھا سلمان ہوا جہم کا مجھ بہت شوق ہے اور
 مجھ پر جہم اور عمر دونوں فرض تھے تو میں نے پڑو کنو کے ایک شخص سے پوچھا وہ بولا دونوں کو جمع کر اور ایک ہادی دیدی میں نے کیا
 ہی کیا حضرت عمرؓ نے کہا تو نے اپنی نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم یدویت النفس بالوطی الاولیٰ کو انہوں میں
 نہیں ہے بلکہ مختصر ہو کہ میرے نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا اگر ابن ابی انہوں میں موجود ہے کہ حضرت قال
 سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال فی اللیلۃ ان ابن
 سدر بنی عزیل قال اصابنا الحقیقہ وقال حل فیہا العادی المبارک وقال عمرۃ فی حجة حریمہ میں نے
 روایت کی ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اپنے ماتی تھو جب عقیق میں ہے ران کو
 ایک آئینہ لاندہ کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اسن کت والی رادی میں نماز پڑھ اور کہا عمرہ میرے حج کا فرستے ان بیعہ بن
 سبرہ عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بفسات قال لہ سرقة بن مالک المدنی
 یا رسول اللہ افض لنا قضاء قوم کا ما ولد والیوم فقال ان اللہ عز وجل قد ادخل علیکم فی حجکم لعلنا

بالتلبیة فی الحرام محمد بن عبد بن السائب بن روتیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا میری پاس جبریل علیہ السلام
 آئی اور حکم کیا مجھ کو کہ میں حکم کروں اپنی اصحاب سے کہ ان کو ایک ایک پکار کر کہو کہ **ہ** اور کو ایک پکار کر کہنا ان سے ہے
 اور روتیت کو کہ کہنا چاہو اگر اظہر کہ آپ ہی ہوا اور لوگ نہ سنیں **ہ** یا **ہ** یقطع التلبیة لبیک کہنا کہ موقوف کر کے
 الفضل بن ابی النضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایستی حتی جی جھڑا العقبہ ثم حمزہ فضل بن عباس سے مدد ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے ہی جب تک حمزہ عتبہ کہتے سنا کہ میں مارا اور وقت لبیک موقوف کیا **ہ** غلٹنا
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصر فاعضا اللہ منہا الکبش ثم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنا ہی عوفات کو کوئی تہمین ہو لبیک کہتا تھا کوئی حبیب کہتا تھا یا **ہ**
 یقطع التلبیة عمر کہنو لبیک کہ موقوف کر کے **ہ** ابن عباس سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبی یعنی
 حتی تب تلک الخ ثم حمزہ عبد اللہ بن عباس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا عمر کہنو لبیک کہے ہر جگہ
 چوتھی تک **ہ** یا **ہ** الحمد لله رب محمد بن غلام کو مار پڑی تو کیا **ہ** اسماء بنت ابی قحطاف سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جاتے تھے ان کا بالاعریج تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نزلنا فی غلٹنا عائشہ سے
 اللہ علیہ السلام الخ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جلستے جہاں تھے وہاں تھے زوالہ ابی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم واحدہ مع غلام کا بوجہ کہ شکر ابوبکر سے منتظران یطاع علی طاع و لیس معہ بعیر **ہ** قال
 ابن ہشیر کہ قال اضللت البعیر قال فقال ابوبکر بعیر واحدہ تفضلہ قال فطقت بعیرہ و رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بیتبسم و یقول نظروا الی حدیث اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابی النضر منہ فایزید رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم علی ان یقول نظروا الی حدیث اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتبسم ثم حمزہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاں تک کہ جو جہاں ایک گاؤں ہو وہاں میں کہ اور بدینے کہ تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی اتری حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں چھین اور میں ابوبکر اور باقی
 پاس بیٹھے اور ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کہانے اور پیر کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابوبکر کے ایک
 غلام پاس تھا ابوبکر اس میں بیٹھ کر وہ غلام کو جڑب آتا تو اسکو ساتھ اونٹ نہ تھا ابوبکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہو اس
 نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابوبکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اس کو بھی تو نے گم کر دیا **ہ** یعنی تیرے ساتھ پوچھا اس اونٹ
 نہ تھے کہ حفاظت شکل ہو تے صرف ایک اونٹ تھا اسکی نگہبانی نہ ہو سکے **ہ** ابوبکر نے اسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم تسم فرماتی تھے اور کہتے تھے وہ ابوبکر کو گویا کرتا ہے **ہ** ہر خدا احرام میں نہ بھرنا مار پٹ کرنا منع ہو فرمایا
 نے ولا جہاں نے الجہاں کو ابوبکر نے ایک بڑی قہور پر غلام سنا دی جو اسکی تعلیم کے لئے ضرور تھی اسکو ابوبکر نے پوچھا کہ کیا
ت ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہا کہی دیکھو **ہ** کہ کیا کرتا تھا تو کہہ گیا کہی اسکی وہ وہ

پھر وہاں ایک ایسا شجر تھا جس کا نام شجرہ طہ ہے جس پر ایک آدمی چڑھ گیا اور اس نے کہا اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالجحیم وعلیہ السلام وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیہ السلام وعلیہ السلام وعلیہ السلام وعلیہ السلام
 کہ تم صبر فرماؤ میں نے تم کو بتا دیا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تبارک و تعالیٰ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 قال ایسا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزلنا لوقا او قال انزلنا لوقا واخلع الحیبة عنک واخلع
 فعمتک ما صنعت فی تحتک ثم حمیہ بن ابی اسد رویت ہر ایک شخص یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس اور اس وقت آپ جبرانی میں تشریف لے رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو روک دیا اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 زنجیر کا رنگ یازدی کا نشان تھا اور ایک جڑ بننے ہوئے تھا پھر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عمرہ کیوں کر کر دوں آپ پر وحی آئی
 تھی جب اتر چکا تو آپ نے پوچھا کہاں ہے عمرہ کو چھوڑ دیا فرمایا خوشبو کا نشان دہڑال یا زدی کا اور جب اتر ڈال پھر
 وہی کہ جو چہ میں کرنا ہی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اخلع جبتک فخلعک لاسہ اتاجبہ اپنا تو اتار لیا اس سر سے
 تیسری روایت میں ہے کہ اعرانہ زعمان عا ویفتل امر تیز او تلتا حکم کیا آپ نے جو اتار لیا اور غسل کر لیا دوبارہ تیز
 چوتھی روایت میں ہے کہ وقد احرمت بعمرة وعلیہ صیبة وهو صفة لحيته لاسہ عمرہ کا احرام باندھ رہی تھی
 اور جب بنے تھا دھڑی اور سرنگی ہوا تھا باب ما یلبس المحرم احرام کو کپڑوں کا بیان عن عبد اللہ بن عمر قال
 سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یتزک المحرم من الشیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البیروت ولا السریل
 ولا العمامة ولا ثوباً بامسہ رسولہ تعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد الثعلبین من لہم یجد الثعلبین فلیلبس
 الثعلبین ولیطعمہما حتی یكونا اسفل من الکعبین ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر رویت ہر ایک شخص نے پوچھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محرم کون سی کپڑی پہننے آپ نے فرمایا نہ پہن کر نہ اور ٹوپی اور اوار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو
 (ایک گھاس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزی مگر جس کو پاؤں چل نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں پر سو کاٹ ڈال لیجان
 ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنجہ کے پاس ہے کبچہ میں ہوتی ہے ہر ف اور امام احمد کے نزدیک کاشا بھی ضرور نہیں بلکہ حدیث
 ابن عباس کے جو جوتے یا چل نہ پاوی وہ موزی ہیں اور ائمہ شیعہ کے نزدیک کاشا ضرور ہو لیکن اونچی حدیث ہے۔ دوسرے
 زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ ان میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے عن
 ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه وزاد قال المحرم لا یتزقب ولا یلبس القفازین ثم حمیہ عبد اللہ بن
 عمر رویت ہر ویسی ہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہر مرد و عورت مسہ نقاب نہ ڈالی غیر مسخہ کہلاہی اور دستار نہ پہنے
 عن عبد اللہ بن عمر انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنع النساء من الخفین والقفازین والقفازین والقفازین
 والزعفران من الشیاب وللبس یمنعک ما احبت من الوان الشیاب معصفرا وخزا ووحلیا اوسر وویل فقیصا
 وخف ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر رویت ہر ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منع کیا عورتوں کو احرام کھانا

میں روزی کہ بتایا میں صاع کھجور کے چھ سکیون کو دینا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو فیضان اور یہ
 اگر تم کو اس سے فیضان نہ ہو تو صاع کھجور کے چھ سکیون کو دینا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو فیضان
 جیسے جو زمین وغیرہ تو دو صدیرہ دیوہ روزے یا صدیقی یا قربانی سو یہ حدیث اس کے تفسیر ہے **ع** محمد بن جعفر ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شئت فانسك نسيدة وان شئت فضعم ثلاثه ايام وان شئت فاطعم ثلاثه
 اصبع من متى مساكين ثم حميمه كعب بن عجرة ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کہا اگر تو چاہے تو
 ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزہ رکھ اور اگر چاہے تو تین صاع کھجور کے چھ سکیون کو کھلا دینا تو ان میں کا ہر
 جو ہو کے کر **ع** محمد بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما من لم يجد ميسرة فذكر الصدقة فقال
 ان عملك ثم قال قال ضم ثلاثه ايام او تصدق بثلاثة اصبع من متى مساكين حزين كل تسكينين
 صاع ثم حميمه كعب بن عجرة ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو فیضان نہ ہو تو
 یہ چار طریقہ پانچ قربانی ہے بولانا میں اپنے فرمایا میں روزی کہہ لی یا میں صاع کھجور کے چھ سکیون کو صدقہ دی **ف**
 کعب بن عجرة مشہور صحابی میں یہ ایک بت کو پوچھا کرتی تھی کہ دوست عبادہ بن صامت نے ان کے گھر میں خاکہ چھوڑی اس
 بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئی اور دیکھا تو غصہ ہوئی اور عبادہ سے بول دینا چاہا پھر جو یہ کہ اگر اس بت میں قدرت ہو تو توڑ دینا چاہا
 اور سامان ہو گئے **ع** محمد بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما من لم يجد ميسرة فذكر الصدقة فقال
 هدا ببقرة ثم حميمه كعب بن عجرة ہی روایت ہے ان میں جو میں نے پائیں تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 وسلم نے ان کو حکم کیا ایک گائی قربانی کرنے کا پھر گائی اون کے پاس نہ ہوگی تو روزی یا صدقہ کی اجازت **ع** محمد بن جعفر
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما من لم يجد ميسرة فذكر الصدقة فقال هدا ببقرة ثم حميمه كعب بن عجرة ہی روایت ہے ان میں جو میں نے پائیں تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سبحانه وتعالى في من كان منكم مريضا او به اذ يحسن رأسه الاية فدا عاني رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال في الحلق مراك وضم ثلاثه ايام واطعم ستة مساكين فقامت زبيبة نسك شاة فحلقها
 مراك شاة نسك ثم حميمه كعب بن عجرة ہی روایت ہے یہی ہر میں جو میں نے پائیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا
 تھا حدیب کے سال میں یہاں تک کہ پھر خوف ہوا اپنی بصارت کا رجوؤں کے کاشی اور جو جینی سو اور داغ کے ضعیف ہوئے
 تو اس پر جل جلالہ نے یہ آیت اُناری میں ان شکم مریضا الاية رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بلایا اور فرمایا اپنا سر
 ڈال اور میں روزی رکھ لے یا چھ سکیون کو کھلا دے ایک فرق (پانیہ سو چار صاع کا بارہ سیر ہو احوالی اور انار ہو احوالی
 یا ایک بکری ذبح کر میں نے اپنا سر ڈالیا پھر میں نے قربانی کے **ف** ایک روایت میں ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے
 کہ چھ سکیون نصف نصف صاع یہی **باب** الاصل صاع و درک غایہ بیان **ع** حکنہ قال سمعنا الحاج بن عبد
 الاصل صاع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سكر او عجز فقد حل وعليه من قبل ان قال عكة سالت ان

اور کھڑے ہو کر درمیان میں حجر سودا اور وزوہ کعبہ کے اور انکے سینہ اور منہ اور زانو ہاتھ اور تہ پہنچان ہر طرح کہیں
 اور اوکھوپ لایا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (جیسے تہ کترنہ سے) **عبداللہ بن**
الشب انہ کان یقود ابن عباس فی قیدہ عند الشہۃ الثالثۃ مایا لک الذی علیہ الحجۃ مایا لک الباب فیقول
 ابن عباس انہ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ہذا فیقول نعم فیقوم فیصلی محمد بن عبد اللہ بن
 السائب کہنی کرتی تھی عبد اللہ بن عباس کو رجب و ماہ ہجری ہو گئی تھی اور کھڑے کر دی تھی اور کترنہ کو کوئی بن حجر سودا
 کے پاس ایک کعبہ کے قریب پھر بن عباس کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان نماز پڑھتے تھے میں کہتا تھا
 ہاں پھر وہاں نماز پڑھتے تھے **باب** امر الصفا والمروة صفاء اور مرو کا بیان **عروۃ** انہ قال قلت لعائشۃ
 زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابو مسرور حدیث الشیخ انہ یقول قول اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروة من شعرتہ
 اللہ فما روی علی احد شیئ ان لا یطوف بہما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت ذلما یجتہم
 علیہ لا یطوف بہما انما انزلت ہذا لایۃ فی الاصل کما نواہی لعلوا منۃ وکانت منۃ احد واید
 وکانا یجتہم جو ان یطوفوا بین الصفا والمروة فلما اجاء آلا سلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
 ذلک فأنزل اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروة من شعرتہ ان اللہ محمد بن عمرو بن الزبیر نے کہا میں نے حضرت عائشہ کو پوچھا
 میں کہا وہ کھڑے ہو کر اس جگہ پر کھڑے ہوا اور وہ اللہ کی نشان دہی میں ہو میں سوچا کہ کئی خاصہ کعبہ یا عمرہ کے تو کچھ
 گناہ نہیں ہوا دوسری کہ درمیان میں ان کے تین سمجھتا ہوں اگر کوئی سمجھ نہ کرے کہ قباحت نہیں حضرت عائشہ نے
 جواب دیا ہرگز نہیں گویا تم سمجھتے ہو ویسا ہو تو اسے یوں فرما کر گناہ نہیں ہے سے نہ کرنا صفا اور مرو میں تو اسے انصاف کے
 تھرمین اور ہی ہو وہ لوگ جبر کیا کرتے تھے منۃ کیلئے اور منۃ کے مقابل قید کرتا تھا قید ایک قید ہر منۃ او کی سامنے رہا
 کرتا تھا وہ لوگ صفا اور مرو کے پیر میں ہو کر نماز پڑھتے تھے جب دین اسلام ہر شرف ہو تو انہوں نے پوچھا رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم ہر وقت اس جگہ پر نماز پڑھتا تھا کہ صفا اور مرو دونوں کے نشان میں رہا ہوں (مقصود اس کے یہی کہ
 خیال کر کے میں قباحت نہیں ہر **عبداللہ بن زوفی** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتد فی حاکب المیدت
 و صلی علیہ المقام رکعتین ومعدۃ من یستتر عن الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
 قال لا محمد بن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ اور مقام پر پہنچا
 کے پچھو دو تین فرسین اور آپ کے ساتھ تھے لوگ تہر آپ ان میں چہو ہوئی تھے تو جب اس کے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کعبہ کے اندر گئے تھے انہوں نے کہا انہیں دوسری روایت میں نماز یاد ہو پھر کسی آپ صفا اور مرو پر دوسری کے درمیان ان کے
 سات پڑھتا تھا **کثیر بن جہان** ان یحلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروة یا ابی عبد اللہ انک
 انزلت عشی والناس یسعون قال ان احشی فحدت روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وان سعی فحدت روایت

صدقاً سے اور پھر چہ گواہی میں بہانہ کہ نہ کعبہ کو دیکھ لیا **۱** اس زمانہ میں عمارتیں ایسی تھیں جن پر معلوم تھا
 تھا مگر اب عمارتوں میں ڈھنپ گیا ہوا **۲** تو بخیر کعبہ اللہ کے اور تجدید بیان کی اوس کے اور فرمایا لا الہ الا اللہ حمد لا شریک
 لا الہ الا اللہ دہ طبعی دہ طبعی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ حمد لا شریک عہدہ نصر عہدہ دہ نرم لا خراب و عہدہ **۳**
 اللہ ایک ہی ہے جو دوسرا نہیں سوا اوس کا کوئی شریک نہیں اوس کی سلطنت ہو اور اوس کی تشریف بخشی ہو جاتا ہی اور
 داتا ہی اور وہ شہر پر قادر ہو کوئی عبود نہیں سوا اوس کا وہ ایسا اور اسے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم)
 کی مدد کے اور کست دی کافروں کے گردوں کو اوس کیلئے نے **۴** پھر دعا کی درمیان میں اس قرآن اخی کلمات کر کہا
 بعد اوس کا اتر ہی مردہ جانے کو جب شیب میں آپ کے قدم پہنچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جیتے تھے **۵** مگر در پر چڑھ کر تو مولیٰ
 چال سے چلے **۶** اب وہاں شیب نہیں بلکہ دو نشان بہننا دی ہیں جنکو یہاں خنفسہ میں کہتے ہیں اور وہ صفائے مردہ
 کو جاتے ہوئے بائیں طرف مسجد الحرام کے دیوار میں منصوب ہیں ادن کے چر میں دڑتے ہیں **۷** یہاں تک کہ مردہ کو
 اور وہاں بھی ویسا ہی کیا جیسا صفائے کیا تھا جب یہ کاہر ہر وری پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھ پہلے وہ حال معلوم ہوتا جاوے کہ
 معلوم ہوا **۸** کہ میرا حرام کہوں ناشاق گذر گیا بنیں میرا حرام کہوں ہوتی یا یا لہ کہ غرہ چر کے بھینٹوں میں دست ہو یا
 امر کہ تم کو مکے میں جا کر احرام کہوں لانا پڑیگا **۹** تو میں اپنی ساتھیوں سے ملتا اور چر کہدلی عمرہ کرنا **۱۰** یعنی حج کو عمرہ
 ڈالنا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہوں تو احرام نہیں کھول سکتا **۱۱** لیکن تم میں سے جس کے ساتھ ہی نہ ہو وہ احرام کہوں لانا
 اور چر کو عمرہ کر دیو **۱۲** یعنی حج کو فسخ کر کہ عمرہ کر دیو یہی ملامت امیر کے نزدیک درست ہو اور کہہ لیا کہ نزدیک ہے
 بلکہ خاص تھا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال تو نہ کیا کہ چر کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں مگر یہ شخصیں اجل تھے
 ہے آگے کے مضمون ہی **۱۳** سب لوگوں نے احرام کہوں ڈالا اور بال کتے **۱۴** مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
 جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جہنم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ بھی حکم (یعنی حج کو فسخ کر کہ عمرہ بنا دینا) اسی سال میں
 ہو یا ہمیشہ کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کے سادگیان دوسری ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا چر میں
 شریک ہو گیا دوبارہ نہیں بلکہ ہمیشہ کیوں **۱۵** یہ عبارت بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو الا اوس صورت میں کہ حکم
 سے مراد عمرہ کا بجالانا چر کے مہینوں میں ہو کیونکہ کعبہ کے نزدیک درست ہو **۱۶** اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمارت میں سی کتی
 اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہوں نے احرام کہوں ڈالا تھا اور لیکن کپڑے پہنوتے اور مردہ لگایا تھا علیؑ نے اسکا انکار کیا اور جیسا
 تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہوں نے کہا میرا بپا **۱۷** (یعنی) جابر نے کہا کہ علیؑ عراق میں کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بائیں گیا فاطمہ کے شکایت کرنا کہ انہوں نے ایسا کیا ہی جب میں نے منع کیا تو انکا نام لگاتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یا
 حج کہتے تھے فاطمہ ختم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھتے ہوئے علیؑ نے کہا میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں اہلال کرتا ہوں لکن یہ
 پکارتا ہوں) ساتھ میں چپے جبکہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی

پس اب احرام نہ کہو تا جابر نے ترمذی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جاور ہادی کے بیٹے بنی لاسے تھے اور جتنی عورتیں بنی لاسے
 لیس کر لی سب طاہر ہوئی سب لگ حلال ہو گئے اور بال کتراؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ وہی تھے
 انہوں نے احرام نہ لا جب یوم الترویہ ہوا **فت** یوم الترویہ انہوں نے تیرہ کو کہتے ہیں وچبہ کے **فت** سب لوگ توجہ ہو کر
 سنا کی طہرت اور احرام باندھا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منافقین **فت** اور عصر اور مغرب اور عشاء پڑھی کھپ
 دو سرے دن صبح کی نماز پڑھیں پڑھ کر تھوڑی دیر میں سے بیابناک کے آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ اگر فریکا جو بالوں سے
 بنا ہوا تھا وادی غمرہ میں ایک داوی پر فریحات کے اور وہی ہر حرم کی (پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنا
 عرفات کی طہرت) اور قریش سبات میں شک نہیں کہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروغ میں مشعر حرام پاس ٹھہرے
 جیسے وہ کیا کرتی تھی جاہلیت میں **فت** قریش جاہلیت کو زانی بن مزدلفی میں ٹھہرتے اور عرفات کو نہیں جاتی تھے
 اور سب سب عرفات کو جاتی وہ سمجھ کر انھیں بھی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے **فت** اور تجارت کر گئے (۱۷)
 پڑھ گئے (بجائے تاک کہ عرفات کو پہنچ کر تو دیکھا کہ قبسہ تیار ہو وادی غمرہ میں آپ اس میں اور حرم جب آفتاب ڈل گیا تو حکم
 فرمایا قصوا (اوتھنی کا نام ہو) کے لاسے کا اوپر پالان کس گیا آپ اس پر سوار ہوئی یہاں تک کہ وادی کو اندر آئی اور خطیبہ
 سنا یا لوگوں کو فرمایا تمہاری جانیں اور مال شہر حرام ہیں **فت** یعنی ایک تم میں سے دوسری کا خون ہو کر نہ اوس کا مال چینی
فت جیسے چھ دن اس پہنچیں اس شہر میں **فت** یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لے کر اور خون کرنا اور اس میں اور
 اس میں عین میں اور اس شہر میں سے طرح طرح کی چیزیں جو مسلمان کا خون کرنا یا ناحی اور اس کا مال لے کر حرام **فت** آگاہ ہو کر
 ہو جاؤ وراثت جاہلیت کو زمانے کے میرے قدموں کے تلے پال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی) اور اس کا کچھ اعتبار نہ رہا
 اور بت خون جاہلیت کو زانی میں کوئی کیوتی سیاحت میں (یعنی اب ان کا تدارک کچھ نہ ہو گا نہ قصاص نہ دیت) اور
 اول خون جو میں اپنے علاقے کے خون میں سے معاف کرتا ہوں اس میں رعبہ یا رعبہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو سب کے
 چچا زاد بھائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اوس کو قبیلہ بنی ل کے لوگوں نے اور جتو سود (بیابان میں)
 جاہلیت کے زمانے کے لوگوں پر باقی میں وہ سب موقوف ہوئی اور یہاں سود جو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہو عباس
 بن عبد المطلب (اپنی چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے **فت** اسذیہ مطلب نہیں کہ اور سود بالکل موقوف نہیں ہیں
 بلکہ مطلب یہ ہے کہ پہلے لوگوں کی تسکین اور تشفی کے لیے میں اپنے خون کا سود اور ثانی دیتا ہوں اسو سلم کو سوطا
 اور دیا گیا ہو خواہ کیسا ہو **فت** پھر دوسرے عورتوں کے بایں (یعنی ان کے حقوق موقوفہ کے حاکم) کیونکہ تم
 نے ان کو لیا ہی اپنے قبضے میں ان کی ان کے ساتھ (یعنی چھوڑ دیا ہو) ان کے حقوق واکرنی (یا) اور حلال کیا تم نے ان کے حقوق کو
 کو اس کے حکم سے (فانکو اصحابکم) اور تمہارا حق ان پر ہے کہ ان نے دیں تمہاری بیویوں پر اور اس شخص کو جس کا ان
 تم پر جانتے ہو (یعنی نہ ان میں سے نہ ان کے) اگر اس میں کو تو ان کو مار دے یا سبقت کرے

ہری ٹوٹے یا رحم کری اور اولنگا حق پر یہ ہے کہ اونکو کہاں کپڑا دو موافق دستور کے اور میں تم میں دو چیز ہو رہی ہیں
 ہوں اگر تو اسکو بچھڑو رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ کیا ہی اللہ کے کتاب **ف** قرآن شریف پڑھنے سے میرا دھڑکے اور
 اول سے اخیر تک سجدہ سجدہ کر پڑو جن جن باتوں کا حکم ہو اور عمل کرو جس سے منع کیا ہو اور جس پر تنبیہ کیے قرآن شریف کو
 دیا دوست برادر کی کتاب دین اسلام میں کوئی نہیں جو جو مضمون اس میں موجود ہے اسکو دیکھو پھر کسی اور کتاب یا عالم
 کی حاجت نہیں ہو اگر اس میں سے توحید کی معتبر کتابوں میں تلاش کرو جیسے صحیحین موطاسنن ابی داؤد وغیرہ
 اگر ان میں بھی نہ ملے تو کسی عالم دین یا سچے محقق کے لئے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کر لیو **ف** اور تم پوچھو جاؤ گی
 قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہنچائے یا نہیں) پھر تم کیا کہو گے انہوں نے کہا تم ہمیں
 بیشک آپ نے اللہ کا نام پوچھا اور ادا کیا اور نصیحت آپ نے ملنے کی اور اچلی سے اشارہ کیا اسکو آسمان کی طرف اٹھایا
 پھر لوگوں کی طرف چمکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور پھر بھی۔ آپ نے
 نماز پڑھی ظہر کے پھر تکبیر اور عصر کی نماز پڑھی پھر میں کچھ پڑھا (یعنی فصل نہ پڑھا) پھر آپ سوار ہو قضا کر لیا یہ ان
 عوفات میں ان کی توہینت اپنا اونٹنی کا پتھر دیکھ کر طرف کیا اور جبل مشاء کو کہ نام ایک گھبراہٹ ہو سامنی کیا اور قبل کی پھر
 منہ کیا اور شام تک ٹھہر رہی یہاں تک کہ آفتاب ڈب گیا اور تھوڑی زد دی گئی ہو گئے جب گردہ آفتاب ڈوبا تو اسکو پھر
 پیچھے بٹھایا اور عوفات سے مزلوفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کے یہاں تک کہ سر اسکا پالان کے سر پہ گھٹا تھا **ف** تاکہ نہ
 چلے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو **ف** اور آپ اپنا اونٹنی ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ کرتی جاتی تھے ہاتھ چلا کر لوگوں کو اشارہ
 کر لوگوں کو جیسے بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو دھکیلا کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جاویں جھانک کر اسکو آپ فرود گزین دہان جھکیا
 مغرب اور شام میں ایک اذان ہو اور دو تکبیریں سو کہا عثمان راوی نے اور دو نوکچہ میں سنت یا نفل نہ پڑھا پھر لیٹ کر
 اپنے یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر اور وقت نماز پڑھی فجر کے جب فجر کھل گئی اور پھر کہا سلیمان نے اذان اور قاسم سے پھر سوار ہو گئے
 قضا کر لیا یہاں تک کہ مشعر حرام میں آئے (مشعر حرام ایک پڑوسی فرد گزین) اور اس پر چڑھی کہا عثمان راوی نے تو بخدا کیا
 قبلہ کی طرف اور اللہ کے حمد کی اور تکبیر بھی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کے پھر آپ دہان ٹھہر رہی یہاں تک کہ جو بے نشی
 ہو گئی بعد اسکو آپ دہان سے چلی آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھوٹھایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال ہر
 گور جو خوب خدمت جب آپ دہان سے چلے تو عورتیں ہو دون میں مٹی چاہیں تھیں فضل اون عورتوں کی طرف دیکھو گئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ پر رکھا یا فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اور ہر ہاتھ کہا انہوں نے اور طرف منہ پیرا دیکھتے رہی یہاں تک کہ آپ وادی محسر میں آئے (وادی محسر ایک وادی ہے جو مدین
 میں مزلوفہ وادی میں ہے جب آپ دہان پہنچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تھوڑی دیر بعد تھوڑا چلا یا **ف** سبب تیز چلنے
 کا یہ تھا کہ اس وادی میں عذاب اور آہٹا تھا اصحاب قبل پر یا مشرکین دہان ٹھہر کر تھوڑے اوان کے مخالفت کی **ف**

فصل کیا فعل المراءون من غیر الخیرین فی عروبت ہر سچے بچہ یا انس یا کس کو چھو یا جو بات تم فرمادے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
 نماز کیا پڑھی ظہر کی آہون یا پنج نہ سوچ کے کیا میں نے کہا کھانچا کی لڑائی کو دان پر خستہ مناسک کو کوا (آہون) یا ہر میں تیر میں تیر (آہون)
 کو کیا یا ان میں جو کسب میں جو کیا نام و قریب کے پھر کھانا کجرتیری تیر کرین جیٹو جو خفیت اس میں پڑھا حکم اور میری مخالفت نہ
 اس نے ان کی مخالفت نہ منع فرمایا حالانکہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میں بہت کویہ کجی مخالفت میری ہو چکا اور خرابی کے ہونی جو خستہ
 کجی کجی ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور کوا کا ظاہر نہیں کرتے اور حق بات نہیں کہتے ایذا دینے اور تکلیف پہنچانے پر مستعد ہو جاتے ہیں اگر جو کجی یا سون
 ہر کجی کار کج دینا ہی بہت کوا کو اس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو اور اللہ علم الحمد تمام ہوا پارہ گیارہ سن ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و تہذیب
 قبلہ فرمادے اور اب ہر میں جو شرع کر شکی تو فقیہ سے اور زندگی رہی کیا باوجود شریعت کی خدمت میں صروف کجھ اور کارخانہ کتاب ابونت فرود و ابن
 تہذیب الحادی عشر و بیاتوہ الجبر الثانی عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ گیارہ سن ابو داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱۲	نکاح کرنے کا طریقہ	۴۳۰	محرم کجی لگاؤ تو کیا ہے	۴۳۸	رہل کا بیان
۴۱۳	احرام کب باند ہے	۴۳۱	محرم سر نہ لگاؤ تو کیا ہے	۴۳۹	طواف میں دعا کرنا
۴۱۶	حج میں شرط گناہ کا بیان	۴۳۲	محرم غسل کرو تو کیا ہے	۴۴۰	حجر کی نماز کے بعد طواف کرنا کا بیان
۴۱۷	حج مفرد کا بیان	۴۳۳	محرم کو نکاح کرنا کیا ہے	۴۴۱	قرآن کریم کے لئے کا طواف
۴۲۲	قرآن کا بیان	۴۳۴	محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے	۴۴۲	تشریم کا بیان
۴۲۵	ایک آدمی دوسرے کی طواف کج کر سکتا ہے	۴۳۵	محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں	۴۴۳	صفحا اور مردی کا بیان
۴۲۶	لبیک کا بیان	۴۳۶	محرم کو میاں مانا درست ہے	۴۴۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کا حال
۴۲۷	لبیک کہنا کب موقوف کرو	۴۳۷	فدیہ کا بیان	۴۴۵	وقوف عرفہ کا بیان
۴۲۸	عمرہ کرنا لبیک کب موقوف کرو	۴۳۸	حج سے رگ جائز کا بیان	۴۴۶	مناکو جانے کا بیان
۴۲۹	محرم اپنے غلام کو مار کج تو کیا	۴۳۹	کمر من جائز کا بیان		
۴۳۰	سیو کپڑے احرام کی وقت اور مارنا	۴۴۰	جب نماز کج کر دیکھ تو دونوں ہاتھ اٹھاؤ		
۴۳۱	احرام کے کپڑے کا بیان	۴۴۱	جبر اسود کو چھسنے کا بیان		
۴۳۲	محرم شہیار باند ہے	۴۴۲	اور ارکان کو کس کرنا کا بیان		
۴۳۳	عورت محرمہ اپنے غلام کو مار کج تو کیا	۴۴۳	طواف واجب کا بیان		
۴۳۴	محرم پر سایہ کرنا کیا ہے	۴۴۴	منصباء کرنا طواف میں		

آپ سوا سو پہنچا تھا کہ ہم فردوس میں گئے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اوسکو لوگوں نے اذان پڑھنا شروع کیا تو میں اور
 اوجک پیٹ پر سو جو چوبیس اذان پڑھ کر تہہ کے کمر پر پہنچا عشا کی اذان پڑھنے نماز پڑھی عشا کے پھر لوگوں نے اذان پڑھ کر تہہ کے چوبیس اذان پڑھ کر
 کہا میں نے پوچھا چوبیس چوبیس ہوئی تو تم نے کیڑا کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل علی بن عباس سوا سو پہنچے
 اور میں پانچون پانچون قریش کے لوگوں کے ساتھ آیا **حضرت علی** قال اردف اسماء فحمل بطنق علی ناقته والناس یبصریون
 الایل میمننا وشماء الیل یلقن الیہم ویقول السکینۃ ایہا الناس ودفع حین غلبت الشمس **حضرت**
 امیر المؤمنین علی سے روایت ہے آپ کی پھر بٹھایا اسماء کو کچھ اور مطہر حال ہو آپ اونٹ چلائی گئی اور لوگ دہنی میں اپنا اونٹ
 کو چٹا کر لے آئے آپ اول کی طرف التماس نہیں کرتے اور فرماتی تھو ای لوگو تمہیں مان سو چلو راہ مستہ چلو اور آپ عرفات سے حاجی جب
 آفتاب ڈوب گیا **حضرت عمر** ؓ قال سئل اسماء بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر
 حین الوداع حین دفع قال کان یسیر الغنق فاذا وجد حجة نصر قال هشام النضر فوق الغنق صرحتہ عودہ ورواہ
 ہر اسماء بن زید رسول ہوا اور میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھکے الوداع میں جب فاطمہ کوئی کسر
 چلاتی تھی اذان کو اہل بیت کھا غنق چال سے چلتے تھے غنق دور اکر چلنا کر بھیت نہیں پورے کے لوگ جب آپ کو رخصت ہاں سے
 چلاتی رخصت خوب دور اکر چلنا غنق سے زیادہ دیر جو رخصت راہ صاف ہوتی تو خوب ڈرتے **حضرت اسماء** کنت کاذب النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حضرت** اسماء سے روایت ہے میں رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ کوئی عرفات سے **حضرت اسماء** بن زید انہ سمعہ یقول دفع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرحتہ حجة فاذا کان الشعب نزل قال مقوضاً ولم یسبحی الوضوء فقلت
 الصلوة فقال الصلوة اما ماک فکنت لما جاء المزدلفۃ نزل مقوضاً فاسبغ الوضوء فترقیمت الصلوة
 فصل المغرب ثم ادناہ کل انسان بعیدہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصدلھا ولم یصل منھا شیئاً
حضرت اسماء بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے کوئی بیان تک اکر گیا بی میں نے اور تو دیشیا کہ کیا
 وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا اس سے دو وضو اور سو گتہ میں ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہیں کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی نہ نہ تہہ
 دوسرے دو سے یہ کہ وضو شرعی کیا بلکہ دوسری طور سے یعنی میں میں بارہ وضو کو نہیں دھویا بلکہ پہلے کا وضو کر لیا میں نے کہا یا
 پڑھو آپ نے فرمایا نازا گے چکر پھر سو اہل بیت جب فردوس میں آکر فرمادی اور پورا وضو کیا چکر پھر میں نے کہا آپ نے مغرب کے
 نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اذان پڑھنا شروع کیا میں نے بھیجا بعد اوسکو گلبہ ہوئی عشا کی اپنے عشا پڑھی اور مغرب عشا کو
 پھر میں کوئی نماز پڑھی **حضرت** الصلوة صحیح فردوس میں نماز کا بیان **حضرت** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی المغرب العشاء بالزاد لحد حیدھا **حضرت** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
 اور عشا فردوس میں ملا کر پڑھیں دوسری آیت میں ہر ایک ایک کمرے کو کھینچ کر لیا کہ ہر ایک ایک کمرے میں پڑھا۔ پھر روایت میں ہے

ہر ایک نماز کو اپنی ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان دی کسی کے بعد نفل پڑھا دوسری روایت میں ہر گز کے لیے اذان
 نہیں ہے **عبد اللہ بن مالک** قال صلیت مع ابی عبد المظرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال لا صلاک بن
 الحرم ما هذه الصلوة قال صلیت حاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم فحدثنا مکان باقاة واحدة واخر حمزة
 عبد المنذر مالک سے روایت ہے میں نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کو دو رکعتوں عبد اللہ بن عمر رضی کے ساتھ پڑھیں تو انہوں
 بن الحارث و انوں کو کہا کہ اس طرح کی نماز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندرون نمازوں کو
 اسی جگہ پڑھا تب ایک تکبیر سے **ابو حنیفہ** کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشا کو جمع میں ایک ہی تکبیر کافی ہے **عبد**
بن جابر عبد اللہ بن مالک قال صلیت نام مع ابن عمر بالرد لفقر للمغرب والعشاء باقاة واحدة قال ذکر
 معنی حدیث ابن کثیر **حمزہ بن سعید بن جحیر** اور **عبد اللہ بن مالک** روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مروان بن
 مغرب اور عشا پڑھی ایک تکبیر سے **ابو جابر** کی روایت میں ہے کہ ایک اذان اور دو تکبیروں میں اور وہی صحیح راوی
 ہی اور اسی اتفاق کیا ہے **شافعیہ** اور **خامیہ** نے **عبد بن جحیر** قال فحدثنا مع ابن عمر قالما بلغنا حمزة ما صلینا
 المغرب والعشاء باقاة واحدة ثلاثا وانتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر حکمنا صلی بنا رسول الله صلی
 الله علیه وسلم فی هذا مکان **حمزہ بن سعید بن جحیر** نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رضی کے ساتھ مروان بن جحیر
 کو انہوں نے مغرب اور عشا کی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اس جگہ اسی طرح نماز پڑھی **ابو حنیفہ** کا یہی قول ہے کہ یہ نوید ہے **ابو حنیفہ** کے مذہب کو **عبد**
 روایت **عبد بن جحیر** اقام جمع فصل **المغرب** ثلاثا قال صلی العشاء رکعتین ثم قال تہت ابن عمر صنیع
 فی هذا مکان مثل هذا وقال تہت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنیع مثل هذا فی هذا مکان
حمزہ بن سعید بن جحیر نے روایت ہے میں نے **عبد بن جحیر** کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہے مروان بن جحیر نے تین رکعتیں پڑھیں
 پھر عشا کے دو رکعتیں پڑھیں بعد اوس کو کہا میں ابن عمر رضی کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ اسی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ اسی کیا **عبد بن جحیر** قال قلت مع ابی عمر فی العشاء
 فلم یکن یفر من الذکبیر الذہلیل حتی اتمینا المذ لفتہ فاذن واقام اولہا ثم انا فاذن واقام فصل **ابن المغرب**
 اور انک کلمات ثم التفت الینا فقال الصلوة فصل **ابن العشاء** رکعتین ثم دعا بعشاء قال واخبر فی صلی
 عن جابر حدیث ابن عمر ان عمر قال فقیل لا یجب عمر فی ذلک فقال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
 قال حکمنا **حمزہ بن سعید بن جحیر** سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مروان کو یاد کہ سیرت میں جو تہے تکبیر تو میں نے
 ان کا کہہ کر ہم مروان کو (یعنی برابر تکبیریں کیے جاتے تھے موقوف نہ کرتی تھے) تو انہوں نے اذان دی اور اقامت بھی کی یہی کہ
 کیا اور اس نے اذان دی اور اقامت بھی پھر انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں بعد اوس کو ہمارے طرف متوجہ ہوئے

اور کہا نماز پڑھو نماز خوشاکی دو کتیں پڑھیں پھر شرب کا کہا اسکا یا ائنتھ فی مجھے سحر علاج بن عمر بن ابی اسیر بیان کیا جیسو
سیر و بالیجے ابن عمر سے روایت کیا کہ اگر ابن عمر کو لوگوں نے اس باب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اپنی طرح نماز پڑھی **عمر ابن مسعود** قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
لہ الججمع فاند جمع بین الغنیم والعشاء ججمع صلی اللہ علیہ وسلم الصبح من الغد قبل وقتہا مرحمہ عبد اللہ بن مسعودی
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اپنی وقت پر گزروں میں ہاں آپ
جمع کیا مغرب اور عشاء میں اور صبح کی نماز دو سے دن سموی وقت پہلی پڑھی **عمر ابن مسعود** یعنی اندیری میں پڑھی پڑھتے
کرتے تھے یہ روایت ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عمر ابن مسعود** علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم وقت اقرح فقال
هذا اقرح وهو الوقت ججمع کلھا موقت خربت خضنا ومنی کلھا منصرفا خروا فی حالکم مرحمہ
حضرت علیؑ سے روایت ہے جب صبح ہوئی (مزدوں میں) اور کھڑے ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرح کو پاس فرمایا
یہ قرح ہے یہی وقت کی جگہ ہے اور مزدوں سے اذوقت کی جگہ ہے اور میں نے بیان کر کیا اور اساری خرکجیگہ ہے تم اپنی
ہاں ان میں خر کر **عمر ابن مسعود** علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم قال وقتا لھذا بعرفة وعرفة کلھا موقت وقت
ھاھنا ججمع کلھا موقت خربت ھاھنا ومنی کلھا منصرفا خروا فی حالکم مرحمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عرفات میں بیان پڑھتا ہوں اور عرفات سارا پڑھتی کیجیگہ ہے اور میں مزدوں میں
بیان پڑھتا ہوں اور مزدوں ساری پڑھنے کیجیگہ ہے اور میں نے بیان کر کیا اور ساری خرکجیگہ ہے تم خر کر و اپنے ہاں ان میں خر
بخار بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفہ موقت وکل منی منصرف وکل الزد لھذا موقت
وکل فجاج مکة طریق ومضمر مرحمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
عرفات کا پڑھنے کیجیگہ ہے اور اساناخر کی جگہ ہے اور سارا مزدوں پڑھنے کیجیگہ ہے اور مزدوں ساری کو میں نے جگہ کیجیگہ
میں اور شب میں خود ستی **عمر بن مسعود** قال قال عمر بن الخطاب کان اهل الباہلیة لا یفہموا نوحہ
یروا الشمس علی خیدرقا لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد دفع قبل طلوع الشمس مرحمہ عمرو بن مسعود سے روایت ہے
بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدوں میں نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب کو شہر پر نہ دیکھ لیتے تھے تب تک یہاں نہیں جوتے تھے
نہ کل لیتا) آپ نے ان کے مخالفت کی اور آفتاب کو شہر پہلے لوٹا کی **ابو ہریرہ** التخیل فرج مزدوں میں جلدی
جانا **عمر ابن عباس** یقول انا مرقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الزد لفت وضعفت اھلہ مرحمہ
ابن عباس سے روایت ہے میں نے اون لوگوں میں مشا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیف جان کر ان لوگوں میں مزدوں کی ات
کو کیجیجے یا تہارنا کی طرف تاکہ سچو کہ وقت تکلیف نہ ہو **عمر ابن عباس** قال قد منار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلة الزد لفت اخیلہ بنی عبد المطلب علیہم السلام الخاذا و یقول ابی لائموا العرق حتی تطلع الشمس

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لوگوں کو نبی عبدالمطلب سے
 لایا اور ان کو اپنے پیچھا رہا تھا۔ مزدلفی کی رات کو اور چاری راتوں پر آپ نرمی کر مارتے تھے اور فرمائی تھو (یار رسول)
 اگر بوسے پوچھو میری موت، ان کا سن لو ان جب کہ آفتاب نہ نکلے اور غارتوں اور بچوں کو پہلے سے منامیں روانہ کر دینا اور
 یہ تاکہ وہ جو ہم سے پہلے نکلے ان ماریے فارغ ہو جائیں۔ **عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم**
صنعفاً اصلہ بطن یاربم یثیلاً لایرہون الحجرة حتی یتطلع الشمس ثم یجھد عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لوگوں میں سے جو جھینٹ تھے (جیسے عورتیں اور بچے) ان کو اندھیری میں منہ نہ کر دینا کہ وہ تھوڑی اور زیادہ
تھوڑے سن کر ان نہ ازواج تک آفتاب نہ نکلے عافیتہ انھا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمہ لیلۃ
الغیر فترمت البقرة قبل الفیض ثم مضت فاقاضت وكان ذلک الیوم الیوم الذی یكون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھنی عندها ثم جھد حضرت عائشہ رمی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی حضرت نبی
اسلمہ کو دوسوین شب کو روانہ کر دیا (سنا کی طرف) انہوں نے فجر میں پہلے نکلے ان راتیں اور کو جاکر کھانا لایا
ان کی کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس پہنچے تھے تھے اس سبب وہ جلد راکھ
سے فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو) **عن اسماء بن عمار صلی اللہ علیہ وسلم قلت انارھما الحجرة بلیل قال لکنا**
انفع هذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جھد اس سے روایت ہے کہ انہوں نے نکلے ان رات کو ان کا
ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ریشافنی کے مؤید سے عورمی کو نصف شب کے بعد دست جاتھیں
عمر بن الخطاب قال اذا فرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ الشکینة وامرھما ان یرموا بمثل حصی الخذف
واوضح فی وادحی ثم جھد جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ کو طے الطینان اور بہوت سے اور حکم کیا
چھوٹے پھرنے نکلے ان ماریکا اور تیس نہ کیا اپنی سواری کو وادی محرمین **باب یوم الحج الاکبر حج اکبر کا دن کو نہائی**
عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بالمرات فی الحجۃ التي حج فقال ای یوم هذا قالوا
یوم النحر قال ای یوم الحج الاکبر ثم جھد عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسوین سال کے بعد
حج کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا کہ کونسا دن ہے لوگوں نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر **باب کا نام اس**
میں کیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہیں میں اور حج صغیر عمر کو **عن ابی ہریرۃ قال بعث فی النحر**
فیمزقون یوم النحر عن ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبيت عریان ویوم الحج الاکبر یوم
النحر الحج الاکبر حج عمر جھد ابوبکر سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج پہنچا یوم النحر کے دن پانچ سال کے بعد کوئی
مشرک حج نہ کرے اور کوئی تنگنا ہو کہ طواف نہ کرے اور حج کو کہیں میں اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین حالت میں
نہ کرے کہ طواف کیا کرتی تھی) **باب النحر من المسلم ما دعوہم کون سے حج میں **عن ابی ہریرۃ قال بعث فی النحر****

دو کشتین جو قبول ہو چار سے بہتر معلوم ہے میں اسکا بارین سعود نے بھی چار کشتین میں کوکون کہا تم نے طوس
 کیا تھا حضرت پیر چار پیر کا اہم و ناجائز ہو گئے انہوں نے کہا مجھ پر معلوم ہوتا ہے ریس جب چار پیر بنے گئے تو میں بھی چار
 پیر بنے گا **عمر القری** انما صلی علی اربعہ لانه اجمع علی الاقامۃ بعد الحجۃ رحمہ زہری روایت ہے
 حضرت عثمان نے مناسین چار کشتین سے لیے پیر میں کہ انہوں نے اقامت کے نیت کی بعد حج کے **عمر** اور **ابوہم** قال عثمان
 صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا و طنا رحمہ لہم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار کشتین سے سب سے پیر میں انہوں نے
 مناس کو وطن بنایا تھا (وہ ان کا گھر تھا) **عمر القری** قال ما اخذ عثمان الاموال بالطاقف و اراد ان یقیم
 بها صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بہ لاثمۃ بعد الحجۃ رحمہ زہری روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اپنی جاگیر میں مقرر کیں
 طائف میں اور قصد کیا اقامت کا وہ ان کو چار کشتین میں پیر میں پیر کوکون نے بھی اختیار کر لیا **عمر القری** انما عثمان
 بن عثمان امۃ الصلوۃ یعنی اجل الاعراب لاقیم کثروا عاخذ فصری بالناس و بعد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اربع حجۃ رحمہ زہری روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پورا نماز کو مناسین ابوہم کو اس سال جنگلی اور بددیو
 بہت آئی تھے تو انہوں نے چار کشتین میں پیر تاکہ وہ ان کوکون جو معلوم ہو کہ اصل چار کشتین میں رند و کشتین جو قصر میں ہو
 ہیں) **باب القصۃ اہل مکتہ** اہل مکہ مناسین قصر کرین **عمر** حاکمۃ بنو وہب بن زاعی و کانت امۃ بنو وہب
 فولدت عبید اللہ بن عمر قال حدیث مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبنی الناس کثر ما کانوا فیہ
 بنار کشتین فی حقتہ الودع رحمہ عارث بن زہب خزاعی کے ان عمر کے نکاح نہیں میں کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر
 پیدا ہوئی انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پیر میں میں اور لوگ بہت تھوڑے تھے دو کشتین میں
 حجۃ الودع میں **ع** حالانکہ عارث کا گھر مکہ میں تھا بھی قول ہے اکثر علماء کہ اہل مکہ نماز عروفات میں قصر کرین **باب**
ذوئی الجملہ کنان بن زید کا بیان **عمر بن الاحوص** امہ قالت ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجۃ
 من بطن الودع و ہوا کبیکہ بر مع کل حصاة و رجل من خلفہ یسترہ فسالت عن الرجل یفعلوا الفضل ابن
 عبس و انزدحم الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس یقتل بعضکم بعضا و اذا صیرتہ الحجۃ
 فامروا بمثل حصی الخ **عمر** بن عمر بن الاحوص سے روایت ہے انہوں نے اپنی ان سے روایت کیا کہا ایک کہا میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے لبن داوی (یعنی داوی کے نیچے سے اگر) نہا ویر کی جانب سے) حجر عقبہ پر اور آپ سوار
 تھے کہ نہ گرو نہ بکیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے وہ آپ پر ایہ کر رہا تھا میں نے پوچھا شخص کون ہے لوگوں نے کہا فضل بن غبار
 اور لوگوں نے سحوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگوں کو قتل کرے ایک تم میں کا دوسرے کو یعنی ہجوم کے وجہ سے
 ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالی یہاں نہ ہونہ مر جاوی (یعنی ہوجاوی) اور جب تم کنگران رند تو پہوٹے پہوٹے کنگران اور کنگران
 مارو **عمر بن الاحوص** عن امہ قالت ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند حجرۃ العقبة انکبا و رایت

بیزاضا بعد جعفر و درج النکاس ترجمہ عمر و بن الاوص سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ماں کو سلبہ میں بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ میں سوار دیکھا اور آپ کے آنکھوں میں کنکریاں نہیں آپا لے رمی کے اور لوگوں نے بچے رمی کی وہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے۔ **محسن** ایچ اے اے کانیا بے الجمارہ

ایام الثلاثة بعد يوم النحر ما شيا اذا هبنا راجعا ونخبرنا النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك
مرحمه عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ کناریان نے تمین من تک بعد یوم النحر کے کیا کرتی تھی سو پیل ان کی تھا اور پیل
ہر جاتے تھے اور بیان کرتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہاں تک
میں کرنا افضل ہے جابر بن عبد اللہ یقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرعى على راحلته يوم النحر
يقول لنا خذوا منا سكره فانى ادرى لهالكم بعدكم حجة هذه مرجمه جابر بن عبد الله روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر میری کہ تھے یوم النحر کو اور فرماتے تھے یا کروار کان اپنے

شام بدین اس حج کے بعد پورے راجہ نکھون **فت** ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سی لوٹ کر مدینہ میں آئے اور دوسرے سال
 بیان ہوئی اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجہ الودع ہوا گویا آپ خست ہو کر تہی کعبہ سے **عز** جابر بن عبد اللہ یقوی
 راایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم راحلته یوم النحر ضحیٰ فاما بعد فی ذلک فبعثنا وال التمسک
 جابر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اور مٹی پر اوڑھ کر یوم النحر کے روزہ چاکریت
 اور بعد اس کے آفتاب ڈھلے پر بیٹھے دسویں تاریخ کے رے طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہویں تاریخ کے بعد آفتاب
عز روئے قال سالت ابن عمر متی ارحی الجمل قال اذ ارحی امامک فارم قاعد علیہ المسئلة فقال کنا

نہیں تھے تو ازل الشمس صیدنا محمد پر رویت ہو میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ کنکریاں ان دنوں
انہوں نے کہا یہ تیرا نام کنکریاں ہے اس وقت ہمارے بچے سوال کیا انہوں نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر تھے
تیرے چہ آفتاب و لول جاتا تھا اس وقت کنکریاں تھے عیسیٰ عاشرۃ الافاضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
حین صلی الظهر ثم رجع الی منہ فکذبوا یا ایام التشریقین فی الحجۃ اذا زالت الشمس کل حجۃ یسعی

حضرت ایکین مع کل حصاة ویقف عندی فی التانیة فی طیل القیام ویترجی الثالثة ولا یقف
عندھا ثم یرحمہ حضرت عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے اخرون میں طواف فرض کیا جب
ظہر کے تیسری پھٹ میں اگر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنی گیارہویں تا بارہویں تیسریوں میں حج کی) رحمرہ کہ
سات سات کنکریاں رتے دیکھ کر ٹہن کرے کی ساتھ تہ کبوتر اور اول اردو دیکر حجرہ کے پاس تک ٹھہر کر دو رکعت دعا کرے اور
تیسری حجرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھہرے عید قربان کے اخرون میں رخصت ہو ظہر کی نائینہ کر اپنا سے کو کرے
اور طواف الافاضہ (طواف الزیارة) ادا کیا **ابن مسعود** قال الما انت علی الجبل کبیر جمل الیدت عزیبتا

و عنی بنی سہ ور علی الحمرۃ بسبع حصیۃ و قال الحدیث ان من الذی انزلت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم البقرۃ من حمرۃ
 بن سہورہ بیت ہر جب وہ حجرہ قتیبہ بنی سہورہ تھانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور سنا کو دہنی طرف اور حجرہ برسات ٹنگریان
 مارین پھر کہا اسی طرح رکھی اس شخص نے جس پر ہر نفر اتر کر رہی رہنبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سبوت بقرۃ کے نفسیں
 کہ اس سورت میں پنج گم چم کے مذکور ہیں اور رمی کے سائل یہ مذکور ہیں **عمر** عاصی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخص
 لرحلہ اہل بل فی البیوت تین موت و ہا النضر فی موت الغدا و فی موت الغدا بیومین و فی موت یوم النضر
مرحمہ عاصم بن جہمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنتہ چرائیو النون کو رخصت دی ات کو سنا میں ہر رمی کے
 اور حکم کیا اور کورمی کہ نیلایوم النحر کو پھر دوسری دن یا تیسرے دن و دونوں کو پھر اگر رمین تو چوتھے دن بھی می **اربت**
 نیز فضل تھے کہ دوسری دن گیارہویں مار پھر چھرمی کہیں اگر نہ ہو کہ تو بارہویں مار پھر گیارہویں کہ ہے رمی کہ لین **عمر**
 از النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص لرحلہ ان بر صوا دیوما وید عوا دیوما **مرحمہ** ہدی بن عاصم سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرائیو النون کو ایک دن می کہنے کے ایچ ان فخر نے کہنے کے **عمر** قتادہ قال لک
 ایما جملہ نقول سالت ابن عباس عن شی من امر الحمرۃ لفتا لحدادی اما ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بسرت البقرۃ **مرحمہ** قتادہ سے روایت ہے میں نے سنا اباجازہ کہتے تھے میں نے دہا بن عباس سے می جاہر کا حال ابھرت
 کہا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ٹنگریان مارین یا سات ٹنگریان **ف** مگر اور دو تین سو سات
 ٹنگریان ہر حجرہ پر مذکور ہے **عمر** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخار من احد کہ حجرۃ العقبۃ
 فقتل اللہ کل شئ الا النساء **مرحمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے نبی پا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تھین
 سے رمی کی حجرہ عقبہ کے تھیں پڑیں اور کورست ہو جاویں سو عورتوں کو **ف** بیٹو عورتوں سے صحبت نہ کرے
 نہ کہ جب طواف الزیارہ کر لی تو وہ بھی درست ہو جاویگا **باب** الحلق و التقصیر **مرحمہ** نے انہی کہانی کا بیان
عمر عبد اللہ بن عمر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ ارحم الخلق قالوا یا رسول اللہ و التقصیر قال
 اللہ ارحم الخلق قالوا یا رسول اللہ و التقصیر قال و التقصیر **مرحمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر خلق کر نیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ و تقصیر کر نیوالون پر اپنے فرمایا یا اللہ
 کہ خلق کر نیوالون صحابہ نے کہا یا رسول اللہ و تقصیر کر نیوالون پر اپنے فرمایا و تقصیر کر نیوالون پر **ف** خلق کہتے ہیں تمام
 سر نہا نیکو و قصہ کہتے ہیں بل کم کر نیو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلق اس فضل ہے قصہ و اور قصہ بھی فی ہر حجرہ
 بن حسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو صفیاء و ہمارے کہشفتہا کا **عمر** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقوا کسہ
 فی حجۃ الوداع **مرحمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہا حجۃ الوداع میں **ف** اور قصہ بھی
 ہے منقول ہے **عمر** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ العقبۃ فی النحر و معہ سبعہ

یعنی قدر کا بندگان فدا کر دیا اور بالاحوالہ قفاخذ بشقرا سے الایم فخلقہ فجعل تقسم بین من یلیہ الشجرة
والشعرین ثم اخذ بشقرا سے الایم فخلقہ ثم قال اھا هنا ابو طلحة فذعه الی ابو طلحة ثم
ما کہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کی حجرہ عقبہ کے یوم النحر کو پہر آپ لوٹ آئی منامین اپنے بھائی بن اور بنی
ننگہ کر اس کو بڑھایا پھر سر موڑ دینا لیا کہ بایا اور وہ اپنی طرف کا آدا سر نہ کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے ان کو قسم کیا
پھر مایان جانب نہ دیا اور فرمایا کیا ابو طلحہ بیان میں ہے وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیکر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلق
افضل ہے اور یہی معلوم ہوا کہ پہلے وہنا جانب نہ آنا بہتر ہے اور وہی میں لحاظ نہ لگنے والے کا ہو گا نہ موندنی والی کا۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال انی خلقت قبل
ان یخرج قال انیہ ولا حرج قال فی امسیت ولہ ارم قال ارم ولا حرج ثم حمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا کہ منامین آپ نے ہر ایک کا جو بایا کچھ بھینچیں ہر ایک شخص نے کہا میں نے خلق کیا نہ سچ سچ پہلی آپ
کی فرمایا ذبح کر لی کچھ حرم نہیں ہے، دوسرے کہا مجھ کو شام ہو گئی اور میں نے نہ منین کے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچھ حرم نہیں ہے
تیسرے نے دم و جب نہیں ہی ترقیب کے فوت ہوئے نہیں دیکھنا میں رمی اندر ذبح اور خلق اور طواف کے بھڑک کر گناہ نہیں ہے

لیکن وہ ہے **عمر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء خلق انما علی النساء التقصیر
ثم حمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عورتوں پر خلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنی
توڑ دینے بال اکلیف سو کر دنیا چاہیے مردوں کو بھی بھید و رست ہے مگر خلق نہیں ہے **باب** العمرہ عمر کا بیان **عن**

ابن عمر قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج ثم حمہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر کا بیان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کر لیا کہ **عمر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ فی فی الحجۃ الا
لیقطع بذلک امر لھل الشریک فان هذا الکھن قریش ومن ان دینہم کا خواہیوں کہ ان ذاعفا الوبر وبرا

الدبر و دخل صفر فھذا الحدیث ثم فکا فکا فی موت العمدۃ حتی ینسلخ ذوالحجۃ والحدیث ثم حمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حضرت عائشہ کو عمر و نہیں کیا ذوالحجہ میں مگر اس خیال سے کہ
مشکر کون کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب انٹ کے بال بڑھ جائیں انہوں کے
پیش کا ختم پہا ہوا دی اور صفر آجادی تو اب عمر و رست ہو گا عمر و کرنیوالی کو (مطلب یہ ہے کہ اشھر حرمین عمر و کرنا ناجائز
جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمری کو یہاں تک کہ نہ بادی ہینہ دی حبر بقرعید) کا اور ہینہ محرم کا **عن** ابو جحز بن

عبد الرحمن بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی ارسل الی امیہ مقل قال کان ابو مقل جابجا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما قدمہ قالت امیہ مقل قد علمت ان علی حجة فانطلقا امشیان حتی دخلا علیہ فقال لیسوا
ان علی حجة وان لا مقل مقل مقل ان قال ابو مقل صدق علیہ حلالہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہا

قلخیر علیہ فانه سبیل اللہ فاعطاهما ابوبکر فقال یرسل اللہ فی امرأۃ قد کبرت وسفرت
 علی الخیر غنی من حجة قال عمرۃ فی رمضان تجزی حجة ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ خیر
 مجکروان پیام لیجائے والے نے جو کیا تھا اس وقت میں اس وقت نے کہا کہ ابوبکر حج کر نیکیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ جب ہے تو اس وقت نے کہا تم جانو کہ مجھے حج لازم ہے پھر دو دو اس وقت اور ابوبکر حج کیا ہے یہاں تک کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اس وقت نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر اس ایک جوان اونٹ ہو اور مجھے حج فرض ہے۔ ابوبکر نے کہا یہ حج
 کہتی ہو میں نے اوس اونٹ کو اس کے راہ میں دیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ اس وقت کو دید کہ وہ
 سوار ہو کر حج کرے گی ابوبکر نے وہ اونٹ اس وقت کو دید یا اس وقت نے کہا یا رسول اللہ میں ایک بڑی اور بیار عورت ہوں
 کوئی کام یہاں ہی جو کافے ہو مجھ کو حج سے اپنے فرمایا رمضان کے پہلے میں ایک عمر کرنا حج کے بدلے کافی ہے کہ اس عمر
 اس وقت نے کہا حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وکان لنا اجل فجعلہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ
 واصدا با نحر وھاک ابوبکر اس وقت نے حجۃ الوداع وکان لنا اجل فجعلہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ
 ما منعناک انی حجی معنا قالت لقد تعینا فھاک ابوبکر اس وقت نے حجۃ الوداع وکان لنا اجل فجعلہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ
 بہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ قال فھاک ابوبکر اس وقت نے حجۃ الوداع وکان لنا اجل فجعلہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ
 معنا فاعتبری فی رمضان فاکھا کحجۃ فکانت تقول انی حجۃ والعمرة وذل قال هذا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری الخاصۃ سر مجھے اس وقت سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کیا تو ہماری
 پاس ایک اونٹ تھا کہ ابوبکر اس وقت نے اس کو اس کے راہ میں دیدیا تھا اور ہم بیار ہوئی قریب بدھا کہ ابوبکر اس وقت نے اس کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کر کے شریف لیگی جب حجی فارغ ہوئی تو میں آپ کے پاس گئے آپ نے فرمایا ای ام ابوبکر تو ہماری
 ساتھ کیوں نکلی۔ اس وقت نے کہا میں نے تیاری کی تھی اس میں اس وقت نے فرمایا کہ ابوبکر اس وقت نے اس کو
 کیا کرتے تھے وہ ابوبکر اس وقت نے اس کو اس کے راہ میں دیدیا یعنی کہ ابوبکر اس وقت نے اس کو اس کے راہ میں دیدیا
 اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نکلی جب بھی تو خدا کی راہ میں خیر تیرا حج جاتا رہا ہی ہے تو عمرہ کی رمضان میں کیوں نکلا
 میں عمرہ حج کے برابر ہی اس وقت نے کہا کہ تم حج کر کے تھیں حج پر ہی اور عمرہ بھی عمرہ ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
 اس حج سے معلوم نہیں کہ عظیم خاص میری تیرا خاص ہی ہوگا اس طرح کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا اس وقت نے اس کو
 اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وکان لنا اجل فجعلہ ابوبکر اس وقت نے سبیل اللہ
 عندک ما ارجو علیک انی حجی معنا قالت انی حجی معنا قالت انی حجی معنا قالت انی حجی معنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی تقرأ احیاء السلام حجۃ اللہ وانہا سالتنی انی حجی معنا قالت انی حجی معنا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک ما ارجو علیک انی حجی معنا قالت انی حجی معنا قالت انی حجی معنا

ابوبکر بن عبد الرحمن

ابوبکر بن عبد الرحمن

سبیل اللہ فقال اما انتک لو حججتہما علیک فی سبیل اللہ قال وانہما امرتہن ان اساکا صلی اللہ علیہ وسلم
 صحت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرحوا السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ واخبرھا انھا تعذر حجۃ معمرۃ
 فی رمضان ثم حمیمہ عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت فی بنو خادہ
 سے کہا مجھ کو بھی حج کرنے میں اپنا اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میری پاس کیا ہے جس پر تجھ کو سوار کر
 حج کر اون عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اونٹ مجھے حج کرو اور بولا وہ اونٹ تو رک گیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 میں اسکو خدا کی راہ میں دیکھا ہوں پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ
 کو سلام کہا ہوا اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپ کے ساتھ اوس نے مجھے کہا مجھ کو بھی حج کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں
 نے جواب دیا میری پاس کون سا کس ہے جس پر حج کر اون وہ بولی اوس اونٹ پر میں نے کہا وہ تو اس جل جلالہ کے راہ میں
 رکھا ہوا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کچھ کر دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی اکے راہ میں ہوتا پھر وہ شخص بولا
 اُس عورت فی پہچان کر کہ آپ کے ساتھ حج کر نیکی برابر دوسری عبادت کون سی ہے جو ثواب میں اوس کے برابر ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اُس عورت سے کہنا اوس پر کہ دنیا کو ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینہ میں میرے
 ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اور فضیلت میں حضور عائشہؓ کا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عن ربین

عمرۃ فذی القعدة وعمرۃ فی شوال ثم حمیمہ حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمری
 کیے ایک ذیقعدہ میں دوسرا شوال میں **ف** یعنی شوال میں سفر کو نکلتے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ میں تھا **عن محمد**

قال سنئل ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عائشہؓ لقد علم ابن عمرؓ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا نسأل اللہ فی حقہما حجۃ الوداع ثم حمیمہ مجاہد سے روایت ہے ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تین انہوں نے کہا دو عمری پھر حضرت عائشہؓ نے کہا ابن عمرؓ صحیح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دو عمری تین عمری کسی سو اوس عمری کے جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا **ف** قرآن میں حالانکہ کچھ صحیح ہے کہ آپ دو عمری

کیوں ایک عمرہ القضاء دوسرا عمرہ الحجۃ **عن ابن عباسؓ** قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمرۃ الخلیفۃ
 والثانیۃ حین توافوا علی عمرۃ قابل والثالثۃ من الحجۃ والرابعۃ الی قرن مع حجۃ ثم حمیمہ عبد اللہ
 بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمری کی ایک عمرہ حبیبیہ (حبیبیہ ایک کنوین یا وخت کا نام ہے)
 کے دو نوسل پر بیان آپ کو کافون روکا تھا آپ عمری کی ارکان ادا کر کے دوسرا عمرہ قضاء کا تیسرا عمرہ حجۃ کا
 چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا **ف** مگر حبیبیہ میں آپ نے عمرہ نہ کیا تو چار عمری دہی دہی ایک عمرہ القضاء دوسرا عمرہ الحجۃ

عن ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمرۃ فی ذی القعدة الی الی مع حجۃ ثم حمیمہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمری کیے ذیقعدہ میں تھو مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا **ف** یعنی حجۃ الوداع

کے ساتھ دو کراچی میں تھا اس پر عمرہ افتخار اور عمرہ الجہاد دونوں ذیقعدہ میں تھے۔ جو ان کے ایک مقام پر تھے
 اور کہے کہ زبان ان سے اپنے عمرہ کا احرام باندھنا شروع ہوا جنہیں کی غنیمت تقسیم کر کے **باب اللہ** العز
 تحفیض فیکر کہا الحج فرض عمرہ تھا تو ہاں بالحجھ هل تقضی عمرہ تھا جو عورت عمرہ کا احرام باندھنی پھر اہل
 حیض آجائو پھر حج کا وقت آجائو تو وہ عمرہ کی ترک کر کے حج کا احرام باندھ لیوی پھر عمرہ کی قضاء کر کے **عمرہ** حفصہ
 بنت عبد الرحمن بن افسر عن ابیہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن
 اختك عائشة فاعمرها من التمتع فاذا هبطت بهامن الاكيد فالتحق فانها عمره متقبلة **مرحمہ**
 الرحمن ابیہ کے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عورت عمرہ کی نیت سے حج کرے تو اسے عمرہ
 لیا اور ان کو عمرہ کو لا التمتع سے تقسیم ایک مقام پر کسی تین میل کے فاصلے پر جب ٹیلوں پر سے چڑھ کر کوثر تقسیم میں سے
 تو عائشہ کو کہنا احرام باندھنی کیونکہ یہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **مرحمہ** الحنفی قال دخل النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم البصرة فجاء الى المسجد فقام ما شاء الله ثم احرم ثم استسقى على احلته فاستقبل بطين من بيت حتى
 لقي طين المدينة فاصبح بمكة كبانت **مرحمہ** محرش کہی سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرتی میں آئے
 وہاں نماز پڑھی پھر احرام باندھ پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی اور طین بن کثیر کی طرف گیا بیان تاک کہ مدینہ کی راستہ پر آگئے
 پھر صبح کو مدینہ میں جا کر آئے جب کہ کوئی رات کو کہے میں **باب** المقام في العمرة عمرہ کو بقاء قیام کرنا **مرحمہ** ابن عباس
 از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام فی عمرہ القضاء ثلاثا **مرحمہ** ابن عباس سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قیام کیا عمرہ قضا میں رجب کی عمرہ کی قضا تھی، تین دن تک رجب میں، **باب** الافاضة فی الحج طواف
 افاضہ کا بیان **مرحمہ** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض يوم النحر ثم صلى الظهر ثم بعث رجلا **مرحمہ** عبد
 بن عمر سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الافاضہ یوم النحر میں پھر نماز ظہر کے منا میں لوٹ کر اکر ٹیسی یا کہے میں
 پر ہی **مرحمہ** اسلم قال كانت ليلة التي يصير الوفاء رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم النحر فصلى
 الى داخل على وهبت ريحة ومعه جل من ال ايامية متقدمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لو هب ال افضت ابا عبد الله قال لا والله يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم ان مع عذات القبيح قال فزع
 من راسه ونزع حجابا فقيده من راسه ثم قال ولم يا رسول الله قال ان هذا يوم رخص لكم اذا انتم
 حرمة الحجرة ان تحلوا يعني كل ما حرمت منه الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تطفوا هذا البيت صلى
 حواكم تكمروا قبل ان تموا الحجرة حتى تطفوا **مرحمہ** حضرت بی بی ام سلمہ سے روایت پر انہوں نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پہلی پاس ہی شام تھی جو یوم النحر میں اتفاق ہوا تو آپ نے لائی آخر میں وہ
 بن عبد الواد کے ساتھ ایک اور شخص ابو بکر کے نسل میں سے کڑے پہن ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن

پوچھا کہ تمہارا توہم ہون کی وجہ کیا ضرورت ہے **باب طواف التواضع طواف الوداع کا بیان** **عمر عائشہ رضی**
 اللہ عنہا قالت احرمت من ان تغم بمبرقہ فدخلت فقتلت عمر بنی وانتظر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یبکی ابیطیخ فخرجت واحمل الناس بالرحیل قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف به ثم خرج
 ثم خرج حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے احرام باندھا عمر کی تعظیم میں سو اور میں گئی مکہ میں اور عمر واد
 کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا انتظار کرتے رہے ابطیر میں (وہ میدان جو مکہ اور مکہ کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی کیا
 نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود انکو مکہ میں اور طواف کیا پھر نکلی تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو جاویں **عمر**
عائشہ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فترک المحصب فی هذا الحدیث
 قالت ثم جمعتہ بضمی فاذن فی اصحابنا بالرحیل فارحل امر بالبیت قبل صلوة الصبح فطاف به صحیح ثم فاعش
 متوجہا والى المدینۃ ثم حججہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 اپنے مناسلے لے کر آپ محصب میں اترے پھر میں صبح کو آپ پاس آئی (عمر کو فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا
 حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر نکلی اور چل دیں کی طرف **عمر عبد الرحمن بن**
 طارق عن ابنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جمل مرکبا نام فی سبیلہ عبد اللہ استقبل
 البیت فاجلہ ثم حججہ عبد الرحمن بن طارق کی ان (جب تک نام معلوم نہیں ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بڑا ہو کر
 پہلے کے گھر سے نکلے کرتے تھے کی طرف اور وانا گنتی **باب القصب** محصب میں اتارنیکا بیان **عمر عائشہ**
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصب کون اسبح نحو وجہہ ولیس بینه فرشاء منزله ومن شاء لم یزل
 ثم حججہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیے کہ آسانی ہو سکے میں رہنے کی طرف
 کیونکہ شہر کے باہر سب ایک جگہ پر ہوتے) لیکن اترنا محصب میں سنت ہے جب حاجی چاہو اور چاہئے اترے **عمر عبد اللہ بن**
 یساک قال قال ابو ذر لہ یاصدق ان اتزلہ ولكن ضربت فبته فترلہ قال صدقہ وكان علی قتل البشی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الاصل ثم حججہ لیان بن یساک روایت ہے کہ ابو ذر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اترنیکا بلکہ میں نے آپ کا خیمہ ڈال لگا یا تو آپ اور آپ ہی سہو کہا ابو ذر رضی سے کہ
 حافظ تھے ابطیر میں (خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) **عمر اساتہ** نیز یزید قال قلت یا رسول اللہ
 انزلت نزل غدا فی حجتہ قال ازل ترک لنا حقیل غنزل انزل انزل غنزل فانزلون خیفہ بے کنا نہ حدیث قاسمت
 فتریز علی الکفر یعنی القصب و ذلک ان بنی کنانہ تحالف فریشا علی بنی ہاشم ان لاینا کھو ہم لایا یعوہم
 ولا یؤوہم قال الزهوی والشیخ الوداع **عمر محمد بن** یساک بن یساک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے کہان اتر گیا
 حرمین آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر میں ہمارے ہی چہرہ اسے پہر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے نبی نہ کہ کو خیف (ابطیر اور

بطحا اور محصب) میں یہاں پر عید لیا تھا قریش کے کفر پیڑی بنے کمانہ نے قسم کہا کہ عصب کیا تھا سنی انتم کے بابین
قریش سے کہ ہم اس شادی کا یہ ذکر نیکے اذبحو جگہ نہ دینگے اور یہ خود فروخت ذکر نیکے یا عیت ذکر نیکے ہاں نہیں
اور تری اسد کا شکر ادا کرنا یہاں پر کفر کا عصب رہا تھا وہاں اسلام کا زور پڑ گیا **حسن** ابیہ ہیریہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان یتخرم میلے حق نازلون خدا فذکر غنوه ولحدید کس اولہ ولا ذکر الخفیف
الواد **مرحمہ** ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا سنا ہو چلنے کا اپنے فرمایا ہم کو ان اور
کے پر دیا ہی ان کیا **ف** یعنی اپنے فرمایا ہم نبی کمانہ کے خفیف یعنی لدوی میں اور نیکو جسکو بطحا اور محصب کے
میں **حسن** نافع ابن عبد رکان یجمع مجمع فیما یطہر شہید دخل مکتہ ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلح لک **مرحمہ** نافع روایت ہو عبد اللہ بن عمر نے ایک جہیکانیند کا لی تیرے بطحا اور محصب میں پہن
جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **ف** محمد بن الحسن نے کہا محصب میں اتنا بہتر تھا اور جو نہ اترو تو

کو قربت نہیں ہو **حسن** نافع ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر والنصر والغرب والعشاء بالبطا
شہد بھی بھا **مرحمہ** نافع روایت ہو انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بطحا میں پڑھی پھر اکیٹھ کا جہیکانیند کا لیا بعد اسکو کئی میں گئے
عبد اللہ بن عمر بھی ایسی کیا کرتے **مرحمہ** میں **باب** فیمن قد مشی فیما قبل شیء فی جہہ اراکان
پچھپے کر نیک بیان **حسن** عبد اللہ بن عمر بن العاص نے قال قف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع

یسألونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ اشتر فقلت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج جاء رجل فقل
فقال یا رسول اللہ اشتر فقلت قبل ان اذبح قال ارم ولا حرج قال ارم ولا حرج قال ارم ولا حرج قال ارم ولا حرج
اصنع ولا حرج **مرحمہ** عبد اللہ بن عمر بن العاص روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں مناسک میں کھڑے
ہو کر لوگ آپ سے حج کے مسئلو پہنچو گئے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے نہ جانکر فریج سے پہلے سر نہ ڈایا آپ نے فرمایا
ذبح کر لو چہرہ نہیں ہے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ میں نے ناہستہ ٹھکریا رہی ہو پہلے آپ نے فرمایا رہی کہ لے کچھ چہرہ نہیں ہے
طرح جتنی چیزیں کو آپ سے پوچھا گیا جو آگئے پیچھے ہو گئیں تھیں آپ نے فرمایا کہ کچھ چہرہ نہیں ہے **مرحمہ** اسامہ بن شریک

قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یأتونہ فم قال یا رسول اللہ تعصبت قبل ان اذبح
قدم شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی جل افتر عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلک الذکر حرج وھماک
مرحمہ اسامہ بن شریک روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو نکلا لوگ آپ سے آتے تھے جس نے کہا یا رسول اللہ
سعی کے طواف سے چلی یا میں نے اسکا کم کو آگے کیا آپ فرماتی تھو کچھ چہرہ نہیں ہے کچھ چہرہ نہیں ہے **مرحمہ** اسامہ بن شریک
جان یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہو گیا حج میں **باب** فمکہ کے میں نماز کا بیان **مرحمہ** شریک

سزا خراب ایچ می بموجب نص قرآنی کے ہر جگہ اتنا منع ہی نہ کر حرم میں **باب** فی تہیذ السقاۃ فیہ کے
سبیل کہنا صحیح ہے کہ قال رجل اربع اسالیل حل عند الیبت یسقون التبیذ و بنو جهم
یسقون اللبن والعسل والسویق انجل الجسم ام حاجه فقال ابی عبد اسامہ بن جہل ولا یناصر حاجتہ
وکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لعلہ وخذلہ اسامہ بنت زید قد عار رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بشراب فان تبیین فشریبہ ودفع فمہ لہ الی اسامہ بن زید فشریبہ شہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احسنتم وجملتہ کذلک فعلوا فشرہ کذا کان یلذ ان شہر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرحمہ بکر بن عبد اسامہ سے روایت ہر ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سب سے تمہارے لوگ بنید رکھو کا شرب
یلا تے ہیں اور تمہاری چپا کے بیٹی (قریش) دودھ اور شہہ ہند ستوپا لاتی تھیں کیا یہ لوگ بخیل میں یا خیمہ جہین ابن عباس نے
کہا نہ بخیل میں نہ خیمہ جہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیڑ کو کچ یا ٹانگا آپ کے سامنے بیٹھا دیا آپ نے بیا اور اپنا چوچا جوچا اسامہ بن زید کو
دیا اور اس نے بھی پیادہ اور سکر آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو یعنی بسیل رکھا کرو لوگوں کو کھجور کا شرب
پلا یا کرو تو تم نہیں چاہتے کہ بدین اس خیر کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا) میں نے آپ نے فرمایا کھجور کے
شرب پر تم نے اچھا کیا تو ہم بھی لائے ہیں یہ سچ کہ ہم بخیل یا خیمہ جہین اسوجہ سے دودھ شہہ بخیل لاتی **باب**

اذا قادمہ بمکہ مکے میں شہر کا بیان حضرت عمر بن عبد العزیز یسأل المسائبین یدھل سمعت فی اوقات حیاتہ
شیئا قال النبی ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہاجرین اقامتہ بعد الفجر
نذا انما مر حمیرہ عمر بن عبد العزیز بنی سائب بن زید سے پوچھا کیا تم نے کربین سے بایں کچھ نہا ہی انہوں نے کہا ہجیرہ سے
ابن الحضرمی نے بیان کیا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو آپ فرماتی تھو ہاجرین ارکان جبر سے فرخستہ ہر
تین دن تک کے میں ہجیرہ میں **باب** فی دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانیکا بیان حضرت عبد اللہ بن عمر

از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ هو اسامہ بن زید وعثمان بن طلحہ الحبشی وبلال فخلعوا
علیہ فکث فیہا قال عبد اللہ بن عمر فسال بلالہ این خیر ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
فقال اجل عثو اعزیتہ و عثو یمن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراۃ وکان الیبت یومئذ علی ستۃ
اعمدۃ فدخل علی عمر حمیرہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو کر کعبہ شریف کے اندر در اور کچ
ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن باجر اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھہر کر پوچھا کیا میں نے بلال
سے پوچھا جب تک کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دودھ کی طرف
اور تین ستون پر اور اون میں خانہ کعبہ پہنچے ستون پر تہا ہر آپ نے نماز پڑھی (دو کھتین صحیحین) و داخل کعبہ کے

مستحب ہے کہ پھر نہ نہیں ہے) **مسئلہ** ثالث بعد الم یذکر السورۃ قال فمصلی وسنہ وینزل القبۃ ثلاثہ
 اذرع حریمہ دوسری روایت میں ولون کا ذکر نہیں ہے نماز پڑھی آپ نے قبلہ سے تین باہر پڑھا کہ عن ابن عمر
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت النبی قال وندیت ان اسالہ کہ صلی عمر حمزہ قمری روایت میں ابی اسد
 ہر او میں بھی ہے کہ عبد اللہ کا میں اس کے پوچھنا بول گیا کہ رقتین میں عمر عبد الرحمن صفوان قال اذ
 لم یزل الخطاب کیف صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل الکعبۃ قال صلی کعتین عمر حمزہ ابی اسد
 بن صفوان سی روایت میں کہ ابی اسد حضرت امیر المؤمنین محمد فاروق غنی سے کیونکہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کعبہ کے اندر
 لی کہا دو کعتیں پڑھیں روایت میں کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) **مسئلہ** اربع اسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم

مکہ ابی ازید غل البیت وفیہ اکھۃ فاعبرھا فاخرجت قال فخرج صوۃ ابراہیم اسماعیل وفی البیت
 الاذان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالنہم اللہ واللہ لقد علو اما استقسما کہا قط قال ثم دخل البیت
 فکبر ففخا حیدہ فی ذوا یاہ ثم خرج ولم یصل فیہ عمر حمزہ ابن عباس سے روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 مکہ میں آئے تو اپنے انکار کیا کعبہ کے اندر جاؤ سے کیونکہ اسکو اندر بتوں کی تصویریں تھیں آپ نے حکم کیا وہ نکالی گئیں
 تو ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کی یہی تصویریں نکالیں آپ نے کہا میں اپنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ
 پر خدا کی مارتے خدا کی انہوں نے کعبہ پانی نہیں شہ کے پچھلے ایک کعبہ میں لگو اور کعبہ کعبی کو توں میں پھر باہر نکلو اور نماز پڑھو
 پانی سے مراد کھان میں جن فیصل اور لا تغفل اللہ لاشیے کہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ کھان میں پانی لے لے لے
 ایک کو نکالتا اگر داخل نکلتا تو جاتا لا تغفل نکلتا تو نہ جاتا لاشیے نکلتا تو پھر سب کو ڈال کر نکالتا جب تک فعل لا تغفل نہ نکلتے

باب فی الحجر کلیمہ بایں عمر عائشہ انہما قالت کنت احب ادخل البیت فاصلی فاعوذ

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیک فادخلنی فی الحجر قال صلی فی الحجر اذا اردت دخول البیت فاما هو فخطب
 من البیت فان قوماً اتفقوا حین بنوا الکعبۃ فاخرجوا من البیت عمر حمزہ حضرت عائشہ سے روایت میں میں
 کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یم کے ذکر دیا اور فرمایا نماز پڑھو
 جب کعبہ کے اندر جا چاہو کیونکہ عظیم بھی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ اور تیرے قوم قریش نے تو تہا ہی کے کو بیٹائی میں تو اسکو بیت اللہ
 سے نکال دیا پھر عبد اللہ بن الزبیر نے انہی خلاف میں عظیم کو کعبہ کے اندر کر دیا لیکن حاجہ ظالمی نے ڈکریا ہی کر دی

عائشہ ازلہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر من عندہا وہو سرور ثم رجع الی وہو کثیر الحال فی دخلت الکعبۃ
 ولو استقبلت من امرک ما استلبت ما دخلتہا الخاف ان اکون قد شقیقت علی الصلۃ عمر حمزہ حضرت عائشہ
 روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے نکلو خوش خوش پھر حبیبہ کی رکنی تو عکین تھے حضرت عائشہ نے اسکا
 سبب (آپ نے فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا کہ میں کھلی جانتا جو عبد کو مصلیٰ کہ لوگوں کو کعبہ کی داخلی میں شہادت

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان شہداء نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ
 سعد بن ابوقحاص نے انحضرت کو پھر مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھہرایا
 یعنی مدینہ کی بزرگے کے سب سے وہاں کے حرم کا شکار حرام ہی (تو سعد نے اسکو کبھی نہیں لیا اس میں اس شخص
 کے لوگ اگر سعد سے گفتگو کر کے لگو سنا کہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا اس حرم کو اور فرمایا
 جو شخص شکار لیکر پکڑی تو اسکا اسباب چھین لینی اور میں تم کو ہرگز وہ سامان نہ دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اسکی قیمت دیدو لگا **حضرت مولیٰ سعد** اسعد بن ابی وقاص عید الفطر عید المذنبہ
 یفطرون من شجر المدينة فاخذوا متاعهم وقالوا لعنوا الیہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 یقطع من شجرة المدينة شیء وقال من قطع منہ شیئا فلنأخذہ سلبہ **حضرت محمد** سکندر غلام سر روایت ہوا
 نے مدینہ میں ایک غلام کو درخت کا ٹکڑا دیکھا انہوں نے اسکا اسباب چھین لیا اور اسکے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینہ کے درخت کا ٹکڑا کو اور فرماتی تھے جو کالٹی پھر اسکو کوئی پکڑے تو اسکا
 اسباب چھین لیں **حضرت** زکریا کو بطور کھیر دیکھو ویسی کشتہ علما کا بھی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک دیو **حضرت جابر**
 بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحیط فلا یحصد **حضرت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیشد
 حصار فیما **حضرت** جابر بن عبد اللہ روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قینوں کے حرم میں پتی نہ ٹوڑے ورنہ درخت
 کا ناجا دی گزری سے ہا بلی جادیں **حضرت** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کا ٹکڑا مارنے میں
 جراثیم ہیں اور بعضوں کے نزدیک بخراہی **حضرت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبانی قیام ماسیما و
 مرکب انما دانی فیہ ویصلی رکعتین **حضرت** عبد اللہ بن عمر سر روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پل
 اور رو بہ کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتیں (نفل) پڑھتے **باب** زیارت قبرین کے زیارت کا
بیان **حضرت** ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الاراد اللہ علیہ حتی انزل علیہ
 السلام **حضرت** ابو ہریرہ روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ مجھ پر خبر کر دیتا
 میں کو سلام کا جواب دیتا ہوں **حضرت** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لایہو ابیو وکم
 فہو مگر لا یجوز اقبری عیدا وصلوا علی فان صلواتکم تبغنی حیث کنتم **حضرت** ابو ہریرہ روایت
 ہوا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ نیز گہروں کو قبر رحیم قبرین میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسی ہی کہیں
 گہروں میں بھی نماز پڑھنا چڑو و اور مت بناؤ میری قبر کو عید رکہ بوقت معین یہ لوگ ان جہم ہا کرین اس سے کس
 کی ممانعت ثابت ہوئی البتہ درود بھیجہ یہاں تم ہو گے درود ہا ہی مجھ پر بخجادی گئے **حضرت** ابی ہریرہ یعنی ابن
 ابی ہریرہ قال ما سمعت طلحہ بن عبد اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قطعی شدا ولعلہ

ہے لیکن روایت اسکو فقہین پر اشکال ہے کہ باوصف معلوم ہو نہ اوردیدہ کاری کے آپ اوس عورت کو کہہ کر نکاح کر سکتے ہیں
 اسی وجہ سے بعضوں نے کہہ دیا کہ انہو کے لئے کہ ہاتھ نہ روکنی ہو یہ مرد کو بھی کہہ کر نکاح کر سکتا ہے جو ان کے اوسکو دیکھتی ہو اسکا علم صحیح
 معقل نہیں یا قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني اصببت امرأة ذا حسب ممال وانها لا تملك
 فأتى زوجها قال كاشه إياه الثانية فتهاه خذ إياه الثالثة فقال تزوجوا الودود والودود فاني مكاثر
 بكم اکلم مرحمہ عقل بن سيار سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھ کو بیعت ملی ہے
 جو نہایت خوبصورت اور شریف ہو مگر اوسکی اولاد نہیں ہے تو کیا میں اس سے نکاح کروں آپ نے فرمایا نہیں یہ مرد دوسری
 آیا آپ نے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو جاہنہ والی محبت کرنیوالی بہت جنیالی عورت کو کیونکہ میں نبی
 کو بڑا مانو الاہوں مہار ہی مجھ سے **باب فی قولہ تجا الزانیہ لیکم الاثرانیۃ** بدکار عورت سے نہیں نکاح کرنا مگر
 جو عورت بن شعیب بن عزیبہ عن جده ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان یبک
 بنی قریظۃ عناق وکان صید **عنه قال** جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انك عناق قال فقلت
 فقلت والى النية لا ينكح الا اذن او مشرك فدعاني فقراها علي وقال لا تنكحها **مرحمہ عبد اللہ بن عمر**
 روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیوں کو لے کر مکہ میں جایا کرتا وہاں بھڑت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تھا وہ اگر اشتہار
 تھی تو مرثد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا میں خنق سے نکاح کروں آپ نے فرمایا
 یہ آیت اتری۔ والذین یلکھما الاوان او مشرک (غیر زانیہ عورت سے وہی نکاح کرنا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ کے
 یہ آیت پڑھ کر بھڑستگا اور فرمایا مت نکاح کر کرؤ **ف** یہ بھی اس حالت میں ہے کہ وہ عورت زانیہ قائم رہے اور اوس
 تو بکھری **ع** اب یہ ہر خہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكح الزانی الجود ولا الضالہ **مرحمہ ابو ہریرہ**
 روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زانی کو دیکھ لیا ہو وہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے **باب**
فی الرجال المتواضعۃ شہیتہ زوجہا اپنی لونڈی کو زاور کے پہر اوس نکاح کر لیا **ع** **عنه** قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم من اعتق امریۃ وتزوجها کان له اجران **مرحمہ ابی موسیٰ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جس نے اپنی لونڈی کو زاور کر کے اوسکو ساتھ نکاح کیا اوسکو لپی دنا تو آپ نے **ع** **عنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم اعترف
 صفیۃ وجعل عتقها صدقاً **مرحمہ انس** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو زاور کر کے راون سے
 نکاح کر لیا اور بھی زیادہ صغر فرمائی **باب** **مرحمہ** من الرضاۃ ما لم من اللہیب وورہ بکے سے بیسی ہی عورت
 ہوتی ہے **ع** **عنه** عائشہ زوجہم النبي صلى الله عليه وسلم قال لا یجوز من الرضاۃ
 ما یجوز من اللولادہ **مرحمہ حضرت عائشہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ بنی نکاح کو حرام کرتا ہے
 جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یہ جو جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہیں ہوتا وہاں دودہ کی بہت سے بہ

بل کیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو میرا دودھ مشہر کیا بہائی ہے حضرت زفر یا دیگر۔ یعنی سوچو تمہارا بہائی کن
ہو دودھ کا ناما تصرف بہا کہتے ہیں ہے **فان** یعنی جس شیر خوار کی سو نکاح حرام ہو تا ہو تو اس کا اعتساب لفظی تاک کہ کہہ چکے ہو
تو کہے کہ بہا کہہ لی دودھ نہیں جاتے اور اگر جو ان آدمی کسی عورت کا دودھ پوی تو اور کا کچھ اعتساب نہیں ہے نکاح کو نہیں دیکھتا
اور کہتے ہیں کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثوں کے موافق ہے یہاں کہ عورت دودھ پونی کی جیسی عورت میں جی حال جانتے
ہے اور سامنی ہونا مثل حرم کے جائز نہ تھی **ابو جعفر** **قال** رضاع الا لہما شدا العظم او انہما لیس فقال ابو موسی
لا تہما لونا و ہذا الخیر منہما **محمد بن عبد اللہ بن مسعود** نے کہا رضاعت ہی ہو جو بڑی کو رضعت کرے اور گشت باور
اور وقت ابو موسیٰ شہری نے کہا ہر پوچھ جی جب تک یہ عالم میں ہو کہ رضاعین مسعود **یا سب فی حق رضاعت**
بکیر عورت کا بیان **عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** وام سلمۃ ان ایاہما ینتہ عن رضاعتہ **ابو موسیٰ**
بن عبد اللہ **کان** **تبنی** **سالم** **واکحہ** **ابنہ** **احنیہ** **ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ** **وہو** **لے**
لاہر آة من الانصاف **کما** **تنبی** **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **زیدا** **وکان** **فریقہ** **نہ** **رجلا** **فی** **الجاہلیۃ** **دعاہ**
الناس الیہ **وورث** **میراثہ** **حتی** **انزل** **لہ** **سبحانہ** **و تعالیٰ** **فی** **ذلک** **ادعوا** **لہم** **لا** **یأتھم** **القولہ** **فاخولکم**
والدین **وموالیکم** **فرد** **والا** **ایاتھم** **فمن** **لہ** **یعلم** **لہ** **اذا** **نزل** **واخاف** **الدین** **مخافت** **سہلۃ** **بیت**
بن عمر **والقرشی** **ثم** **العامر** **م** **وہو** **من** **ابن** **احمد** **یفتہ** **فقال** **یا** **رسول** **اللہ** **اما** **کان** **زید** **سالم** **اولاد** **وکان** **یا** **وکی**
مع **وضع** **ابن** **احمد** **یفتہ** **فی** **بیت** **ولحد** **یرانی** **فضلا** **وقد** **انزل** **اللہ** **عز وجل** **فیہم** **ما** **قد** **علمت** **فیکون** **لہ**
فیہ **فقال** **لہما** **النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **ارضعہ** **فارضعہ** **خمس** **رضعات** **فکما** **تبا** **بمنزلہ** **ولد** **ہما** **من**
الرضاعۃ **فہذا** **لک** **کان** **عائشہ** **رضی** **اللہ** **عنہا** **ما** **مرثات** **اخوانہا** **وہبات** **ان** **یرضع** **ان** **یرضع** **ان**
عائشہ **ان** **یراضا** **یدخل** **علیہا** **واکان** **کبیر** **احتمس** **رضعات** **فمد** **یدخل** **علیہا** **واہ** **ام** **سلمہ** **وسناش**
ازواج **النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **ان** **یدخل** **علیہ** **بذلک** **الرضاعۃ** **احدا** **من** **الناس** **حتی** **یرضع** **فی** **الحض** **قلین**
لہما **شئ** **واللہ** **ما** **ندرک** **لعلہا** **کان** **ن** **خصۃ** **من** **النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **اسلم** **دور** **الناس** **ن** **محمد** **حضرت**
عائشہ **اور** **ام سلمہ** **سوی** **روایت** **ہو** **کہ** **ابو** **جعفر** **بن** **عتبہ** **بن** **سبیہ** **نے** **سچ** **کہا** **تہا** **سالم** **کو** **یعنی** **بٹیا** **بنایا** **تہا** **لی** **پاک** **اور** **پڑ** **بہا** **لو**
کے **بٹے** **کا** **ہندہ** **بنت** **ولید** **بن** **عتبہ** **بن** **سبیہ** **کا** **نکاح** **اوت** **کہ** **ویا** **تہا** **اور** **سالم** **ابو** **جہر** **بنت** **الضاری** **کو** **مولی** **ر غلام** **تو** **اگر**
جیسے **سول** **اسلم** **کو** **اسلم** **نے** **زید** **کو** **بٹیا** **بنایا** **تہا** **اور** **جاہلیت** **میں** **بچہ** **رم** **شمی** **جو** **شخص** **سوی** **کو** **تنبی** **کر** **تا** **تو** **لوگ** **اوسکو** **دسی**
کے **نام** **سے** **نسبت** **دیتے** **تو** **پڑ** **یعنی** **اوسکی** **کلیا** **کہتے** **میں** **لا** **زید** **کو** **لوگ** **زید** **بن** **محمد** **کہا** **کرتے** **اور** **اوسکو** **کہ** **دلائی** **یہاں** **تاکہ** **اسہ** **جل** **جلالہ**
نے **یہاں** **آیت** **نام** **کی** **اور** **عہد** **کے** **ابا** **کھڑی** **تو** **لے** **فاخر** **نعم** **فی** **الدین** **ووالیکم** **یعنی** **بچہ** **اور** **خود** **انکی** **باپوں** **کی** **طہر** **نسبت** **کو** **یہ** **بہتر** **ہے**
اسکے **نزدیک** **اگر** **تم** **کو** **اوپر** **کے** **باپوں** **کا** **نام** **حلو** **نہ** **تو** **وہ** **تہا** **پڑ** **یعنی** **بہائی** **بہن** **اور** **سوک** **غلامان** **آنا** **میں** **اس** **روز** **ماد** **لوگ** **کو**

ولا المرأة على الخالة ولا الخالة على بنت اختها ولا بنتكم الاكبرى على الصغرى ولا الصغرى على
الاكبرى ثم حميمہ پر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیا جوی عورت اپنی بہو بی پرار
نہو بی بہو بی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنی خالہ پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے
ناتے والی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے
ہر خالہ کو بہا بھائی سے اور بہو بی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ بھتیجی جاکر عورت ہو کر خوف
اسو کر ایسی عورتوں میں جمع کرنا جائز نہیں ہوا **عمر ابن خطاب** رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یجمع بین المرأة والخالة ولا بین المرأة وبنت اختها ولا بین المرأة وبنت اختها ولا بین المرأة وبنت اختها
کیا جس کے خالہ اور بہا بھائی کے اور بہو بی اور بھتیجی کے **عمر ابن خطاب** رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
کر کسی منع فرمایا ان اگر ایک نکاح میں اگر عورت کو یا طلاق دیدی تو دوسرے نکاح کر سکتا ہے **عمر ابن خطاب** رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کر ان یجمع بین السمت والخالة و بین الخالتین والعمتین ثم حمیمہ پر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیا جوی عورت اپنی بہو بی پرار
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کسی عورت کو اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے بھائی پرار نہ نکاح کیا جوی عورت اپنے
کی اور وہ اس کی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کر سکتا ہے تو درست نہیں جیسی زید کا بیٹا عمر وہاں کے بیٹے خدیجہ کی
زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پرار ہوئی اور عمر نے سلمہ سے نکاح کیا سلمہ پرار ہوئی تو زینب کثوم کے بہو بی ہوئی
اور کثوم زینب کے خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں اور عمر نے سلمہ سے نکاح کیا سلمہ پرار ہوئی اور کثوم زینب کے خالہ کے بیٹے
ہر ایک عورت دو مرتبہ کے خالہ ہو اور وہ اس کی بھانجی ہو جیسی کہ نے خالہ کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالہ نے بیکر کی بیٹی
امنیہ سے نکاح کیا اب بیکر کے بیٹے صالحہ کے پیٹے صاحبہ ہوئی اور خالہ کے بیٹے آمنہ کے پیٹے راکھ ہوئی صاحبہ راکھ
کی خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئے اس پر اگر صاحبہ کے خالہ اور وہ اس کی بھانجی ہوئے اب اگر وہ صاحبہ دونوں سے ایک ساتھ
نکاح کرنا درست نہیں اور منع کیا آپ نے جمع سے درمیان دو بھوپوں یعنی راکھ کی عورت دوسری کی بہو بی ہو اور وہ اس کے
بھتیجی جیسی ہشام کی مالک کے مان جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی ان حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ
جمیلہ کے پیٹ سے پرار ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پرار ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے بھوپے
اور بھوپوں ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے یہ کہ اپنی بی بی
کے ہوتے ہوئے اس عورتوں کو نکاح کر سکتا ہے ایک اس کی بھوپی ہو اور دوسرے اس کی خالہ ہو اس طرح اس کے دونوں خالہ سے
نکاح کر سکتا ہے یا دونوں بھوپوں سے مگر اس صورت میں پہلے حدیث کے سر اور دوسرے کوئی نیا مضمون نہ ہوگا اور صحیح دہی ہے جو پہلے
مثالیں ہم نے بیان کیں اور حدیث ایک شکلات میں ہے کہ فقط **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کر ان یجمع بین السمت والخالة و بین الخالتین والعمتین ثم حمیمہ پر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیا جوی عورت اپنی بہو بی پرار

قالت يا ابن اختي هالي تيه تكون في حجر وليها فتشركه في مالي فيجبهه ما لها جالها فيريد ليها
 ان يتزوجها بعين ان يقسط في صدقها فيجعلها غيره فهو الزنيك حتى الا ان يقسطوا لغيره
 اعلمتم من الصدق وامر ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواء هن قاله عروة قال عائشة ثلث
 الناس سخطوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الآية فيمن قال نزل الله جل عز يستفتونك في
 النساء قل الله يفتيكم فيهن وما ينبت عليكن من ذنوبهن الا ما فرغ من كتابهن
 وترغبون ان تنكحوهن قال الله في ذكر الله انه ينبت عليهن قال كتاب الائمة الاولى التي قال سبحانه فيها
 ان خفتن ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قال عائشة وقول الله عز وجل في الآية
 الاخرة وترغبون ان تنكحوهن رغبة احدكم عزيت ميتته التي تكون في حجره حين تكون قليلا المال
 الخالفهوا الزنيك كما رغبوا في الخالها جالها منيتي النساء الا بالقسط لغيره عنهم عن قاله يونس
 وقال بسبعة في قول الله عز وجل فان خفتن ان لا تقسطوا في اليتامى قال يقولون ان خفتن
 فقد جالتم انكحوا ما طاب لهم من النساء روي بن الزبير عن روي بن الزبير عن روي بن الزبير عن روي بن الزبير
 وان خفتن ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لهم من النساء يعني اگر تم کو ڈر ہو سببات کا کہ انصاف کر سکو گی یتیمین میں تم
 انکاح کر لو جو عورتیں پسند آویں تم کو ہاں مطابقتی (ظاہر میں شرط کو جو سو کہ چھوٹا مال معلوم نہین تہو کیونکہ یتیمین
 میں انصاف کرنے کو عورتوں کے نکاح ہو کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا ایہ پہنچی ہو کہ (عروہ بہا بنحو تہ حضرت
 عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو سب تہین) مراد بتامی (یتیمین) سے یہ ہو کہ ایک لڑکے
 یتیم پر دلی کے گود میں پرورش پاتی ہو رگڑی محرم نہ ہو جیسی چچا بھینا اور شریک ہو اسکو مال میں پر اس کے کو اسکا مال
 اور خوبصورت ہو نا بہا معلوم ہو اور وہ اس سے نکاح کا ارادہ کرے مگر پورا پورا محرم نہ ہو اور کوئی اس سے نکاح کرے تو دوی دنیا
 نہ چاہی تو اس سے نکاح کرے کیونکہ اس میں یتیم کا نقصان ہو اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے مگر جب انصاف کرے
 اور پورا محرم نہ ہو چنی سے اونچا اسکو لائق ہو اور اگر نی بلکہ حکم ہو اگر انصاف نہ کرے اور پورا محرم نہ ہو تو اسکی عورت
 ہو چہ پسند آوی اور چہ معلوم ہو نکاح کرے عروہ نے کہا ہر حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے بعد اس آیت اور فرمائی پھر سوال کیا
 رسول اللہ یتیم لڑکیوں کے باب میں تب یکت اور یکتونک نے النساء قل الله يفتيكم فيهن وليكمن الكتاب
 پوچھتے ہیں چہ سے عورتوں کے باب میں اسدم کو بتاتا ہی حکم عورتوں کا اور جو پڑھا جاتا ہی کتاب میں پڑھا جاتا ہی مراد
 وہی آیت ہو وان خفتن ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء (جس کے معنی اوپر گزرنچکا) حضرت عائشہ نے کہا یہ جو بتدلی
 دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنكحوهن تم چاہتے ہو ان سے نکاح کرنا اس سے بھی غرض ہو کہ تم میں ہی کسی کے
 پاس ایک یتیم کے ہو تہو مال دلی اولم حسن کے تو وہ نفرت کرتا ہی اسکو نکاح ہو چہ چہ نبوت ہو اسکو نکاح میں جو بطل

اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکا تو پہلے امت کے رؤسا اس سے کہا کہ اگر یہی یونس نے کہا ہے یہی
وان غنم الا انفس طوفی الشیامی اس کو خراجذوف ہے یعنی اگر انصاف نہ کر سکتے تھے ان کیوں میں تو ان کو چھوڑ دو اور نہ کام کر لو
عورتوں کا جو پسند آوین کیونکہ چار عورتوں تک تم کو درست میں محمد علی بن ابی طالب انہم حین قد صوالہ المدینہ تم
عند ینید بن معایہ مقتل الحسین بن علی علیہ السلام لقیہم المسوی بن خدریہ فقال ہا لک
ان من حاجۃ تأمرنی بھا قال فقلت لہ لا قال اهل انت معطسیرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالی
اخاف فیہ لک التمس علیہ وایہ اللہ لکن اخطیت ذیہ لا یصل الیہ ابد احتی یبلغ الی انفسہ ان علی بن ابی
طالب علیہ السلام خطبت ابو جہل علی فاطمہ رضی اللہ عنہ انتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ہو خطیب الناس فی ذلک علی منبرہم هذا وانا یومئذ جنتا فقال فاطمہ منی وانا الا تحفون ان تقنن فی
دیہما قال نعم ذکر صہر اللہ من بنی عبدالمطلب فاشی علیہ مصاہرتہ فاحس قال حدثنی قصہ قنفی ووجدت
فی فیہ وانی لست احمہ حلالا ولا احمہ حراما وکن اللہ لا یجفع بنت رسول اللہ و بنت عبد اللہ مکانا حلالا
ابداً امر حمیہ امام زین العابدین سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یونس کو یہ یسیر کیا پس جسے جرنائے میں حضرت ام المومنین
شہید ہو گئے ہیں تو ان کو مسور بن مجشم سے اور کہا تم کو کوئی کام نہیں ہے ہوتا بیان کرو پھر مسور بن مجشم نے کہا میں نے اس سے
کہا تم مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توار نہیں تھے کیونکہ میں خوف کرتا ہوں کہ میں تم کو لوگ اور مسور بن مجشم نے کہا میں نے
کی اگر تم وہ توار مجھے دید گے تو مجھ سے کوئی نہ کہیگا کہ میں جنت کا میری جان میں جان ہوا اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
ابو جہل کے بیٹی ہی حضرت فاطمہ الزہراء کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ بنا رہے تھے کہ
کو غیر راہوں و دنوں میں جوان ہوا تھا اپنے فرمایا فاطمہ میرا کمر ہے اور مجھ پر خوف ہی بہات کا کہیں ان کے دین میں نہ آوے
اربعین جب دوسری سوت آوی اور وہ شہریت سے مجھ سے کہ کوئی کام نہ رہی ہو خلاف شرع کے نہ کریں) پھر آپ نے بیان کیا
آپنی دو کمرہ دارا کا حال جو بنی عبدالمطلب میں سے تھا یہی حضرت عثمان کا اور آپ نے ان کی تعریف کے اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور میں حرام نہیں کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہوں جو حرام کو نہ
میں نے نہیں کہا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں ہے اس کے چار عورتیں حلال کہ میں نے لیکن قسم خدا کے یہ نہیں ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور خدا کی قسم کہ بیٹے ایسا کچھ جمع ہو جاویں۔ یعنی ابو جہل جو خدا کا دشمن تھا اس کی بیٹی ہی فاطمہ کے ساتھ ہی جو رسول کے
بیٹی میں دوسری روایت میں ہے کہ علی بن ابی طالب نے اس نکاح پر چھپ ہو کر علی اس نکاح سے اور یغریب کہہ کر رسول خدا
ناراض میں تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا حضرت مسیح بن خدریہ نے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی اللہ بن یقول ان بنی ہاشم بن المظاہرۃ استاذنونی ان ینکھوا بنتہم من علی ابن ابی طالب لا اذن من
لا اذن لا ان یرد علی ابی طالب یطلق ابنتہ و ینکھ ابنتہم فاما ابنتی بضرعہ منی بنی بنی ما راہا

اور ہر سیکھ کر سمجھا معاویہ نے نروان کو لکھا کہ اول دو نون کا نکاح توڑو وادو اور کچھ اگر یہی شکار ہو جس سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور شکار میں داخل ہے نکاح کرنا بہت بجا نہیں یا پوپیسے یا چچا زاد ہون کا اس کی شرط پر
 اٹھا جاوے اور صورت اول کی دین ہر ایک یہ کہ میں نے اپنے بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر
 پھر دوسرا بھی دین تو کسی میں قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے مھر کو دیا **باب فی التخلیل حلالے کا بیان عن**
عمر بن عبد اللہ عنہ قال قال اسماعیل واراہ قد فعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انزل اللہ الخلل والخلل لکے ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہو اسماعیل نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ شعبی نے اس حدیث کو توڑا
 روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت اس نے حلالہ کر لیا ہے پر اور جس کو وسطی حلالہ کیا جاوی (پہلے غلطی)
 اس حدیث کے نزدیک نکاح بدعت حلالہ باطل ہے اور تحقیق کے نزدیک جائز ہے **باب فی نکاح العبد بغیر**
اذن سیدہ غلام بغیر انہ مولے کے بچھو نکاح کر لی **مسئلہ جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد**
بغیر اذن مولیہ فھو عاھر ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم نکاح
 کری تو وہ زانی ہے۔ یعنی غلام کا نکاح اس کے مالک کے بے حکم صحیح نہیں **عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولیہ فھو کاحہ باطل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا غلام جو اپنے مالک کے بے حکم نکاح کری تو وہ نکاح درست نہیں ابو داؤد نے کہا حدیث ضعیف ہے
 موقوف صحیح ہے **باب فی کھیت از خطبہ الجبل علی خطبہ اخیدہ** ایک آدمی اپنی بہائی مسلمان کے پیام پر
 پیام بھیجے **مسئلہ اسید ہر سیکھ کر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الجبل علی خطبہ اخیدہ** ترجمہ اسے
 ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنی نہ کر آدمی اپنے بہائی مسلمان کی سنگنی پر **باب** یعنی جب
 ایک مسلمان کے کسی جگہ شادی کے نسبت ٹھہر چکی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دو مسلمان کے حق سنگنی
 اور اگر ابھی تک ٹھہری ہو تو پیغام دینا مسافقہ نہیں **مسئلہ** تاخیر عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب
 الحدیث علی خطبہ اخیدہ وہاں یسیر علی یسیر اخیدہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کوئی تم میں سے سنگنی نہ کرے اپنے بہائی مسلمان کی سنگنی پر اور نہ کوئی خیرینگی ہے بہائی مسلمان کے پیغام پر
 اگر اس کے حکم سے **باب** یعنی جب سو کو کا گاہک تھر جاوی تو پھر اس کا پکار کر یا سو دیا پھر کیے کر اپنی بیٹی اس کو دے **باب**
فی انکاح نظر المرأة وہو یسیر ید تنوہیھا جس عورت کو نکاح کر نیکارا وہ ہوا و سکا و کھپسینا بہتر ہے **عن**
جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم للزنا فاستطاع ان ینظر الی
ما یدعو الیہ انکاحا فلیفعل خطبیت جائزہ لیکن خطبہا احتی رایت منہا ماد خالی ہے **نکاح** اگر کسی نے
 فتن و فتنہا **ترجمہ** جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنا نکاح کا پیغام کر عورت

خاندان سے جب آپس میں توبہ کے موقع راضی ہو جائیں یہاں تک کہ مکر میں قسم کا کفارہ دیا اور او کا نکاح ہو سکی کر دیا شکر خدا کا
 تاہم دوبارہ بارہا بن ابی داؤد کے تیس بار دن میں سے اب شروع ہو تاہم بارہ تیس ہواں اور فضل اور انعام رب کو کر کے چلے
کتاب الجزء الثاني عشر تیرہ الجزو الثالث عشر انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست بارہ بارہا بن ابی داؤد

صفحہ نمبر	باب	صفحہ نمبر	باب	باب
۴۵۱	عرفان کو جانیکاریاں	۴۶۶	جو عورت کو اسرار میں نہ ہو سکے	کتاب النکاح
۴۵۲	عرفان میں کس وقت نکاح کرنا کے واسطے	۴۶۷	اگر عورت کو اسرار میں نہ ہو سکے	نکاح پر رغبت و نکاح بیاں
۴۵۳	عرفان میں منہ پر خطبہ پڑھنا	۴۶۸	عمر کی قصار کر	دیندہ عورت کو نکاح کرنا مقدم ہے
۴۵۴	عرفان میں تین گناہیں	۴۶۹	عمر کے بعد قیام کرنا	کنواری اگر کیوں نکاح کرنا
۴۵۵	عرفان سے لوشے گا بیاں	۴۷۰	طواف الانفاض کا بیاں	بدکار عورت سے نہیں نکاح کرنا اگر کارہ
۴۵۶	مزدلفے میں نماز کا بیاں	۴۷۱	حائضہ کے بغیر نہ ہونا	اپنی لاش کی لاش کر کے نہیں نکاح کرنا
۴۵۷	مزدلفے سے جلدی لوٹ جانا	۴۷۲	حائضہ کو طواف الاہتمام کرنا چاہیے	دودہ ملا کر حرام نہ ہونا
۴۵۸	حج کبہ کا دن کو نہا ہے	۴۷۳	طواف الوداع کا بیاں	برادر کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۵۹	ماہ حرام کون ہے	۴۷۴	مختص میں اترنے کا بیاں	نکاح میں عورت کی بیعت کا بیاں
۴۶۰	جس نے وقت عرفہ نہ پایا	۴۷۵	ارکان کی پیچھے کرنے کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۱	مناسک میں کس دن خطبہ پڑھے	۴۷۶	کے میں نماز کا بیاں	دودہ ہو کر کے نکاح انعام میں کا بیاں
۴۶۲	جس نے کہا یوم النحر میں خطبہ پڑھے	۴۷۷	کے میں نماز کا بیاں	عمر و خون میں نکاح کرنا نکاح میں اور شہر
۴۶۳	یوم النحر میں کس وقت خطبہ پڑھے	۴۷۸	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۴	امام منا کی خطبہ میں کیا بیاں کرے	۴۷۹	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۵	منا کی راتوں میں کس وقت خطبہ پڑھے	۴۸۰	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۶	مناسک میں نماز کا بیاں	۴۸۱	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۷	اہل کفر مناسک میں قصر کریں	۴۸۲	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۸	انگلیوں میں انار کا بیاں	۴۸۳	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۶۹	مشرقیہ اور بال کتر نکاح بیاں	۴۸۴	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا
۴۷۰	عمر کا بیاں	۴۸۵	کے میں نماز کا بیاں	نکاح میں عورت کو دودہ ملا کر نہ ہونا

۴۸۸

الحزن الثالث عشر

پارہ تیسرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا تم المولیان جب دو ایک عورت کا نکاح کر دین محرم سے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما
امرأة تزوجت لیا فی لایا منہما وایما الرجل باج ببعاض من جلیذ ففصولا اول منہما امر محرم
سمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اور اس کا نکاح دو ولی کر دین ایک ایک شخص سے
دوسرا دوسرے شخص سے تو وہ عورت اور اس کو ملے گی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک پیہر دو آدمیوں کے ہاتھ
پہنچی تو جب کے ہاتھ پہنچے ہی اسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ تک
گئی اب دوسری کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قوله تعالیٰ
لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن ان یتکھن لکم حاصل یہ کہ زبردستی ہی عورتوں کے وارث
مرتب ہو اور نہ ان کو رو کر نکاح سے کہہ لیاؤں کچھ اپنا دیا مگر جب کہ وہ صریح بے حیائی کریں اخیر آیت تک **عن ابن**
عباس قال الشیبانی وذكر عطاء ابو الحسن السواء ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی هذه الآية
لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن قال کان الرجل اذا ملک کان اولیاؤا کا حقوق امراتہ
مرو لے نفسہا از شام بعنہم تزوجھا او زوجهھا وان شاع لم یزوجهھا فنزلت هذه الآية فی
ذلك **مرحومہ عبد بن عباس** نے اس آیت کی تفسیر بیان کیا کہ خاوند جب مجاہد تھا تو اس کو وارث اور اس کی بیوی
زیادہ جہدار سمجھ جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثوں کو بعض اس کا نکاح اپنی خود سے کر لیتی یا اگر چاہتے تو کسی دوسرے
کو بیٹے اگر چاہتے بخل نہ کرنے دیتے یہ آیت وتری **ف** اگر کوئی مجاہد ہی تو اس کی عورت اپنی نکاح کی غماز
میت کے عزیزوں کو زبردستی ہی اپنی نکاح میں لینا نہیں ہونچتا نہ ان کو نکاح سے روکنا ہونچتا ہے کہ خاوند کو
جو کچھ دیتے اس کو دیتا تھا وہ پیہر پیہر البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کر نہیں تو اس سے روکنا ہونچتا
ہی **رضی اللہ عنہ** وارث نہ ہو زبردستی ہی عورت کے خوشنودم زبردستی اس کو حاکم بن جاؤ **مرحومہ عبد بن عباس**
قال لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذہبن ببعض ما التی عنہن الا ان یاتین
بطاقتہن مصیبتہ وذلك ان الرجل کا زینت امرأۃ ذی قرابتہ فیعضلہا حتی تموت او تد الیہ
صداقہا فاحکم اللہ عن ذلك و **عن** ذلك **مرحومہ عبد بن عباس** نے روایت ہے انہوں نے کہا
اس آیت کا یہاں آئینہ انہوں نے لکھا ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذہبن ببعض ما التی عنہن الا ان یاتین
بتینہ الآية (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ کہ ایک مرد اپنی غریز کی جو روکا وارث ہوتا پھر اس کو دوسرا نکاح کرنے

ویتا یا بتک کہ مر جاتے یا جو مہر لیا ہو اس کو دس کروڑ ورجوہ ہو کہ اسے جل جلالہ سے اس سے منع کیا گیا کیونکہ اس میں
 عورتوں پر نفس ظلم ہوتا تھا جب اس کا خداوند گریا تو اس کو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کر لیں یا نہ کریں یہاں
 ابیہ عمریرہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تستأمر وہ البکری الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت صرصر صرصر وہ صرصر وہ صرصر وہ
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اسے اجازت نہ لیا جاوے اور نہ نکاح کیا
 جاوے کنواری عورت جب تک اس کا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم کا شکر
 بتلاوے گی حضرت فی فرمایا کہ اس کا چپ ہٹا لیکن ان پر ہفت یعنی کنواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے
 ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے نہیں تو اس کا چپ ہٹا لیکن اجازت ہے۔ امام عظیمؒ کے نزدیک چھوٹے کے
 کا ولی مختار ہے جہاں چاہے وہ ان کو خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جو ان عورت خود مختار ہو خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری
 اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی بیوہ یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چھوٹی بیوہ یا جوان

ابیہ عمریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستأمر المیتة فی نفسہا فان سکت شہواذ نہا
 وانابت فلا جناح علیہا اگرچہ ابی ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ
 ہو جاوے اور اس کا باپ یا بہن نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے میں چھپی جاوے گی اگرچہ بیوہ ہو تو وہی اس کا اذن ہے اور اگر نکاح کیا تو
 اگرچہ بہنیں دوسری روایت میں یوں ہے فان سکت او سکت فلاذ نہا یعنی اگرچہ بیوہ ہی یا روئے گی اگرچہ
 اذن اس کا ہے یا روئے گا کہ بکیت کی زیادتی محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ ہم سب ابن ابیہ سے جو راوی ہے اس حدیث کا حسن

ابیہ عمرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر النساء فی نباتہن ورواکہ ابوہن وذاکوا عن عائشہ
 قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحق ان تکلم قال سکتا تھا اختراہا اگرچہ عبداللہ بن عمر سے
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتوں سے اون کی بیٹیوں کے نکاح میں دوسری روایت
 میں حضرت عائشہ سے یہ ہے کہ کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کر نہیں شرعاً ہے آپ نے فرمایا اس کا اذن بھی ہے کہ خاتون
 ہو کر بیوی ہو اس سے کہا جاوے کہ تیرا نکاح جو شخص اس شخص کے فلان شخص سے کیا توئی قبول کیا اور وہ چاہے
 ہو بھی قبول سمجھا جاوے گا یا آپ

تو کیا صحیح ابن عباس ان جلدیہ بکری التبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ان یا ہانزو وجہا وہ
 کا ہتھ خنجر تھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ
 صلیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اس کے باپ اس کی ناراضی سے نکاح اس کا کر دیا ہے اسے اس کو اختیار دیا ہے چاہیے نکاح
 کر چاہے نکاح کر لے یا نہیں لے لیا ہے کہ وہ لڑکی بابت ہوگی کیونکہ کم سن کے پرہیزگار کو اختیار ہے کہ جبراً نکاح کر دے وہی بھیج

وہ لڑکی جو ان ہوگی تو اس کو اختیار ہو وہ نکاح فرم کر دیو اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب فی التیثیب**
 کا بیان حضرت عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا یحییٰ حق بنفسہا من ولیمہا والیکم تستاذن فی
 نفسہا فاذا ذنہا صما اتھا ثم حمیہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسبہ عورت تو اپنی جان
 کی تحار ہے نسبت اپنی ولی کے۔ یعنی ولی کا امیر جبر نہیں پہنچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
 اور اس کا چپ رہنا ہی اس کی اجازت ہے **باب** اتم سے روایت ہو کہ عورت سے چپ ہونا ہی اور اس کا اقرار ہے **باب** یہ دونوں حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں

ایم سے بے شوہر وال عورت مراد ہی **باب** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح التیثیب امر فی
 الیستیمۃ تستامر صحتہا اقرار ہے **باب** ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسبہ پر ولی کو چھ
 اختیار نہیں اور کنواری کو ان لیا جاویگا اور اس کا چپ ہونا ہی اور اس کا اقرار ہے **باب** یہ دونوں حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں

جب ایسے تیسبہ مراد ہو **باب** انصافاً نہ تخدام ان اباحا ازوجہا وہ تیسبہ فکرہت ذلک فجاءت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرج نکاحا ثم حمیہ خنساء خدام انصاری کی بیٹی سے روایت ہو کہ اس کو باپ نے
 بی اجازت اس کو نکاح کر دیا کیونکہ وہ غیر ہشی تو اس نے نکاح سے راضی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کیا حضرت
 نے اس کو نکاح کو پیہر دیا یعنی باپ کے نکاح کی ہوشی کو جائز نہ کہا **باب** خدام وال مجھے سے ہے یا خدام وال مہلک سے ہے **باب**

باب الا کفء کفو کا بیان رکعت اور کفایت مشہور ہے **باب** ابی ہریرۃ از ابی ہند حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی یاضۃ انکوا یا ہند وانکحوا الیہ قال وان کا فی شیء مما تذاوون

بہ خیر قال حجۃ ثم حمیہ ابو ہریرۃ سے روایت ہو ابی ہند نے چھپی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا فخر بن ریحان بن ابی
 فرمایا امیر بنی یاضۃ نکاح کرو ابی ہند سے اور پیام ہو اس کو اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو بھی بچینی لگنا ہو **باب**

اس حدیث سے معلوم ہو کہ کفایت میں مین کا اعتبار نہ ہے نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفایت میں بہتے اس کا لحاظ ہی
 نسب کا اور اسلام کا اور آزاد ہو مکی اور دیانت کا اور مال کا اور پیشی کا اور غیر کفو ہو نکاح ہو جاوے گا مگر ولی اس کو نہ کر سکتا ہے **باب**

فی تزویج من قبل تولد قبل پیدائش کے نکاح کر دینا **باب** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا الیہ ابی وہو

ناقة لہ ومعه درۃ کدرۃ الکما فسمعت العرب والناس وہم یقولون الطبیبۃ الطبیبۃ
 الطبیبۃ فرمایا الیہ ابی فاخذ بقدرۃ فاقر لہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش غثران

قال ابن النبی جیش غثران فقال اطار قون الرقم یحیطنہ رجا یثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ ابنت
 لکوز لے فاعطیتا حجی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد دللہ بحلیۃ وبلغت ثم حبسہ فقل لہ اہلہ

جہنم الی خلف ان لا یفعل حتی صدقہ صدقہ جدید ان غیر انک کا رہنے و بینہ وحلفت لا صدق

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبقین ای الشیاء فی الیوم قال فدرانت القتیہ قال
 انت ترکھا قال فراخنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما لای ذلک منی قال لا تاثم صلیک
 ثم حمیمہ دبت کرم سرودایت ہون اپنی باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھیں تو میں نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میری باپ آپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر چڑھ کر اور آپ کے ہاتھ میں ایک زورہ تھا جس پر آپ کے
 معلم کے پاس ہوتا ہے (لوگوں کے سرزدیکر کی طرح) تو میں نے سنا بدو اور ب لوگ کہہ رہے تھے الطبطیہ الطبطیہ
 طبطیہ کوٹھی کی ڈونہی جو پڑنے کی وقت اس میں سے نکلتی ہے یا لوگوں کے جلنے کی اور ہر حال میں آپ کے طبطیہ کے آواز
 اور وقت آپ ہی تھے تو میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گئے اور ان کا پانون بچہ لگ کر آپ کے پیچھے بیٹھا اور ان کا
 رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے کہامین حبش عثمان یا عثمان (جو جاہلیت میں ایک شکر گیا تھا) میں تھا وہاں ان
 بن المرقہ نے مجھے کہہ دیا کہ ان شخص ہے جو مجھ پر ایک برہمہ اور کدلی میں دیتا ہے میں نے کہا کیا بدلہ ہر طارق نے کہا بدلہ یہ ہے
 کہ جو بیٹی میری ہے وہی ہوگی اور اس کا نام اس سے کر دوں گا میں نے پنا تیرا دوس کو دیدیا اور چلا گیا تھا تاکہ کہ میں جو ساطق کی بیٹی
 پیدا ہوئی ہے اور اب جو ان ہوگی ہے تو میں اس کو اپنا لیا اور میں نے کہا اب میری بیٹی کی کو رخصت کرو اس نے قسم کھالی میں کہہ
 چکا ہوں بیٹی نہ دوں گا جب تک تو اس کا محرم نہ مقرر کر دو و اس کے جس کا اور میرا اور اس کے بیچ میں ہو چکا تھا اور میں نے
 قسم کھالی کہ میں اس کو کچھ محرم نہ دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس کی کی عمر کیا ہے میری باپ نے کہا وہ
 بوڑھی ہو چکی ہے آپ نے فرمایا تو اس کو جانی دو (چھوڑ دو) میں اس سے کہہ لیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا
 جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہوں نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو (اور اس کی کے لیے میں نے کچھ
 قسم توڑنا میری یا طارق کو توڑنا میری دو دنوں میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا **عمر** امرأة قالت ہی مصدقة امرأة
 حصد قال یزید فی غزاة فی الجحلیہ اذہم صوا فقال جمل من یطینہ نعلیہ وانکحہ اول بنت قلد
 لی خلعہ بن نعلیہ فالقاھا الیہ فولدت لہ جائیة فبلغت و ذکر نخوة لحدید کر قصۃ القتیہ ثم حمیمہ
 ایک عورت سروریت ہو اور اس کا نام صدقہ تھا (صدق کی بیوی) اس نے کہا میری باپ ایک لڑائی میں تھا جاہلیت کے
 زمانہ میں یکایک لوگوں کے پانون جلنے لگے (رگمی ہو) ایک شخص بولا کہ میں جو اپنے جوتیان مجھ دیدی میں اس سے نکاح
 کر دوں گا اپنی پہلی بیٹی کا جو میری بہان پیدا ہوئی ہے اپنے جوتیان اور اگر اس کے دیدیں پھر اس کو بیان رکھی ہے اس کے
 اور جو ان ہوئی بعد اس کو وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا اگر بڑی کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں نہیں ہے کہ وہ
 بوڑھی ہو گئی) **باب الصدق** صحیح بیان **عمر** ابی سلمۃ قال سالت عائشہ رضی اللہ عنہا صدق
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثنتا عشر اوقیۃ و ثنتا عشر اوقیۃ و ما نشر قالت نصف اوقیۃ ثم حمیمہ
 روایت ہو مینی پوچھا عائشہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا تھا اونہوں کا کھانا بارہ اوقیہ اور ایک نشہ کیا کہ نشہ کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ اودھ اوقیہ اور قیچا پس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے ۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم ہوتا ہے
 پانسو درم ہو کر جبکہ ایک اکتیس سو ۴۰ کہنی ہوتے ہیں بھی محمد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا سو اجمہر کے کچھ اور کچھ
 محمد چار ہزار درم یعنی ایک ہزار چار سو کہنے کا تھا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكانوا كلهم بها النبي صلی اللہ علیہ وسلم
 ما اصدق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من نسائه ولا اصدق امرأة من بناته اكثر من شئ عشرين
 اوقية ثم حمية ابی عیفا سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھ کر یہ کہہ کر انہیں خبردار ہو عورتوں کے محمد ہر ایک
 ست ہزار ہو کیونکہ اگر یہ باری مہربان نہ ہا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا میں یا ایک تھوڑی بڑی گاری کا تو البتہ تم میں ان
 تاروں کے ہوتے نہی ۲۰ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بی بی کا ہونا کسی بی بی کا
 بارہ اوقیہ کے سوا اور کچھ نہیں **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما تحت عبید اللہ بن جحش فمات بامر من الجحشة
 فرجھا النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرھا عنده اربعة آلاف وبعث بها الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم مع شرجیل بن حسنة ثم حمية ام حبيب سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبید اللہ
 جحش کے ملک میں ہو کر تو جدیہ کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حمیہ کا محمد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے چار ہزار درم مقرر کر کے ان کو حسنہ کی بیٹی شرجیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما
 اور حبشیوں میں سے زیادہ ان کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد بن ابی سبیون اور صاحبزادوں کا سوا اور کچھ یا ایک اکتیس سو کہنے کے لیے کہ محمد انحضرت
 فاطمہ زہرا کا سوا چار ہزار چاندی کے برابر ڈیڑھ سو روپیہ کہنے کے تھا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما من زوج ام حبيب بنته
 سفيان من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم على صداق اربعة آلاف درهم وكتب بذلك الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم فقيل ثم حمية زہری سے روایت ہے کہ جدیہ کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت کثیر بن جابر درم کے مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا
 تو حضرت نے قبول کیا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما پھر حبش میں نکاح پڑھا گیا اور خطبہ پڑھا نجاشی بادشاہ حبش نے پھر خالد بن حنیف کے بعد اس کے
 کہا کہ اہل یاسب خضرین کو اور ادا کیا زہرا محمد نجاشی نے اپنی پائیس سے نکاح شہیدہ جہری میں ہوا اور خالد بن حنیف ام حبیبہ کے
 باپ کے چچا کے پڑپڑے یعنی ابوسفیان کے **باب** خلة المومنین من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم راى عبد الرحمن بن عوف وصليہ رضى عن عمار فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم ما اصدق
 رسول الله تزوجت امرأة قال اصدقها قال وزنت فواة من ذهب قال اعلو ولو بشاة ثم حمية بنت
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو کچھ بازار غفران لگانا بھیج دیا آپ نے فرمایا کہ یہ عبد الرحمن بن
 کہا یا رسول اللہ میں نے اس کو کچھ بھیج دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اس کا کیا اثر ہوگا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نوادہ سونا حضرت نے

فرمایا وہ میرے گھر پر ایک بکری ہوگی لڑکا پانچ درم کو کہتے ہیں حاصل ہوگا کہ پانچ درم برابر سونا محض ہر گز کیا جس کے
یہ سونہ ماٹھری ہوئی بعض لوگ کہا لڑکا سے لکھو کہ کھلی مراد ہے یعنی اس کو برابر سونا مقرر کیا جس کا یہ سونا
ان کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطى قاصدا قاصدا صلا كعتبه سويقا او قرا فهدا استقل ثم حميه
جابر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن عورت کے محرمین کتب بستری یا کپڑے یا
تو اس عورت کو اپنا حلال کر لیا جس کا یہ کتا اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق بالقبضہ
من الطعام ہے جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم متحرک تھے تو ایک ٹھکی ناہر کی کچھ
شاید یہ مڑتھی ہانفت سے پہلے ہو گا صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ ہم فی سبیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں اور ابو بکر اور عمر کے زمانے میں یہاں تک کہ منہم کیا اوس عمر نے زقانی نے کہا جو رشتہ کا ایک جہاں
سے ثابت ہے جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو حبیہ اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم فی فی التزوج علی العمل
یعمل کے کام یا نخت کر اور نکاح کرنا جس میں ہر شخص اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے امر آتے
فقال یا رسول اللہ انی قد وضعت لک فقاصتا یا طویلا فقام جعل فقال یا رسول اللہ زوجتہا
ان لیرکین یا مہاجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل عندک من شئ تصدقوا یا کاه فقال ما عندک
انما ری هذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتہا ازارا جلست فلا ازالک فالتمس شیئا
قال فالتمس ولو خافا من حدید فالتمس یحید شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل مہاج
من القرائت شیء قال نعم سورة کذا او سورة کذا السوا سماھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد تزوجتکما ہما مہاجرات من القرائت ترجمہ پہلے سہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ایک عورت نے کہا کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخشی ہے آپ نے کچھ جواب نہ دیا وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی
نے کھڑی ہو کر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اوس کی حاجت نہیں تو میرا نکاح اوس سے کر دیجی حضرت نے فرمایا کہ کچھ ترے
پاس ہے جس سے تو اوس کا خطر داکری اوس نے کہا میری پاس کچھ بھی نہیں سوا اس سنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اس کو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیچھڑے گا تو کوئی چیز ڈھونڈ لا اپنے فرمایا ایک انگوٹھی ہو ڈھونڈ لا اوس نے
ڈھونڈ لا تو کچھ نہ پایا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے اوس نے کہا کہ ہاں جی ہاں فلا فی
رودت یا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتھ بعض قرآن شریف کے
جہیکہ یاد ہو رہی ہے قرآن اس عورت کو سکھا دی بھی صحیح مسلم میں اس حدیث پر عمل ہو شافعی اور جہود علما کا اوس
تذویک قلیل کثیر یا ل یا حنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ منہم سے کم محروست تہین
اولا اس کے ساتھ حنیف میں اس قابل نہیں ہیں کہ اس حدیث صحیح سے معارض ہو سکین اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ مردان جن

سے اور ان کا ہر محل کا ہر جو بچہ و نکاح کے کچھ دیا جاتا ہے تقسیم نہیں کیونکہ اس حدیث میں صاف موجود ہے نکاح کر دیا میں نے تمہارا
 اور کو ساتھ اس قرآن کے عرض میں جو تمہارا دوسرا وہ کہتے ہیں کہ صرف باہیان تھا بلکہ معنوں میں نہیں ہے بلکہ وہ اس میں سمجھتے
 ہر ایک کو نکاح کر دیا میں نے تمہارا اس سے بے سبب ہے کہ تیرے ساتھ قرآن ہے اور یہ تاویل ہے جو ظاہر حدیث ہے چنانچہ نہیں ہے
 باب فیمن تزوج ولم یسلم صدقاً اختلعت ایک شخص نے نکاح کیا اور مقرر نہیں کیا یہ مگر کیا حضرت عبد اللہ
 فی رجل تزوج امرأة فمات عنها ولم يدخل بها ولم یفرض لها فقال لها الصدق کما ماکا وعلیہا
 العدة ولها الميراث فقال لعقل بن سنان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم یفرض فی بروج بنت
 وانشق ثم حج عبد الله بن مسعود وروایت ہے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مگر کیا نہ اس عورت سے صحبت کیا اور
 نہ اور کا محضر ہوا۔ تو اس صورت میں عبد اللہ کہا کہ اس عورت کا پورا محضر ثابت ہے اور وہ عورت عدت پوری کرے گی
 اور خاندان کے مال میں میراث کی حقدار ہوگی۔ یہ کہ ایک عقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے کہ
 اپنے بروج بنت وانشق کا ایسا فیض ہے کہ کیا ہے پورا محضر ثابت ہے یہی محضر جو اس عورت کو نکاح محضر اس نے نہیں
 ہے جو عبد اللہ بن مسعود اونی رجل بهذا الخبر قال اختلفوا الیہ شہرا و قال عات قال فی اقوال فیما
 انہا صدقاً صدقاً انما کما لا کس لا شطط وان لها الميراث علیہا العدة فان یأت ثوباً فیما ان
 یک خطاً فممن من الشیطان والله رسولہ بن بیان فقام ثامن الشجع فیہم الخراج وابو سنان فقالوا یا ابن
 مسعود یخبرنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضاها فینا فی بروج بنت وانشق وان زوجاها
 ابن ثعلبة الا الشیخ ما قضیت قال فخرج عبد الله بن مسعود فمما شدید احین وافق قضاة قضاة رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حج عبد الله بن مسعود کو پاس ایک شخص کا یہ کہ وہ پیش ہوا لوگوں اور اختلاف کیا ایک شخص
 بھر آیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ اس عورت کا محضر ثابت ہے جیسا کہ وہی قسم کی عورتوں
 کا محضر ہوا کرتا ہے اس کے مذکورہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کرے گی اگر یہ کہنا میرا شریعت کے
 موافق ہے تو اللہ کی غایت ہے اور اگر اس میں سے چوک ہو تو شیطان کی طرف سے ہے تو رسول اس خطا سے پاک میں ہے کہ
 آدمی فیصلہ الشیخ کے کھڑے ہوئے اور ان میں سے تھے جبر اور ابو سنان کہا ان میں مسعود ہم گواہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی فیصلہ وانشق کی بیٹی بروج کا جس کا خاندان ہال بن مرہ الانجلی تھا اس طرح کیا جیسا کہ تم فیصلہ کیا راوی نے کہا
 کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہو گئی جس وقت کہ ان کا فیصلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا تھا اس
 معلوم ہوا کہ مجتہد کسی غلطی کرتا ہے جو عقبة بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل ان رضی ان ازواج فلا ذمة
 قال نعم وقال للمرأة ان رضیت ان ازواج فلا ذمة انما فزوج احدكما فلیکما فدخل بها الرجل لہ
 یفرض لہا صدقاً ولم یعطوا شیئاً وكان من شہدا محمد بن یحییٰ فیما حضرتہ الوفاء قال

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتی فلا تہ ولہ فخر لہا صداقا ولہ اعطوا شیئا وان شئتم
 ان اعطیتہما من صدقائہم یحبینہا فخذتہا صرحا فباعتهہا بمائۃ الف قال ابو داؤد و زادہ عن
 اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیل الذکاک امیرۃ ثم یموت عقبہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلائی عورت میں نکاح کرنی پر رضی ہو اوس نے کہا ہاں رضی ہوں ہاں بے شک
 فرمایا کیا تو فلائی شخص کے ساتھ نکاح کر لینو پر رضی ہو۔ اوس نے بھی لکھا کہ ان میں باضی ہوں جب حضرت نے دونوں کی خواہش
 پائی تو ان کا نکاح کر دیا پھر اوس شخص نے اپنی بی بی کو صحت کیا اور اس کا مہر مقرر کیا اور نہ کوئی چیز اس کو دی بلکہ
 وہ شخص جنگ جلد میں شریک تھا اور اس کا حصہ بر میں بکھلتا تھا جب مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
 نکاح فلائی عورت کے ساتھ کر دیا تھا میں نے اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب میں تم کو گواہ
 کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو اپنا وہ حصہ جس سے مجھے ملو والا ہو دیدیا پھر اس عورت کو وہ حصہ کہ ایک لاکھ دس سو سو
 دس روایت میں آتا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیل الذکاک امیرۃ بہتر نکاح وہ ہے جو انسان میں بخیر
 میں وقت نہ کرنا پر مقرر قبیل ہو اور ایک روایت میں ہے تہ عورتیں وہ ہیں جن کا مہر تھوڑا ہوں یا زمین دو گونے سے کم
 سے زیادہ مہر یا کہ ہا ہے یا مکر وہ ہے ترک کرنا چاہیے یا اسے خطبہ الذکاک نکاح کے خطبہ کا بیان ہے رسول اللہ
 بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی الذکاک وغیرہ ثم محمد بن عبد اللہ بن مسعود خطبۃ حاجت کا یہ نکاح وغیرہ کا اسطر
 سے مروی ہے جو آگے آیا ہے محمد بن عبد اللہ قال علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ انکم صلی اللہ
 لتستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرہ وانفسنا من یصد اللہ فلا مضلہ ومن یضلل فلا ہادی
 واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبده ورسولہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ انکم تسالون
 بہ ولا امر حرام ان اللہ کان علیکم یقینا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
 یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا حقوا لہا اسدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یصلح لکم
 ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ولہ یقول محمد بن سلیمان ان محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ کیا۔ الحمد للہ استعینہ نستغفرہ خیر تک یغفر سب خیر ان میں سے کسی کو سبکی مدد چاہی
 ہم اور اسی کو بخشش چاہی ہم ہم اور اسی کو ساتھ تباہ پڑتے ہیں ہم اپنی جانوں کی برائی سے خوف کاندہ رہنے راہ دکھلایا اسکو
 کوئی پہلانیو لانا نہیں اور جسکو گمراہ کر دی اسکو کوئی راہ بتلانا لانا نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اوس کوئی جہود
 نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوس کو نبی ہے اور اوسکو رسول میں ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو جس کا نام کے وسیلے سے
 آپس میں لگتے ہو اور ان لوگوں کے تو گمراہ کر دینا کہ اللہ تعالیٰ انہما ہوں۔ ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس نے فرمایا
 جس سے اور غیر مسلمان ہو ہی تم گمراہ کر دینا ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہاری کام شریک کیا

اور تہاری گناہ بخشید ہو گا اور جسے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا تو اسے پڑا ہی طلب علیہ رحمۃ اللہ بن سلیمان کی روایت
 میں ان میں ہر ایک کے پہلے **عن ابن مسعود** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذات اشمہ مذکور ہے کہ وہ فرمایا
 بعد قوله ورسوله ارسلنا بالحق بشارا ونذیرا یزید فی الساعة من طبع اللہ ورسوله فقد اشد من
 یعضہما فانه لا یضی الا نفسه ولا یضر اللہ شیئا ثم حمید بن مسعود روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب خطبہ پڑھا کرتے پھر ویسا ہی فرمایا لیکن نبی ورسولہ کو اتنا اور بڑھایا ارسلنا بالحق اختیار کیا۔ یعنی اس نے اپنے رسول
 کو حق پرستہ خوشی ماننا جنت کی اور دوزخ کو ڈرنا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کو فراموش کیا
 جہنم کو اس کے کیا کچھ نہ بھڑا اور اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا اپنا ہی نقصان کرے گا **عن جابر بن عبد اللہ** عن ابن مسعود
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابت بنت عبد المطلب کے بھتیجے بنی عقیل سے نکاح کیا اور اس سے ایک صاحبہ پیدا ہوئی
 ایک شخص سے روایت ہر جب کا نام عبد بن سلیمان ہر (میں نے) پیام دیا حضرت کی پوچھی اما بنت عبد المطلب اپنے
 اونکا نکاح مجھ سے کر دیا نیز خطبہ کے **باب** ترویج الکفاح جو ثمرے مانع لکھنا نکاح **عن عائشہ** قالت زوجہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان زوست ودخل بی وانا بنت تسع **عن حمید** حضرت
 عائشہ سے روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ رسالت کا کچھ کیا اور سوقت میں سات برس کے لڑکی تھی اور
 جب حضرت زوج سے صحبت کے تو میں زور سے کہے **باب** فی المقام عند البکر باکر عورت سے نکاح کر کے تو
 کہے دن اس کو پس سے **عن** ام سلمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمة اقام عندھا ثلاثا
 ثم قال لیس لك علی اھاك هوان ان شئت سبعت لك وان سبعت لك سبعت لنفسك **عن حمید** ام سلمہ سے
 روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوکے ساتھ نکاح کیا تو آپ اوکے پاس تین دن تک شب بائیں سے چکرا
 لے اور سو فرمایا کہ۔ تین ہی رات کا ٹھہرنا میرا تیری پس بھیرے تیرے اور تیرے لوگوں کے رسوائی نہیں ہو اگر تو چاہے تو میں
 بائیں سات رات تک شب بائیں رہوں اور اگر تیرے پاس سات رات رہوں گا تو اور بی بیوں کے پاس بھی سات سات رات
 رہوں گا **کاف** کیونکہ حدل ہر دیکھ کر عورت کی اس قدر رعایت ہو سکتی ہے کہ اگر شیعہ ہو تو تین رات اس کو پس سے اگر بارہ
 ہو تو سات رات **عن انس بن مالک** قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ اقام عندھا ثلاثا
 ثم حمید انس سے روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اوکے پاس شب
 رہے عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہر وکانت ثیماء وہ صفیہ شیعہ تھیں (شیعہ عورت جو خاندان پریمی ہو) **عن**
 انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا وادا تزوج الفیث اقام عندھا ثلاثا ولو
 قلنا رفعہ لغتہ وكنه قال السنة كذلك **عن حمید** انس بن مالک سے روایت ہر کہ عورت ثیب کا ہر
 ہوتی ہو تو بارہ عورت سے نکاح کر کے بارہ کے پاس سات رات تک ہر اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کر کے تو اس کو پاس تین

حضرت ابیہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رقا بالاسنان اذا تروّج قال بارک الله لك و
 بارک عليك وجمع بینکما فی خیر ثم حمیہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
 کو دوا دیتے تو جو قسمت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو ہر دوا دیتے تو جس کو اسد برکت دیا اور تھپڑ برکت دیا اور اتفاق دیو سے
 تم دونوں کو میان ہوئی کوئی ٹیکے میں رہی ٹیکے میں اختلاف نہ ہو **باب فی الرجل یتروّج المرأة فیتجد**
حبلہ ایک شخص عورت سے نکاح کرے چھڑکے جائے یا وہی شخص سعید بن المسیب عن رجل من آل عثمان
قال ابن ابی السرح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الاصل ثم اتفقوا ایقال له یصرف قال
تروّجت امرأۃ بکر فی نفس ترھا فدخلت علیہا فاذا اھی حبلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا الصداق
بما استحللت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلھا وقال ابن السری فاجلھا
ھا و قال فجدھا ثم حمیہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہے کہ جب کا نام بصرہ تھا انہوں نے کہا میں نے ایک بکرہ
ٹرکی سے جو بکرہ نشین تھی نکاح کیا جب میں اس کو اپنی گسیا تو اس کو پیٹ سے پاریا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ذکر کیا اپنے فرمایا اس عورت کو محض ٹیکے تو نے اس کی شرمگاہ درست کر لی اور لڑکا جو پیرا ہو گیا وہ غلام
ہو گا کفایت بخیر غلام کے تیرے حفاظت میں رہے گا کیونکہ انا عورت کا لڑکا کیسا غلام نہیں ہو سکتا بائنا
علما یا مثل اپنے غلام کے سچے کہ اس کی پرورش اور بیکار کرے جب عورت جن چکے تو اس کو کوڑی مار یا حذر
رتا کی ہو اس طرح کہ اس کا حمل یقیناً ذرا سے ہو گا کیونکہ وہ بکرہ ہے پہلے کہی اس کا نکاح نہیں ہوا تھا دوسرے روایت میں ہے
کہ بصرہ بن کثم نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر بھی قصید بیان کیا اتنا زیادہ کہ کہ اپنے حذر کر دیا دونوں **باب فی القسم**
بین النساء عورتوں کے باری بٹن کو میان حضرت ابیہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان
امرأتان فقال لے احدھا جاء یوم العقیة وشھدہ ما تلی ثم حمیہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہو دیں اور وہ دونوں میں سے ایک کی طہرت چمکے۔ یعنی ایک کا حق داکر دے اور دوسرے
کا اوس کے برابر دے کر ہی تو قیامت کے دن اوگیا اس کا اوٹا دے کر اس کو بٹن لگا ہو گا بٹن لگا ہو گا بٹن لگا ہو گا جیسے
دنیا میں ایک طرف چمکے تھا **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فیہ دل ویقول اللهم**
ھذا قسم فیما اھلک فلا تلن فیما تھلک ولا اھلک یعنی انقلب ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتی تھی اپنی بیویوں میں تو عدل کرتی اور فوائی یا اللہ یہ میرا تقسیم کرنا
اوس پر میں ہو جس کا میں مالک ہوں تو میں جس کا مالک نہیں ہوں اوس میں مجھ کو ملاست مت کہ۔ یعنی دل کے مجھ سے
کسی کو نہ ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار میں ہے مگر دنیا کا بڑا دیکھنا چاہی باری باری ہر ایک پاس سے **حضرت عائشہ**
یا ابن ابی خنیہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بنفسھا علی بعض فی القسم من وجھہ عندنا

وكان قبل يوم الاحد وهو يوم فحلينا جميعا فافيدوا من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغن التي هو يومها
 فببيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت ففرقت ان يقارها رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يا رسول الله يوم حيا نشة فقيل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت تقول في ذلك
 انزل الله تعالى في انسابها ان انا قال ان امرأتها خافت من بعلها نشوزا او محرمة حضرت عائشة رضي الله
 عنها اي يروى بها في رسول الله صلى الله عليه وسلم فضيلت نهين في كثير من بعض بني هاشم بن عبد مناف بن قيس بن
 هاريس بن منبه بن اذرياس بن بهت كم يتواجد ابهم اس جلد نه لگادین - اور ہر ایک بی بی کو نہ چھوئیں مگر اب محبت
 ذکر کرتی جب پہنچتا دوسرے بے (ہاں حبلی اوسدن باری ہوتی تو اب اویس اس سے ریشہ اور اس کو صحبت کرتے) سونا
 بنت زمعة حبیب بڑی ہو گئیں اور دریں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھو نہ دیوں تو انہوں نے ایسی باری حضرت
 عائشہ کو بچھڑ کر اپنے منظر کو کیا شاید اس وقت میں یا ایسی ہی مطلب میں ایدیت اتری وان امرئہ سخافت
 من بعلها الا انہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے دوسری اور کسی شرارت کو یا بی پردہ ای سو تو کچھ قباحت نہیں کریاں بی بی
 اوس میں صلہ کریں اور صلہ نہیں ہے حضرت عائشہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاذننا اذا کان
 فی بیوت المرأتہ منا بعد ما نزلت ترجم من تشاء فمنہن وقوی الیک من تشاء قالت معاذۃ فقلت لہا
 ما کنت تقولین لیسوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت اقول ان کان الیک او شرا لحد الیک نفسی
 ترجم حضرت عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن لیا کرتے دوسرے درخت جس کی باری ہے اور
 اس کی باری میں آپ دوسری کو صحبت کرنا چاہتا) بعد اس آیت اور ان کی ترجم میں تشاء اختیار کیا یعنی جس کو تو چاہو
 پیچھے رکھو اور جس کو چاہو اپنی پاس جگہ پر دوسرے اس آیت سے اپنا کو اختیار دیدیا گیا تھا کہ تب بھی آپ باری سے
 رہتے اور جس کی باری ہوتی اوس کے اجازت لیکر دوسرے کے پاس میں (متر) سناؤ سنے کہا میں نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتے ہو میں نے
 یہ وقت انہوں نے کہا میں یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے سوا کسی کو نہ جانتی حضرت عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بعثت الی نساء تعنی فی مرضہ فابضع فقال انی لا استطیع ان ادور بینکم فان زلتین ان اؤذن
 لی فاكون عند عائشہ فغلان فاذن لہ ترجم حضرت ام المومنین عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنی بی بیوں کو مرض موت میں بلوایا سب اس کے اپنے فرمایا مجھ طاقت نہیں کہ تم سب پاس پہرہ کرو اگر تم اجازت دو
 تو میں عائشہ سے ہوں انہوں نے اجازت دی (آپا دوم وفات حضرت عائشہ سے ہے اور آپ ہی کے گرد میں وفات فرمائی
 (انامہ وانا المیراجون) حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا اراد سفر اقرع بنزائلا فانہ من خبیثہم سہم اخرجہا معہ وکان یقسم کل امرأۃ منہن ان یصلی الیہا
 غیر از سودہ بنت زمعة وھبت یومھا عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت بڑی بی بی
 سناؤ لگادین
 بی بیوں میں
 بی بیوں میں
 بی بیوں میں

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیوں میں قرعہ ڈالتی تو قرعہ میں جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنی ساتھیجاتی
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیتا تھی اور ہر ایک عورت کو اپنی ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سو وہ بہت عمدہ
ایسا دن حضرت عائشہ کو بخشہ دیا تھا تو آپ اون کے پاس نہ رہتی اور کباری میں بھی حضرت عائشہ میں رہتی تھی **باب**
الرجل بشرط لہ ادا دھا خا و د عورت کو اور ملک میں نہ لیتا تھی بشرط کہ اگر عورت عقیقہ بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان اخ الشیطان توفوا به ما استحلتم به الفرجی ثم حمی عقیقہ بن عامر روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان رطون میں اون شرطوں کا ادا کرنا ضرور ہو جسکی سبب شرکاء میں ہر حال
ہوئیں **باب** یعنی نکاح کی وقت بڑھ کر طہرین مقرر ہوں مثلاً عورت کو اوسکے ملک اور کہیں نہ لیتا تھی باروی کی تکلیف دینا
اونکا اور اگر حاضر رہے **باب** حق الزوجی علی المآۃ خاوند کا حق عورت پر کتنا ہو **مسئلہ** قیس بن سعد قال اتیت
الحیرة فرائیہم یسجدون لمن زبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ قال فایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت فایت الحیرة فرائیہم یسجدون لمن زبان لہم فانت یا رسول اللہ احق ان یسجد لک قال ایت
لو دیت بقبری اکتب لک تسجد لک قال فلا تفعلوا لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد الا امرت بالشیء
ان یسجد ان کا ذوالجناہ اجل اللہ لہم علیہم من الحق ثم حمی قیس بن عامر روایت ہو کہ میں حیرہ میں گیا ایک شہر
کا نام ہوا کوٹھنے کے پاس وہاں کو لوگوں کو مینی دیکھا اپنی سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو مینی کہا - یعنی دل میں کہ اسے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق ترین کہ اوسکو سجدہ کیا جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آکر کہا کہ میں حیرہ کو گیا
ہما وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتی ہیں تو بہت اوسکی آپ زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں چہرے
نی فرمایا بہت لاؤ پھر تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کر لیا تو اوسکو مینی کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ نہ کرو اگر میں کسی
واسطے سجدہ کرتا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں اس سبب کہ مردوں کا حق
عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے **مسئلہ** مکر و مکر سجدہ نہ کر کو کسی کی کہ وہ نہ حیات میں کیسکو کر دیکھو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا
لا تسجد للنفس واللقم و لا تسجد للک کذلک ختمہ ان کنتہ ایاہ تعبدون **مسئلہ** ایسہ ہر رتہ غلبہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دھا الرجل امراته الى فراشہ فابت فماتہ فبات غضبان علیہا لعتہا بالملاکۃ حتی تصجر
ثم حمیہ بھیرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بی بی کو بچہ سے پرہیز باوای اور بی بی بچہ
سے انکار کری اور خاوند رات بہر اسی غصہ میں ہو تو اوس رات پر فرشتہ فخر تک صحت کیا کرتے ہیں **باب** کہ اگر بچی غصہ کی افزائش
کی اوسکی خواہش اور بی بی کی خاوند کو خست یا رنج و صدمت اور جگر چاہے اپنی بی بی سے صحبت کری **باب** فی حق المرأة
علی فجھا عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **مسئلہ** عائشہ بنت ابی بکر قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجة احدا علیہ
قال ان تطعمہا اذا طعمت و تکسوها اذا کتبت و اکتسبت و لا تنقص النکح و لا تقبح و لا تعجز و لا فایلت

ترجمہ معاد فیشری ہو روایت ہو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا دو پر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کہنا کہانا اور تو
 اوس کو کہلا اور جب کپڑا پہن تو اوس کو پہنا۔ اور اوس کو کھ پڑ مارا اور برامت کہلا اور سوا کر گھر کے اوس سے جدا کر دیا **و**
 یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوس کو جدا سلاوی تو اوس کی گھ میں سلا کر لپا اوس سے الگ کر دینا کہ اپنی گھر سے اوس کو نکال کر
 دوسرے گھر بھیج کر کہو کہ اس میں وہ بھاری پریشان ہو گی **ع** حضرت بن حزم رحمہ اللہ نے عتجد کے قال قلت یہ سوال اللہ
 نسأ و ناما فانی فہمہ و ما نذر قال انت حزنك ان شئت و اطعمہا فان طعمت و تکتسوا اذا التکتست فکان تقبح
 الوجہ لا تقبی **ع** ترجمہ معاد فیشری ہو جو ہنر بن حکیم کے دادہ میں روایت کرتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عورتوں
 سے کس طرح جناح کرین اور کس طرح نہ کریں آپ نے فرمایا تو اپنی کہتی ہیں جی طرح سے جو چاہو **ا** وجب تو کہنا کہانا کہای تو اوس کو بھی کھلا
 اور جب تو کپڑا پہن تو اوس کو بھی پہن اور مت برا کر اور کس نہ نہ گور مار مار کر نہایت برا کہلا اور کس نہ نہ گور مثلاً دین کہہ اللہ تیرا منہ کالا
 کری اور مت مارا اور کس نہ نہ چھوٹا بھلی حدیث میں گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سوائے کہ اور جگہ نہ یاد رست ہو وہ بھی ضعیف نہ اس طرح
 سے کہ اوس کی ٹہری ٹوٹ جاوی یا کوئی عضو بیکار ہو جاوی ورنہ سزا ہو گے **ی** آپ فخر النساء عورتوں کو مارنا بیان
ع ابی حنیفہ الراشی عن عمار بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاختتم نشوہن فاخضن فی المضاجع **ع** ترجمہ
 ختم بن حنیفہ یاعمر بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈواؤں کے شرارت سے تو چھوڑ دو اون کے ساتھ
 سونا میں اؤ کو الگ سلاؤ **ع** ایسا بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقربوا
 اما اللہ فجاہدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذرنا التمسوا علی ازاہجہم فخرخص فی ضربہن فاطن قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقربوا لیسوا و لکما بخیار کہ ترجمہ ایسا بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خدا کی لوندیوں کو نہ مارو۔ یعنی بی بیوں کو اتھو میں حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئے اور کہا کہ عورتیں اپنے
 خاوندوں پر دیر گزین تو اپنے اونکے زانیاں اجازت دو کہ بچ بھرت سے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس
 جمع ہو میں اور اپنے خاوندوں کے گلے کر لی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کی بی بیوں کے پاس بہت سے خواتین
 اپنے خاوندوں کے گلے کرتے ہیں تمہاری میں میری گت ہے نہیں میں **و** یعنی جو لوگ بیوی اپنی بی بیوں کو ستکا ہیں
 دوزخی بات میں لگتے جیگر تکی میں وہ چھوڑ کر نیک نہیں میں بلکہ نیک لوگ وہی میں جو اپنی بی بیوں کو خوش رکھیں **ع**
ع بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأۃ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بی بی کے زانیہ میں دھوکہ دینے میں **و** یعنی اگر قصور پر مار کر اور جرم کے لائق ہو کر
 سزا دی تو قیامت کے روز خاوند سزاؤ کو اخذ نہ ہو گا **ی** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتجد کے قال قلت یہ سوال اللہ
 طرف نظر فرمائے **ع** جبر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فطر الفجاءة فقال صبر بصرک **ع** ترجمہ

جبر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دو چہرے کا نظر غیبات کا کیا حکم ہو اور فقہ بیگانی عورت پر نظر نہ کرنا کی نظر
 فجا کہ نہیں (اپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پیر کے بغیر اگر وہ کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر نہ کرے تو کچھ برا نہ ہوگا
 پیر اور کسی طرف نہ دیکھے بلکہ اس طرف سے گاہ دو طرفہ پیر ہو کر اگر دوسری بار بغیر قصد اس شہوت کی نظر نہ کرے تو کوئی گناہ
 ہوگا دو کس حدیث میں جو آتی ہے صفات مذکور ہو کہ آنکھوں کی زنا دیکھنا اور غیر محرم کو دیکھنا **بریدۃ قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولى وليست لك الاخرة ترجمہ یہ حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ اسی غلطی کے برہنہ کی نظر نہ کرے پھر نظر مت ڈال جو اول نظر
 ناگہان کسی جنبیہ عورت پر جا پڑے تو دوبارہ پھر کہ اس کو نہ دیکھے اس لیے کہ پہلی نظر تیری اور جا نہیں ہے اور دوسری نظر تجھ کو
 نہیں ہے کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کر پڑ گئی اور میں نے کچھ گناہ نہیں کیا دوسری نظر قصد اور ناگہانہ گناہ
 ہوگا یہ قصود و عافیت نہیں ہے جتنا جب تک توبہ نہ کرے **ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشرة**
المرأة لتنتقم من وجهها كما غدا ينظر اليها ترجمہ ابن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نگاہ نہ
 بردن ایک عورت سے دوسری عورت پھر بیان کرے اس کی شکل اور صورت کو پہنچاؤ نہ اس طرح کہ گویا اس کو دیکھتا ہے
 جب عورت دوسری عورت کو گناہ کہہ کر اپنے خاوند سے کہیگی تو اس کو اس کا شو فرمایا ہو گا پھر جس نے اجازت کہ کیا کیا فساد
 اس طرح حضرت نے اس کو منع فرمایا جو کرنا چاہیے کہ شہوت میں کیا کیا دورانہ لیتی ہو چنانچہ اس طرح جنبی عورت کو ساتھ سفر
 اور خفا میں شرع میں منع ہے **ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشرة المرأة** ترجمہ ابن عباس
 حاکم نے منہا تم خبر لے لی صحابہ فقال لهم ان المرأة تقبل في صورة الشيطان فمن وجد من ذلك فليأت
 اهله فانه يصفر ما في نفسه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا پھر آپ زینب
 بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی بنی حنین آپ ان کو صحبت کر کے باہر لے گئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کے
 صورت میں سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ جبر سے کہ اپنی بی بی کے پاس اگر صحبت کرے جو دل میں دوسرے ہوگا وہ نکل جاوے گا
 عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس کو دوسرے
 فاسد دل میں آویں تو وہ اپنی جود سے صحبت کر لی تاکہ دوسرا اس کا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس طرح فرمایا کہ
 جب شیطان آدمی کو بہکا تا ہے ویسی عورت بھی **ابن عباس قال ما دایت شيئا أشبهه بالمرءة قال ابو هريرة**
عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كتب علي ابن آدم حظا من ان نادرك ذلك لاحاله فراق العينين النظر فراقا
اللسان المنطق والنفس تمنى وتشتتم والفرج يصد وذلك ويكذب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
 کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو برکت سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں جو حالہ نے جتنا حصہ لے گا ہر شخص کے حصہ
 میں یکساں ہے وہ اس کو ضرور پاوے گا تو آنکھوں کی زنا دیکھنا اور غیر محرم کو شہوت کے نظر سے عورت ہوا میرا حسین اور زبان کی زنا

بولتا یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا نہ ہوتی کی اورش میں خواہش پیدا ہوتی ہے جو عام کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق ہو
 کرتا ہے (سنو اگر شرمگاہ کو نہانتا رہا اور نہ ناکرے لگا تو معلوم ہوا انش میں ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ انش میں خواہش
 نہیں ہے **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لكل ابتداء خطہ من الزنا بعد القصة قالوا البتہ
 ترینان فرتاھما البطش والرجلان ترینان فرتاھما المشی والقمیز فی فرتاھما القبتل ثم حمزہ بن
 روایت ہے اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اور کما حقہ مقرر ہے نہ اس سے اور دونوں ہاتھ بھی دنا کرتے ہیں (مثلاً غیر محرم
 کو جوئے اور کما حقہ کو مساس کی یہی باتوں کی نہا ہے) اور ان کی زنا پر ناہر اور دونوں ہاتھ دنا کرتے ہیں اور ان کی زنا چلنا
 زنا کیو سطر اور نہ بھی دنا کرتا ہے اور اس کے زنا پر نہی نہا ہے **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لكل ابتداء خطہ من الزنا بعد القصة قالوا البتہ
 دنا کے ذریعہ میں ان کی بچا حضور پر حیدر گناہ ان میں دنا کے برابر نہیں ہے **ابو یوسف** فیوطی السیابا جو خداوند والیان
 عورتیں قیام کر آئیں **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوحنا بن یسوع الی اوطاس
 فلقوہم ثم فشا نلوہم فظہروا علیہم واصابوا طسم بایفاکانا سا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ففشا من غشاہم من اجل ازواجہم من المشرکین فانزل اللہ تعالیٰ فی ذلک المحصنات من النساء الا
 ما حکمت ایمانکم ای فتن لھن حلال اذا انقضت عدتھن ثم حمزہ بن ابی حمزہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے دن کچھ شکر ادا کرنا اور اس کا کھانا نام کرنا کو ہیچا دہ اپنی دشمنوں سے ملنے اور شرمگاہ اور ان پر غالب ہو کر
 اور انکی عورتیں بڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اور عورتوں کی صحبت کرنا درست نہ جانا اسوجہ
 کہ ان کے خداوند کا فرم موجود ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ کیت ادا کر لی والمحصنات من النساء الا ما حکمت ایمانکم یعنی حرام میں
 خداوند والی عورتیں مگر خیمے تم مالک ہو جاؤ یعنی جو عورتیں جناب میں بڑھ کر آئیں تو ان کی صحبت درست ہے اگر چہ وہ خداوند والیان
 ہوں جب ان کی عدت گزر جاوے اور ایک جہیز آجاوے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہیں ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کر کے **عمر ابن ابی حمزہ**
 الیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غمرۃ قری امیرۃ عجافا لعل صاحبھا المربھا قالوا
 نعم فقال لقد حمت ان العذۃ لعنة من دخل معہ فی قبرہ کیف دورنہ وهو کایحل الہ وکیف تستخذہ وهو کایحل الہ
 یحل الہ ثم حمزہ بن ابی حمزہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لڑائی میں ایک عورت کو پورے دونوں سے حاملہ کیا تو آپ
 فرمایا شا ایسے کرنا کہ اس سے جماع کیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے زنا کیا ہے اس کی سختی کر دینا جو قبر تک اس کے
 ساتھ جاوے بھلا اسکا لڑکا کیونکر دسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنا ساتھ ملاوے گا اور کیونکر اس کے خدمت لے گا
 شاید اس سے خدمت لینا درست نہ ہو یعنی جو کتا ہے کہ وضع حمل میں دیر ہو اور لڑکا اسکی کشتار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے حاملہ
 مشرک کا لڑکا ہے جس کا کیونکر وارث ہوگا اس طرح یہ کتا ہے کہ پہلے حمل کا وہ لڑکا ہو اور اسکی کشتار کر کے پیدایا ہو
 اور کما حقہ نام ہے جو اس سے خدمت لےوے دوسرے کا لڑکا ہے **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا واطاس

لا قوطاً حاصل حتی توضع ولا غیر ذات حمل حتی یخض حیضہ ثم یرحمہ بیسید خدری و روایت بر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولیٰ اس کے رکھ دو تین نزل ایک جگہ کا نام ہے قید یوں کے تین کو کسی عورت کا حیض نہ
کیا جو جب تک کہ جن نہ ہیں اور نہ کوئی بن حمل کو صحبت کیا جو حبت کے ایک حیض نہ آوے تاکہ معلوم ہو اس کا حال نہ ہو پھر
روایع نہ ثابت الاضمار کے قال قام فینا خلیبا قال اما انی لا اقول نکتہ الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامری یوم من بالہ والیوم الا لخص فی سبغہ ما وہ ثم غیرہ یعنی
اینا الحسبالی ولا یحل لامری یوم من بالہ والیوم الا لخص ان یقع علی امرأۃ من السبغہ حتی یتبرئھا وہ
یحل لامری یوم من بالہ والیوم الا لخص ان یسبغ معھا حتی یقسم ثم یرفع ثابت الاضمار کی روایت پر
خطبہ میں ہمارے چچین کھڑی ہوئی کہا کہ خبر دار ہو جو امین تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سنا ہے
کے دن آپ فرمائی تھو کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو عورت نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کہیت کو پکڑے
یعنی جو عورت غیر کا حمل کرے پھر اس عورت کو صحبت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو بھی عورت
دست کر قید میں پکڑے پھر کوئی عورت کو صحبت کرے جب تک کہ استبراء کر لے یعنی ایک حیض نہ آجائے یا ایک مہینہ نہ گزراوے اور جو اللہ
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو دست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو پکڑے جب تک کہ تقسیم ہو لی (سب لوگوں میں)
یہذا الحدیث قال حتی یتبرئھا بحیضہ زاد ومن کان یوم من بالہ والیوم الا لخص فلا یرکب ولا یتجنس فی السبغہ
حتى اذا عجزھا ردھا فیدہ ومن کان یوم من بالہ والیوم الا لخص فلا یرکب ولا یتجنس فی السبغہ حتى اذا
انخلقا ردہ فیدہ ثم یرحمہ دوسری روایت میں ہے جب تک کہ استبراء نہ کرے ایک حیض نہ آتا نہ زیادہ ہو جو ایمان لایا ہو اس پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اس کو دبا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اس پر اور پچھلے دن پر وہ
غنیمت کا کسی کپڑے پر چڑھ کر اس کو دبا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے **باب** فی جامع الکناح کماح کے مختلف مسائل کا بیان
عن زید بن عیینہ عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج لصاحک امرأۃ واشتری حمارا
فلیقل الاصل من اسئلتک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ لعلک من شرفھا وشر ما جبلتھا علیہ اذا
اشتری حمارا فلیأخذ بذی وک سنامہ ولیقل مثل ذلک ثم یرحمہ **باب** ما یسبغ من عمر بن العاص سے روایت پر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے شخص تم میں ہو نکاح کرے کسی عورت سے یا کسی لونڈی خریدی تو یوں کہو اللہ انی اسئلتک
افترک بخیر خدا میں اس کی پہلا سی جانتا ہوں اور حسب لائی اولیٰ طبیعت کے جو تو فی بنا سی اور نہ پناہ مانگتا ہوں میں اس کو
برائی اور برائی سے اور اس کی طبیعت کو جو تو فی بنا سی اور حسب اونٹ خرید کر تو کمان کی لمبائی پر ہاتھ نہ رکھو۔ ایک روایت میں
آتا ہے زیادہ سے تم لیا خدینا حیتما ولیدہ بالین کتہ فی الذلۃ والخادم یعنی اس جو بدیا لونڈی کی پیشانی پر کر
برکت دعا گو ہو **باب** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوان اخذکموا ذرا دات یا ق اھلہ قال یا اللہ

اللہ جنہا الشیطان وجہ الذل شیطان مارنہ وقتناشد قل ان کون بینہما ولدا فذلک لم یقر بشیئہ
 ایداً ثم رويہ ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی کو صحبت کرے گا
 کرے تو کھڑے ہو کر اس کے ساتھ میں شروع کر تا ہوں اور اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھے اور شیطان کو جس چیز سے دور رکھے
 جو تو نے ہم کو دیا ہے اگر دن دو نون کے تقدیر میں یہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرور نہ لگاؤ کہ یہ شیطان اور سیر لہ ہوگا
 اور خدا چاہے تو صاحب ہوگا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتى امرأۃ ففر بہا
 ثم رجع الی بیہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بی بی کی بربری سے بچ جائے
 کر وہ ملعون ہے **عن محمد بن النضر** قال سمعت جابر اقول ان الذین یقولون اذا جامع الرجل امراة فی
 فرجہا ورأى اھا کان لہ احول فانزل اللہ سبحانہ وتعالیٰ نسأؤکم عن حضرت لکھ فأتوا لکھ فأتوا لکھ فأتوا لکھ
 محمد بن سکرة سے روایت ہے کہ میرے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر ہو دیا کہ ہر شخص کو آدمی جب اپنی بی بی کے شرکاء میں سے
 صحبت کرتا ہے تو اس کا بچہ ترہا رہے یعنی ڈنڈہ اور بیگیا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ سجانہ نے یہ ریت اوتاری کہ تمہاری عورتیں تو
 کہتی تمہاری ہیں آدمی ان میں جبر ہے چاہے وہ بیکھڑے اور بیکھڑے کے لیے بچے سے چھت لگا کر یا کرٹ سے بیکھڑے کے
 ہمیشہ فرج میں ہونے پر میں اور بعضوں کے نزدیک انی شتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ میں جو چاہے کہ قبل اور پسینا بچہ اپنی عورت
 بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا **عن ابی ہریرۃ** قال ان ابن عمر و اللہ یغفرلہ اوہم لما کان ہذا الخیال انہما
 وہم اھل ثمن ہذا الخیال من یھو وہم اھل کتاب نوایرون لہم فضلا علیہم العلم فکانوا یقتد من
 بکنی من ضلعہم ومن اھل الکتاب ان لا یأتون النساء الا علی حیض وذلك استر ما تكون المرأة فکان
 ہذا الخیال من الانصار قد اخذوا من اہل الکتاب ضلعہم وکان ہذا الخیال من اہل النصارى من انہما
 منکر او سئلوا عن منہ من مقبلات محمد بن ابراہیم مستلقیا فلما قدم الیہما عن المدینۃ تزوج رجل منہم
 امرأۃ من الانصیل فزہو بصنع یہا ذلک فانکر تہ علیہ قال لکما کانوا فی حرم فاصنع ذلک
 واکلا فاجنبنی فی الخیال امرہا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل نسأؤکم عن حضرت لکھ
 لکھ تم ای مقبلات محمد بن ابراہیم مستلقیات یعنی بن لکھ منوع الولد ثم رويہ عبد اللہ بن عباس نے کہا انہما
 عبد اللہ بن عمر کو کھڑے دن کو وہم لگیا وہ سمجھو کہ انی شتم سے مراد وہی کہ تمہاری جگہ میں ہو قبل اور پسینا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے
 بلکہ اصل قصہ یوں ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا پتہ پرستی کرتا تھا اور اس کے ساتھ ایک قبیلہ یہودیوں کا تھا جو اہل کتاب تھے اور وہ انصار
 انوکھا اپنی سے افضل جانتے تھے اس لیے کہ ان کو علم تھا کہ کتاب انسانی تو راتہ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے
 تو جیسے باتوں میں انصار انکی پیروی کرتے تھے ایک ہی بات بھی تھی کہ یہودی اپنی عورتوں کے جہاں نہیں کرتے تھے تو انکی
 پر عورت کو چیت لگا کر وہ بت پرست تھے کہ تمہاری عورت ہے اس لیے کہ اس میں عورت کا ترخوب چھپا ہوا ہے تو سب باتیں

وہ انصار پہنچی پیری کیا کرتی اور دل میں ایک پنی خود تو کو طوطی ہی سمجھا کرتی تھی اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت ہوتا تھی کہ یہی اگر کوئی چور
 بھی جت شاکر جب ہمارے در دریش کے لوگ اپنے میں سے ایک شخص نے انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنی ستور
 کے موافق اس سے جماع کرنے لگا اس نے برانا ادا کیا کہ ہماری قوم میں ایک ہی من پر جہا ہوتا ہے تو بھی اسی طرح کیا کر
 نہیں تو مجھ سے جدا ہو جائے جیسے گڑا کا مشہور ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اوداری ات او کم حرث کلم فاتوہر شکم انی شکم عورتیں تمہاری کہنتی میں تو اپنی کہنتی میں جطر حرجی ہے اور نیکو
 سے باچو سے بچت لگا کر مرد و خول کرو اسی مقام میں جہاں سے نکاح پیدا ہوتا ہے کیونکہ کہنتی اسی مقام کو
 کہیں کے جہاں سے تولد ہوتا ہو تو در کو وہ تو نجاست کی جگہ ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبد اللہ
 عمر سے اہتمام میں غلطی ہو سے جو در میں دخول کرنا درست سمجھتی تھی قول ہے امیر بعد اور جہو علماء کا ہر عصر میں اور نہیں انتہا
 کیا اس میں اگر چند لوگوں نے **باب** فانتوا الخاضع ومباشر تھا حاضر عورت کے مباشرت کرنا جس میں

بن مالک از الیہ وحی کانت اذا احاضت منہم امراتہ اخر جو ہا من البیت ولہ یثوا کلوھا ولہ یشاربوھا

ولہ یجامعوھا فی البیت فقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عز ذلک فانزل اللہ سبحانہ یسألونک عن

المحیض قل یسوالی فاعتزلوا النساء فی المحیض الیٰ خزایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجامعون

فی البیوت وامنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہ بنو مایرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا

خالقافینہ فجاء سید بن خضیر وعباد بن بشر المرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یارسول اللہ

الیہ فی تقول کذا وکذا فلا ینکح فی المحیض فقہر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد

وجد علیہ ما فتننا فاستقبلتہما ہادیۃ من ابن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی اثنا ہما

فطننا انہ لم یجد علیہما شئ منہ انس بن مالک زہایت ہی یون میں جب کے عورت کو حیض آتا تو وہ اسکو

نکال دیتا اور ساتھ کہاتے پتے نایک مہر میں ہاتھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا سوال کیا جب اللہ تعالیٰ

آیت اوداری یسوالک عن المحیض قل ہوا ذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الا یتزوجوہن تم سے حیض کو تم کو حیض ایک

قسم کے علیہ ہی ہو تو جدا ہو عورتوں سے حیض کی حالت میں (یعنی جماع نہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عورت کو جب حیض آئی تو اپنی ساتھ گہروں میں اوٹو کہو اور سو جاوے کے اور جب کام کرو (یعنی ساتھ کہلا نا پانا ایک کام

سونا بیٹھنا پیر کرنا لپٹنا مساس کرنا) یہ سب کہایہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ ہو جس میں ہمارا

خلافت نہ کرے تو سید بن جہیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہی بات کہتے ہیں

کیا یہ حیض کی حالت میں جماع نہ کریں عورتوں سے رستی بیوی کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بھی سمجھتی ہیں کہ جہا تک ہو سکے ہم

اوپر خلافت کرتے ہیں پھر اچھی طرح خلافت کریں اور حیض میں جماع بھی شروع کر دیں یا یہ نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر بدل گیا یہاں تک کہ ہم پہنچ کر پہاڑ کو اون دونوں پر غصہ آیا پھر وہ کل کچھ لکھی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس کہیں سے تھنہ آیا دودھ کا آپ نے اون کے پانی کے لیے پیو جب ہم سمجھ کر آپ اون پر غصہ نہیں ہو سکتے تھے **باب**
 منسب ہو رہا جو حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تھے حالانکہ اس بات پر حکم اللہ ہی کا حکم تھا جو اس کو پی پڑتا تھا دوسرے
 یہ کہ جو اپنے کتاب کے حکم میں خود کو مٹاتی کر کہہ رہی تھیں اس طرف سے حاشیہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کا کتاب
 کے موافق تھا پر اون کے رواج و خلاف ہوتا تھا جابر بن عبد اللہ قال سمعت ابا اسحاق الجعفی قال سمعت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللہ عنہا تقول كنت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشوك الواحد انا حاض طاعت فان
 اصباہ مني شئ غسل مكانه ولم يعد وازا صاب لغني فوبه منه شئ غسل مكانه ولم يعد واصل
 فبہ ترجمہ حضرت اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ تین تین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑھ کر رات
 کرتی تھیں جن میں سے ہوتی اگر کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لنگ جاتا تو آپ سے مقام کو دہراؤ لیتے تھے اور اس سے
 زیادہ اوڑھ کر آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اسے دہراؤ لیتے تھے اور اس سے زیادہ پہر اسی میں بنا دیتے تھے **باب** اس حدیث
 سے حائفہ کے ساتھ لیتا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑھنا درست معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پھر سے عورت کے بدن پر

کوئی کپڑا سوری **مسند صمیم بن زید** التمرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان يباشر امرأه من
 نسائه فوضعت امرأها ان تتزني فبما شرعاً ثم حمى ميمونة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
 کسی بی بی سے صحبت کر لیا اور وہ کرتے اور وہ حالضہ ہوتی تھیں صحبت سے عروا و اختلاط اور سانس سے نہ جماع وہ کیونکر میسر
 کی حالت میں ہو سکتا ہو تو حکم کرتے ان کو تہ بند باندھنے کا پھر آپ اون کو اختلاط اور سانس سے **باب** کفاساۃ

من اتى حائضاً فخصصه فيض كحيالت من جماعه كروہ کیا کفارہ دیکھو **مسند ابن عبد البر** عن النبي صلى الله عليه وسلم
 في الذی یاتی امرأته وطمح حائضاً لا یستصدق بدیناں ویمضی دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کی حالت میں بی بی سے جماع کری تو وہ ایک دینار یا دو دینار فقیر

کری **ابن عباس** قال اذا اصابها فدریاں واذا اصابها في انقطاع الدم فصدف دینار ترجمہ ابن عباس سے
 (اس حدیث کو تفسیر میں) روایت ہے کہ جب س سے خون بہہ وقت حیض کے شدت میں جماع کری تو ایک دینار دے
 جب خون بند ہوتی وقت کر تو دو دینار دیو **باب** ما جاء في الغزل غزل کا بیان (اس کی تفسیر کے

آتی ہے) **مسند ابی سعید** ذكر ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم يعني الغزل قال فلم يفعل احدكم ولم يفعل
 فلا يفعل احدكم فانه ليست من نفس مخلوقة الا الله خالقها ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزل کا ذکر کیا گیا (مغنی غزل کے یہ ہیں کہ مرد و عورت کی صحبت سے اور جب نزل ہونے
 لگے تو تر رہنا عورت کے شرمگاہ میں نہ نکال کر باہر نال کرے) آپ نے فرمایا کیون اس کی ہو اور یہ نہیں کہنا کہ اس

کہ کوئی جان پیدا ہوئی نہ تھی نہ جسکو اللہ پیدا کرے اور نہ جو جسکا پیدا ہونا مقدر ہو وہ ضرور پیدا ہوگا پھر غل کے
 اولاد سے بچا کر انھیں فضول ہے **عمر ابن سعید** الخدیجی از رحلا قال رسول اللہ ان الحارثیۃ وانا غل
 عنہما وانا کرہان تخمل وانا رید ما رید الرجال وانا لیسودت حدث ان الغل معقودۃ الصخر
 قال کذبت یھو لھو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ
 ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک لڑکی ہے اور میں اس سے غل کرتا ہوں کیونکہ اس کے حمل میں کوئی بچہ
 جانتا ہوں مگر جامع کر حاضر و پڑنا ہے بسبب ہوت ہے اور میری بہن کہ باہر نزل کر تاجنیا کا دینا ہے پھر وہ اپنے
 فرمایا یہ وہی ہے میں اگر اس کو پیدا کر دیکھ کر پھر نے لی تمکھ لھاقت نہیں **عمر ابن سعید** یز قال دخلت المسجد
 فرأیت اباسعید الخدیجی فسالته عن الغل فقال ابو سعید خدیجی ما جماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم فی غرقۃ بنی المصطلق فاصبنا سیما من سبب العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا
 الغریۃ ولجینا اللہ فاردنا ان نغل ثم قلنا نغل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا اظھرنا قبل
 لسالہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا اما من سببۃ کانت الی یوم القیامۃ
 الا وھم کہ آتہ ترجمہ ابن میجر زیور روایت ہے کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ابوسعید خدری کو کھجیا تو ہم ان کی پاس میں
 اور ان سے غل کے باب میں مسئلہ پوچھا ابو سعید نے کہا غرقہ بنی مصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ان
 ہم نے عوب کے قیدی پائی۔ یعنی لڑکی غلام جو بچہ آئے تھے تو ہم نے عورتوں کو لینا چاہا کیونکہ مجھ درمنا ہم پندرہ سال کے ہوئے
 اور حمل کے اندر تھیں اور عورتوں سے ہم نے غل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں موجود ہیں تو ہم
 آپ سے پوچھے کیونکہ ہم غل کریں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا آپ نے فرمایا کیونکہ تم غل نہ کرو
 جو جائزین قیامت تک پیدا ہوئی ہوں میں وہ ضرور پیدا ہوں گی **ف** اس سے غل کا جواز ثابت ہوتا ہے ہاں اگر کہتے مطلقا
 جیسا مذہب بعض علما کا ہے اور بعض کے نزدیک لڑکی سے بغیر اذن کے درست ہے اور آزاد کو بی اور سکی اذن کو مکروہ ہے اور بعض کے
 نزدیک ہر طرح مکروہ ہے **عمر ابن سعید** الخدیجی قال جاء رجل من الانصاریۃ الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی
 بحایۃ اطوف علیہا وانا کرہ ان تخمل فقال غل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قد لھا قال فلیت
 الرجل شہد تاتاہ فقال ان الحارثیۃ قد حملت قال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قد ترجمہ جابر کی روایت ہے
 کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میری پاس ایک لڑکی ہے کہ میں اس سے صحبت کیا کرتا ہوں اور
 اس کو حاملہ ہوئی مکروہ جانتا ہوں حضرت نے فرمایا تو اس سے غل کر اگر تیرا جی چاہے جو اس کی قسمت میں ہوگا پیدا ہوگا
 پھر وہ شخص ایچہ کے بعد حضرت کو پاس لایا اور کہا کہ تحقیق لڑکی حاملہ ہو گئی حضرت نے فرمایا تو بچہ پہلے ہی خبر دی تو
 کہ جو بچہ اس کی قسمت میں ہوگا وہ پیدا ہوگا **باب** حایکہ جن ذکر الرجل ما کیوں جن اصابتہ اھلکہ آدمی اپنی

ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک لڑکی ہے اور میں اس سے غل کرتا ہوں کیونکہ اس کے حمل میں کوئی بچہ جانتا ہوں مگر جامع کر حاضر و پڑنا ہے بسبب ہوت ہے اور میری بہن کہ باہر نزل کر تاجنیا کا دینا ہے پھر وہ اپنے فرمایا یہ وہی ہے میں اگر اس کو پیدا کر دیکھ کر پھر نے لی تمکھ لھاقت نہیں عمر ابن سعید یز قال دخلت المسجد فرأیت اباسعید الخدیجی فسالته عن الغل فقال ابو سعید خدیجی ما جماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم فی غرقۃ بنی المصطلق فاصبنا سیما من سبب العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا الغریۃ ولجینا اللہ فاردنا ان نغل ثم قلنا نغل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا اظھرنا قبل لسالہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا اما من سببۃ کانت الی یوم القیامۃ الا وھم کہ آتہ ترجمہ ابن میجر زیور روایت ہے کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ابوسعید خدری کو کھجیا تو ہم ان کی پاس میں اور ان سے غل کے باب میں مسئلہ پوچھا ابو سعید نے کہا غرقہ بنی مصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ان ہم نے عوب کے قیدی پائی۔ یعنی لڑکی غلام جو بچہ آئے تھے تو ہم نے عورتوں کو لینا چاہا کیونکہ مجھ درمنا ہم پندرہ سال کے ہوئے اور حمل کے اندر تھیں اور عورتوں سے ہم نے غل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں موجود ہیں تو ہم آپ سے پوچھے کیونکہ ہم غل کریں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا آپ نے فرمایا کیونکہ تم غل نہ کرو جو جائزین قیامت تک پیدا ہوئی ہوں میں وہ ضرور پیدا ہوں گی ف اس سے غل کا جواز ثابت ہوتا ہے ہاں اگر کہتے مطلقا جیسا مذہب بعض علما کا ہے اور بعض کے نزدیک لڑکی سے بغیر اذن کے درست ہے اور آزاد کو بی اور سکی اذن کو مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک ہر طرح مکروہ ہے عمر ابن سعید الخدیجی قال جاء رجل من الانصاریۃ الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی بحایۃ اطوف علیہا وانا کرہ ان تخمل فقال غل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قد لھا قال فلیت الرجل شہد تاتاہ فقال ان الحارثیۃ قد حملت قال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قد ترجمہ جابر کی روایت ہے کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میری پاس ایک لڑکی ہے کہ میں اس سے صحبت کیا کرتا ہوں اور اس کو حاملہ ہوئی مکروہ جانتا ہوں حضرت نے فرمایا تو اس سے غل کر اگر تیرا جی چاہے جو اس کی قسمت میں ہوگا پیدا ہوگا پھر وہ شخص ایچہ کے بعد حضرت کو پاس لایا اور کہا کہ تحقیق لڑکی حاملہ ہو گئی حضرت نے فرمایا تو بچہ پہلے ہی خبر دی تو کہ جو بچہ اس کی قسمت میں ہوگا وہ پیدا ہوگا باب حایکہ جن ذکر الرجل ما کیوں جن اصابتہ اھلکہ آدمی اپنی

عن ابی نضرۃ حدثنی شیخ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تشریت اباءہمیرۃ بالمدینۃ فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد تشیورا ولا اقوم من عاضیت منہ فبیتہ ما انا عندہ یوما وهو علی سریرہ لمعہ کیس فیہ حصی وفوی واسفل منہ جاریۃ لہ سواد وهو یسیر بہا حتی اذا انفرد ما فی الکیس القاہ الیہا فجہمعتہ فاعادته فی الکیس فرفعتہ الیہ فقال لا احداثک عنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد یسیر بہا قال یسیرا انا وعاک فی المسجد ان جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال من صیر الفتی الذی ثلاث مرات فقال الرجل یا رسول اللہ هو ذابو عک فی جانب المسجد فا قبل امشی حتی انتہی الی فوجہ عیدہ علی فقال لی معرفۃ فاذہضت فانطلق یشیء حتی فی مقامہ الذی یصلی فیہ فا قبل علیہم وہم صنفان من رجال وصنف من نساء وصنفان من نساء وصنف من رجال فقال انسانی الشیطان شیئا من صلاۃ فی یسیر القوم ویصفق النساء قال فضلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یشی من صلاۃ شیئا فقال عجا السکر عجا السکر زاد صوہی ہنا ثم حمد اللہ واشفی علیہ قال ما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل علی الرجال قال اهل منکم الرجل اذا اتی اہلہ فاغلق علیہ بابہ والقی علیہ سترہ واستتر بستر اللہ قالوا نعم قال ثم یجلس ینزلک فیقول فعلک کذا فعلک کذا قال شکتوا قال اقبل علی النساء فقال اهل منکم من یحدث فسکتن فجئت فتاة علی الحدیث کبیتہا ووظاوت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراہا ویسمع کلامہا فقالت یا رسول اللہ انکم لیتمتعون انہم لیتحدثنہ فقال اهل تدون ما مثل ذلک مثل شیطانہ لقیث شیطانا فالسکة ففقی منہا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا اخلیب الرجال ما ظهر لہما ولم یظہر لہونہ الا ان طرد البتہ ما ظہر لہونہ ولم یظہر لہما حجة ثم حمہ البضرہ سے روایت ہے مجسٹریٹ شخص نے طفاہ میں سو نقل کیا (طفاہہ ایک قبیلہ کا نام ہے) میں بدینہ میں ابو ہریرہ پاس مخان ہوا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ میں سے کسی کو اتنا مستعد عبادت پر اور وہاں کی خاطر واری پر نہ پایا جیسا ابو ہریرہ کو دیکھا ایک دن میں اون کے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھ کر ایک شخص سی لیو ہوسے جسین کریان یا گھلیاں بھری تہین اور پھر ایک نوڈ کی کالی رنگ کی مٹی جیسے ابو ہریرہ اون کنکریوں یا گھلیوں پر سجان اللہ پر مٹھو جب ختم ہو جائیں تو وہ نوڈی اونکو اکٹھا کر کے پتر پتری میں ڈال دیتی اور اوشا کر اونکو دیدیو (پھر وہ پتر پتر شروع کرتے) اسی میں انہوں نے مجھ سے کہا کیا میں تجسوا بنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کروں میں نے کہا کیوں نہیں بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں بخار میں نوٹ رہا تھا اتن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہے (دوس ایک قبیلہ ہے ابو ہریرہ کے قبیلہ کے تھے ابی ان کا حال پوچھا) میں بار آپ نے بھی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہاں مسجد کے کونے میں بخار میں گر رہا ہے آپ میرے پاس

میں آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہہ دو کہ اپنی جو دوسری صحبت کرے۔ نیز طلاق ہو جو کہ کہے بہر اوسکو اپنی جو دوسری اور اس
 کو اپنی پاس رکھ کر یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہوئی بہر اوسکو دوسرے حیض آوے بہر اوسکو پاک ہوئی دوسری صحبت کرے یہی
 چاہو اوسکو طلاق دیو اور چاہی اوسکو اپنے گھر میں رکھو بھی طلاق کی عدت ہو اسد تعالیٰ غرض جل نے جس طرح چسکم فرمایا
 حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سال بن عمر رضی اللہ عنہما کہ طلاق امراتک فقال لحدۃ ثم حمیمہ یونس بن جابر سے روایت
 ہی اونہوں نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بے کے کو کسے طلاق دی اور انہوں نے کہا کہ ایک عمر یونس بن عباس رضی اللہ عنہما
 سال بن عمر رضی اللہ عنہما قال قلت رجل طلق امراته وهو حائض قال ثروت عبد اللہ بن عمر قلت نعم
 قال قال عبد اللہ بن عمر طلق امراته وهو حائض قال نعم عبد اللہ بن عمر قال قال عبد اللہ بن عمر قال قال عبد اللہ بن عمر
 قال لرجل رجلا طلقها فی قبل عدتها قال قلت فیعدتہا قال لا رأیت ان یخروا استحقاق حکمہ
 یونس بن جابر روایت ہی اونہوں نے کہا میں نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس کو۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کو
 طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض میں تھی اس نے عمر سے کہا تو یہی چاہتا ہی ابن عمر کو میں نے کہا مان پھر ابن عمر نے کہا تو طلاق
 دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض میں تھی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس سے کہو کہ پوچھا
 آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دو کہ اپنی جو دوسری صحبت کرے اور بہر اوسکو طلاق دی عدت کو شروع میں یعنی حیض سے
 پاک ہوئی ہو میں نے کہا پہلا طلاق رجوع اوس سے حیض میں آیا تھا شمار میں نہ کر لیا ابن عمر نے کہا کیوں نہیں بھلا
 وہ صحبت نہ کرنا اور حاکم نے کہا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا حضرت ابی الزبیر انہ سمع عبد الرحمن بن ابی عوف عن
 یسار بن عمر و ابو الزبیر سمیع قال کتبت فی رجل طلق امراته حائضا قال طلق عبد اللہ بن
 عمر امراته وهو حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
 عبد اللہ بن عمر طلق امراته وهو حائض قال عبد اللہ بن عمر فقال علی ولم یرہا شیئا وقال اذا امرت بالطلاق
 اولہا قال ابن عمر و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقن فی قبل عدتہن
 ثم حمیمہ ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ابی عوف نے پوچھا ابن عمر کو اور ابو الزبیر نے کہتے کیا کہتی ہو تم اوس شخص
 جو اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 زمانے میں تو عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا عبد اللہ بن عمر نے کہا
 اوس عورت کو جو پھر پھر دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہیں کیا فی نیز صحبت سے مان نہ سمجھا یا شروع نہ سمجھا کیونکہ اول
 حدیث کے معلوم ہوتا ہی کہ اس طلاق کا اعتبار ہی جیسا کہ بھی یونس بن جابر کی روایت میں گذر اخطائی نے کہا ان حدیث کو
 نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہی ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثیں مخالف ہیں ابو الزبیر کی روایت کے ساتھ اور
 جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دی یا کہ کہیو کہ کہہ ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمر کو یونس بن جابر اور ابن

سیر بن اور سید بن جبیر اور دین بن اسلم اور ابوالزیر اور منصور و عیسیٰ بن عقیل کیا سب میں یہ ہو کر آپ نے رحمت کا حکم کیا
 پاک ہو کر تک پہنچا۔ پاک ہو کر اختیار ہو چاہو طلاق ہو چاہو کہہ پھوڑی اور دوسری کی روایت میں یہ ہو کر رحمت کو کہہ کر
 پہر مائض ہو پہر پاک ہو پہر اختیار ہو چاہو طلاق ہو چاہو کہہ پھوڑے اور تو ایک ٹکڑے کو زیادہ بڑھایا اسلیو کہ رحمت طلاق کے
 واسطے بھی جوابی تو ضرور ہو کہ ایک ٹکڑے پھر پھوڑا پس کہے بعضوں نے کہا یہ سزا ہو اور اس خطی کہ اس نے طلاق دیا حسین کی حالت
 میں بعضوں نے کہا یہ نذرنا اور استجبابا ہو شاید جو روادند رضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی ہو واسطے **باب**

فی فتح المرجعة بعد المطلقات الثلاث میں طلاق کے بعد پھر رحمت نہیں ہو سکتی **عمر** حضرت ابوعبید اللہ
 عمران بن حصین سے سئل عن الرجل يطلق امرأته ثم يقع بها ولم يشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال
 طلقت لغیر سنة ورجعت لغیر سنة اشهد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد ثم حمیہ مطر بن عبد اللہ
 روایت ہو عمران بن حصین سے کہی ہو چھا۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق ہو پھر اس سے صحبت کر کر دینے رحمت کر لی
 اور وہ طلاق ہو وقت گواہ کیا ہو نہ رحمت کرتے وقت انہوں نے کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رحمت بھی خلاف
 سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رحمت پر اور پھر ایسا کر کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور کثیر
 علما کے نزدیک مستحب ہے **عمر** ابن عباس اور المطلقات یتروجن بانفسہن ثلاثۃ قروہ ولا یحل البصران یکتفن

ما خلق الله في ارحامهن الاية وذلك ان الرجل اذا طلق امرأته فحق وجعها وان طلقها ثلاثا
 فتنسخ ذلك وقال المطلق ثلاث ثم حمیہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا اور المطلقات یتروجن
 بانفسہن الاية طلاق الی عورتیں ہر ی ہر تین طہراتیں حیض تک اور نہیں درست ہو اور کہہ پھوڑا اور سر حیا کا جو چاہے کیا
 اسکا دن کے بیٹوں میں (حل کا) اسکا شان نزول یہ ہو جب کسی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو وہ رحمت کا
 اختیار نہ کر سکتا اگرچہ تین طلاق ہو چکا ہو پہر یہ حکم نسخ ہوا اور فرمایا طلاق دوبار ہو بعد اسکی یا کہ نہا ہو یا جو دینا ہو یا
 و سنے طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عمر** اباحسب مولیٰ بنی فوہل الخبر ہانہ استعتی ابن عباس سے

مملوک کا نیت تحتہ مملو کہ فضلہا تطلیقتین ثم عتقا بعد ذلك هل یصلح ان یخطبها قال نعم
 قضی بنی لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عمر** ابو الحسن نے جو مولے ہو بنی فوہل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک
 غلام تھا اور مولیٰ تھا کہ میں ایک نوادی تھی غلام نے اسکو دو طلاق ہو پھر دونوں آزاد ہو گئی کیا وہ پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے
 ابن عباس نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا کہ پھر جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضوں
 نے اسکو جو کہ دو طلاق جو اس نے ایک بار میں دی تھی صحیح نہیں ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تھا **عمر** عائشہ سے
 صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاقا لامة تطلیقتان وقرؤھا حیضتان **عمر** حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوادی کی طلاق دو میں اور اسکو قروہ حیض میں دوسری روایت میں و حدیثا حیض

ہو ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہو گی کہ اسکا اسناد میں ظاہر بن مسلم ضعیف ہے یہ حدیث تنقیہ کی دلیل ہے جو قرآن
 کو معین سمجھتے ہیں **باب** فی الطلاق قبل النکاح نکاح کسی بھلا طلاق دینا محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
 علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما اتماک ولا اعتق الا فیما اتماک ولا بیع الا فیما اتماک زاد ابن الصبیح
 ولا وفانذر الا فیما اتماک ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا طلاق
 نہیں ہے مگر جب تک نکاح نہ ہو اور نہ طلاق دنیا لغو ہے اور آزاد کرنا نہیں ہے مگر جہاں ملک ہے (تو پر)
 غلام کو بھی کو آزاد کرنا لغو ہے اور بیع نہیں ہے مگر بیع ملک میں اور نذر پورا کرنا لازم نہیں ہے جب وہ اختیار نہ ہو یعنی
 بیع ملک میں نہ ہو دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے من حلف علی معصیة فلا یمیزلہ ومن حلف علی قطعۃ
 رحم فلا یمیزلہ جو شخص قسم کھاؤ کہ گناہ کے کام نہ آئے یا کسی شے سے نہیں اور جو قسم کھاؤ کہ نانا توڑنے کی تو وہ قسم بھی نہیں
 رعیت لغو ہے قسم کا لحاظ محکم سے اور گناہ بخیر اور نانا توڑ کر محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال فی هذا
 الخبر نادر الا فیما ابتغیہ وجہ اللہ تعالیٰ ذکرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حدیث جو
 اور گزری اتنا اس میں زیادہ ہے کہ نذر نہیں ہے مگر اگر نکاح کی جس سے اللہ جل جلالہ کو رضا مندی پہنچے اور نہ گناہ اور نہ
باب فی الطلاق علی الغلط غلط کجیالت میں یا زبردستی طلاق دینا محمد بن عبد بن عیسیٰ بن صالح
 اللہ بن کازیس بن ابیہاء قال حنبت مع عبد بن عبد اللہ النکاح حتی قد مناصکة فبعثنی الی صغیة بنت شیبہ

ن
 الفیظ

وكانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 لا طلاق ولا اعتاق في خلاف ترجمہ محمد بن عبد بن ابی صالح جو ابیہاء میں رہتا تھا ایسا ایک سے وضع تھا شام میں
 روایت کرتا ہوں کہ عذی کنڈی کو ساتھ بیٹھا کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے انہوں نے مجھ کو صغیہ بنت شیبہ
 پانچ بیچا اور صغیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ طلاق
 تو نہیں طلاق اور نہ عتاق زبردستی ہو **باب** یعنی خبر اور زبردستی سے کسی طلاق دیدیو تو طلاق نہ ہو اگر عتاق
 صحیح ہو گا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جہو علماء کا بھی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پر جاوے گا

باب فی الطلاق علی الغلط ترجمہ کسی طلاق دینا محمد بن عبد بن عیسیٰ بن صالح اللہ بن کازیس بن ابیہاء قال حنبت مع عبد بن عبد اللہ النکاح حتی قد مناصکة فبعثنی الی صغیة بنت شیبہ
 جلد ہجرت ہجرت بعد النکاح والطلاق والرجعة ترجمہ اصیب یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا میں نے یہاں سے نکاح کر لیا ہے تو وہ صحیح ہو جائے گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری حبت
 یعنی اگر مہنی سے ہی ان کا نکاح کر لیا تو صحیح ہو جائے گا **باب** نسخ الرجعة بعد الطلقات الثلاث میں طلاق
 کے بعد حبت نہ ہو **باب** فی الطلاق علی الغلط ترجمہ کسی طلاق دینا محمد بن عبد بن عیسیٰ بن صالح اللہ بن کازیس بن ابیہاء قال حنبت مع عبد بن عبد اللہ النکاح حتی قد مناصکة فبعثنی الی صغیة بنت شیبہ
 اللہ بن کازیس بن ابیہاء قال حنبت مع عبد بن عبد اللہ النکاح حتی قد مناصکة فبعثنی الی صغیة بنت شیبہ

عورت ہر عورت میں یوں ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کی واسطے جو حکام میں نام تھا مینہ کی طرف ہجرت کی
لوگوں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خالص نہیں
نیت ادا نہ ہو اور نفسہ دلی کا نام ہو زبان سے کہہ کر کچھ حاجت نہیں۔ اگر مٹا نہ ہو کی نیت دل میں کی زبان سے نہ کہے
یاد رہے خلاف اس کو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ زبان سے نماز میں نیت کرنا ہرگز ضرور نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ
زبان سے کہنا درست ہو یا نہیں۔ ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن ہر دن خالص نیت کے ان کی
بھی تحقیق نہیں اسی طرح ظلم اور دوشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا جا چاہیے اگر محض خدا کی واسطے ہو تو سبحان اللہ
نہیں تو اس کو قالب کے روح سمجھنا چاہیے اور جب نیت پر مدافعت تو خوش نیتی سے مباحات میں ثواب ہوتا ہے جو جیسے کہانا
اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کچھ اپنا تاکہ نماز درست ہو اپنی جو رو سے صحبت کرنا تاکہ نیک نوا ہو اور حرام
کاری سے بچ کر بلکہ اگر ایک عمل میں کسی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیہ ثواب پادوی مشائخ میں مہینا ایک عمل سے بیکر
اور میں کسی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک توبہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ انگہ اور لان کو گناہوں سے روکنا
میتری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پروردگار سلام کرنا پانچویں علم سیکھنا یا غیر کو سکھانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا
غرض یہ کہ حدیث خالص اور عمل اور درستی نیت میں اصل ہو اور بد نیتی اور یا کاری کو بچ کر نیت ہو اس واسطے جو حدیث کا مسموع ہے
کہ حدیث کی کتابوں میں اول اس حدیث کو کہتے ہیں تاکہ حدیث پر ہنیوالوں کو سرسوی نیت درست ہو جاوی خدا ہی کی واسطے
علم حدیث پڑھیں دنیا کا کس طرح لگاؤ کہیں تمام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں شتر جگہ دخل ہے عبادت
میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت میں متفق ہیں اور بعض اس کو متواتر کہتے ہیں
وہ اس حدیث کے کتب صلاک ہذا فی حصۃ فی موقوف حتی اذا حضرت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یا آتی فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يا امرأتك ان تعتزلي امرأتك قال فقلت طمأننتها
اسم ماذا افضل قال بل اعتزليها فلا تقربها فقلت لا امر في الحق باهلك فلو كنت عندهم حتى يقضيه الله
سبحانه في هذا الامر ثم حمى كعب بن مالك سر رايت هي او نهون في قصه بنوك كما بيان کیا جب پاس میں خالد بن
گزگور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن اُمیہ وغیرہ کو جو غزوہ بنوک میں ہمراہ نہ گئے تھے یہ نہادی تھا
کہ لوگ اون سورات نہ کریں چاہیں من تاکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں اپنی عورت کو
جدا رہو کہ کامین نے کہا کیا میں اس کو طلاق بیرون یا جو کہو کروں اس شخص کہا نہیں صرف اس کو جدا رہ اور صحبت نہ کریں نے
اوس کو کہہ یا تو اپنی سیکے میں چلی جا اور وہ میں رہ جب تک اللہ اس مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے انہوں نے اپنی عورت کو کہا الحق
باصلک یعنی ایک طلاق کنایہ و الفاظ میں ہے مگر کنایہ ایسی صورت میں طلاق بڑی گاہ جب نیت کرے یا اختیار
عورت کو اختیار دینا مستحسنہ قال تخیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارناہ فلم يعد ذلك شيئا ثم حمى

[illegible]

الیما حتی قد كنت امرًا أصيب من النساء ولا يصيب عذیری فلما دخل شهر رمضان خفت أن أصيب من امرئ
 شبيهًا بشايعی حتى أصبحت فظاھرت منہا حتى بینس لہ شھر رمضان فینما حتی خذ منی ذال الیة اذا كنت فی
 منی لشیء فإلی المبتان نزوت علیہا فلما أصبحت حتى الی قومی فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معی الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا والله فاططقت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحبته فقال انت بدأك یا
 سلمة قلت انما یرث رسول اللہ مرتبہ وانما یملک امر اللہ فاحکمهم فقال اراک اللہ قال حرور رقیبة قلت
 والله یجعلنک بالحق ما اصابک بقبة غیرها وضربت صفیة رقیبتی قال ضم شھر منیتنا بیز قال وھل
 احدثت انک احدثت الامر بالتصیام قال قلت وسماعن قمر ینستین مسکینا قلت الذی ینستک یا
 لھو لھد بنا وحشینا لانا طام قال فانطلق الی حنا صدقة بنی زریق فلید فھما الیک فاطعم
 ستمین مسکینا وسماعن قمر کل انت عیالک بقیتہا فوجت الی قومی فقلت حدثت عنکم
 الذمیت وسماعن قمر ورجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم السہر وحسن الرأی وقد امر فی اوامر لی بصدقکم
 مراد ابن الصلہ قال ابن ادریس یأخذ بطر من بنی زریق قمر محمد بن محمد بن ابی سہر بن ابی سہر بن اھقر عورتون
 لھا کراتھا کہ کوئی بدنگا سوکار یعنی محبت کثیر لھا اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھام جھنمان کا مجمعہ آیا تو مجھو ڈھرو
 ایسا نہ ہو اپنی عورت سو کچھ کر بیٹھوں جسکو برائی صبیحہ تاک نہ ہو ڈھری تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا ظہار کہتو میں اپنی عورت سے
 یوں کہنا تو مجھ پر ایسی ہی جیسی میری ان کی بیٹھام رمضان کے اخیر تک ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک ادھا
 کچھ دن کھل گیا تو میں زہ سکا اوپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اوس سب حال کہا اور یہ کہا تم جلد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ ادھنوں کے کہا قسم خدا کی ہم یحسین جاوینگے راہنوخ ذہبت اور خجالت کے ڈر سو ان کے
 ساتھ خجالتی سے اٹھا کر گیا تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ
 کام کیا ہی ای سلمہ میں نے کھا جی ان میں نے کیا ہی دوبارہ دین صبا بہ ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری حقین
 ہو وہ کیجی آپ نے فرمایا ایک گردن (ربوہ) انا ذکر میں نے کہا قسم دس شخص کے جسٹو پگو سچا پیغمبر کہا ہی سو اپنی گردن میں
 کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنے گردن پر ہاتھ مارا اپنے فرمایا اچھا دو مہینہ نگھتا ناہ وزی کہہ میں نے کہا یافت تو بھیرہ و دون کی
 سوائی آپ نے فرمایا اچھا سا بھہ صلح کچھ کے ساتھ سکیون کو دی میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے پگو سچا پیغمبر کہا ہی
 ہم رات کو دونوں مرد اور عورت ہو کے ہی کہا ناہ تھا کہ کہا میں آپ نے فرمایا اچھا کہ رقیبت کے صدقہ و زوالی پاس وہ بچہ بچوین
 دیکھا اوس میں سے ساتھ سکیون کو سا بھہ صلح دی اور باقی تو کہا اور تیری بی بی کہا تو میں اپنی قوم پاس لٹ کر آیا اور کہا ہاں
 فی تمھاری پاس تنگی اور باقی صلا کہ پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سوت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میری
 ابو صدقہ کا ابن املا نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا یا خلیک شاعر ہی بنی زریق میں سے ہے جہو علما کے نزدیک

میں یہ ضرور نہیں کہ اپنی ہی سے تشبیہ دی بلکہ ابن ابی مالہ یا درسی مجرم کے حصے سے تشبیہ دی تو بھی چہار ہوجانا ہو
 مگر قیاس پر اور قیاس کے مقام میں قبول کے لائق نہیں ہوا اور ظہار ایک موبہ ہوتا ہے جس میں عیب و ذمہ و زمان بشیر کفارہ
 دی جاع نہیں کر سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں ہے یہاں قبل وقت کے اس نے جاع کیا اس کو کفارہ لازم نہیں
 خیرہ بنہ مالک بن ثعلبہ قال ظاہر من زوجی اوس بن الصامت فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الشکوایہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجادنی فیہ ویقول اتق الله فانہ ابن عمک فما بحت حتی
 بل القرآن قد سمع الله قول النبی جادک فزوجها الی العرق فقال لعیت و رقبہ قالت لا یجد قال یہو
 شہر بن عتہ بن عتہ قال یا رسول اللہ انہ شیخ کبیر ما یہ من صیام قال فلیطعم ستین مسکینا قالت
 ما عنہ من شیء یتصدق بہ قال فانی ساعۃ تدرق مرتبہ قلت یکسوا لہ وانا اعینہ بقرق
 اخر قال قد احسنت اذ ہبی فاطمی بھا عند ستین مسکینا وادعی الی ابن عمک قالت العرق ستون صاعا
 مگر کچھ خولہ بنت مالک سے روایت ہے مجھ سے ظہار کیا میری خاندان اوس بن صامت نے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس سے شکایت کر نیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سے جھگڑنے لگی میری خاندان کے بار میں اور فرمائی کہ اگر اللہ وہ
 تیس گنا چچا کا بیٹا ہو رجائیت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ منسوخ ہو گیا) یہاں تک کہ وحی اتری تو میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہا سنا اللہ اوس عورت کے بات کو جو جھگڑتے تھے مجھ سے اپنی خاندان کے بار میں (وہ چاہتی تھی کہ
 اپنی خاندان پاس سے اور تو کہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوپر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خولہ نے کہا اس کی طاقت نہیں ہو
 اپنے فرمایا دیکھتی ہے اپنی رد و کر کچھ خولہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڑا ہی روزی کی طاقت نہیں کہتا اپنے فرمایا یہاں سے
 مسکینوں کو کھانا کھلاؤ خولہ نے کہا اوس کے پاس کچھ نہیں جو صدقہ دیواری اتنی دیر میں ایک تھیلہ کھجور کا آیا خولہ نے کہا
 یا رسول اللہ ایک تھیلہ کھجور کا میں اوس کو دون گی اپنے فرمایا بہت اچھا جا لیجا اور اوس کو طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا پھر
 چچا کے بیٹے کے پس رہا وی نے کہا وہ تھیلہ (جس کو عربی میں عقی کہتے ہیں) ساٹھ صاع کا تھا ہو۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
 خاندان کی طرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھ کر ہوئی (ظاہر حدیث کو یہ درست معلوم ہے واللہ اعلم) دوسری روایت میں
 والعرق وکتل السبع ثلاثین صاعا عرق ایک پائینہ جس میں تیس صاع ہیں ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہو گئی
 سے صحیح ابی اسلم بن عبد الرحمن قال عرق بالعرف زنبیلا وایخذ خمسۃ عشر صاعا مگر حمہ ابی اسلم بن عبد الرحمن
 نے کہا عرق سے وہ ذلیل راوی جس میں پندرہ صاع کھجور کے آئے ہیں صحیح سلیمان بن یساک یہذا الخ قال فانے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقرق فاعطاه ایاہ وھو قریب من خمسۃ عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہ انت وھذاک مگر حمہ ابی اسلم
 بن ابی اسلم سے بھی حدیث مذکور ہے اوس میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور میں کھین اپنے اوس کو دیکھ کر میں نے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

الْبَحْرُ الرَّابِعُ عَشَرَ

پارہ چودھواں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْمَلَوكَةِ تَعْتَقُ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدٍ

لوٹدی غلام یا آزاد کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جاوی **عمر ابن عباس** از مغیثا کا عبد تھا ان رسول اللہ اشفع
 الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ اذقی اللہ فائدہ زوجات و ابو ولدت فقالت یا رسول
 اللہ تامل فی ذلک قال انما انا شافع فکان معہ تسبیل علی خدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 للعباس الا تعجب من معیت بریرۃ و بغضہا الیہا ثم حمیہ عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ مغیث (بریرہ کا خاوند)
 غلام تھا وہ بلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کی پھر بریرہ (ابو بکر) کو کنیا کر بریرہ آزاد ہو گئی تھی اور لوٹدی جب غلام کے نکاح میں ہو
 پھر آزاد ہو جاوے تو اس کا اختیار ہوتا ہے نکاح رکھنے یا توڑنے کا اور جو آزاد کے نکاح میں ہو تو اختیار نہ ہو گا نزدیک جہود
 علما کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہو گا آپ نے فرمایا اگر بریرہ ڈر اس سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے کچھ کا باپ ہے بریرہ علی
 یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں اس سے ملے رہے ہو کہ آپ نے فرمایا ہمیں میں سفارش کرتا ہوں تو مغیث کی اتوار کو بیٹہ کے
 گاون پر بریرہ ہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تہیں تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت بریرہ کو ساتھ اور بریرہ
 کی عداوت مغیث کو ساتھ یہ کہ **عمر ابن عباس** ان زوج بریرۃ کان عبد السودیسہ مغیثا شخیرھا یعنی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم و امہا ان تعمد ثم حمیہ عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند ایک لڑکا غلام تھا جس کا نام مغیث
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہنے کا یا چھوڑ دینے کا (اوس نے چھوڑ دیا) آپ (اوس کو)
 حکم کیا عدت کر لیا **عمر عائشہ** فی قصۃ بریرۃ قال کان زوجہا عبد الحزیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاختارت نفسها ولو کان حل لہم حیزہا ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کو قسم میں اون کا خاوند غلام تھا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اؤ کو اختیار دیا اوس نے اپنی بیٹی اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ
 کو اختیار نہ دیتے **عمر عائشہ** ان زوجہا عبد الحزیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان زوجہا عبد
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کا خاوند غلام تھا **باب من قال**
 کان حیزہا جس کو بریرہ کا خاوند آزاد تھا **عمر عائشہ** ان زوجہا بریرۃ کان حل حیزہا اعتقت وانہا اختارت
 فقالت صاحب ان کون معہ وانے کذا و کذا ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب
 آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ یوں ہی مجھو اس کا ساتھ نہا منظر بخشیں اگرچہ اتنا اتنا مال ہے ابو حنیفہ کی بھی حدیث
 دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سے اسکی خلاف ہے ثابت ہے **عمر عائشہ** از بریرۃ اعتقتھے عند مغیث عبد کال ابی

فخرہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہما ازقیاک فلاخیمہ لک ثم حجہ حضرت عائشہ سرور بیت ہی
 کہ بریرہ حبیب آزاد ہوئی تو غیث کی نکاح میں تھی اور غیث غلام تھا ابو جہل کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
 کو اختیار دیا اور فرمایا اگر غیث اپنی شوہر محبت کر لی تو پھر تجھے اختیار کر لو گا **باب** اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہتر
 ہے کہ میں نے حکمت نہیں کی **باب** فی المسلمین یعتقون معاھل غیر اہل ائمہ جب خاندان درجو روایک ساتھ آواز
 کی جو خادین و عورت کو اختیار نہ ہو گا **باب** معاشقہ انہما اذات ان یعتق معہ لکین لہما زوج قال ہذا لک
 البیہ صلی اللہ علیہ وسلم قاصدا انتی بالرجل قبل المرأة ثم حجہ حضرت عائشہ سرور اینہما انہون تھیں کہ اپنی
 غلام لوندی کے آزاد کرنا جو خاندان درجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہا آپ نے فرمایا پہلے خاندان کو آزاد کرنا تاکہ عورت
 کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جائے **باب** اذا السلم احد الزوجین جب خاندان درجو و مسلمان ہو جو عورت
 ابوعباس قال صلی اللہ علیہ وسلم انتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جادت امراتہ مسلمۃ بعدہ فقال البیہ
 انہما کانتا اسلمت معی فردھا حلیہ ثم حجہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانی میں بعد اس کو اس کی عورت مسلمان ہو کر آئی مروئے کہا یا رسول اللہ وہ میری ساتھ مسلمان ہوئی
 آپ اس نے عورت اسی کو ولادی **باب** کیونکہ جب ایک تہر مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا **باب** انہما کانتا اسلمت
 امراتہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال البیہ
 اللہ انی قد کنت اسلمت علیک باسلامہم فانتزعہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہما الاخر وخرنھا لہما
 من زوجہما الاول ثم حجہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانی میں اس
 اس نے نکاح کر لیا ایک مسلمان کو ابجد اس کو اس کا خاندان آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی
 میری اسلام کو لیا جو واسکو اس کی ثمرات سے دوسرا نکاح کر لیا آپ نے اس سے عہد کر دیا کہ وہ میری پہلے خاندان کو
 ولادی **باب** جب عورت خاندان میں پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اسی وقت نکاح فسخ ہو جاوے گا بعضوں کے نزدیک
 حد تک انتظار ہو گا بعضوں کے نزدیک خاندان کو کہا جاوے گا مسلمان ہو کر ہو گیا تو بہتر در نہ نکاح فسخ کیا جاوے گا **باب**
 الصیۃ ثم علیہ امراتہ اذا السلم بعدا بنی عورت کے بعد مسلمان ہو تو تک وہ عورت اس کو مل سکتی ہے **باب**
 ابوعباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب علی الناصر بالکاح الاول لہ عیث شمیاء
 قال محمد بن یحییٰ حدیثہ بعد سنت سننہ وقال الحسن بن علی بعد سننہ ثم حجہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو دیا ابوالناصر پہلے نکاح ہوئی انہی تھیں کے چہرے برس کے بعد
 پادہ برس کے بعد یا کسی برس کے بعد **باب** ابو انصاف پہلے شہر کا نام ہے حضرت زینب کے ان کی خاندان پہلے کا تھی بعد کو
 سال کے مسلمان ہو کر حضرت ابوبکر نے ان کی بی بی زینب کو ان سے ملا دیا **باب** فخر اسلام عندہ

تسعة اكر من اربع جو شخص مسلمان ہووگا اور اسكو پاس پور زيادہ عورتين ہوں جسکو الحارث بن قيس راسك قال السلام
 وعندي ثمان نسوة فذكت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهن
 اربعاً ثم رجع حارث بن قيس ہی سہ روایت ہر مسلمان ہوا اور میری یا اسکو عورتين تہیں تو میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار دن میں جو چاہے اور باقی کو پہنچا دی یہ تہہ عورتين زمانہ کفر کی نکاح کی ہوتی
 تہیں ریضہ و زہینہ کو دن سے ایک سا تہہ نکاح کیا ہوا عسیرہ و زہیرہ قلت یا رسول اللہ فی اسلمت حتی
 اختار قال طلقا بیتہما شئت ثم رجعہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوا ہوں اور میری نکاح میں دو عورتين
 ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دیدی باب اذا اسلم احدکم بون مع من یكون الولد جب باپ یا
 مسلمان ہو تو اولاد کس کے پاس ہوگی عسیرہ و زہیرہ بن سنان انہ اسلم و ابنتا امراتہ از نسلمہ فانت النبي صلى الله
 عليه وسلم فقلت ابنتی وہی فطیمہ و شبعہ وقال انا فی ابنتی فقال لہ النبي صلى الله عليه وسلم اقعدا ناحیۃ و
 قال لہا اقعدا ناحیۃ قالوا اقعدا الصبیۃ سینہا ثم قال ادعولہا قالت الصبیۃ الی امہا فقال
 صلی اللہ علیہ وسلم اھدھا قالت الصبیۃ الی امی یا فاعخذھا ثم رجعہ رافع بن سنان ہر روایت ہو
 مسلمان ہووگا اور انکی بے بی نے مسلمان بنوئیں انکار کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھکو
 ولایہ اور سکا دو وہ بیٹ چکا تھا یا چھنڈ دلا تھا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو ولایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافع نے کہا تو کیا
 کو نہیں بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کو نہیں بیٹھ اور لڑکی کو ان دونوں کو بھی بیٹھ یا بعد اسکو دونوں سے کہا باؤ اور
 لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ان کی طرف جھنجھو لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو اس کو ہدایت کر پھر وہ اپنی باپ کی طرف
 آئی باپ نے اسکو لپیٹا یہ آپکا معجزہ تھا آپکو نزدیک یا بھی بھی حکم ہو تب جنوں کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اسی
 اولاد میں باب فی اللعان لعان کا بیان عسیرہ بن سعد بن العاصی ان عومیر بن اشقر العجلائی فرجدا الی عاصم بن
 عکرمہ فقال لہ یا عاصم رايت رجلاً وجدا مع امراتہ رجلاً یقتلہ فقط تلونہ ام کیف یفعل اسل لویہا
 عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم المسائل و اعابہا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع عاصم الی اھلہ جاءہ عومیر
 فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم تا تینی بخیر قد کرم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم المسئلة التي سالتہ عنہا فقال عومیر و اللہ لا یتھجی حجة اسالہ عنہا فاقبل عومیر حتی انی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو وسط الناس فقال یا رسول اللہ رايت رجلاً وجدا مع امراتہ رجلاً
 یقتلہ فقط تلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزلہ فیک وفي صاحبک
 قرأت فاذهبت بها قال سئل فتلا عنہا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرأ عنہا

العینین عظیمہ لا یستین فلا ارادة الا قد صدق فان جاءت به اجمیر کانه وحرقة فلا ارادة الا کاذبا
 قال فجاءت به علی النعت المبروۃ ثم حمیہ سهل بن سعد روایت ہر اسی لسان کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچلاوی۔ یعنی خنی سیاہ رنگ بہت کالی انجھین میں اور کو لے بڑی ہون تو میں عویمر کو
 جھوٹا نہیں بچاؤں گا اور جو بزرگ گیری کی طرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پھر اس کا بچہ بری طرح پیدا ہوا **سہل بن سعد**
 سعد الساعی کہ یہ حدیث الخیر قال فكان بد عی یعنی الولد لامۃ ثم حمیہ سهل بن سعد روایت ہر اسی حدیث
 میں پھر اس کو بچو کرو اس کو مان کی طرف نسبت دیکر پکارتے تھے **سہل بن سعد** فی حدیث الخیر قال فطلقها ثلاث
 تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضت البیعت
 بعد المتلاعنین ان یفرقیہما شدا ایچہ تعان ابدا **ثم حمیہ سهل بن سعد** اسی حدیث میں روایت ہر عویمر
 اس عورت کو تین طلاق پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنی کیجا وی وہ سنت ہوتی ہو تو معاہدہ ہو کہ تین طلاق ایک ہے بار وید تو یقینوں چڑھا تھے میں جیو جیو
 علما کا قول ہے مگر یہ بتدلال اس حدیث سے نادرست ہو اس لیے کہ لعان خود و فرقت ہو جاتی ہو اس کا طلاق دنیا سیکار
 اسمیلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں اس وقت موجود تھا پھر بھی طریقہ ہو گیا لعان کرنیو الو لنگا کہ اون
 میں تفریق کیجا وی گی اور کہی وہ مل سکیں گے **سہل بن سعد** قال سعد قال شہدت للمتلاعنین علی
 عی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرقیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حایہ
 تلاعنوا وحدثت حدیث سعد وقال الاخرین انه شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقی بین المتلاعنین فقال
 الرجل کذبت علیہا یا رسول اللہ انما سکنہا لم یقل وجنہم علیہا **ثم حمیہ سهل بن سعد** روایت ہر سند
 یوں نقل کیا **سہل بن سعد** کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کی وقت میں اس نے پیدہ برس کا تھا اپنے
 اون دونوں میں تفریق کر دی دوسرے اس طرح روایت کیا کہ **سہل بن سعد** جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تفریق
 کی لعان کرنیو الو لنگا میں جب لولا کہ میں پھر اس حدیث کو کہہوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا اور **سہل بن سعد** مالک اور ثانی کا
 قول ہے کہ لعان خود بخود فرقت ہو جاتی ہی جب عورت لعان کو فانی ہو تو بعضوں نے کہا جب فانی ہو تو اسے بیعت
 اور ثوری کے نزدیک حاکم کہ تفریق کرنا ضروری ہے **سہل بن سعد** فی حدیث الحدیث وکان حاکم ملا فانکس حاکم
 فكان ابنہ ما یدعی الیہا شہدت السنة والیراث انہ نضا وقرت منه ما فرض اللہ عزوجل اھا **ثم حمیہ**
سہل بن سعد روایت ہر اسی حدیث میں وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اس کو حمل کا پتہ نہ لگا کر کیا پھر اس کا لنگا ان کے
 نام سے لگا راجا تا بعد اس کے سنت میراث میں یوں جاری ہوئی کہ وہ لنگا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ان اس کے کی وارث

ہوگی فریض کس میں سے حضرت عبداللہ قال انما لیسما جمعت فی المسجد اذ دخل اجل من انصار المسجد فقال لو
 ان رجلا وجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموة و قتل قتلتموه فان سکت سکت علی غیظ واللہ
 لا شئ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الخلداتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ
 لوان رجلا وجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموة و قتل قتلتموه او سکت سکت علی غیظ فقال
 اللهم افهم وجعل ید عوفزت لایة اللعان فالذین یرمون زواجهم ولم یکن ہم شہداء الا انفسهم
 لایة فابتلی به ذلک الرجل من بین الناس فجاء هو وامراته الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدل احنا فتشہد
 الرجل بجم شہاد ابانہ انہ لیس بالصادقین لکن الخامسة علیہم ان کان من الکاذبین قال فذهبت لتعزفت
 لہا البتی صلی اللہ علیہ وسلم فابت ففعلت فلما ادبر قال العلم ان تتجی بہ اسود جعداء فجاءت بہ اسود
 جعداء ثم خرجہ عبد بن مسعود روايت ہر میں جمہر کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا تنہی میں ایک شخص انصاری مسجد میں گیا
 انصاری لگا اگر کوئی شخص ہے عورت کو ساتھ کر کے پاوی پھر اسکو بیان کر دے تو کھلی کہ یہ میری بی بی نے نہ دیکھا تو تم اسکو کوڑی
 ما دو صدقہ لگاؤ اگر مار ڈالی تو تم پہ اسکو مار ڈالو (قصاص میں) اگر چپ ہو تو غصہ پی کر چپ ہو ہو قسم خدا کی میں
 مسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر گاجب چہرہ میں دھو کر نہ تو کھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو ساتھ لے کر گیا
 پھر اسکا ذکر کرے تو تم اسکو کوڑی مار ڈالو اگر مار ڈالے تو تم اسکو پی مار ڈالو اگر چپ جاوے تو غصہ کھا کر چپ ہے آپ نے فرمایا یا اللہ اس شکل کو بہرل یعنی
 اس باب میں کوئی حکم ادا نہ کر تب آیت لواح اور تری والدین یرمون انہ وجہ جسم الایہ جو لوگ قہمت زمانہ لگاویں اپنی عورتوں
 کو اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں آخر آیت تک سب پہلے وہی شخص اس میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اسکو بی بی کہی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں دنوں نے نہ ان کیا پہلے مردنی گواہی چار بار اسکا نام سیکر کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار میں کہا کہ
 خدا کی اوپر اگر چہٹا ہو بس اسکو عورت نے نہ ان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پٹھا (اس لیے کہ اگر خدا کا بیان سچا ہو تو
 آخرت کی سوائی ہو ذکر اقرار کرے حد قبول کرے) مگر اس عورت نے نہ مانا اور نہ ان کیا یعنی چار بار اسکا نام سیکر گواہی کہی خداوند
 جبرئیل سے پھر پانچویں بار میں کہا اگر خداوند سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب اور تری جب دونوں چلو تو اپنے فرمایا یا عیسیٰ عیسیٰ کا
 بچہ کالائیکر مال والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی پیدا ہوا (کالائیکر مال والا پیدا ہوا) حضرت ابی نعیم اس ان حالانہ نہایت
 قداف امراتہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرایک نیکاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینة و
 وظہر لک قال رسول اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یلقم البینة فجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینة و
 البینة واکفد فی ظہرک فقال حالال الذی عشتاک بالحق انی صا دو ولینزل اللہ فی امری ما یشاء
 ظہر من احد فنزلت والذین یرمون زواجهم وانکیر نظم شہداء الا انفسهم فخر احدثی بلغ من انصار
 فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ ما کفأ اقام حالانہ نہایت فہمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعینه وسمع یاذنه فلم یهجه حتی أصبح ثم دعا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی
 جئت اهل عشاء فوجدت عندی رجلاً فرأیت بعینه وسمعت بأذنی فکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم
 سلم ما جاد به واشتدت علیه نزلت والذین یؤمنون ازواجهم ولم یرکبهم شهواتاً الا انفسهم
 فثم هادة احدثهم الایة ینزلتیهما فیری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال البشر یا هلال قد جعل الله
 عز وجل لک فرجاً وحشیماً قال هلال قد کنتم ارجو ذلک من ربی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
 ارسلوا الیهما فاجاءت قدامه علیهم مک رسول الله صلی الله علیه وسلم و ذکرهما واخبرهما ان عذاب البغض قد اشتد
 من عذاب الدنیا فقال هلال والله لقد صدقت علیها فقال کتاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
 علی وسلم لا عتوا بیهما فقیل لهما لالهال الشهد فثم هادة اربع شهادت بادیه انه لم یضاد قین فثم کان انت
 الخاصة قیل لهما لالهال اتق الله فان عذاب الدنیا اھون من العذاب الاخرة وان هذه الموجبة الی
 قوج علیک العذاب فقال والله لا یعد بنی الله علیها کما لم یحیل فی علیها فثم الخاصة اربعة
 الله علیه انک امن الکاذبین ثم قیل لهما الشھد فثم هادة اربع شهادت بادیه انه لم یضاد قین
 فاما كانت الخاصة قیل لهما اتق الله فان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرة وان هذه الموجبة الی حق
 حلیات العذاب تکما ساعة ثم قالت والله لا افصحی قوج فثم هادة الخاصة ان یضرب علیہا النکاح
 من الضاقین ففرق رسول الله صلی الله علیه وسلم بینہما وقضی ان کا یدعی ولد هلال فکا ترحی وکا یرحمی
 ولد هلال ورحی اور محی ولد هلال علی الحد وقضی ان ابیت لهما لیلة ولا قوت من رجل انهما یتفرقان
 من غیر طلاق ولا متوفی عنہا وقال ان جماعت بدہ اصیر حسب سبب اربع شھدات فی خمس الساقین فی حق ولد هلال و
 ان جماعت بدہ اوق جعد اجمالی اخرج الساقین سابق الایة ینزلتیهما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لک
 الا یمان لک انی لهما شان قال عکرمه فكان بعد ذلک امید علی مصر وما یدعی الالب ثم حمی عبد الله
 سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ اور تین لوگوں میں سے پہلے جبکہ اس نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں وجب و لوگ
 جہاد سے رہ گئی تھے، تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو انی اپنی بی بی پاس کی شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا
 اور اپنی کانوں سے سنا ہلال نے اس کو نہ ڈانڈا نہ کہا یا حبیب صحیح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عرض کیا یا رسول اللہ
 میری شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس کی شخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ سخت گزرا تب یہ آیت اتری والذین یؤمنون ازواجهم ولم یرکبهم شهواتاً
 انفسهم فثم هادة احدثهم الایة (جس کے معنی اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محی کی شدت جاری رہی اپنے
 فرمایا اسی ہلال خوش ہو جا رہا ہے بل اللہ نے تیرے واسطے کثرت کثرت کے اور ستم نکال دیا ہلال نے کہا مجھ کو اپنے رب سے بھی امید

ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا ہجو اوس عورت کو وہ کسی اپنی اون دونوں میں بیوی کو بھی اپنی پڑ کر سنانی اور نصیحت کی
اور بیان کیا اون کے کہ اسد کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہو گا ہاں نے کہا قسم خدا کی میں نے سچ کہا اس وقت کا حال عورت
نی کہا ہجو بظہر بولتا ہی اپنے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونوں کو لعان کر دو پہلے ہاں سے کہا گیا گو امیان دو اوس کے چار
گو امیان اس طرح دین اسد کا نام لیکر کہ میں سچ کہتا ہوں جب پانچوں بار ہوا تو ہاں سے کہا گیا اسی ہاں فراسد کے عذاب کیوں
کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بھت آسان ہو اور بھی انیس گرا ہی ہو جو عذاب کو تیری اور وہ جب کہ دو گی را اگر تو چوٹھا
ہی ہاں بولا قسم اللہ کی اسد بھی عذاب میں کر لیا مجھ کو اوس عورت جیسے اسد نے کوڑی ٹھین ہاں جھک کو پھرت کرنی
سے ۱۰ یعنی اگر کھیت نہ اترتی تو مجھ پر عجز اس نعمت کے حد قذف پڑتی مگر اسد جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
میں مجھ کو کوڑی سچا یا اس پر میری سچائی کے وجہ سے عذاب سے بھی بچا دیا ۱۰ پہر بعد اس کے عورت سے کہا گیا اب
گو امیان دو اوس نے چار گو امیان دین اسد کا نام لیکر کہ خداوند میرا چوٹھ بولت ہی جب پانچوں بار ہوا لوگوں نے اوس سے
کہا دیگر فراسد کا عذاب پہل ہے آخرت کے عذاب سے اور بھی پانچوں کو وہی ہے جو اسد کا عذاب چھپو جب کو گی ۱۰ اسد کا عذاب
تک وہ عورت چپ ہو رہی ہے نبی قسم خدا کی میں اپنی قوم کو رسوا نہ کر دنگی اور پانچوں کو اسی ہی وجہ کہ اسد کا غضب چھپاؤ
اگر خداوند سچ کہتا ہو رب را و کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں میں جد اسی کر دی اور فیصلہ کیا کہ اسکو پیسے سے
جو لڑکا پیدا ہو گا اوسکو باپ کی طرف نسبت نہ کیا وی لیکن اس عورت کو زنا کی محنت نہ لگائی جاوے نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکو لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اوپر حد قذف پڑو گی اور بھی فیصلہ کیا کہ خداوند پر اسکو چھپو چھپو دینا (گھر) یا تاجر
دینا وہ جب نہیں کہیں گے کہ یہ دونو جدا ہوتے من بغیر حلاق کے اور وفات کر اور فرمایا اگر لڑکا ہو تو بال والا دیکو تیرے من والا
چوڑی سیٹ والا باریک پٹلیوں والا پیدا ہو تو ہاں کا لطفہ ہے اور اگر گندمی نگ کہنو نگر وبال والا موٹا باری پٹلیوں والا
پڑو سرین والا تو اوس شخص کا لطفہ ہی جسکو ساتھ لکھتے ہی گئی (زنا کی) ۱۰ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامی
کے رسو دیا ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ علم قیامی ایک بہتر علم مگر اوسکو اوپر کوئی حکم نہیں ہے نہیں کر سکتا اگر چہ ظن غالب
ہو جاتا ہے ۱۰ پہر اوس عورت کا چھپ گندم گون کہ پھر بال والا موٹا پٹلیوں والا باری سرین والا پیدا ہو را رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گو امیان نہ ہو چکی ہو تو میں اوس عورت کو کچھ کرنا نہیں سزا دیتا تاکہ اون کو عبرت ہو
حکم نے کہا یہ وہ لڑکا میری گھبراہٹ کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا ۱۰ نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت معاذ ہاں
بن شیبہ کے لیے اتری یا عویدہ عجلانی کے لیے مجھ و علما کے نزدیک نزول اس آیت شریفہ کا ہاں کے لیے ہے اور ہاں کا لعان ہے
پہلے تھا اسلام میں اور جنھوں نے کہا شاید دونوں کے حق میں اتری ہو اس طرح کہ دونوں اس سلسلہ کو پوچھ چکی ہوں پہر آیت
اتری واسد علم محمد بن حنفیہ بقول سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للفقہاء
سما بکما علی اللہ احد کما کاذب لا سبیل لک علیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مال لک ان کنت

زنگ کا اونٹ کہاں سے آیا وہ بلاشبہ کسی نے یہ بگ بینچ لیا ہو اپنے فرمایا شاید نہ ہو لگا بھی زنگ کے رگ نے پہنچ لیا ہو وقت بخیر اس وقت کسی گین سے حسین سداوت دیا وہ قبی لطفیہ و زیادہ ملگیا اور اسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو ایسے اختلاف سے دلیل شہ بہ کرنا ضروری ہے **باب الثغلیظ فی النقاء** لڑکے کی نسب انکار کرنا ایسا ہے جسکی

تھمری کہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین نزلت آیتہ المتلا عنین ایما المرأة ادخال علی

قصر من یس منہم فلیست فی شئ ولین خاھا اللہ جنتہ وایما رجل اجد ولده وهو یظن الیہ

احتجب اللہ منہ وفضیہ علی رسولہ ولین ولاخرین ثم رحمہم اجمعین روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا فنانے جیسے حبائیت لعان کے باب میں اور ہی عبورت نے اپنی لڑکی کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ بیز

ہو بخیر عورت کی زنگ کریمہ چنا اور اسکو اپنی خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اسکی اولاد سے تو وہ عورت اللہ کی رحمت کے پیروان میں

سے کسی چیز میں داخل نہیں ہیں اور اسکو اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں نہ داخل کر لگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے

سوا انکار کرے جو جان بچھ کر یعنی دیدہ و دستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

اسکو تمام جہان کے گناہ پہلے مخلوق کے در بدر رسوا کر لگا **باب** حاصل ہے کہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی سے نہ خیر اسکو

اپنی خاوند کی طرف نسبت کرے اور نرم و گواہی کہ دیدہ و دستہ اپنی لڑکی کا انکار کرے اور عورت پر زانی کی عمت کو کفر و کفر

و قادیانہ و لڑ الزنا و لڑ الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **باب** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یساعاۃ

فلا یساعاۃ من ساعی فی النکاح اھلیۃ فقد لحق بھ صبیۃ وھذا عی لدا من عیر یشدۃ فلا یرث وہ ابوتہا ثم یرحمہ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں خرجی کہاں نہیں ہو رحیمہ جاہلیت میں

لوگ اپنی لڑکیوں کو خرجی پر چلاتے تھے اور جس نے خرجی کہاں کی جاہلیت میں پھر اس عورت کا لڑکا ہوا تو اسکا نسب کسی

مرد سے مل گیا اب جو شخص دعویٰ کرے کہ کسی بچے کی نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو نہ بچہ اور نکاح وارث ہوگا نہ بچہ ہوگا۔

باب ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستملح استملحہ احد ابیرہ

اللہ لکید عی اللہ عاۃ ورتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکھا یوم اصابھا فقد لحق بھ صبیۃ وھذا عی لدا من عیر یشدۃ فلا یرث وہ ابوتہا ثم یرحمہ

ولیس لھما حق قبلہ من البیرات ما ادرك من بیرات لم یقسم فله نصیبہ ولا یلحق ان کان ابویۃ الد

ید علی النکحہ وان کان من امۃ لم یملکھا او من حرۃ عاھرہا طانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی

ید علیھ ہو عاھ فقہ فی الذنوبۃ مرجۃ کا زواۃ ثم رحمہم اجمعین روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ سے

نقل کے اوسنے اپنے دادا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بخیر ارادہ حکم فرمایا کیا جو لڑکا اپنی باپ کے حجازی کو بعد

اوس سے ملا یا جو کہ اپنے اوس سے باپ کے نام سے لگا لیا ہو اور باپ کے وارث اسکو لانا چاہیں تو اپنے فیصلہ کیا کہ اگر لڑکا

نزدیکی ہو جو کہ لکھا اور کا باپ جماع کی وقت تو اسکا نسب اپنے واسے سے لگا دیا لیکن جو کہ اسکو ملا جائے تو شہر میں

واما قال زون بن ابي لهب لم رومية فوكت عليها فولدت خالما اسقو مثل فضمية عبد
 ثم وكت عليها فولدت خالما اسقو مثل فضمية عبد الله ثم طين لها غلاما هاروجي قال
 له يوحنة فرائها بلسا فولدت خالما كانه وزعة من الودعات ففعلها ما هذا فقالت
 هذا اليوحنة ففعلنا العثمان احسبه قال محمد ك قال فسالها فاعترفا فقال لها ما اترضيان
 ان اقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد
 للفرار واحسبه قال قبلها وبعدها وكانا مولودين ثم حمى رباح سى رويت هو مير وگر کے لوگون نیر
 نکاح اپنی ایک زویہ شعی سے کر دیا میں نے اس سے جماع کیا تو ایک سائولا لڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام
 عبد اللہ رکھا پھر میں نے اس سے جماع کیا پھر ایک سائولا لڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھا پھر
 اس کا ایک غلام نے جو میر وگر کے لوگون کا تھا پانس لیا وہ بھی رومی تھا اس کا نام یوحنا تھا اس نے اپنی زبان میں
 اس سے کچھ باتیں کیں پھر ایک لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا اگر گٹوں میں سی ریغ و سرخ تہار و میون کو رنگ پر میں
 فی کہا یکسا اس نے کہا یوحنا کا ہوسم فی یہ مقدمہ حضرت عثمان پش پیش کیا انہوں نے غلام اور نوٹھی کو بلا کر چھپا دو نو
 نے اقبال کیا تب انہوں فی کہا تم راضی ہو میں تمہارا وسطہ فیصلہ کروں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
 لڑکا صاحب فرما ہے ۔ راوی نے کھا پھر گمان ہو پھر حضرت عثمان نے غلام اور نوٹھی دو نو کو ٹوٹی لڑکی چاہی
 میں حق بالوالد لڑکے کی پرورش کا حقد رکون ہو محمد عبد اللہ بن عمران امر اہ قال یارسول اللہ ان ابنی ہذا
 کان بطمی لہ وعاد وندی لہ سقائد وجرى لہ حواء وازاباہ طلقنی واراد ان یتزعه منی فقال لہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ ما تمکھی ثم حمی عبد اللہ بن عمر سى رويت ہو ایک عورت ائی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ اور عرض کیا یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور کا خلاف تھا اور میری چاہتی اور کو بیٹا کرتی
 تھی اور میر وگو و اس کا گھر تھی اب اس کا بچہ مجھے طلاق کر دیا ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ میں لے آپ نے فرمایا تو اس کا حقد
 یہی جب تک نکاح نہ ہو کسی اور سے محمد حلال بن اسامة از ابامیہوفہ سلمی مولی من اهل المدينة رجل صدق
 قال یما انا جائع مع ابی جریۃ جادہ امر اہ فارسیۃ معها ابن لہا فادعیاء وقد طلقها رجلا
 فقالت یا اباہریۃ ومرتنت بالفارسیۃ زوجی برید ازین ہب بنی فقال بوہریۃ استہما علیہ
 رط یہا بذلک فجاء زوجہا فقال مزحی اقی فی ولدک فقال بوہریۃ ۔ اللام لا اقول هذا الا انی
 سمعت امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قاعد عنہ فقال لہ رسول اللہ ان زوجی
 برید ازین ہب با بنی وقد سقانی مزید را بی عنہ و قد نفختی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استہما علیہ فقال زوجہا مزحی اقی فی ولدک فقال ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الولد وهذا امک

بن زید قالت فکر حسنة شعر قال الحسنی سلمة بن زید ففکر ثم جعل الله فیہ خیرا ثم قال ففکر حسنة
 ثم حمیه فافتریت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمر و بن حفص نے اسکو من طلاق دیا اور وہ کہیں گئی ہوئے تھے ان کو کہیں
 اسکو جو ہمیں بڑا کہانے کو فاطمہ نے اسکو ناپسند کیا وہ بلا قسم خدا کی تہا کہ کچھ ہم کو دینا نہیں آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خراج دیر نہیں ہو اور جسک کیا فاطمہ کو دست کر لیا ام شریک کے کہ میں
 آپ نے کہا وہ ان اکثر شیعہ اصحاب آیا جایا کرتے ہیں تو جب اسد بن ام مقوم کے گھر میں عدت کر لیا کہ وہ اندھا ہو کر اگر کہے
 اور نہ ہو گی تو پردی کی حاجت نہ ہو گی جب تیری عدت پوری ہو جاوی تو مجھ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہو سی میں
 آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جحیم نے مجھ سے پیام دیا ہی نکاح کا حضرت فی فرمایا کہ ابو جحیم تو اپنی لاشے
 کندہ ہو سی نہیں اوتارتا۔ میں بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مثل قل ہے کہ اسکو پاپس کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر کہ
 یہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اسکو نادید ابو عمر و بن حفص نے اسکو من طلاق دی تو ابو جحیم اور معاویہ بن سفیان نے
 اسکو بکھرا کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت کو صلہ کر دیا کہ میں ابو جحیم سے نکاح کر دن یا معاویہ سے تب حضرت فی نے یہ حدیث
 فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلہ دینا میں کیا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ و چہرہ والا دھوکا کچھ ہادی بھی غیبت میں داخل نہیں
 میں نے اسامہ کو ناپسند کیا ہر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں نے اس سے نکاح کیا اسد نے بہت بہت کیا اور لوگ ہمیں

شکر کرنے لگے صحیح فاطمہ بنت قیس ان اباحفص بن المغیرۃ طلقہا ثلاثا و ساق الحدیث فیہ وان خالد
 بن الولید و فقر من بنی مخنفم اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا بنی اللہ ان اباحفص بن المغیرۃ طلقہ
 امراتہ ثلاثا و انه ترک لها نفقة یسیرۃ فقال لا نفقة لها و ساق الحدیث و حدیث مالک انہ
 ثم حمیه فافتریت قیس سے روایت ہے کہ اباحفص بن المغیرہ نے اوکو طلاق دیر بھر ہی حدیث بیان کی خالد بن الولید
 چند لوگوں نے بنی مخزوم میں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ اباحفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین
 طلاق دی اور خرچہ نہ کیا چوڑا سا اپنے فرمایا اسکو واسطہ نفقہ نہیں ہے امام احمد کے نزدیک طلاق ثلاث کو جو حاملہ ہو
 نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سواد مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ و سکنی
 دونوں نہ دینا ان کی حضرت عمر کا قول ہے جو صحابی کے سامنے تھا صحیح فاطمہ بنت قیس ان اباحفص بن المغیرۃ طلقہا ثلاثا و

طلقها ثلاثا و ساق الحدیث و خبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لها
 نفقة و لا مسکن قال حنیہ و ارسل الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تسبقینی بنفسک ثم حمیه فافتریت
 بنت قیس سے روایت ہے کہ اباحفص بن زید نے ان کو من طلاق دی بھر ہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسکو واسطہ نفقہ ہے نہ سکنی (رہی کچھ) ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 سے کہا ایسا کہ بن پوچھ کر مجھ سے کسی سے نکاح نہ کرے پھر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق ثلاث کو نہ نفقہ نہ

اصل اہلالت خای امر محدث بعد از انک اہلالت خای امر محدث بعد از انک اہلالت خای امر محدث
 ہو کہ مرد پنج فاطمہ پس کسیک میرا چوچنی کو اور سس بیان کیا کہ میں جو شخص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ثانی بن بیابان کو میرا نکاح میں تھا چنانچہ اس شخص کو ساہیہ میرا دینا چاہی گیا تھا اور سس ایک طلاق جو اب رو گیا تھا کر کے
 علی کو کھینچا اور کہا کیا عیاش بن ابی ریحہ اور حارث بن شام کو خرچ کرنے کا میرا اسٹروان دونوں نے کہا قسم خدا کی اس کے
 واسطے خرچ نہیں ہے البتہ اگر عائد ہوتے تو اسکو خرچ ہوتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اور آپ کے بیان کیا اپنے
 فریاد بیشک تیرا خرچ نہیں ہے مگر کھیکہ کہ تو بیٹے ہوتے اور میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ اس شخص کی آپ نے اجازت
 دی تو میں نے چہ چاہا کہاں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا عید اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہوا فاحمہ کہتے ہیں تو اور ملی
 اسکو دکھائی نہ دیتا چھڑ میں سے حدت گزرتو تک بعد اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نکاح سامیہ کو دیا تو سامیہ
 لوٹ کر یہ حال دوان کو کہا ہم نے اس بیٹ کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اسی کے پردی کو کر
 جیسے رنگ ہوں گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکو خبر پہنچی اور سس کہا ہمارے تہارے چچین اسکا کتاب ہی اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
 یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الاتیہن من طلاق و دو عورتوں کو تو طلاق دو حدت کی شرع ہوئی ہی یعنی طہر میں اور
 شمار کر و حدت کو اور وراستہ اور مست نکالو انکو اپنی گھروں سے نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ صریح چچائی کا کام کہ میں یہ اللہ کے حدین
 میں جو اللہ کے حدوں سے بڑھ جاویں اور سنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اللہ عیب نہ اسکو شاید کوئی نئی بات نکالی ہو
 خاوند کا دل چھ جاویں اور طلاق سے رجعت کر لے تو میں طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھسے نہ نکلا اور
 نہ نکلا ایک یا دو طلاق کے بشمار **عمر الزہری** از قبیلۃ بنت ذویہ لسانہ بمعنی ذل علی بن عمر عبید اللہ بن
 عبید اللہ حین قال فرجع قبیلۃ الی مروان فاخبرہ بذلك ثم حمہ زہری نے قبیلہ بن قیس سے ایسا ہی نقل
 کیا جب عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری ابدالو اسکو قبیلہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس
 کہا یا ابی ہریرہ انک ذلک علی فاطمہ جس نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو نہ مانا **عمر ابی اسحاق** قال کنت فی مجلس
 الجامع مع الاسحق فقال الت فاطمہ بنت قیس عن بن الخطاب عنی اللہ عنہ فقال ما کنا لندع کتابا
 رہنا و سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لقول امرأۃ لا ندری احفظت ام لا ثم حمہ ابو اسحاق و روایت ہی
 میں جامع مسجد میں اسکو کہ ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بھی حدیث بیان
 کی حضرت عمر نے کہا ہم اس شخصین جو اس کی کتاب کو اور اپنی پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہو جو چودہ دن معلوم نہیں اس
 عورت کو یاد دلایا نہ رہا کتاب اللہ مراد وہی آیت ہو جو اوپر گزری اور سنت مراد وہ حدیث ہی جسکو عمر نے روایت کیا کہ میں
 فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطہر ثلث کو سنی اور نفقہ لیا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہیں ہے **عمر عوفہ** قال
 لقد عابت ذلک عائشۃ رضی اللہ عنہا اللہ العیوب یعنی حدیث فاطمہ بنت قیس و قال ان فاطمہ کانت

کے خوشبو کی حاجت نہیں کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما: جو حلال نہیں اس عورت کو جو نہ اور قیامت کو پہنچے وہ کہتے ہیں: ستہ دیدادہ کہ مردی کے غم میں سوگ کری اور اپنا سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینہ اور دس دن سوگ کری پھر زینے کہا میں زینت بنت جحش اس گئی جب اون کو باہی ملگوار عبید اللہ بن جحش انہوں نے خوشبو نہ کر لیا سنی بعد اسکے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہیں ہر گز میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہر پر نہیں دست ہو اس عورت کو جو ایمان لاو اور اللہ پر اور پہلے دن پر سوگ کرنا کسی دوسرے پر تین دن کو زیادہ مگر خاوند پر چار مہینہ و دس دن تک لکھا زینت بنت جحش اپنے باپ ام سلمہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی لاد بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مگر یہ اور اس کی انہیں دیکھتی ہیں کیا سر رکھا دین اپنے فرمایا انہیں دوبار فرمایا یا میں بار فرمایا ہر بار بھی کھا کہ نہیں دیکھو سر رکھنے کی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث میں اجازت ہر رات کو لکھا اور ان کو کچھ ڈال اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینہ و دس دن میں اور جاہلیت میں تم میں ہوا ایک سال کچھ بیٹنگی و بیٹنگی حمید راوی کہ میں نے زینت کے کچھ بیٹنگی و بیٹنگی ہو کیا راوی کہ انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھوڑی میں گھس جاتے اور بڑی دہن پر اپنے گھسے گھسے کہہ کر وہیں لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ بیٹنگی کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جائز لایا جاتا کہ لایا بکری یا پرندہ اس کو پڑھ دین سو ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جائز زندہ ہوتا بلکہ کشتہ مر جاتا بعد اس کو ایک بیٹنگی اس کو دیتی وہ اس کو بیٹنگی پھر حد تک باہر آتی اب جو جاہلی خوشبو وغیرہ لگاتی تھی یعنی جاہلیت میں ایسے ایسے سخت تکلیفیں دینا تھیں کہ تین مہینہ بھی بھت فقی بھت کھرب کیوں کر مگر تین مہینے۔ اب ان کو کوئی تکلیف نہیں ہی مہینہ بھی بھت کم مگر کئی چار مہینہ و دس دن سوگ و دجا نور مر جاتا تھا اس لیے کہ بھت زور سی ملا جاتا ہو گا یا شباطین کج زینت ہو گا اور کج گمراہ کر نیکی لیتا کہ وہ جاہلیں کہ ہمارے بلا اس زور کے سر پر ہی جیسی اب بھی بعض جاہلون کا بھی عقاب دہن ہوا ہے **باب فی اللشعۃ عتہا منتقل خبر** عورت کا خاوند مر جاو وہ بھی حد تک اس گھر سے نہ اٹھو **زینت بنت کعب** سحرة الزلفیۃ بنت مالک

بن سنان و سلمیٰ بنت ابی سعید الخدری کہ انہا احادیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع الی اہلہا فی بنۃ حذرة فازدوجھا خیر فی طلب عبدلہ ابی قحطیۃ اذا کانوا بطرف القدس ثم یخصمہ فقتموہ فالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجع الی اہلہ فانی لم یتکلم فی مسکنی کہ لا نفقت قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجۃ اوفی المسجد دعانی و امر فی فرعیت لہ فقال کیف قلت فردت علی القصۃ التي ذکرک من شان زوجی قال فقال امکنی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب الجملہ قالت فاعتدت فیہ اربعۃ اشہر و عشرۃ قالت فلما کان عثمٰ بن عفرا رسل الوفا الذی عن ذلک فاحبرته فانت بعد فقتنی بہ ثم حمی زینت بنت کعب بن جبرہ روایت ہر کہ زینت بنت کعب بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بیٹی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

علیہ السلام حین استفتیہ فقلت عن ابن عبد اللہ العبد للہ بن عبد ربیع بن جابر انہما کانتا
 تحت سعد بن خولہ وهو من بنی عامر بن لوی وهو من شہد بدایا فتوفی عنہا فی حجة الوداع وهو
 فانتشاب وضعت حملها بعد فاته فلما تلدت من نفاسها قحطت للحظ فدخل علیہا ابوالسنا بل
 بنوعک رجل من بنی عبد الدک فقال لہا ما الی الذی منجی لک لعلک ترجین الذکاج انک واللہ ما
 انت بنا کحی حتمی علیک اربعۃ اشہر وعشر اقالیہ بیعتہ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثانی حین امسیت
 فایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالته عن ذلک فاذا فی بانی قد حالت حین امسیت فایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالته عن ذلک فاذا فی بانی قد حالت حین وضعت حملی وامر فی بالترجیع
 انہ الی قال ابن شہاب ولا یری یاسا ان تزوج حین وضعت وانک انت فیہا غیر انہ لا یقر بها
 تزوجا حتی تطلیہا ثم عیبہ ابن عبد اللہ بن عبد ربیع عن سبک رواہ ابن کعب عن عمر بن عبد اللہ بن نفم
 زہری کہ کہنا تم جاؤ سبیتہ ملیہا پس اور اس حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤ کہ بتائی تھی جب انہوں نے
 مسئلہ پوچھا تھا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عیبہ ابن عبد اللہ بن عبد ربیع کے بیان کیا میں سعد بن خولہ
 کو نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوی میں سے تھیں اور جنگ بدر میں حاضر تھیں پھر حجۃ الوداع میں ان کا انتقال ہوا اور میں حاملہ
 تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں جنی اور سنکر بنو کعبہ کے بیٹے نفاس سے پاک ہوئی تو میں نے بناؤ کیا پیام دینے والوں کے
 واسطے میری یاس ابوالسنا بل بن عبد الدک را کہ شخص تھا بنی عبد الدک میں سے آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم فی بناؤ کیا میری شایہ
 بھین میں یہ سب سب نکاح کی قسم خدا کی قسم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک چار مہینہ دس دن نہ گزریں سبیتہ کہا جب میں نے سنا
 تو انہوں نے شام کو کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ فی فرمایا اتھال ہو گئی جب نے
 رینو نکاح تجھ درست ہو گیا اور حکم کیا مجھ کو نکاح کر لینے کا اگر میں چاہوں ابن شہاب نے کہا مجھ کو کچھ قباحست معلوم نہیں ہوتی
 اگر عورت جنبتی ہی نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خداوند اس صحبت کو جو جب تک نفاس سے پاک نہ ہو وہ پہلے یہ حدیث
 اور میری قبی والدین تیوفون سکم ویدرون انذا تجا تیرضن انفسہن اربعۃ اشہر وعشر ایت سورہ بقرہ میں ہے یعنی جو لوگ
 مرد یا عورت اور بی بایں چھوڑ جاویں تو وہ پندرہ تین روک رکھیں چار مہینہ دس دن تک اس میں حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل ہیں
 پھر سورہ طلاق میں یہ حدیث اور ایالات الاحمال اعلیٰ ان یضیعن حللن یعنی حمل والی عورتیں انکی عدت یہ ہے کہ حمل سے
 جنسین تو حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل منقر ہوئی نہ چار مہینہ دس دن البتہ غیر حاملہ کو چار مہینہ دس دن عدت پہلی حدیث
 ملوث باقی رہی کہش علیہا کا بھی شہب ہو اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونوں آیتوں کو دو عورتوں میں سے جو دو
 ہو عورت اسکو اختیار کرے عبد اللہ قال من ثناء لا عنہ لا تلک سوا النساء القصص بعد الاربعۃ لا تھ
 اگرچہ عیبہ ابن سعد کے روایت ہے کہ تہمتی جو چاہے مجھ سے بھان کر لے پہلی سورہ نساء سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشر اگر بعد

تو اس کی سخر ہوگی) **باب** فی خدۃ الولد ام ولد کی عدت کا بیان حضرت عمر بن العاص قال لا تلبسوا
 علینا سنتہ قال ابن صنف سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشھر وعشر اعیان
 الولد اگرچہ عمر بن العاص سے روایت ہو کہ اس سے سنت مت پہنچاؤ ابن شریک کہ اساری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سنت پیچھو کہ جب زکوٰۃ والی باندی کا خاوند مر جاوے تو عدت اس کی سدن اور چار مہینہ ہیں کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی تو
 اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتدۃ لا یرجع الیکھا زوجھا حتی تنکح زوجا غیرہا طلاق جس عورت کو جو برب
 وہ بہر اپنی خاوند سے مل نہیں سکتی بغیر دو سکر سو نکاح کرے وہی صحیح عائشہ قال سیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم عن رجل طلق امرأته فترت ورجع فدخل بها ثم طلقها قبل ان تزوجها فصح التحلل الزوجا
 الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الاول حتی تنکح عسیلاۃ الاخر ویدق عسیلاۃ
 اگرچہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عسیلہ بوجہ کیا ایک شخص نے اپنے جوہ کو تین طلاق دی اور اس
 عورت کو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس کی گیارہ لیکن اس شخص نے چار کر میس پہلے اس عورت کو طلاق دینا تو کیا
 وہ عورت اپنے گلی خاوند کے لیے درست ہو جاوے گی کہا عائشہ فی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
 حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ ہوگی یعنی صرف نکاح ہو حلال نہ ہوگا جب تک
 جماع نہ ہوگی کہ کثرت نکاح بھی قول تو **باب** فقطظیم الرناء نہایت بڑا گناہ ہے حضرت عبداللہ قال قلت یا رسول
 اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقک قال فقلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
 ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان ترینی حلیۃ جارك قال وانزل اللہ فی تصدیق قول النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الاخر ولا یقتلون النفس التي حرم اللہ الا بالحق ولا ینزون الا بامر اللہ
 عبداللہ سے روایت ہو مئی پوچھا یا رسول اللہ نہایت بڑا گناہ کونسا ہے اپنے فرمایا بھت بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اس کے ساتھ کسی کو
 شریک کر کر حلال نہ سمجھو اس کے پیدا کیا ہو پہر ہمیں اپنے خالق کے برابر کیسے کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا میں نے کہا پھر کون سا گناہ آپ
 نے فرمایا اپنی بیوی کو مار ڈالنا اس سے کہ کھانا پڑ گیا میں نے کہا پہر کونسا گناہ اپنے فرمایا نہ کرنا اپنے ہمساہ کی بی بی کو رادو
 نے کہا پہر جو اپنے فرمایا اوسی کی تصدیق نہیں یہ آیت اور می والذین لا یدعون الا اللہ جولوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
 نہیں پکارتے قتل کر تین محرم نفس کو ناحق نہ کر تین اخیر آیت تک حضرت جابر بن عبداللہ یہ قول جلدت صیكۃ
 لبعض الانصار فقالت ان سیک یکل حتی علی البغاء قتل فی ذلک ولا تلکھوا فتیانک علی البغاء اگرچہ
 جابر بن عبداللہ روایت ہو سیکہ لوڈی تھی کسی انصاری کی وہ اسی اور بولی میرا مولیٰ زبردستی مجھ کو تھپتا ہوں نہ کر اور خیر نما
 تب یہ آیت اور می ولا تکرہن فیما تم علم البغاء ان اردن تھنا الا یہ صحیح عن ابیہ ومن تکرہن فان اللہ بعد
 اکلھن من غفہ رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفہ لک کھات اگرچہ پوچھا اپنے فرمایا جو ان پر برد

کہ یہ تو مسلمانوں کے دیرینہ رسم ہے جو بخیر و بیکار روزوں کو گزیرنے میں لیتے ہیں، مگر یہ سب سے زائد کیا ہوگا
اختیار میں نہیں مگر مالک قیامت کے دن پھر جو جائز اور مذکور نہ ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدیٰ فی الصوم روزہ کی پھر فرض ہو یا محض نیت یا بھلا اللہ فیہ کتب علیکم الصیام ما کذب علیہ اللہ
من قبل کہ کان الناس علیٰ عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلا العقیقۃ حرم علیہم الطعام والشراب والفساد وفساد
الاقبالۃ فاختار رجل لنفسه فجاء مع امراته وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل الیہم اذک لیس فیہ
وخصتہ ومنعتہ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تخافون انفسکم وكان هذا ما نفع اللہ بہ الناس وخص علیہم
تحریر بن عباسؓ کہما اللہ جل جلالہ فرمایا ہوا یا بنی النوزل کیلک تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا اور لوگوں پر جو قسم سے پہلے تھے تو
لوگ سخت تر اور زانی میں جنبہ پر چڑھ کر عشاء کی حرام ہو جاتا اور پرکھنا یا بیجا جماع کرنا عورتوں سے دوسرے شب تک ایک شخص سے جو
کی تو اس نے حرام کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشاء کے نماز پڑھ چکا تھا لیکن روزہ افطار نہیں کیا تھا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اور فرمائی
چاہا کہ لوگوں پر آسانی ہو اور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تخافون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فان بنی النوزل
یعنی جو جان لیا اللہ تمہاری دونوں کی چوری کو بخش دیتا ہے کر دیا قصور تمہارا اور ورگدزد کی تم سے اب جماع کرنا عورتوں سے اور کہا تو سب سے
سیدہ زہراءؓ یہ سیاہ دھاری سے تم کو کھجور کا پتہ یعنی خیر ہو جاوے اللہ عز وجل قال کان الرجل اذا صام فقام لم یأکل ولا یأخذ من امرئ
بن قیس لانفسہ انی امراته وكان صامًا فقال عتد شہیہ قالت لا لعلی اذہب فطلیک فزہدت علیہ
عینہ فجاءت فقال لشیخہ لک فلم ینتصفت النہار حتی غشی علیہ وكان یعمل معہ فاریضہ فذكر ذلك للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل الکی لیلۃ الصیام الوقت انما کونتم قرأ الی قولہ من الخیر ترجمہ را بن عاذب روایت کرتے ہیں
جب کوئی سو جاتا (غیر نیت کے بعد) تو پھر دوسرا کو بھانا درست نہ ہوتا دوسری روزہ کی افطار تک کیا رخصتہ بن قیس انصاریؓ نے
عورت پس آکر اور روزہ کو ختمی پوچھا تیرے پاس کچھ کہانی کو ہے وہ بولی انھیں مگر میں جاتی ہوں کچھ دشمنوں کا کہانی ہوں وہ
اور انکی انھوں میں فہمیدہ گئی، جیسو گئی، حب ائی، تو کہہ دو گی محروم ہوا تو کہہ دے (پھر وہی دن دیکھ نہیں ہوئی تھی
کہ انگوشت آگیا دیہوک کی شدت سے پہلو دن کے پہلو کہ تیسے پہر دوسرا دن بھی یوں ہی گذرا حالانکہ دن بھر محنت کرتے تھے سخت
سے اسکا ذکر ہوا اسوقت یہ آیت اور فرمائی حلال ہو تمہاری لی راتوں کو جماع کرنا اپنی عورتوں سے **باب** نسخ قولہ وعلی
الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ لافسوخہا منہا **مسئلہ** نہ اکاکم لما نزلت ہذہ الایۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ
فکین ان من اراد من ان یفطر ویفطر فیہ فصل حتی نزلت الایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بن کر عورت سے روزہ
پر جب یہ آیت اور فرمائی علی الذین یطیقونہ الایۃ یعنی جو لوگ طاقت رکھتے ہیں روزہ کی رگڑا لے رہے ہیں تو فدیہ دیدین ایک سکن کا کہنا

[illegible]

باب من قال فان تم حلیه فصدوموا ثلاثین اگر شوال کی اونیسویں کو یا ہوتو تیس روز رکھے عذر واجب
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدرہوا الشھر بصریام یوم ولا یومین ولا یومین ولا یومین یومین یومین یومین
لا تصوموا حتی تروہ شہ صوموا حتی تروہ فان حال و نہ غمۃ فاموا العدة ثلاثین من اضر او الشھر
تسع عشرین ثم حکم ابن عباس شہ روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرواؤ اس سے پہلے
ایک یا دو روز رکھ کر مگر جب اندون کسی قوم میں سرور نہ رکھا کرتا ہو یعنی عادت کو موافق اگر اتفاق ہو دہی ان جاوہر تو
روزہ رکھنا مضائقہ نہیں اور روزہ مت کہو جب تک چاند نہ دیکھو پھر روزہ رکھی جاوے جب تک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
اوس دن ابراہا جو تو تیس روز رکھ کر پھر افطار کر لو اور مہینہ کبھی اونتیس روز کا بھی ہو کرتا ہے باب فی التثقیق
رمضان کا استقبال کرنا حضرت عثمان بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل عمل صمت من صدر
شعبان شیعنا قال قال فاذا اضرمت فصم یوم واحد الجدم یومین ثم حکم ابن عباس شہ روایت ہو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو فی شعبان کے اخیر میں روزہ رکھو وہ بلا نہیں اپنے فرمایا بعضا
کو روزہ رکھیں تو ایک روزہ اور کہنا دو اور رکھ (پھر حکم استجاب ہو نہ وجوباً) حضرت ابراہیم الخواری نے فرمودہ قال قام
معاویہ فی الناس یدین من شوال علی باب جمہر فقال یا ایہا الناس افاقد رانہا الہلال یوم کذا وکذا
انما تقدم بالصیام فی رجب ان فضله فلیفعله قال فقام الیہ مالک بن نمیر فی السبکات فقال یا امیر
المؤمنین سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام شعیب بن رابیع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول صوموا الشھر ثم حکم غیرہ بن فروہ سے روایت ہی معاویہ لوگوں میں حکم ہو کر دیر سبحان بر جرباب
حمص سے اور کہا ای لوگو تم نے چاند فلان دن دیکھا ہو تو پچھلے سے روزہ رکھیں جو شخص چاہے وہ بھی حکم مالک بن
عبید اللہ کہا یا معاویہ یہ تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو یا بنو لکھتی ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
فرمائی تھی روزہ رکھو شروع رمضان میں اور آخر شعبان میں ف حکم منہ آخر میں باعتبار کے مگر ابو داؤد نے اور
ابو حذیفہ بن عبد الغزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرور اور شروع کو کہتے ہیں اس صورت میں معاویہ کا مطلب یہ ہے فلما شکر کہو
ہو سکتا ہو مراد یہ ہو رمضان کے روزہ ہی کہو اور اس کے آخر میں بھی روزہ رکھو غرض کہ وہاں شروع میں رکھو یا شعبان کو شروع میں رکھو
باب اذا رآی الہلال فی بلد قبل الاخر فی بلبلۃ اگر ایک شہر میں دو شہر کی ایک پھلی جاوے کہ لالی و بیک
عمر کریم انام الفضل ابنۃ الحنفی بعثتہ معاویہ بالشام قال فقد صمت الشام فقصیدت حاجتہا
فاستعمل رمضان وانا بالشام فرأی الہلال لیلۃ الحسمۃ ثم قرعت المدینۃ فی آخر الشھر فسال ابن عباس
ثم ذکر الہلال فقال امی رأیت الہلال قال رأیتہ لیلۃ الحسمۃ قال انت رأیتہ قلت نعم وراہ الناس
صامو صام معاویہ قال کننا رانہا لیلۃ السبت فلا نزال نضومہ حتی نکل ثلاثین او ثراہ فقلت افلا

باب وقت الشحى سحرى كهانك وقت عز سيرة جناب خطب هو يقول قال رسول الله

عبيد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع أحدكم أدوات بلال من مسجد فانه يؤذن

حتى يقول هكذا و قد في با صيغة النبي ايتين ثم حجة ابن مسعود في رواية رسول الله صلى الله عليه وسلم

تاکہ تم میں سے جو کافر بھیجے گا وہ ادا کرے اور جو مسلمان ہو گا اور جسے کفر کا پتہ نہ ہو گا اور جس کا وقت وہ نہیں

ہوئی تو اس کا نام صبیحہ بنیں حضرت فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کری اور حضرت فی النور علیہ السلام کے دو انگلیوں کو مل کر چھپا لیں

دانی اور باریغ صبح وہ جس کی روشنی جوڑی ہو محمد طاق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا

لَا يَهْدِيكُمْ السَّاطِعُ لَصَفْدٍ فَمَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَرْضَوْا لَكُمْ الْأَمْثِلُ تَرْكِبُهُ طَبَقٌ مِمَّا رَوَيْتُمْ وَرَوَّيَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "اور پیوستہ رو کی تم کو کہا جاتا ہے اور پیوستہ سے روشنی جو بڑھتی چلی آتی ہے اور صبح کا دیا"

بلکہ کہا اور پوچھ جبکہ سرخ فرزند ایکلے رہیں نہ سہی میاں سرخی و آجای فرادیر کہ اچھ طرح روشن ہو جاویں محسن عدی

بِرَحْمَةِ قَالَ الْمَرْزُوقُ هَذِهِ الْأَيَّةُ حَقٌّ يَتَّبِعُ بِهَا كَمَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عَقْدًا

اَيْضًا وَعَقْلًا السُّودَ فَوَضَعَتْهُمَا تَحْتَ سَادَتِي فَانْظُرْتُ فَمَا لَتَيْنِ فَنَزَعْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

الله عليه وسلم قضى فقال ان وسادك اذ العريض طوبى لهما هو الليل والنهار قال عثمان انما هو سرور

الذیل ویاض النصار ترجمہ قدسی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان میں کہا یا سائیکڑو جنت کا

کہ سفید ڈورا سیاہ دورے سے نمودار ہوتو میٹر اوٹ باز رہتی ہے ایک سیاہ دورے سفید دورے کی طرح دیکھ کر خیرات

میں مینی اسکو کچھ کچھ کھانا نظر نہ آئے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنس کر فرمایا تیرا
 کچھ بھت لہنا چڑا رہی تھی تو حق ہے خدا کا مطلب یہاں اور سفید ڈور جو سی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی سے
 تیرا کچھ بھت چڑا لہنا ہے جب نورات کے اور کچھ ڈور کو اسکو تھی آگے بڑھ اپنے ہنسے ہو فرمایا **باب الفصل**
 لیسع النداء ولا فناء عیدہ کو کسی شخص فجر کی اذان سے اور کہا نا اسکو سامنی ہر صبح یوقۃ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء ولا فناء عیدہ فلا یضربہ حتی یقضی حاجتہ ثم یرحمہ
 ابھیہرے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان بخیر صبح کی اور باسن دے تہ میں
 یعنی کچھ کہانی پینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اپنی حاجت ردائی نہ کر لیو اس پر تن کو نہ کھو **ف** شاید مرد اذان سے
 وہ اذان ہر قبل طلوع فجر کے بلال بیکرتی تھی۔ مگر اس وقت میں برتن ہاتھ میں ہونے کے قید کیا ضرورت تھی پس صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوے لیکن کہانے ہو تو کچھ کھا لیو تاکہ تکلیف نہ لایا طاق نہ اٹھاو **باب** وقت قضا الصلاۃ
 روزہ کو وقت افطار کری **فصل** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من صحننا وذهب النجم من صحننا
 نہاد مسدود و غایت الشمس فقد افطر الصائم ثم رحمہ حضرت عمرؓ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 پورب کی طرف سے رات کی شیا اوسی اور جاوے دن چمکے کو اور ڈوبے سوچ تو روزہ دار روزہ کہو **عمر عبداللہ بن زید**
 یقول یسنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجعل لنا
 قال یا رسول اللہ لو مسدت قال انزل فاجعل لنا قال یا رسول اللہ انزعیدک انما ہذا قال انزل فاجعل
 لنا انزل فاجعل فاجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذاریتم اللیل فذا قبل من صحننا افطر
 انما صائم وانشاء با صبیحہ قبل الشرف ثم رحمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاش
 کہ اور وہ روزہ دار تھو جس وقت کہ سوچ ڈوب گیا تو اپنے فرمایا امیر بلال او تر کہ ہمارے واسطے ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
 کہ آپ شام کے تھے نیچر شام ہو جانی دیتو اپنے فرمایا او تر کہ ہمارے واسطے ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہو نیچو
 آپ روزہ نہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا او تر کہ ہمارے واسطے ستو گہول پھر وہ او تر اور ستو گہول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو کہ رات اور ہے آؤ یعنی سیاہی پور ہے کمزور ہو تو روزہ دار کے روزہ نہ
 کا وقت آیا **ف** راوی ہو روایت ہو کہ ہم رمضان میں حضرت کو ساتھ سفر میں تھو جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بھت جلد روزہ کہو تھو کہ بعض لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ایسی بات ہے اور
 ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہو روزہ کہو لیکہ یہ ضرور نہیں کہ ہر نکل آدین اور خوب
 ہر جاوے **باب** ما یستحب فی تغیل الفطر روزہ جلدی کہو نہا **عمر ابی ہریرہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم قال لا یزول الذین ظاہر ما یحل الناس الفطر من البھود والنصارۃ یقربون ثم رحمہ ابھیہرے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی کہو لا کر سینگے کیونکہ یہ وہ اولیٰ شمار روزہ
کہو نہ میں دیر کیا کرتے ہیں **ف** سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کہو لا کر تختہ سج اور سبب قیام میں و خیر ہے کہ حضرت کی
سنت ہو اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کے عادت ہو یعنی ناواقف بہالت اور شیعوں کی صحبت کہ سب سے دیر کرتی ہیں
یہ کہ وہ ہر عذر پر عطیتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاتشتہ رضی اللہ عنہا انا و صرق فقلنا یا مال المؤمنین جلالہ
احیاء مدد علی اللہ علیہ السلام احدہما یجھل الا فطار ویجھل الصلوۃ والاخر یتوکل الا فطار ویوکل
الصلوۃ قالہ ایتمہما یجھل الا فطار ویجھل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قال کذلک کان یصنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عظیمہ سے روایت ہے کہ مسروق اور ابن حضرت عائشہ پائے گئے اور ہم نے کہا ایہ مومنوں کی
مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہو دو شخص سے ہیں کہ ایک اون میں سے روزہ جلدی نہ کرتا تھا اور نہ نمازی
جلدی پڑھتا ہی۔ یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہتا ہی اور نماز دیر کر پڑھتا ہی حضرت عائشہ نے کہا جو جلدی ادا
کرتا ہی اور نماز جلدی پڑھتا ہی وہ کون ہو ہم نے کہا عبداللہ مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سطر
کیا کرتی تھو **ف** عبداللہ بن مسعود کہ عالم اور فقیہ تھے اور فقیہ تھے سنت پر عمل کیا اور ابوبکر بھی خیر صحابی تھو اور ہونے
جواز پر عمل کیا یا اذ کو کچھ غز رہو گا اور یا شاہ کی بھی کہتے ہوں کہ **باب** ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ فطار کرے
مسلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم
یجد التمر فلیلہ فان لم یجد لہ فلیطعم تمر حمہ سلمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی روزہ دار ہو کہ کچھ روزہ کہو اور جو کچھ ترے تو پانی نہ ہو فطار کر لی کیونکہ پانی پاک کر نہ لایا ہی **ف**
یہ امر استحبنا کہ لیو فرمایا نہ وجوب و اسطر اور چیزوں پر بھی روزہ کہو نہ درست ہو **باب** القول عند الافطار
افطار کی وقت کیا ہی حکم ابن سالم الملقع رأیت ابن عمر یقف علی نحرہ فیقطع ما زاد علی الکف قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال فہب للظہاء واقبلت العروق وثبت لاجزائہ اللہ محمد
ابن سالم الملقع سے روایت ہے کہ ابن عمر کو سنی دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی ٹھنی میں پتھر جو زیادہ نہ ہوتی اوس کو دے دیتے اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ فطار کرتی تو فرماتے تھے پیاس گئے اور گین تر و تازہ ہو گئیں اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے
چاہا **ف** یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہو گیا **ف** معاذ بن زھرة انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا افطر قال اللہم ک صمت علی ما ذقت افطرت محمد حمہ معاذ بن ہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم جب فطار کرتی تو فرماتی اے اللہ تیری ہی چیز میں روزہ رکھا اور تیری ہی چیز پر میں نے فطار کیا **ف** ابن ملک
نے کہا کہ حضرت یہود و عابدا فطار کر پڑھتے تھے اور بعد تک صمت کے جو لوگوں نے وہ ایک آیت علیک تو کلت زیادہ کر لیا کہ
اس کو چاہیں نہ ہیں اگرچہ سنی صحیح ہیں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ فطار کو نزدیک روزہ دار کو سطر ایک دعا ہی کہ تھو

[illegible]

جسے ذوال الزہنین صد ہونے کی بجائی ہو سید طرح روزہ گناہوں سے بچا تاہو کیونکہ شخصیت کو کم کرتا ہے **باب**
 السواك للصائم روزہ میں مسواک کرنا **صحیح** بیسۃ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمالک
 وهو صائم ثم صلی ما لا اعتدلا احصی ترجمہ ربیعہ سے روایت ہوئی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ روزہ میں مسواک کرتی ہوئی مسکند و زیادہ کیا سیکڑوں مرتبہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا **باب** الصائم
 یصلی علیہ لما من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے پیرو پائیں کہ جو جی پانی ڈالنا اور ناک میں پانی
 روزہ نہ ڈالنا روزہ میں **صحیح** ابو یوسف کہ ابن عبد الرحمن بن احماد الثبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس فی سفر فجام الفطر بالفطر وقال تقوا والعدکم وصام رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال لکن حدثنی لقد رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالبحر یصعب علیہ رأسہ الماء وهو صائم من العطش او من الحس ترجمہ ابی یکر بن عبد الرحمن نے بعض صحابہ
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہوئی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گونگو حکم دیا روزہ افطار
 کرنے کا سفر میں جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا اپنے قوت حاصل کرو اپنی دشمنوں کی وسطی ریخو جہاد کا وقت ہے ایسا نہ ہو
 روزہ میں صنف ہو جاوی ابو بکر نے کہا اوسی صحابی نے مجھ سے بیان کیا کہ مقرر ہوئی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 روزہ میں اپنی سر پانی ڈالنے کی عورت میں (نام ایک جگہ گاہی درمیان کو اور دین کے) اس لیے کہ گرمی اور پیاس کے
 سختی کم ہو جاوی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کی وسطی سر پانی ڈالنا یا ٹھنڈا یا پیاس کا
 وغیرہ بدین پریشان شرت گرمی میں کر دہ نہیں ہے **صحیح** صبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ فی
 الاستنشاق ان تکوز صائم ثم ترجمہ صبرۃ سے روایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کو اندر سے
 ذوالنہین بہانہ کیا کہ جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کیا کر شایا پانی داغ میں نہ چلا جاوے **باب** فی الصائم یحتم
 روزہ دار چھنی لگا دے تو کیا **صحیح** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الحاحجہ والحجو ترجمہ
 ثوبان سے روایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی کانپولی نے اور جس کو سینگ لگا رکھی **ف**
 دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا بھی قول ہی اجماع اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کہ نزدیک ملا ہے کہ روزہ توڑنے کی قریب ہو گیا کیونکہ
 پچھلے کانپولی کے ٹہنہ میں خون جائز کا خوف ہو اور جس کی کانپولی اس کو خوف ہو کہ صنف ہو جاوے اور روزہ توڑنا پری **صحیح**
 شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی، جان بالبقیع وهو حتمہ وهو اخذ بیدی
 لثمان عشر خلعت من رمضان فقال افضل الحاحجہ والحجو ترجمہ حتمہ شداد بن اوس سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہ نام ہے) میں ایک شخص کے پاس گئے وہ سینگ لگوار لٹا تھا اور حضرت میرا تہہ پڑھ رہے تھے
 تہہ رمضان کی اٹھارہویں تاریخ آپ نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی کانپولی اور جس کو سینگ لگا رکھی **ف** بعض نے اس حدیث

واز استقاء فلیقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غلبہ ہو
 روزہ میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جسی از خود قے کیا اوپر قضا ہے **ف** یعنی جس کو خود بخود روزہ میں
 قے آجادی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء کے
 نزدیک اس روزہ کی قضا ادبیر لازم ہے کفارہ نہیں خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت **مسئلہ ابی الدرداء** ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان خلقت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی مسجد دمشق فقالت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر
 قال صدق وانا صبت له وضوءاً صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھ پر ثوبان جو مولی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے حضرت کے آٹا کی ہوٹی غلام دمشق کی مسجد میں لے گئے تو میں نے سوچا کہ ابی الدرداء
 نے مجھے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا تو ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا میں
 اس وقت وضو کا پانی ڈالا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی میں پانی ڈالتا تھا آپ وضو کرتے تھے۔
باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیتے تو کیسا **مسئلہ عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقبل وهو صائم ویبایس وهو صائم ولکنہ کان اصاب لاریبہ ترجمہ حضرت عائشہ
 روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت کرتے تھے **ف** مباشرت عورت سے
 بدن ملائیکہ کہتے ہیں اور پیشہ کو بغیر جاع کسی **ف** ولکن آپ بہت اختیار رکھتے تھے اپنی حاجت کا رینہ آپ کو اپنے
 نفس پر حاجت قدرت تھی شجوت بخوبی روک سکتے تھے تو اگر کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو **مسئلہ**
عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیتے تھے (ابنی ابی یون کا) **مسئلہ عائشہ** رضی اللہ عنہا
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وهو صائم وانا صائمة ترجمہ عائشہ رضی اللہ
 عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے تھے
عمر جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب ہششت فقبلت وانا صائم فقالت یا رسول
 اللہ صنعت الیوم امر عظیماً قبلت وانا صائم قال ارایت لو مضمت من الماء وانا صائم
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا میں خوش ہوا اور میں نے بوسہ لیا روزہ میں کچھ نہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ اگر میں نے بہت بڑا قصہ کیا بوسہ لیا میں فی روزہ میں۔
 آپ نے فرمایا اگر تو گلے کرے روزہ میں عیسیٰ بن حماد کی حدیث میں ہو میں نے کہا کچھ حاجت نہیں آپ نے فرمایا کچھ

یہ بھی ایسا ہی ہے **باب** الصائم یبلغ الرقی روزہ دار رات گیل جادی عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا وهو صائم ویمس لسانہا ثم یمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں اونکا پوسہ لیتے تھے اور زبان چوستے تھے (تورال در جاتی ہوگی) **باب** کریمہ
 للشاب جوان کے لیے مباشرت مکررہ عن ابی ہریرۃ از رجال سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 عن المباشرة للصائم فخص له رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه آخر فساله فنجاه فاذا
 الذن سے رخص لہ شیخ والذی نہماہ شباب ثم یمہ فی ہریرۃ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہیں عورت کے بدن کی بدن
 ملائیکہ اور لپٹی کو بغیر جامع کے **ف** آپ نے اسکو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا دسبے بھی سوال کیا آپ نے اسکو
 من کیا جسکو اجازت دی تھی وہ بڑھا تھا اور جب کو من کیا تھا وہ جوان تھا عن عائشہ وامر سلمۃ زوج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبر جنباً قال عبد الله لا
 فی حدیثہ فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم ثم یمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت
 ہے ہاں دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب کرتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبر ہو جاتی تھی رمضان
 میں پھر روزہ کہتے تھے **ف** احتلام غیر وکونہیں ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور غیر احتلام
 کا زور نہیں چلتا اور بعضوں کے نزدیک پیچیدہ کن کو ہے احتلام ہوتا ہے لیکن پھلانہ بہت شہوت ہو رہا تھو روزہ تانے
 عن ابی یونس مولی عائشہ عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً قال لرسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم وهو واقف علی الباب یا رسول الله انی اصبر جنباً وانا اريد الصيام
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اصبر جنباً وانا اريد الصيام فاغتسل واصم فقال
 الرجل یا رسول الله انک لست مثلاً قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فغضب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال والله انی امر جوان کون اخشاکم الله واعلمکم ما اتبع
 ثم یمہ ابی یونس مولی رفیقہ ازاد کہو سے غلام حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کھڑے تھے کہ یا رسول اللہ مجھکو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ
 کی نیت ہو رہا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جنب ہوتا ہوں اور صبر ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کر کے
 روزہ کرتا ہوں وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہیں ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے کلمہ چپکے
 گناہ بخش دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آئے اور فرمایا قسم یہ خدا کی مقرر میں امید رکھتا ہوں
 کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملوں کا ہونکا **ف** اسلیو کہ آپ سب سے زیادہ

مقرب ہے اللہ کے اور دنیا کو ہی زیادہ مقرب ہے واپس آتا ہے اور سکو جتنا طائر ہوتا ہے بایں کفارہ منہ ہے
 اہلہ فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان میں جماع کرے تو کیا کفارہ دے؟ **ابن عمر** رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
 رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال حکمت فقال ما شانک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان
 قال فہل تجد ما تعتقر رقبۃ قال لا قال ہل تستطیع ان تصوم شہر بزمعتا بعینہ قال لا قال
 فہل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس قال فارتبہ صلی اللہ علیہ وسلم وبقی
 فیہ تم فقال تصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما یدین لایستحق اہل بیت افتقرنا ففعلت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت تنایا قال قاطعہ ایاہم و قال مسدۃ فی موضعہم انہن
 انیابہ رحمہم ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا
 تیر کیا حال ہے اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں (یعنی روزہ رکھو ہو گئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے
 فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اسکو آزاد کر دی اس نے کہا کہ نہیں پھر اپنے فرمایا کیا تو دو ٹھیس نے کے روزہ سے
 متوتر کہہ سکتا ہے اس نے کہا کہ یہ نہیں بچ پ اپنے اسکو فرمایا کہ کیا تہہ مسکینوں کو کھانا کھانا نیکو مقدور کہہ سکتا ہے
 تو اس نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق ریز بچہ
 کا بڑا تھیلہ بھجور ڈنکا آیا اس میں سب بھجوریں تھیں اپنے فرمایا کہ اسکو دے دیکھ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں
 کے دونوں فون میں میری گھر والوں سے دیا وہ محتاج کوئی نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا کہ
 ہنسے کہ آپ کے دانتوں کی کچلیاں کھل گئیں اپنے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کہلاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علحدہ دوسرا کفارہ نہیں ہوا یعنی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہر ہے
 اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اس سے پہلے اس نے
 سے جماع کر لیا اور جو چیز یا بہو لیسے کہ یا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا **مسند الزہری** ہے بھلا اللہ حدیث بھلا زاد
 الزہری واما کان ہذا مخصۃ لہ خاصۃ فلا تزوج الا فخل ذلک الیوم لم یکن لہ بدامن
 الذہر کفیس ترجمہ زہری سے یہی حدیث مروی ہے کہ یہ شخصت خاص ایسی شخص ہے جسے کسی نے شہیہ
 اگر کوئی ایسا کہ تو بغیر کفارہ کے بچہ نہیں سکتا بغیر تین باتوں میں سے کوئی بات نہ کرنا ضرور پڑے گی (خطابی نے کہا یہ نسخہ
 ہے واسطے علم) **ابن عمر** رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 یعتقر رقبۃ او یصوم شہر بزمعتا بعینہ او یطعم ستین مسکینا قال لا اجوز فقال لا ہر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقرۃ ثم فقال خذ خطۃ
 فصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد اخرج منی ففعلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انباہ وقال له كلكم ثم حمم ابوہریرہ سے روایت ہوا ایک شخص نے اظہار کیا رمضان میں روزہ توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم کیا ایک مردہ اناؤ کر نیکو یاد و چھینو پیے درپے روزہ کر کہو کا یا سناٹھ مسکینہ کو کھانا کھلانے کا وہ بولا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا یعنی ان تین کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنو میں ایک ٹوکرا کجوروں کا آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اسکو لے لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھے زیادہ کوئی مفلس نہیں آپ ہنسو گئے مچھتا کہ آپ کی کچیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا تو ہوا کہ اے کجور

دوسری روایت میں یوں ہے فانی بصرق فیہ تم قد رخصتہ عشر صاعا وقال فیہ کجہ انت و اھل بیتک وصم یوما واستغفر اللہ ثم حمم ابوہریرہ سے روایت ہوا ایک تھیلہ کجوروں کا آیا جس میں پندرہ صاع کجور ہوں گی۔ اس روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا تو کھانا اسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھاویں اور ایک روز روزہ رکھ لے

رضاکا اور استغفار کر اللہ سے عشاءتہ ذوالحجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقول فی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السجۃ فی رمضان فقال یا رسول اللہ احترقت فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبحت اھلی قال تصدق قال واللہ ما لی شے ولا اقدر علیہ قال

اجلس مجلس فیما هو علی ذلک اقبل رجل سیوق حمارا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ان المحترقا انما افقام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق بوجہ ذلک فقال

یا رسول اللہ اعلیٰ غیرنا ہو اللہ انما یجیاع ما لنا شے قال کلوہ ثم حمم حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت

ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان میں اور بولا یا رسول اللہ میں جل گیا

میں جو جسم میں جل گیا مطلب یہ ہے کہ امیدہ جلو لگا آپ نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ بولا میں نے جمع کیا اپنی بی بی سے

(روزہ میں) آپ نے فرمایا صدقہ دے دو بولا قسم خدا کی میری پاس کچھ نہیں ہے نہ جو طاق ہے آپ نے فرمایا بیٹھ وہ

بیٹھا رہا اتنو میں ایک شخص لگے پر غلا دے ہو گئے انکھا ہوا آیا آپ نے پکار کر فرمایا کہاں ہے جلنے والا اب وہ کہہ رہا آپ

نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دل قسم خدا کی ہم خود پہرے میں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے آپ

نے فرمایا کھاؤ اسکو۔ دوسری روایت میں ہے فانی بصرق فیہ عشر صاعا آپ پاس ایک تھیلہ آجاس میں میر

صاع ہے یا آپ بالتعلیظ فینا فطر عکرا جو شخص قضاء روزہ توڑ والی اسکی سزا عکرا ابی ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر مؤکرا من رمضان فی غیر خصۃ رخصہا اللہ لہ لیم تقض

عنه صیام اللہ ثم حمم ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان

نہ رکھے بغیر رخصت کے جس میں اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزہ اسکو پورا نہ کر سکیں

گے رہے اگر قیامت تک روزہ نہ رکھے گا تو وہ ذواب جو ایک روزہ میں رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہو گا) باب

من كل ناسيا جو شخص روزے میں کہا پی کے معنی ابی ہریرۃ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال يا رسول الله اني كنت فشببت ناسيا واتصا صائم فقال احطمت الله وسقاك ثم حمى العير
 سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے بہو لکر کہا پی لیا روزہ میں
 اپنے فرمایا اللہ سے نیچو کہلا پا اور پلا یا ریزہ روزہ نہیں کیا **باب** تاخیر قضا رمضان رمضان کی قضا کہنو
 میں دیر کرنا عمن عائشہ تقول ان كان لي كوز على الصوم من رمضان فما استطعت اقصيه حتى
 ياتي شعبان ثم حمى حضرت عائشہ کہتی میں پھر روزہ ہوتی تھی رمضان کے (قضا کہنو کے) پہر میں او کو کہہ بہہ نہ سکتی
 یہاں تک کہ شعبان آ جاتا **باب** تو شعبان میں رکہ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتھ بہت
 مستحب تھے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتیں جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے
 رکہتے حضرت عائشہ بھی رکہ لیتیں اگر رمضان میں روزے قضا ہوں اور دوسرا رمضان آ جاوے تو رمضان کو روزہ
 رکھا کہ پھر قضا کے روزہ رکھے اور ہر روزہ کے ساتھ ایک ایک غلہ سکین کو دیوے اور بھینفہ کے نزدیک غلہ دنیا ضرور
 نہیں صرف قضا کر لی **باب** فیمن صامات وعلیہ صیام جو شخص صوم رکھا اور اسکے ذمے پر روزہ ہوں **باب**
 عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صامات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ ثم حمى حضرت عائشہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صوم رکھا اور دوسرے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ
 رکھے **باب** بھی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور یمنیہ کے نزدیک کوئی دوسری کی طرف سے روزہ رکہ نہیں
 سکتا **باب** ابن عباس قال اذا مرض الرجل في رمضان صامات ولم يصح اطعم عنه ولم يكن عليه قضاء
 وان تذر قضي عنه وليه ثم حمى عبد بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے رمضان میں پھر صوم رکھا
 اور اچھا نہ ہو تو اس کی طرف سے سکینوں کو کہنا دیا جاوے گا اور قضا اس کی ذمی وجب نہ ہوگی رکہو نہ اس نے مرنے
 صحت ہی نہیں پائی اگر وہ نہ کرے گا تو اس کی طرف سے پورا کرے **باب** الصوم في السفر من روزه
 رکہو کا بیان **باب** عن عائشہ ان حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انے
 اني الصوم افا صوم في السفر قال نعم ان شئت وافطر ان شئت ثم حمى حضرت عائشہ سے روایت ہے
 حمزہ سلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں نے کہے روزہ رکھا کرتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ
 رکہوں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکہ جائے افطار کرے یعنی اختیار ہو اگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت
 نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور یہ باتیں ہوں تو افطار افضل ہے بھی نہ سب پر محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
 اور اسی کے نزدیک ہر حال میں روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسباب میں مختلف ہیں **باب** عن حمزہ سلمی قال
 قلت يا رسول الله اني صائم اصابه اسافر عليه واكرهه وانه ربما صاد في هذا الشهر

یعنی رمضان وانا بعد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم يا رسول الله اهو عن علي بن ابي حمزة
 فيكون ديننا افاصوم يا رسول الله اعظم الاجر او افطر قال اي ذلك شئت يا حمزة ثم حمزة
 حمزة اسلمی سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانور والا ہوں (یعنی سوار یوں والا) اوکو لیجا یا
 کرتا ہوں سفر کرتا ہوں کرایہ دیتا ہوں کبھی سفر میں رمضان کا مہینہ جاتا ہے مجھ میں طاقت ہے میں جوان ہوں
 روزے رکھ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہو فضا کرنے سے اور قرض کی طرح سہل رکھنے سے کیا میں روزہ رکھ کر
 اس میں زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھوں آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزة عن ابن عباس قال سئل النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن المدينة المکة حتی بلغ عسفان ثم دعا بآباء فرقه الی فیہ لیریہ
 الناس وذلک فی رمضان فكان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافر
 من شاء صام ومن شاء افطر ثم حمزة عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
 مکہ کو چلے جب عسفان میں پہنچے ایک منزل کا نام ہے آپ نے ایک برتن منگوا یا اور اپنی منبت تک اوکو لے کر لیا
 تاکہ لوگ دیکھ سکیں رمضان میں ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور افطار
 بھی کیا ہے جب کبھی چاہی روزہ رکھے جب کبھی چاہی افطار کری عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
 ثم حمزة انس سے روایت ہو ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں بعضوں نے ہم میں روزہ
 رکھا بعضوں نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ کہتے والے پر عیب نہیں کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
 قرۃ قال اتیت ابوسعید الخداری وهو یفتی الناس وهم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
 خلا سألته عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
 عام الفتح کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی یبلغ منہ من المنازل فقال انکم
 قد نوتہ من صدقہم والفطر اقوی لکم فاصبحنا من الصائم ومننا المفطر قال ثم سنا فقلنا
 منہ لا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطر وانما کانت عریة من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ابوسعید ثم لقد رايتی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک
 بعد ذلک ثم حمزة قرعہ سے روایت ہو میں ابوسعید خدری میں آیا وہ لوگوں کو تقویٰ دے رہے تھے اور لوگ ان پر
 جھکے ہوئے تھے میں فرصت کا انتظار نہ کر لیا ہوں تو پوچھوں جب کیا ہوئے ہیں پوچھا سفر میں رمضان کو روزہ
 رکھنا کیسا ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جیسے جس سال کہ فتح ہوا آپ ہی روزہ رکھتے تھے ہم
 بھی روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ایک منزل میں آپ پہنچے آپ نے فرمایا اب تم اپنی شمشیر سے قریب ہو کر اب روزہ رکھنا کہتا

قوت کا باعث ہو کہ دوسری دن بہت دن سے پیہ میں سے روزہ رکھا بعضوں نے نہ کہا کچھ چلے ایک روز منزل
 میں اور آئے اپنے فرمایا سب کو تم دشمن سے لوگے اب روزہ رکھنا قوت کا باعث ہو پھر بکے افکار کیا نہیں بہتر گویا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض سے ابو سعیدؓ کہا میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ روزہ رکھا ایک **باب** اختیار الفضل سفر میں روزہ رکھنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ **النبی**
 صلی اللہ علیہ وسلم را ی رجل لا یطیل علیہ والزحام علیہ فقال لیسن البر الصیام فی السفر ثم مر
 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوپر سیر کیا کیسے اور لوگوں کا مجمع
 ہے آپ (فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیک نہیں ہے **ف** لی سفر میں روزہ سے جب ایسی حالت ہو جیسی تو روزہ رکھنا
 حوز نہیں افشاء ہی **ف** انس بن مالک **عن** عبد اللہ اخو ابی قحطیر اشارت علینا
 خیل الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانت ہیئت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وهو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامہا فقلت انی صائم قال اجلس احذر انک عن
 الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شرط الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر عن الرضع
 او الحبلۃ واللہ لقد قال ہما جمیعاً واحداً فقال قلیہم قد حققت نفسی ان لا اکوزا کلت من طعام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ثم** حمید بن اسحاق **عن** جویک شخص میں بنی عبد اللہ بن کعب بن (سواون النیر
 بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شہداء صحابی ہیں) روایت ہو کہ ٹوٹ کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے سوار میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہا نا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھے اور کچھ
 کہا ہمارے کہانے میں سے کہانے میں روزہ دار ہوں اپنے فرمایا بیٹھے میں تجھے بتاتا ہوں نماز اور روزی کا حال اس جہاں
 نے معاف کر دی آدمی نماز اور روزہ سا کر اور معاف کر دیا روزہ دودہ پلائی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے دونوں
 کا نام لیا (حالا اور دودہ پلائی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ اس نے کہا مجھ پر افسوس ہوا بعد کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے کہانے میں سے نہ کہا یا رہی روزہ تو نفل تھا پھر رکھ سکتی تھی گریہ بکت اور سعادت پھر ملنا مشکل ہوا۔
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے آپ کے کہانے میں سے کہانا دین **باب** من اختار الصیام
 بعضون کہا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال جئنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی بعض غزوۃ فی حشد ید حنیان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ
 من شدۃ الحرما فینا صاۃ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عبد اللہ بن رولۃ **ثم** حمید بن
 الدرداء سے روایت ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعض غزوات (اور یہ ہیں) میں نہایت گرمی
 کے دنوں میں یہاں تک کہ ہر ایک شخص ہم میں سے ہر سوپ کی سختی سے ہر سوپ پر ہاتھ پھینکی کہہ رہا تھا اور رسول

الصلوات علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہمارے مین کوئی روزہ دار نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو
 تو روزہ رکھنا افضل ہے **مسئلہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كانت له عمولة یا وای الی
 شبع فلیصم رمضان حدیث ادرکہ ترجمہ سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو باپ سے یہ کہ
 ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور روزہ پٹ بہر کہہ نامتناہی ہو تو اسکو چاہیے کہ جہاں رمضان کا پہنچا
 آ جاوے مین روزہ رکھے **مسئلہ** یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہو والا جائز ہے سب علماء کے نزدیک سفر میں افطار کرنا
 اگرچہ شقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام مطلق ہے **ترکیب** منکم من یضی او علی سفر فعدہ من ایام اخر
باب متى یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر کو نکلے تو کہاں سے افطار کری **مسئلہ** عبد اللہ بن جعفر
 بن جبر قال کنت مع ابی بصرة الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسفیت من الفسطاط
 فی رمضان فرفع ثم قرب غداة قال جعفر فی حدیثہ قلتم یجاوذا البیوت قال ابو بصرة ان رغب
 عن سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ اکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے مین
 ابو بصرة غفاری کے ساتھ تھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی مین جب فسطاط سے نکلے فسطاط
 اوس شہر کو کہتے مین جہاں لوگوں کا ہجوم ہو رمضان کے مہینے مین جب وہ کشتی پہنچے تو صبح کا کہنا آیا ابھی شہر کے
 گہروں سے آگے نہیں بڑھے تھے کہ انہوں نے دشر خوان منگوایا اور مجھے بھی کہا آؤ کہاؤ مین نے کہا تم شہر کے گہروں
 کو نہیں دیکھتے ابو بصرة نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہوں نے کہا یا **مسئلہ**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کر دو اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہو بلکہ
 مسیرة ما یفطر ہتہ کشتی ساف مین روزہ افطار کرے **مسئلہ** منصور الکلبی ان دحیة بن خلیفة خرج
 مرقیة من دمشق الی قدر مرقیة عقبیة من فسطاط وذلك ثلثة اعیال فی رمضان شدائدہ
 افطر وافطر معہ ناس وکثرہ اشرون ان یفطر وافطما رجع الی قریبہ قال واللہ لقد رأیت الیوم
 امراما کنت افطر انی ارآہ ان قومارغبوا عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
 یقول ذلك للادین صاموا اشتر قال عند ذلك اللم اقبضنی الیک ترجمہ منصور الکلبی سے روایت ہے کہ
 دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گاؤں سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان مین تو انہوں
 نے افطار کیا اور ان کے ساتھ اور لوگوں نے بھی افطار کیا مگر بہت سو لوگوں نے (اتنی کم ساف مین) افطار کو برا کیا
 جب دحیہ اپنی گاؤں کو لوٹ کر آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی مین نے آج وہ بات دیکھی جسکا مجھ دیکھ کر کانگن نہ تھا کہ لوگوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے نفرت کی اور ان کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تھے جنہوں نے روزہ
 رکھا تھا بعد اسکے کہا یا اللہ با تو مجھ کو اپنا پس بلا لے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس مین لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اس کو خلاف کرنا بہتر سمجھ کر **باب** من یقول صمت رمضان کلامہ یکہت
 نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بہر روزی رکھی **عن ابی سکرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
 یقولن احدکم انی صمت رمضان کلہ وقتہ فلا ادری اکر التزکیۃ وقال لا بد من نومة او
 سرقۃ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں نے
 رمضان بہر روزی رکھے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچھ سو یا پنی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
 کرنا دوسرے یہ کہ اس میں تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزی اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعویٰ کرنا بیکار ہو دوسرے
 یہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزی غیر ممکن ہے آخر کچھ سو یا لیا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
 فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا **عن ابی سعید** قال شہدت الغید مع العہ
 فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام الھدین
 اما یوم الاضحیٰ فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر فطعمکم من صیامکم ترجمہ ابی سعید
 روایت ہے میں عیدین حضرت عمر کے ساتھ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑھی پھر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
 دن (لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کھانا کا دن ہے اور فطر کا دن روزوں کا دن ہے) **فان**
 دو دن میں روزہ رکھنا حرام ہے ای طرح ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور بعض
 علما کے نزدیک صوم الذہر یعنی سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جبکو صوم
 داؤدی کہتے ہیں افضل ہے **عن ابی سعید الخدری** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
 یومین یوم الفطر ویوم الاضحیٰ وعن استئذان الصما وان یحتب الرجل فی الثوب الواحد عن الصلوۃ
 فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑھنے
 سے کہ ہاتھ کالنی کی گنجائش نہ ہو اور ایک کپڑا پینک گوٹ مابینہوں سے (کیونکہ اس میں ستر کھنچو کا خوف ہے) اور دو وقت
 نماز پڑھنے سے ایک فجر کی بعد (جب تک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
 صیام ایام التشریق ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا **عن ابی سعید** الخدری قال انی صائم فقال عمر
 مع عبد اللہ بن عمر وعلی ابیہ عن ابن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمر
 کل فھذہ الايام التي کانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامھا
 قال مالک وھی ایام التشریق ترجمہ ابی مرہ سے روایت ہے جو مولیٰ ابن عمر نے فرمایا کہ یہ عیدیں غلام ام لانی کے ہیں وہ

عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ان کے باپ عمر بن العاص کے پاس گئے اونہوں نے کہا تاسا منو کیا اور عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہا وا اونہوں نے کہا میں روزہ دار ہوں عمر بن العاص نے کہا کہ گناہ و گنہوں کیونکہ یہاں ایسے دن ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مزاوان دنوں سے ایام تشریق میں یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ و فجیح کی عمر عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ و یوم نحر ایام الفریق عیدنا اھل الاسلام وھو ایام اھل و شرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور تہر کا عید کا دن اور ایام تہر
کے اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ دن کہائے پینے کے ہیں تو ایام شریقی میں اختلاف ہے بعض کو نزدیک
اگر دو دن میں روزہ رکھے گا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہو شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضوں کے نزدیک درست
ہوگا **باب** الذھن ان یخص یوم الجمعة بصلوۃ الیوم جمعۃ کے روزہ رکھنا کیسا ہو **عشر** ابی ہریرہ قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله يوم أو بعداً
ترجمہ: اے ہر یہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسے جمعے کے دن کو خاص
کر کے روزہ نہ کہے بلکہ اس کے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اس کے پہلے دن کو بھی لایکروز یعنی جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا جمعرات
کا بھی رکھے۔ یوں اسے ایسا ایک روز جمعہ کا نہ کہے (یہ مکرہ ہے) یا اس کے ساتھ ان تین دنوں السبت بصرہ ہفتے کے
روزہ نہ رکھنا۔ عبد اللہ بن مسعود السلمي عن اختہ وقال یزید الصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہ انھوں نے اس روز کو ایسا فرض کیا ہے کہ ان کو ایسا عذاب اور عود
 شجرہ فیاضہ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہوا ہے کہ اپنی بہن عمار سے کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ متفقہ روزہ رکھو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم میں سے کسی کو ہفتے کے دن کچھ دنوں کے چھ دنوں کا یا اگر
 درخت کی تو اسی کو چاہیو اور روزہ افطار کریں اور انھوں نے کہا یہ حدیث منہج ہے (جو یہ یہ کی حدیث سے
 آئی ہے امام الک نے کہا یہ حدیث غلط ہے اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے یا ابی الوضد
 روزہ ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت عن جوہر بن یونس الحارثی رحمہ اللہ علیہ وسلم دخل

عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ قَالَ اخْتِمْ امْرُؤًا قَالَتْ لَا قَالَ تَزِيدُ مِنْ أَنْ تَصُومِي عَدَا قَالَتْ لَا
فَافْطِرِي ثُمَّ جِئَ جَوْرِي بِنْتِ الْخَارِثِ سَعْدًا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكْرٍ بَابِ جَبْوَةٍ دَنَئِي وَأُورُوهُ رُو
وَأَتَيْنِي بَابِ نَعْرِ جَوْرِي بِسُكْرٍ فَمَا يَكِيَا تَوْنِي رَوْزَةً كُلَّ يَوْمٍ رَكِبَهَا تَهَاوَسْتَنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي
سَعْدًا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُكْرٍ بَابِ جَبْوَةٍ دَنَئِي وَأُورُوهُ رُو وَأَتَيْنِي بَابِ نَعْرِ جَوْرِي بِسُكْرٍ فَمَا يَكِيَا تَوْنِي رَوْزَةً كُلَّ يَوْمٍ رَكِبَهَا تَهَاوَسْتَنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي كَمَا نَهَيْتَنِي أَبِى نَعْنِي
إِذَا ذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الصَّيَامِ يَوْمَ السَّبْتِ يَقُولُ ابْنُ شَهَابٍ هَذَا حَدِيثٌ مَحْصُورٌ تَرْجُمَةُ ابْنِ شَهَابٍ

ہے جب اون کو کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث محض ہے یعنی ضعیف ہے اہل مدینہ کو
 نہیں جانتے **احمد** لا و داعی قال ما نلت له کاتما حق رایتہ انتشر یوم حدیث ابن بسر ہذا فی صوم
 یوم السبت **مرجمہ** و داعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں عبداللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہاں تک کہ میرے
 دیکھ وہ شہور ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث بہوث ہے **باب فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے**
 ابو قتادۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تصوم فغضب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقلہ فلما رای ذلک عمر قال رضینا باللہ ربا ویلا لاسلام دینا و محمد نبینا
 نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ فلم یزل عمر یرددہا حتی سکن غضب النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ قال الا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
 او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم یومین و یفطر یوما قال
 او یطیق ذلک اجد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما و یفطر یوما قال ذلک صوم
 داؤد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما و یفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شہر و رمضان الی رمضان فہذا صیام اللہ
 کلہ و صیام عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یرکف السنۃ الی قبلہ و السنۃ التی بعدہ و صوم یوم
 عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یرکف السنۃ الی قبلہ **مرجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
 ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے غصہ ہو کر حضرت
 عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہو جو ہم اللہ کے ساتھ ہو سکو رہا ہو پورا اسلام کے
 ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم نپاؤ ناگتھو میں اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب اور اس کو رسول
 کے غضب پر کہتے ہے عمر بابر اسی کلمہ کو یہاں تک کہ حضرت کا غضب ٹھہر گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا مسدد کی روایت میں لم یصم و
 لم یفطر ہے جو یعنی میں) پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ وہ دن روزہ کھو اور ایک دن افطار
 کر حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکھتا ہے عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھے
 اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا
 ہے کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کری آپ نے فرمایا میں اسکو چاہتا ہوں کہ اسکو میں بھی طاقت دیا جاؤں اور آپ نے
 فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین روزی اور رمضان کو رمضان تک ہمیشہ کے روزی میں نیو ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
 رکھتا ہو اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ نیو چکر نیر الی کے و سلم میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

مرجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
 ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے غصہ ہو کر حضرت
 عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہو جو ہم اللہ کے ساتھ ہو سکو رہا ہو پورا اسلام کے
 ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم نپاؤ ناگتھو میں اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب اور اس کو رسول
 کے غضب پر کہتے ہے عمر بابر اسی کلمہ کو یہاں تک کہ حضرت کا غضب ٹھہر گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا مسدد کی روایت میں لم یصم و
 لم یفطر ہے جو یعنی میں) پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے کہ وہ دن روزہ کھو اور ایک دن افطار
 کر حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکھتا ہے عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھے
 اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا
 ہے کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کری آپ نے فرمایا میں اسکو چاہتا ہوں کہ اسکو میں بھی طاقت دیا جاؤں اور آپ نے
 فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین روزی اور رمضان کو رمضان تک ہمیشہ کے روزی میں نیو ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
 رکھتا ہو اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ نیو چکر نیر الی کے و سلم میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

پچھلے کے گناہ بہار ہو۔ یعنی گناہ کرنے سے اس سال میں بچا ہوے یا اگر گناہ ہو جاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن
 کا روزہ رکھنا اس سے شہید رکھتا ہوں کہ ایک برس پہلے کے گناہ بہار ہو **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح
 عتبہ ہوئے کہ اس نے اپنی لیاقت سے بڑھ کر سوال کیا اور سکو چاہیے تھا یہ پوچھنا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر روزی رکھوں (۱۰)
 یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اس نے روزی رکھے نہ افطار کیا مطلب اس کا یہ ہے کہ نہ روزہ نکا ثواب اور جو حاصل ہوا نہ افطار
 کا نرا گمراہ اس سے بھی ہو کہ سال بھر روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ میں افطار
 کرے تو کچھ قیامت نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب بھی مکروہ ہو **ع** ابی ہشام رحمہ اللہ بھذا الحدیث زاد قال یا رسول
 اللہ ارایت صومیوم الاثنين والخميس قال فینہ ولدت واتزل علی القرآن ثم حمیہ ابو قتادہ سے روایت
 روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا میرے اور حجرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے آپؐ نے فرمایا یہی
 کو تو میں پیدا ہوا اور اس دن مجھے قرآن اور **ف** تو آپؐ نے میرے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے
 اپنی ولادت باسعادت کا روزہ **ع** عبد اللہ بن عمرؓ بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 الم احب انک تقول لا حق فی اللیل ولا صوم النہار قال احسبہ قال نعم یا رسول اللہ قل لا
 ذالک قال قم ونه وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثہ ایام و ذالک مثل صیام الدهر قال قلت یا رسول
 اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال افصم
 یوما وافطر یوما وهو اعدل الصیام وهو صیام داود قلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور فرمایا مجھ کو خبر ہے تم کہتے ہو میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن بھر روزہ رکھوں گا عبد اللہ
 کہا مان بٹیک یا رسول اللہ میں نے یہ کہا آپؐ نے فرمایا عبادت بھی کر اور روزہ بھی اور روزہ رکھنا اور فطر بھی کر ہم دونوں
 میں دن روزی رکھا کر تیرے میں جو دو میں پندرہ میں کو بھی ایام فیض کہلاتے ہیں اور اس کا ثواب ہمیشہ روزی رکھنے کے
 برابر ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ کر دو دن
 افطار کر میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ کر دو دن افطار کر
 اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبیہ وعلیہ السلام کا میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا
 اس سے بہتر کچھ نہیں ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکھی جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرے تو بھی بہتر
 ہے کیونکہ اس میں بخشش کے روزی کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے میں سختی ہوتی ہے نفس پر اور جتنی عبادت میں
 سختی ہو اسی قدر ثواب ہے **باب** فی حکم شہر الحرام حرام مہینوں میں روزہ رکھنا **ع** مجاہد رحمہ اللہ
 عن ابیہا و عمہا انہما انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اطلق قاتا کا بعد سنة وقد تغيرت

حالتہ وہیستہ فقال یا رسول اللہ اما تعرفنی قال ومن انت قال انا الباہلی الذی جئتک علم
الاول قال فما غیرک وقد کنت حنتہ الصیۃ قال ما کلت طعاما الا بلیل منذ فارقتک
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ عذبت نفسک فخر قال صم شهر الصبر ویوما من کل
شهر قال نردنی قال صم من الحکم واترک صم من الحکم واترک وقالہ با صابغۃ الثلاثۃ فضمہا
تہ ارساھا ثم حمیہ مجیبہ نے پتھر باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کے (راوی) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
باپ یا چچا کا نام معلوم نہیں اور ہمیں یہ اختلاف ہے کہ مجیدہ دہی یا غورت یا پھر چلے گئے بعد اس کا ایک سال
پھر آئے اور ان کا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو بچا پنتے ہیں آپ فرمایا
تم کون ہو انہوں نے کہا میں دہی باپلی ہوں جو آپ پاس اگلے سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیوں بدل گئی اگر
وقت تو جیسی تھے انہوں نے کہا میں جب سے آپ پاس سو گیا رات ہی کو کھانا کھا یا کیا (یعنی برابر روزے رکھی گیا)
آپ نے فرمایا کیوں تو نے عذاب میں ڈالا اپنی جان کو جب راؤ کو فرمایا رمضان بہر روزی رکھ پھر مہینہ میں ایک دن
روزہ رکھا کہ انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ عجیبی طاقت ہے اپنے فرمایا مہینہ میں دو دن انہوں نے کہا اس سے
زیادہ کچھ اپنے فرمایا مہینہ میں تین دن انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ آپ نے فرمایا حرام مہینوں میں روزہ
اور فحشہ اور محرم اور حجب (روزہ رکھا کر اور چھوڑ دیا کہ تین اونگلیوں سے اشارہ کیا آپ نے پہلے اونگلیوں سے اشارہ کیا پھر
کہولا یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح **یا ب فی صوم الحکم محرم کے مہینہ میں روزہ**
کہنا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر
اللہ الحکم وان افضل الصلوۃ بعد المفروضۃ صلاۃ من اللیل لم یقل قتبۃ شہر قال رمضان
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزوں کے بہترین روزہ
اللہ مہینے کے ہیں کہ وہ مہینہ محرم کا اور جب نماز فرض کے بہترین نمازات کی نماز ہے **ف** جسکو سچا کہتے ہیں
محرم میں جن جن تاریخوں میں چاہے روزہ رکھے دسویں تاریخ عاشورہ کا روزہ افضل ہے **عن ابی ہریرۃ**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم ثم حمیہ
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر روزہ رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی
نکرنی گئے بغیر ہمیشہ روزہ ہی رکھا کرتے تھے اور کہیں آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تو اس قدر کہتے کہ اب آپ روزہ نہ کریں گے **ف**
پننے نفس سے مشقت بھی لیتا اور اس کو آرام بھی دیتا تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جاوے **یا ب فی صوم شعبان شعبان**
میں روزہ رکھنا عن عائشہ تقول کان حب الشہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم شعبان شہر
یصلہ بر شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے روزے کہنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کو

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **و** یہ ذکر کرنے کا ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے **عمر** عبد اللہ بن مسلمہ القرشی عزابیہ قال سئلت اوسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن صیام الدهر فقال لا ہلک علیک حقاقم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاً وخمیس

فاذا انت قد صمت الدهر ثم حمی عبد بن سلمہ القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر جو عیال کا حق ہے تو رمضان کے روزہ رکھہ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہیں یعنی شعبان کے اور ہمدہ اور جمعرات کو تو ادا کرتے تو نے گویا ہمیشہ روزہ رکھے **و** بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنی یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزہ رکھو جسکو شش عید کہتے ہیں۔ **باب** فیستدایا من شوال شش عید کے روزہ رکھنے کا بیان **عمر** ابی ایوب صلی اللہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه بسبب من شوال فکأنما صام الدهر

ترجمہ ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جو جو رمضان کے روزہ رکھو اور اسکی بعد

چند روزے شوال کے کہے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھے **و** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ مذہب

شافعی اور احمد اور داؤد اور ان کے مقلدون کا بھی ہے کہ یہ چہرہ روزہ رکھنا مستحب ہے اور دلیل انکی بھی حدیث ہے

اور ان چہرہ روزہ سے برسوں کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شریعت میں

ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تین دن رمضان کے اور چہرہ دن یہ شوال کے جب تین دن ہو کر اور چہرہ دن کے

تین سو ساٹھ دن ہو پس اس حساب سے بعد رمضان شوال کے پھیلنے میں جو شخص چہرہ روزہ رکھیں گے اسکو برسوں کے

روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **و** امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سے کہہ دو کہ جو حدیث نہیں ہے

اور نہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب میں **باب** کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزہ رکھتے تھے اسکا بیان **عمر** عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر و حتی نقول لا یصوم و صلیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شہر قضا الا رمضان و ما رایتہ فی شہر الا صیاماً

مذہب و شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہاں تک کہ کہتے تھے کہ ہم

کہتے نہ افطار کریں گے اور افطار کرتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے روزے ترک نہ کریں اور یہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں

دیکھا کہ آپ نے سو رمضان کے پہنچا بھر کسی ہفتے کے روزے رکھو ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان

کے سو کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزہ رکھے ہوں **و** نقل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزہ رکھتے تھے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ سمجھ

کہتے کہ روزِ زکریا کے محفلِ امیرِ سرِ قحط اللہ علیہ وسلم بمعاہ زاد کا یصومہ الاقلیلا بل کان
 یصومہ کلا ثم یومئذ یرہ سے ایسا ہی ہوا ہے جیسے فائزہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
 میں کشتہ دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور بھٹ کم مانگہ کرتے تھے بکایا روزِ شعبان میں نہ رکھتے تھے باب
 فی صوم الاثنین والخمیس پر اور جمعرات کا روزہ صحیح مولیٰ اسامہ بن زید انہ انطلق مع اسامہ الوادی
 القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاه لہ تصوم یوم
 الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال انہ فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
 ویوم الخمیس وستل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس ثم صام
 بن زید کے مولے سے روایت ہو وہ اسامہ کے ساتھ گھروادی القری تک ادن کے دنٹ ڈھنڈھنے کو تو اسامہ پر اور
 جمعرات کو روزہ رکھتے تھے ان کے مولائے کہاتم کیوں ان دنوں میں روزہ رکھتے ہو بڑے ضعیف ہو کر انہوں نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پر اور جمعرات کو بکایا لوگوں نے آپ سے پوچھا اسکا باعث آپ فرمایا
 کہ بندوں کے اعمال ان دنوں میں سامنے لائے جاتے ہیں پیش کئے جاتے ہیں خداوند کریم کے سامنے تو ہر شے
 ان دنوں میں نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسرے حدیث میں ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملوں سے پہلے اور صبح
 کے عمل شام کے عملوں سے پہلے اوسکے سامنے پیش کی جاتی ہیں ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور ان
 میں سالانہ پیشی ہو یا آپ فی صوم العشر ذیحجہ کے دسویں تا یازہ تک روزہ رکھنا صحیح بعض از واجہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
 وثلاثة ايام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس ثم بعضہ فی ہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشوراء کے دن ہر بھینے کے تین دن
 وچن ری پر اور جمعرات کو ف احمد اور سادی کی روایت میں ہے کہ نو چند پر اور دو جمعراتوں میں تاکہ تین روزہ
 پر سے ہوں یا ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
 ايام العمل الصالح فیما احب الی اللہ من ہذہ الايام یعنی ايام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
 فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا ما جلی خرج بنفسہ وما لہ فلم یرجع من ذلک بشئ ثم
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل جسے دن میں اتنا اسد بل ملے کہ
 پسند نہیں ہے جتنا ان دنوں میں پسند ہو تو ذیحجہ کے دس دنوں میں شروع سے دسویں تا یازہ تک لوگوں نے کہا
 یا رسول اللہ جہاد بھی نہیں اپنے فرمایا جہاد بھی نہیں بلکہ وہ جہاد حسین امی اپنا مال اور جان لیکر لڑے کہ جو کچھ
 رو میں نہیں ہو جاوے مال بھی لٹ جاوے تو البتہ ان دنوں کی عبادت کے برابر ہوگا اس وقت لوگوں نے کہا ہر روز کی

بہاؤ سے عاجز ہو وہ حج کرے و اسد اعلم **باب فی فضل العشر ذیحجہ کے دن** دونوں میں روزہ رکھنا عمن
عائشہ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائماً العشر قطاً ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ بقرہ کے دن میں آپ نے برابر روزہ رکھا ہوا ہے
میں نے دن اول بقرہ کے میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دنوں میں یعنی سو گے و سو گے کو نیز
تا کہ تو اب ہے برابر روزہ بقرہ کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب میں برابر قیام شب کے پس مراد حضرت عائشہ کی
اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں ہے
کہ حضرت نے نہ کہا ہو اور یا یہ تھا کہ حضرت نے تو اب روزہ رکھنا اندونو کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنا نہ ہوا
ہوا **باب فی صوم عرفة بعرفة** عن عائشہ کہ من قال کنا عند

ابی ہریرۃ فی سبیلہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوم یوم عرفة بعرفة
ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گھر میں بیٹھتے تھے اُنکے پاس ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منہ کیا ہی عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات میں **ف** اسلیکو ضعف و ان کو افعال میں قصور ہوگا
عن ام الفضل بنت الحارث اننا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدر لبن وهو واقف على بعير
بعرفة فشرّب ترجمہ ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ لوگ اُنکو پاسبی کرنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے روزہ کی تہذیب میں تو بعضوں نے کہا کہ حضرت روزہ سے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں میں نے ایک دو
کا پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ اپنا اونٹ پر کھڑے ہوئے تو آپ نے روزہ پی لیا معلوم
ہوا آپ روزہ سے نہ تھے **باب فی صوم یوم عاشوراء** عاشوراء کے دن روزہ رکھنا عمن عائشہ رضی اللہ

عنها قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المداینۃ صامہ وامنشاء ترکہ ترجمہ حضرت
فلما فرض رمضان کان هو الفریضۃ و ترک عاشوراء فمنشاء صامہ وامنشاء ترکہ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عاشوراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول شہواور صحیح اور بعضوں نے کہا نوین ایچ بعضوں
نے کہا گیارہویں وہ دن تھا جس میں لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ جاہلیت
میں اس دن روزہ رکھتے تھے آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ
رکھنا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزہ فرض ہوئے تو فرض روزہ رمضان ہوئے اور عاشوراء چھوڑ دیا گیا اب جبکہ حاجی
چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھو جبکہ حاجی چاہے نہ رکھے **ف** مگر رکھنا سنون یا سب سے جامع علما ہی اہل سنت ہیں

عن ابن عمر قال كان يوم عاشوراء نضوبه في الجاهلية فلما نزل رمضان قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم هذا يوم من ايام الله فمن شاء صامها ومن شاء تركها تركها ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایام جاہلیت میں عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تھے ہر حبیب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ دن اللہ کے دنوں میں ایک دن جو چاہے اس میں روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دیے بغیر عسار
میں) عن ابن عباس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون
عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي اظهر الله فيه موسى على فرعون فخن
نضوبه تعظيما له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن اول من صام منكم واما بصيامه
ترحمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو عاشورا کے دن بھید یوں کو روزہ رکھی
ہوئی پایا تو آپ نے یہود کا اس دن کے روزہ کا سبب پوچھا تو یہود نے کہا اس دن میں اللہ نے موسیٰ کو فتح دیا فرعون
پر اور ہم روزہ رکھتے ہیں اُس کی تعظیم کیوہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک تر ہیں موسیٰ
کے ساتھ اور حکم فرمایا روزہ رکھینا اُس روز **عن عبد الله بن عباس** يقول حين صام النبي صلى الله عليه
وسلم يوم عاشوراء واما بصيامه قالوا يا رسول الله انه يوم تعظمه اليهود والنصارى
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع فلم ياتنا العام
المقبل حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترحمہ عبد الله بن عباس** سے روایت ہے جو وقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا عاشوری کے دن اور ہم کو حکم کیا اس دن کے روزہ رکھنا صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہ تو وہ روزہ ہے کہ جس کی تعظیم یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں
سال آئندہ تک زندہ ہوتا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکھوں گا پھر سال آئندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہو گئی **فت**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے **عن الحسن بن الاعرج** قال اتيت ابن عباس
وهو متوسد رداء في المسجد الحرام فسألته عن صوم يوم عاشوراء فقال اذا رايت هذا الاء
فاعدد فاذا كان يوم التاسع فاصبح صائما فقلت كذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم
فقال كذا كان محمد صلى الله عليه وسلم يصوم **ترحمہ حکم بن اعرج** سے روایت ہے کہ میں ابن عباس سے
آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام میں بیٹھتے میں نے اون سے عاشوری کے روزہ کو پوچھا انہوں نے کہا جب
تو محرم کا چاند دیکھ تو شہر کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکھہ میں نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں روزہ
رکھتے تھے انہوں نے کہا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں روزہ رکھتے تھے **ف** مگر یہ حدیث پہلے روایت کے خلاف
اسی سے ہے جو پہلے صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ ہے **باب فی فضل صوم عاشوراء**

اودن میں پیر کا دن یا جمعرات کا ہفت یعنی نوچندی جمعرات اور نوچندی پیر کو روزی رکھے پھر اور کہہ کے **باب**
 من قال لا یبالی من ائے الشہر جس نے کہا مہینہ میں تین روزہ جو تین دنوں میں چاہے کہے محکم معاذۃ قالت قلت
 لعائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم قلت من ای
 شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ اؤنہ حضرت
 عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اودنوں کی کہا کہ ان پیر میں نے
 پوچھا کہ مہینہ میں کون سے دنوں میں کہتو تھی حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کے پروا نہ کرتے تھے مہینے میں جس دن چاہتے
 رکھتے تھے یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینہ میں تین روزہ کافی ہیں جب چاہے
 رکھے کہے کچھ قید تیرہویں چودھویں پندرہویں کی نہیں لیکن گشت حدیث میں اودنا اور دن میں بھی واقع ہوئے ہیں پس نہ
 بفضل میں اور ابھی کتنی طرحیں آئی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اب کہنے والی کو اختیار ہے جس طرح چاہے عمل کرے **باب**
 التیۃ فی الصیام روزہ میں نیت کرنا ضرور ہے **ف** حضرت عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یمجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزہ کی نیت نہ کی اوس کا روزہ درست نہ ہوگا
ف یہ فرض روزہ میں ہر **باب** فی المخصوصۃ ذلک روزہ میں نیت ضرور نہ ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال هل عندک طعام فاذا قلنا لا قال انی
 صائم ثم راد وکیع فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھنک لنا حیث یحسبنا لک فقال
 ادینہ قال طحلتہ فاصبح صائما وافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 میری واپس آئے تو پوچھتے کیا تمہاری آپس کچھ کھانسی خیر ہے جب ہم کہتے کچھ نہیں تو آپ فرمائی میں روزہ سے ہوں وکیع
 زیادہ کیا ایک دن آپ ہماری آپس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری آپس تحفہ آیا جس کا رحلے ایک کھانا ہے عرب میں کہتے
 اور گھی اور پیسہ ملا کر بنا تھے میں نے تو ہم نے رکھ کر چھوڑ دیا آپ کیلئے طحلتہ نے فرمایا کھان ہی لاؤ طحلتہ نے کہا آپ صبح کو روزہ سے
 کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ دالا کیونکہ نفل تھا **ف** حضرت عائشہ قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ
 جائت فاطمۃ فجلست علی بیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واماھا فی عنجینہا قالت فیما لہ
 الولیۃ بانام فیہ شراب فناولتہ فترصبہ ثم ناولہ اماھا فی فشربت منه فقالت یا رسول اللہ
 لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لھا اکنت تقضین شئنا قالت لا قال فلا یضرک ان کا بقوی
 ترجمہ ہم نے اپنی سے روایت ہو کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آکر
 بیٹھیں اور ام ہانی حضرت کے دائیں طرف بیٹھیں پس ایک نوٹھی ایک برتن لیس کر آئی اوس میں کچھ پیڑ کی جنیر تھی نوٹھی
 حضرت عائشہ سے

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسین سے پیا اور وہ برتن حضرت دہم ہانیکو دیا تو ام طانی نے بھی اوسین سے پیا اور کہا
یا رسول اللہ میں نے پٹا کر کیا کیونکہ میں روزہ دار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قصا کرتی تھی یعنی روزہ
روزہ قصا رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا اگر روزہ بفسل ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہیں کرتا **ف** یعنی کچھ
گناہ نہیں ہوا اب اختلاف ہے کہ قصا نفل روزہ کی جب اسکو توڑ ڈالی کہ ناضر روزہ یا نہیں کسی شے کے نزدیک قصا
ہے اور بھی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اسکو عوض میں ایک روزہ رکھو **باب من راعی علیہ القصد**
جن لوگوں کے نزدیک نفل روزہ توڑ دے قصا واجب ہوگی اون کی دلیل **عن عائشہ قالت اھدک والحقصۃ**

طعاما وکنا صائمین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لا یا رسول اللہ انا
اھدیت لنا حدیثہ فاشتمی سناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکم ما صوموا
مکنا لہ یوما الاخر ثم رحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہا گیا کہ حصہ کیا اور ہم دونوں روزہ
دار تھے تو ہم نے روزہ کہہ لیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا اور
کہا ہے کہ ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اسکو بدلے ایک روزہ رکھ لینا **ف** یعنی روزہ
توڑنے میں تمیر گناہ نہیں ہوا اب اسکا مدارک یہ ہے کہ اوس روزہ کی قصا کر لینا یہ قول ابو حفصہ اور مالک اور اہل حدیث
کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قصا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے چاہی قصا کر کے چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری
حدیث میں ہے نفل روزہ رکھو والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم کرے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حفصہ
یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے منافی نہیں کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھو یا توڑ ڈالو اسنے میں
اوس کو اختیار ہے اور اس سے نہیں نکلتا کہ اوس پر قصا نہ آوے گی بالجملة قصا کر لینا بالاتفاق بہتر اور موجب اعتبار ہے
باب المراقۃ تصوم بغیر اذن ورجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچھے درست نہیں **عن عائشہ**

یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المراقۃ وبعلاھا شاھدا الا باذنہ غیر رمضان
ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھدا الا باذنہ ثم رحمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا عورت روزہ نہ رکھی یعنی نفل جب خاوند اور کما موجود ہو بغیر اوس کے حکم کے سوا ہر روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے
خاوند کی پروا کی کہ جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو
اوسکو پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صریحا ہو یا لائے اسکو کہ تکلیف ہوگی اوسکو
صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اوہنوں نے مستثنا
کیا ہے عورت اور عاشور کی روزہ رکھو۔ اور نہ میں مست عورت کو کہ اذن ہو کہ یک گھر میں انیکا بغیر اذن خاوند کے ایسا لاؤ
قرابتی ہو یا نہیں بہت ہی جتنے کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن ہو **عن ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی**

النبي صلى الله عليه وسلم ونخفف عنه فقال يا رسول الله ان زوجي صفوان بن مفضل يضربني اذ

صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي صلاة الفجر حتى تطلع الشمس قال صفوان وعنده قال

فان دعاء قالت فقال يا رسول الله اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرأ بسورتين وقد نهيتما

قال فقال لو كانت سورة واحدة لكففت الناس واما قولها يفطرني فانها تطلق فقصورا

رجل شاب فلما اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقصوم امرأة الا باذن من زوجها واما

قولها اني اضع كلالتي فقال صلى الله عليه وسلم لا تكاد تستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاستيقظت فصل رحمه الربيع

كوفيته بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

سبح بحمده سبحان الله العظيم فقال صلى الله عليه وسلم يا رسول الله سميت ابنتي بغير اذن من النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

اللہ علیہ وسلم کا بیعت کھانہ عشر الاواخر میں رمضان حقی قبضہ اللہ شہ اعتکاف ازواجہ
من بعدہ کا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر
دسے میں یہاں تک کہ اون کی روم کو قبض کیا اللہ تعالیٰ نے پھر اعتکاف کیا ادا کی بی بیوں کے ساتھ بھیجے
پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیوں نے یعنی اپنی گھروں میں اسلئے فقہانے کہا ہو کہ مستحب ہے عورتوں کو کہ
اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہ ہو تو ایک جگہ کہ گھر میں مسجد شہر اگر دس میں اعتکاف کریں پھر
وہ اون کے حق میں حکم مسجد کا کر پتی ہے بلا ضرورت اوس میں سے نہ کلین عن ابی بن کعب از النبی صلی اللہ علیہ

وہ وسلم کا زیعتکف العشاء واشتر من رمضان فلیعیتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف
عشرین لیلة ثم حرمہ اُبی بن کعب سے روایت ہر کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر کے اسی
میں ہر ایک سال اعتکاف کیا رہتا رہتا یہ سبب ہے عذ کے ہر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا
میں عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل

عن مكفه قالت انه اراد مرة ان يضربك في العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببناء فضر
لها ما ريت ذلك امرت ببناء في ضرب قالت وامر غيري من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
بناؤه فضر فاما صلي الفجر نظر الى الانبياء فقال ما هذه البرتردن قالت فامر ببناءه

فقوض واصلہ و لاجہ بابینہ من فقوضت ثم اخذ لا اعتكاف الى العشر الاول یعنی میں شوال
میں جب حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کر لیا کرتے تو فجر کی نماز پڑھ
کر اپنی اعتکافات کی جگہ میں داخل ہوتے یہاں پر آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر میں اعتکافات کر لیا اور حکم کیا خیمہ گاہ
کا تو خیمہ گاہ یا گیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے یہی حکم کیا خیمہ گاہ نے کا میرا بھی خیمہ گاہ یا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑھی
دیکھا کہ خیمہ گاہ میں آپ نے بوجہ یا گیا ہے کہا انہوں نے نیکی کیو اس طرح کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیوں کو فرمایا کہ انہوں
نے خیمہ اعتکافات کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہیں یا میری دیکھا دیکھی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی) ہر ایک
نی حکم کیا آپ کا خیمہ ٹوڑ گیا اور اپنی بی بیوں کے یہی خیمہ اوپر ڈالے اور اعتکافات کیا جب شوال کا مہینہ آیا تو اس کو پہلے
میں اعتکافات کیا دوسری روایت میں ہر اعتکاف عشرين من شوال شوال کی بیس راتوں میں اعتکافات کیا۔ اعتکافات

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہو یا **باب** اینکے روزے کا اعتدال کا وقت اعتکاف کہاں اور کچھ گھر کا چار
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانے
عبداللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد ثم حمیہ ابن
 عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر ہے مین نافے کہا عبد اللہ
 مجھے وہ مقام بتلایا جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی میں **ف** اس مکان
 ہوا کہ اعتکاف مسجد میں چاہیے **ابن عمر** ہر مریۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل مریۃ
 عشرۃ ایام فلما کان العام الذی فتن فیہ اعتکف عشرین یوماً ثم حمیہ ابن ہریرہ سے روایت ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینہ میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے ہر جب وہ سال آیا جس میں آپ
 کی فتنہ ہو ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان میں بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف ینخل
 البیت لِحاجتہ تکف گھر میں باہر یا بیابان کے لیے جاوی **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ید فی الی ماسہ فارجلہ وكان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان ثم حمیہ
 حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور
 آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر میں کھینچی کر دیتی اور آپ سوئے حاجت انسان کے گھر میں نہ آتے **ف** یہ بیان
 ہے کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہو اور کا اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور کہیں گہی کرنا ہی درست
 ہے **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون معتکفاً فی ما ولی ماسہ من خلل
 الحجۃ فاعسل راسہ ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو
 اپنا سر حجرہ کے سوراخوں سے اندر کر دیتے میں آپ کا سر سو دیتی دوسری روایت میں ہر فارجلہ وانلحاض میں
 لکھی کر دیتی آپ کے سر میں حالانکہ میں جائزہ ہوتی **عن صفیۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفاً
 فانتیۃ ازودہ لیلۃ فخرتہ ثم فتمت فانتقلت فقام مع لیلۃ یلی وکان معک نہا فی دار اسامۃ
 بن زید فرجالات من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم علی سلکما انھا صفیۃ بنت حبیبی قال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان ینسب
 من الانسان حجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلبی کما شیداً او قال **شر** ثم حمیہ صفیہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھو میں اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کی وقت اور میں نے آپ سے
 باتیں کیں بعد اوسکے میں اٹھی اور لوٹی آپ مجھ میری ساتھ اٹھی میرے پہنچانے کو رات اور صفیہ کا گھر اون دنوں میں
 اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں دو آدمی ہم ساری ملے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال ہو چلو (جلدی نہ کرو) یہ صغیرت جیسی ہو دینے تو دنوں پہنچوں دل میں کچھ گمان نہ کر دو کہ رسول اس وقت اندھیری رات میں ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں یہ عورت غیر نہیں ہو بلکہ میری بیوی کو اور دونوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! یعنی ہمارا گھر گزرا ایسا گمان آپ کی نسبت نہیں ہو سکتا آپ اللہ کے رسول ہیں تمام برائیوں اور گناہوں کو معصوم اور پاکہ میں آپ نے فرمایا نہیں شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ میں حرکت کرتا ہے تو جو خوف ہو کہ اس پر تمھاری دل میں بری بات نہ ڈالی یعنی بدگمانی میری نسبت تمھارے دل میں نہ جاوے) **باب المعتكف يعود المريض يشك في برسي كونها برة حمراء قالت**

كان النبي صلى الله عليه وسلم بالمريض وهو معتكف فيمكها هو ولا يعن جريسا له عنه وقال ابن عباس قالت ان كان النبي صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معتكف ثم حرمه حضرت عائشة سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے پس گزرتے جس طرح کہہ تے پھر نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اس کا حال ابن عباس کی روایت میں ہو کہ آپ بیمار پر سی کرتے تھے حالت اعتکاف میں **ف** یعنی بیمار پر سی کو جاتے نہ تھوگر اگر راہ میں چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اس کا حال پوچھ لیتے اس میں کچھ تباہت نہیں **سبحان عائشة انها قالت السنة على المعتكف ان لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمسها ولا**

يباشرها ولا يجزجر محاجته لا لما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو اعتکاف کرنا تو لے کو بہت ہے کہ عبادت نہ کر مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی ہاں مسجد کے) اور نہ عورت کو چھو دی اور نہ عورت کے ساتھ بٹرت کرے اور نہ کسی کلمہ کیو واسطے نکلے سو ہی ضرورت کے کام کے (یعنی شہادت یا پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد اس سے مجامعت ہو اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہو ساتھ اتفاق کے اور نہیں ہے مراد اس سے یہاں ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور بعضوں کے نزدیک اگر شہوت ہو ہاتھ لگاوی تو اعتکاف باطل ہوگا اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہیں ہو مگر صحابین

درست ہو **عمر ابن عمر رضی اللہ عنہما جعل علیہ ان یعتکف فی الجاہلیۃ لیلة او یوم عند الکعبۃ** **فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتکف وجم** **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو کہ عمر نے جاہلیت کے زمانے میں مذکر کی بیوی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کر لینی کہنے کے پاس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھو **عمر عبد اللہ بن بدیل** باسناد کا بخوہ قال **فبما هو معتكف اذ كبر الناس فقال ما هذا يا عبد الله قال سبي هو اذن اعتقم النبي صلی** **اللہ علیہ وسلم قال تلك الجارية فارسلها معهم** **ترجمہ** دوسری روایت میں بھی ایسی ہی آواز آ رہی ہے

کہ عمر اعتکاف میں تھے یکایک لوگوں نے بخیر کئی عمر نے عبد اللہ سے پوچھا کیا ہے اسی عبد اللہ عبد اللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس کو بھی پراد سکویا ہی اون کے
ساتھ کر دیا **باب المستحاضۃ تعتکف مستحاضۃ اعتکاف کر سکتی ہے عورت عائشہ رضی اللہ عنہا**
قالت اعتکف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجه فکانت تری الصفرۃ والحمرۃ
فرمبا وضعنا الطست تحتها وھو تصلی ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی
تھی (استحاضہ) تو کبھی ہم اون کے تلطشت رکھتے تھے اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں فقط اعتکاف پورا ہوا۔

اول کتاب الجہاد

جہاد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ما جاء فی الجہاد ہجرت کا بیان حضرت ابو سعید الخدریؓ ان اعرابیا سال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن الجہاد فقال ویحک ان شان الجہاد شدید فھل لک من ابل قال نعم
قال فھل تؤدی صدقۃا قال نعم قال فاعل من وراء البحار فان اللہ لئن ترک من عباد
شیئنا ترحمہ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو
آپ نے فرمایا مائے ہجرت بہت مشکل ہے تیری پاس کچھ اونٹ ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا تو اون کی زکوۃ ادا کرتا
ہو بولا ہاں آپ نے فرمایا پھر کہیں بھی دبیائوں کے اوس پارہ کر تو عمل کر اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے کچھ کم کرے گا
ف غیری ہجرت اس کا نام تہڑی ہے کہ فقط اپنا مال چھوڑ دی بلکہ سب گناہوں کو چھوڑنا ضرور ہے حضرت
شیخ قال سالت عائشہ رضی اللہ عنہا عن البداۃ فقال قلت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یبدو الی ہذہ التلاع وانه امراد البداۃ مرقۃ فارسل الی نافعۃ محرمۃ من ابل الصدقۃ
فقال لیا عائشۃ ارفقی فان الرھق لم یکن فی شئ قط الا لزمانہ ولا نفع من شئ قط الا
شانہ ترجمہ شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا بدادت کو بدادت جنگل میں رہنا آبادی سے چل
جانا خلوت اور عبادت کیلئے (انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں جاتے تھے ان بہاؤں کی طرف تیری
پانی کے بہاؤ جو بہاؤں کے اوپر سے ہوتے ہیں نیچے کو) ایک بار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹ
بھیجا جس پر سواری نہیں ہوئی تھی (یعنی نیا یا پٹا) صدقے کے اونٹوں سے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کہ جہان
نرمی ہو وہ خیر عمدہ ہو جاتی ہے اور جس میں سے نرمی نکل جادی وہ عیب دار ہو جاتی ہے **باب فی الجہاد**

هل انقطع کیا ہجرت ختم ہو گئی نہیں ہرگز نہیں **عمر معاویہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم يقول لا تنقطع الحجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها
 ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی نہ کیا
 توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب کچھ کی طرف سے نہ ٹھیکے گا **ف** تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے
 ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار العدل کی طرف بہتر ہے **عمر ابن عبد السلام** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يوم الفتح ففتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استغفرتم فانفروا **ترجمہ** عبد السلام سے
 سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہو گی کیونکہ مکہ خود دار الاسلام
 ہو گیا لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیں تو ٹھکانے کا تو ٹھکانو **عمر** قال قال رسول اللہ
 بن عمر وعنده القوم حتى جلس عنده فقال اخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و
 يده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه **ترجمہ** عامر بنی سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عمر وہ پاس آیا اور
 ان کے پاس لوگ بیٹھ تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا تباؤ مجھ کو کچھ دس مین سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ
 سے مسلمان کچھ زمین (زبان سے بڑا نہ کہے) ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے اور ہر جا جہاد جو چوڑے سکاون خیرون کو حق سے
 اللہ سے منع کیا ہے نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دے **و** **اس** فی مکہ الشام شام میں ہونے کی نصیحت **عمر**
 عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تكون هجرة بعد هجرة فها
 اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم وسيق في الارض شرا اهلها تافظهم ارضوهم تقدرهم
 نفس الله وتحشرهم الناصع القردة والخنازير **ترجمہ** عبد السلام سے روایت ہے میں نے سنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد یہ جو رسول اللہ اور صحابہ نے مکہ سے دینے کو ہجرت
 کی (ایک اور ہجرت ہوگی) قیامت (قریب) اوس وقت میں بہر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے محب کو لازم
 پکڑینگے (یعنی شام میں رہنا اختیار کریں گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی) اور زمین میں
 وہ لوگ رہ جاویں گے جو بدترین ہیں زمین کے رہنے والے والوں میں سے پینک دیگی ان کو ان کی زمین رہیں جو ایک ملک سے
 دوسرے ملک جاویں گے بہاگوں ہر نیکی کے بڑا جانے گا ان کو اس جل جلالہ اور اکہا کر دیگی ان کو آگ بندہ ان اور سوردن کو تار
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب ٹھیکے اور لوگوں کو پکڑے گا کہ شام کو ایجاد دیگی یا اور جہنم کی آگ ہے
 بند رسول خود وہ لوگ ہیں جنہیں حکم اور حرص اور جیسا فی بھری ہوئی ہوگی یا شرا ان جاہل زون کے ساتھ ہوگا اللہ اور

اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن ابن حوالہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصد لاکھ مال ان نکونوا جندوا المجندۃ جند بالشام وجند باليمن و
 جند بالعراق قال ابن حوالہ مضی یا رسول اللہ ان اردت ذلك فقال علیہ بالشام فانہا
 خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہا خیرتہ من عبادہ فاما اذا البیت فعلیکم یمینکم واستقوا من
 عندکم فان اللہ توکل لی بالشام واهلہ ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے یہ ہے ایسا وقت آوے گا کہ تمہاری شکر جہاد ہوں گے ایک شکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن
 حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ پر بتائیے میں کس شکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا لاؤ کم شام کو کیونکہ شام کا ملک
 بہترین ہے پر وہ کار کی رخیہ روانی میں جمع کرے گا اللہ اس ملک میں اپنی نیک بند کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنما تو
 یمن میں رہو اور اپنی حوضوں سے پانی بناؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہو میری شام کے ملک اور وہاں کر رہو والو کی
 رہیں بجاؤ گے اللہ اس ملک کو اور وہاں کے مینے والو کو کافروں کے غلبے اور شر سے **پاب** و درہم الجہاد
 جہاد ہمیشہ ہو گا **عن ابن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نزال طایفۃ من اصحابی
 یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواہم حتی یقاتل اخرہم المسیم الدجال ترجمہ عمران بن
 حصین سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر رہے گا تاہو اس کا اپنی
 دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت میری دجال ہو **ثی** ف امام محمدی با عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر **پاب**
 فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب **عن ابی سعید** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المؤمنین اکمل
 ایمانا قال رجل یجہد فی سبیل اللہ بنفسہ ومالہ ورجل یمید اللہ ویشعب من الشعب قال
 کفی الناس شکرہ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس میں کایمان کامل
 ہو آپ نے فرمایا اس شخص کا جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اس شخص کو جو اللہ کی عبادت کرتا ہو کسی
 بہاد کی گہائی میں کسی شخص کو برابر ہی اس سے نہیں پہنچتی **پاب** فی التہ عن السیاحۃ سیاحی کی ممانعت **عن**
 ابی امامۃ از رجال قال یا رسول اللہ ان الذنلے بالسیاحۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاحۃ
 اصحابی الجہاد فی سبیل اللہ عن رجل ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھی اجازت ہوگی
 سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں **ف** تو جو سیاحت کافروں کا ملک دیتا
 کرتا ہو واسط ہو اور وہاں کے حالات اور ادوں کی طاقتیں پہنچانی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت نہ ہو **پاب** فی
 فضل الفضل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہو کر آئے اور کا ثواب یا لٹو تو وقت پہر کافروں کا چھپا کر ہو تو اس کا
 ثواب اس کو قتل اور قفلہ کہتے ہیں **عن عبد اللہ بن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلۃ کعزۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقہ شل جہاد کی ہر کتاب میں باب

فی فضل قتال الفرج علی غیرہم روم ہر کتابت ثواب ہر حکم قس بن شماس قال جارت امرأۃ النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہام خلاہ وهو متغلبۃ تسال عن ابنہا وهو مقتول فقال لہا

بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث تسالین عن ابنک وانت متغلبۃ فقالت ان ارزاد

ابنی فلما ارزأ حیاتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبک لہ لبحر شہیدین قالت ولم

ذک یارسول اللہ قال لا نہ قتلت اهل الکتاب ثم حمیہ قس بن شماس سے روایت ہر ایک عورت کی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کا نام خلاہ تھا نقاب ڈال دیا ہو بی بی کو تو ہنڈ ہتی ہوئی رجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جہاد کو لیا تھا ایک صحابی نے کہا تو بی بی کو تو ہنڈ ہنڈ ہنڈ نکل رہی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی صیبت کہت

میں پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا کجا تار تو میں اپنی جیاب کی کہ دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بی

کو دو شہید دیکھا تو اب ہر وہ بولی کیوں یارسول اللہ اپنے فرمایا اس کو اہل کتاب نے مارا معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے

لڑنا بہ نسبت اور تو میں کے زیادہ ثواب ہے) باب فی ذکرک البحر فی الغزو و جہاد کے لیے دریا میں سوار ہونا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکب البحر الحاج او معتمرا و غاذا

فی نبیل اللہ فان تحت البحر نارا و تحت النار جحر آخر حمیہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونا دریا میں اگرچہ یا عمر کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یعنی احتیاطی اور نیت بھی ہے ورنہ تیار

اور سوار گری اور طاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے

سمندر (یعنی آفت پر آفت ہر خوف کا مقام ہے) عن انس بن مالک قال حدثتني امرأۃ من بنی

مضجع اختام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندہم فاستیقظ وهو مضجع

قالت فقلت یارسول اللہ ما اضحکک قال آیت قوم امنیز کب ظہر ہذا البحر

کا الملوک علی الاسرة قالت قلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال فانک منہم

قالت ثم نام فاستیقظ وهو مضجع قالت فقلت یارسول اللہ ما اضحکک فقال

مثل مقالته قالت قلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال

فتزوجہا عبادہ بن الصامت فزنا فی البحر فخلوا ماعدہ فلما رجع قریب لہا بغلة لتروک ہا

ضرعتہا فاندقت عنقہا فماتت ثم حمیہ انس بن مالک سے روایت ہے ہر حدیث بیان کی احکم

محان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہوتے ہوئے

احرام نے کہا میں نے پوچھا رسول اللہ آپ کیون نہیں مین آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے لیا

جو اس دریا پر سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے رُبرِی شان اور شوکت ہے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنسی ہوئی جاگے ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنسی میں آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیجئے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پھر لوگوں میں سے ہر چکی ان میں سے کہا ام حرام سو عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہوں نے جہاد کیا درمیان حضرت عثمان کی خلافت میں کفار روم سے تو ام حرام کو بھی لے گئے سب لوٹی تو ایک خچر آیا دن کی سواری کے لیے اور خچر نے ام حرام کو گرا دیا دن کی گردن ٹوٹ گئی وہ گر گئیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی انھوں نے انس بن مالک انہ سمعہ یہ قول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب الخباء يدخل على

ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عباد بن الصامت فدخل عليها يوم ما فاطمته وجلس تفلا راسه وساق هذا الحديث ترجمہ دوسری روایت میں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باگیا تو ام حرام بنت ملحان کہا کہ یہاں جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک دن آپ اون کو بایں گئے آپ کو انہوں نے کہا کہلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کے جوئیں دیکھو لگتے ہیں پھر بھی حدیث بیان کی تیسری روایت میں یوں ہے حضرت انس بن سلیم الرمی صاء قالت نام النبي صلى الله عليه وسلم فاستيقظ وكانت تغسل راسها فاستيقظ و

يصفح فقال يا رسول الله اتصفحك من راسي قال لا وساق هذا الخبر يزيد وينقص ترجمہ ام سلمہ کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے وہ اپنا سر سو رہی تھیں تو آپ جاگے ہنسی ہو گئے انہوں نے فرمایا کیا آپ میری سر پر ہنسی میں آپ نے فرمایا نہیں پھر ہی حدیث بیان کی کم و بیش ام حرام انحضرت کی خالہ رضاعی تھیں یا آپ کے والد کی خالہ تھیں پھر حال آپ کی محرم تھیں) ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المايد في البحر الذي يصيبه الفحل اجز شحميد والغرق له اجز شحميد

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا میں سوا پور چر یا جہاد کے لیے پھر اوس کا سر گھومی اور قی کرے تو اس کو قصید کا ثواب ہے اور جو ڈوب ہی تو دو شہیدوں کا ثواب ہے (امام ام ابیہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثة کلم ضامن علی اللہ عز وجل رجل خرج غازيا في سبيل الله عز وجل فمضى ضامن

علی اللہ حتی يتوفاه فيدخل الجنة او يردہ بما نال من اجر وغنمة ورجل راح الى المسجد فمضى ضامن علی اللہ حتی يتوفاه فيدخل الجنة او يردہ بما نال من اجر وغنمة ورجل دخل بيته بسلا فمضى ضامن علی اللہ حتی يتوفاه فيدخل الجنة او يردہ بما نال من اجر وغنمة

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اندر کے راہ میں جہاد کو نکلا اللہ اس کا ضامن ہو یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے یا زندہ کرے پھر دوسرا یہ کہ اگر مال غنیمت والا کر دوسری وہ شخص جو مسجد کو چلا اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جاوے گا جنت میں جاوے گا

تہ اجر نماز و روزه و ستر و غیرہ
نہیں تو بدو نماز و روزه و ستر و غیرہ کہ اگر چاہے خدا سے کہے۔ تمام بارہ روزہ و ستر و غیرہ کی باتیں و ذکر و ستر و غیرہ

نہیں تو بدو نماز و روزه و ستر و غیرہ کہ اگر چاہے خدا سے کہے۔ تمام بارہ روزہ و ستر و غیرہ کی باتیں و ذکر و ستر و غیرہ

باب	باب	باب	باب
۱۰۰۱ عسری کہاں تک وقت	۱۰۰۲ جو شخص ایسی باتیں کہے کہ اگر وہ کیا	۱۰۰۳ شش شہید کے روزی کہہ کر	۱۰۰۴ روزہ دہ کی دعوت دے دیکھو
۱۰۰۵ کو خوشی خوشی نہ کہی اور نہ کہی	۱۰۰۶ کفارہ دیکھو	۱۰۰۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں	۱۰۰۸ جب روزہ دہ کرنا کے لیے
۱۰۰۹ ساتے ہو	۱۰۱۰ جو شخص فیصد روزہ دہ کرے	۱۰۱۱ روزہ کہہ کر خود کا بیان	۱۰۱۲ لایا جاو کر کیا کہے۔
۱۰۱۳ روزہ کو وقت افطار کرے۔	۱۰۱۴ جو شخص پہلے کہ روزہ میں کہی	۱۰۱۵ پیر اور جمعرات کا روزہ	۱۰۱۶ اعتکاف کا بیان
۱۰۱۷ روزہ جلد کہہ کر نہ کہے۔	۱۰۱۸ مینا کی قصہ کہہ کر نہ کہے	۱۰۱۹ فریج کی دین اور نہ کہے	۱۰۲۰ اعتکاف کہاں اور کس جگہ کہے
۱۰۲۱ کس چیز پر روزہ افطار کرے	۱۰۲۲ جو شخص چاہے کہ روزہ دہ کرے	۱۰۲۳ ذبح کے دن میں نہ کہے	۱۰۲۴ شگفت کہہ کر نہ کہے
۱۰۲۵ افطار کے وقت کیا کہے	۱۰۲۶ سفر میں روزہ کہہ کر بیان	۱۰۲۷ عذر و دل میں نہ کہے	۱۰۲۸ کہے بے جا کہے۔
۱۰۲۹ اگر کتا یا بچہ یا بکرا یا بکرا	۱۰۳۰ سفر میں روزہ نہ کہے	۱۰۳۱ عاشقہ کے دن نہ کہے	۱۰۳۲ شگفت یا بکری کہہ کر نہ کہے
۱۰۳۳ نہ کہے روزہ کا بیان	۱۰۳۴ بھنگو نہ کہے سفر میں روزہ کہے	۱۰۳۵ عاشقہ کے روزہ کی کتاب	۱۰۳۶ ستا خدا عکس کر سکتی ہے
۱۰۳۷ روزہ میں نہ کہے	۱۰۳۸ جیسا کہ نہ کہے	۱۰۳۹ ایک دن روزہ کہے اور ایک	۱۰۴۰ حجت کا بیان
۱۰۴۱ روزہ میں نہ کہے	۱۰۴۲ کتنی مسافت میں نہ کہے	۱۰۴۳ دن افطار کرنا	۱۰۴۴ کیا کیا ہوتے ہیں کہ نہ کہے
۱۰۴۵ روزہ نہ کہے	۱۰۴۶ کہہ کر نہ کہے	۱۰۴۷ ہر شخص میں نہ کہے	۱۰۴۸ شام میں نہ کہے
۱۰۴۹ روزہ نہ کہے	۱۰۵۰ عذر و دل میں نہ کہے	۱۰۵۱ پیر اور جمعرات کو روزہ کہے	۱۰۵۲ جھج و جھجہ نہ کہے۔
۱۰۵۳ روزہ نہ کہے	۱۰۵۶ ایام میں نہ کہے	۱۰۵۷ جس نے کہا کہ میں میں نہیں	۱۰۵۸ جہاد کا خواب
۱۰۵۹ روزہ میں نہ کہے	۱۰۶۰ ہفتے کے دن نہ کہے	۱۰۶۱ ہفتے کے دن نہ کہے	۱۰۶۲ سیاحی کی ہانفت۔
۱۰۶۳ روزہ نہ کہے	۱۰۶۶ ہفتے کے دن نہ کہے	۱۰۶۷ روزہ میں نہ کہے	۱۰۶۸ جہاد و ستر و غیرہ کہے
۱۰۶۹ روزہ نہ کہے	۱۰۷۰ ہفتے کے دن نہ کہے	۱۰۷۱ روزہ میں نہ کہے	۱۰۷۲ لوتی و نہ کہے
۱۰۷۳ روزہ نہ کہے	۱۰۷۶ ہمیشہ روزہ نہ کہے	۱۰۷۷ جن لوگوں نے نہ کہے	۱۰۷۸ توبہ اس کو نقل نہ کہے
۱۰۷۹ روزہ نہ کہے	۱۰۸۰ حرم میں نہ کہے	۱۰۸۱ منشا و جب کہے	۱۰۸۲ روم سورہ بابت نہ کہے
۱۰۸۳ روزہ نہ کہے	۱۰۸۶ عذر و دل میں نہ کہے	۱۰۸۷ عذر و دل میں نہ کہے	۱۰۸۸ جہاد کو نہ کہے
۱۰۸۹ روزہ نہ کہے	۱۰۹۰ شعیان میں نہ کہے	۱۰۹۱ پوچھو و نہ کہے	۱۰۹۲

الحسن السادس عشر

یازده سولہوان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فی فضل من قتل کافر جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا حضرت ابی ہریرہؓ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجفع فی النار کافر وقاتله ابدًا ترجمہ انی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کافر اور اس کا قاتل کرمیو الا سلام و دوزخ میں ہیں جس سلمان نے کافر کو
 جہاد میں مارا وہ خود دوزخ سے بچا **باب** فی حرمت نساء المجاہدین علی القاعدین جہاد کرنے والوں کی عورتوں کے
 کیا معاملہ کرنا چاہیے **باب** میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمت نساء المجاہدین علی
 القاعدین حرمت امہاتہم و ما من اجل من القاعدین یجلف رجال من المجاہدین فی اہلہ لانہ
 لہ یوم القیۃ فقیل لہ ہذا قد خلفک فی اہلک فخذ من حسناتہ ما شئت فالتفت الینا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اختکم کا زینبؓ رجلاہ صالحا و کان ابنی لیلی اراد قتلہا
 علی القضاء فابی علیہ و قال انارید المحاجۃ بدرہم فاستعین علیہا رجل قال واینا لا یتعین فی
 حاجتہ قال الفرجونی حتی انظر فخرج فقواری قال سفیان بن عیینہ ما ہو متوارا و وقع علی البیت
 فانتہر حمیرہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے
 جیسے ان کے ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین و بچا ہرین مردوں کا گھر بار کی خدمت میں ہے وہی ہر اہل بیت
 خیانت کرے یعنی اولی بی بیوں کے کام کرے یا اون پر مد نظر دے تو قیامت کے روز وہ شخص کفر کیا جاوے گا اور
 مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدس ترین اب تو اس کی نیکیاں جتنی چاہو لو کہ بعد اس کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر اور فرمایا پھر تم کہا سمجھو ہو **باب** ینوب مجاہد کو اختیار دیا جا
 خائں کی نیکیاں لے لینے کا وہ کہان تک لے لے گا یعنی جو کچھ نہ ہو بڑے لگا (زینب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح
 تھا ابن ابی لیلی نے اس کو قاضی بنانا چاہا قنیب نے انکار کیا اور کہا میں ایک درم کا سوا لیتا ہوں تو دوسرے کی اس سے
 انہوں نے کہا کہ میں ہم میں ایسا ہی جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئی اور مکان گر کر مر گئی **باب**
 السریۃ تحقیق جن مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے **باب** عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ما من غنیمۃ تغزو فی سبیل اللہ فیہ مسیبون غنیۃ الا یجملوا اقلتی اجسام من ان اخری و ینقی لھم
 الثلث فان لم ینصبوا غنیۃ تم لھم اجسام ثم حمیرہ عبد اللہ بن عمرو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جو غنیمت غازیون کی اسد کے راہ میں کافروں کو لے کر اسے اس کا فرو کا مال ہوئے تو ان لوگوں نے دیکھا انہیں

مزدورین کی پائین اور ایک تہائی آخرت کیونکر ہی اگر اذن کو مال عنایت نہ ملے تو ان کا پورا بدلہ آخرت کیونکر ہو سکتا ہے
ف کیونکہ دنیا میں کچھ لوٹ کا مال اور کچھ مالا کل ثواب آخرت پر **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تھا
 جہاؤں نماز اور روزہ اور ذکر الہی کا ثواب **ع** مع نماز کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلوة و
 الصیام والذکر تصانعت علی الففقة فی سبیل اللہ بسبب ما نہ ضعف ترجمہ معاذ سے روایت فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الہی اللہ کے راہ میں خرچ کر کے پرستار رحمت کرنا ہے
ف یعنی ایک روزہ کا ثواب سات سو روزہ کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار وحید کرتے ہوئے جو حاصل ہو گیا
 فیضیات غازیہ جو شخص جس کو نکل کر جاوے **ع** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فهو شہید او وقصه فوسه او بعیرہ
 اولد غتہ ہاکہ او مات علی افاشہ یا حیحت فی سبیل اللہ فانه شہید اولد الحجة ترجمہ
 ابی مالک اشعری کی روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ میں
 کھلا رہے جہاد کے لیے اور نماند او سکے پر گیا یا مار گیا تو وہ شہید ہے یا اس کے گھوڑے نے اس کو کچل دیا او سکے اونٹ
 نے یا اس کو کسی نہریلے جانور نے کاٹا یا رینچر سانپ وغیرہ نے یا وہ پیر پچھو نے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
 چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اس کے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیلئے عمل کر چکا
 اگر چاہی موت سے مر جاوے **باب** فی فضل الوباط و شمن کے مقابلے میں مورچہ بندی کہنا **ع** فضیل اللہ
 بنت عبیدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختص علی عبدہ الا الماریط فانه یغفر لہ
 عمالہ الیوم القیمة ویؤمن من فتنان القبر ترجمہ فضالہ بن عبیدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہے اور بغیر عمل اور کازندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں ہوتا یعنی اس کو کبھی ثواب نہیں
 نہیں کچھا جاتا مگر جو کپ دار کہ بڑا یا چاتا ہے اس کیلئے عمل اور قیامت تک اور قبر کے فتنے کو اس میں رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ میں دشمن سے لڑنے کیلئے ہر جو مورچہ میں تیاری کرے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
 جاوے گا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ میں چوکی پرہ نہا کتنا ثواب ہے **ع** رسول
 بن الحنظلیہ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاضربوا السیر حتی کانت غشیہ
 فحضرت الصلوة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی اظن انی
 مین ایدیکم حتی طاعت جبل کذا و کذا فاذا انا بھو اذن علی کسرۃ ابائکم بطعنم و تعہم
 و شائکم اجتمعوا الی حنین فقبضتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال ثلاث خیمۃ المساکین
 عند انشاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال الشرف ابی من تد الغنوی انما یا رسول اللہ قال فکیہ

فركب فرسالة فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل
 هذا الشعب حتى تكون في اعلاء ولا يغرن من ذلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله
 عليه وسلم الى صلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسم قالوا يا رسول الله ما احسسناه
 فتوب يا صلاه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي انبثقت الى الشعب حتى اخذ اخضر
 صلاته وسلم قال بشروا فقد جاءكم فارسم فحملنا نظر الى خلال التبحر في الشعب فاذا هو
 جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال اني اطلقت حتى كنت في اعلى
 هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحنا حتى طلعت الشمس من كل صلاه
 فظريت فلما راى احدنا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا
 او قاضيا حاجته فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت عليك ان لا تغفل بعدها
 ثم رحمه محمد بن الخطيب سے روایت ہے کہ وہ ساتھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خباہین میں اور بہت بستی لڑ
 کی جب تیسرا پہنچا تو پہلے نے کہا نماز کا وقت آگیا اور میں شریک ہوا نماز میں آپ کے ساتھ تینوں ایک سوار آیا اور فلا
 یا رسول اللہ میں کیسے پاس سے گیا جاتے تھے ایک پہاڑ پر چڑھا قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا سب ایک جگہ جمع ہوئے
 اپنی عورتوں اور زینوں اور بکریوں کو پیو ہوئے آپ نے یہ سب شکر شکر فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہوئے
 اگر خدا چاہے پہر آپ نے فرمایا رات کو سہارا پہرہ کون دیکھا اس بن مرثد نے کہا میں دو لگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
 سوار ہو جا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گھائی میں بیان
 تک کہ اسکی بلندی پر پہنچ جاؤ مگر اس نے نہ کرنا کہ تھاری جہ سے ہم دھوکہ کھا کھاؤین رات کو اور دشمن آجاوے ریخو تھی
 طرح ہو شیرازی ہو پہرہ دنیا یہ نہ کرنا کہ غافل ہو جاؤ اور دشمن چیری کجالت میں او دھر سے چلا آؤ جب صبح ہوئی تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اٹھے اور دو رکعتیں آپ نے پڑھیں پہر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکھا لوگوں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ ہم نے اسکو نہیں دیکھا پہر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑھنے لگے لیکن نماز پڑھنے میں کنکلیوں کو گھائی کی طرف دیکھ
 رہے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انتہا اوپر نماز میں درست ہو بیان اسکا کتاب الصلوۃ میں گزرتا
 تھا جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پہر اٹھ فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکھنے لگے دشمن کو کہچہ میں جگہ گھاٹی
 میں تھی کیا ایک وہی سوار آگیا رینوا میں آپ کے مرثد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھڑا ہوا اور سلام کیا بعد
 اس کے عرض کیا یا رسول اللہ میں چلا گیا بیان تک کہ گھاٹی کی بلندی پر پہنچ گیا جہاں آپ نے حکم کیا تھا جب صبح ہوئی
 تو میں نے دو لگا ہاں ہو دیکھا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اتر رہا
 وہ بولا نہیں مگر نماز یا پانچا نے پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جب کیا اپنی وہ طرحت کو اب کبھی

کی ضرورت نہ کر گیا اگر بعد اسکو کچھ عمل نہ کرے تو عمل قبول ہو گیا اور اسکو بے جنت تیری لہو قرار پالی اب اگر کوئی اور
عمل نہ کرے تب سے سزاوند نہ ہو جب بھی جنت پہنچے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو اسی جنت کے لئے
گی۔ یہ آپ نے خوشی اور شہادت کے طور پر فرمایا پھر عرض نہیں کیا اور نہ انصاف تھے معاف ہو گئے۔ اس
حدیث سے خدا کی راہ میں بھیرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہو گئی۔ خیال
کرنا چاہیے کہ جب جہاد میں ایسے خفیف خدمتوں کا اتنا بڑا ثواب
اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھ ثواب اور مرتبہ ہو گا **یاف**

کو اھیدۃ ترک القزو جہاد نہ کرنے کی مذمت عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم
یفز ولم یجہد نفسه بالغزوات علی شعبۃ من نفاق ثم رحمہ الی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گویا سطرچہ کہ نہ کسی اوس نے جہاد کیا اور نہ کسی راہ خدا میں اوس نے ٹہنیکے نیت کی انہوں
میں تو وہ منافق کے دیر پر مراد یعنی جو مسلمان سچا ہو گا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اسکو بڑھ کر گیا
اور اگر سامان نہ ہو گا تو دل میں البتہ اور کا قصد کرے گا اور جہاد میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کرے گا تو معلوم ہوا کہ کتنا

کی طرح اور کا ایمان نہ بانی ہو **عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغزو ولم یجہد غازیاً**
او یخلف غازیاً فی اھلہ بخیر اصداہ اللہ بقارعة قال یزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل یوم القیمۃ
ترجمہ الی امام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی
درست کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنی اسکو بچھڑا دے گھر والوں کے خبر گیری بہلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ
اسکو کوئی مصیبت سخت پہنچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا میں) اور آخرت میں سخت عذاب ہے **عن انس**

ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاهدوا المشرکین یا موالکم وانفسکم والسنتکم ترجمہ انس کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کو ساتھ لے اور اپنے جانوں کے ساتھ اور
اپنے زبانوں کے ساتھ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھ یہ ہے کہ چہرہ کرے اپنا مال جہاد میں اور اپنی جان اور
میں مذاکرہ اور زخمی ہو اور زبان کا جھبا دیہہ کہ مذمت کرے ان کے بتوں کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے
اون پر کہ وہ دلیل ہوں اور نکست پاؤں اور ڈراؤ اور قتل اور قید کرنے کے ساتھ اور مانند ان کے اور دغا کرے

مسلمانوں کی فتح کی اور غنیمت ماہتہ گنہ کی اور رغبت دلاؤی لوگوں کو جہاد کی **باب فی دفع فقیر العامة**
یا الخاصة سب آدمیوں کا جہاد کے لیے ٹھکانہ نہ ہو گیا **عن ابن عباس قال لا یتنفر وایعد بکم عذاب الیم**
وما کان لاهل المدینۃ الی قولہ یعلون نسختہا الایۃ التي تلہا وما کان للؤمنون لینفروا
کافۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو مسلمان نہ ہو گیا اگر تم لوگوں کے جہاد کو اسطر (سب کے سب) تو تم کو عذاب کیگا

دکھنے کا اور مدینہ والوں کو درجہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاوین یعنی سب آپ کو ساتھ جہاد کو نکلا
 کریں اس سبب ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہیں نکل سکتے ایک وقت میں کچھ نجد میں بن نفعیہ قال سالت ابن عباس
 عن هذه الآية ألا تنفروا أي عنكم عذابا إليهما قال فاصاب حنهم المطر وكان عذابهم ثم حمهم بنجبه
 بن نفعی سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اسد تم کو عذاب کرے گا دیکھ کر کہا
 کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی اور تم کو سخت ہو گیا اگر انی ہو گئی لوگ یہو کون کے مارے
 مرنے لگے **پا پ** فی الرخصة فی القعود عن القتال اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے **عذر زید ثابت**
 قال كنت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيت السكينة فوهمت فخذ رسول الله
 صلى الله عليه وسلم علي فخذني فما وجدت ثقل شي اقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
 سري عنه فقال كتب فكتبت فكتف لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله
 الى اخر الآية فقام ابو بكر ثم وكاز رجلا اعلمى لاسمع فضيلة المجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا
 يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فو
 خذني علي فخذني ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سري عن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ يا زيد فقرأت لا يستوي القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم غير اولي الضمير الآية كلها قال زيد فانزلها الله وحدها فالحقها والذم لنفسه
 بيده لكان في انظر الى ملحقها عند صدق في كتف ثم حمه زيد بن ثابت سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گر کر مجھ پر اتنا بوجھ معلوم نہیں ہوا
 جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا شاید وحی کی وقت اعضا آپ کے گراں ہو جاتے
 تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجھ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی تھی پہرہ چالت آپ کی جاتی تھی
 یعنی وحی اترتا موقوف ہوا تو آپ نے فرمایا کہہ میں نے بحری کو شائے پر کہا لا یتوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدین
 فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہیں برابر ہو سکتی بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے کے گراہ میں ورجو میں یعنی جہاد کرنے والوں کا
 درجہ حصہ میں بیٹھنے والوں کو زیادہ ہے عبد اللہ بن عمر مکتوم اندھ تھے انہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت سنتے تو عرض
 کیا یا رسول اللہ جو میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا (مثلاً اسد ورجو میں جیسے اندھ لوگ لڑتے تھے) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر میری کج حالت طاری ہو گئی اور آپ کی ران میری ران پر گری میں نے پہرہ اتارنا ہی بوجھ پایا
 جیسا پہلے پایا تھا بعد اس وحی اترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ ام وید میں نے پڑھا لا یتوی القاعدون من
 المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضمیر پھر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضمیر علیحدہ اتر لیکن میں نے اس کو اس وقت مقام

پر لگا دیا قسم نکالی گویا میں اب دیکھ رہا ہوں اوس بڑی کسے دربار پر جہان میں سے اس کو لگایا تھا **ف** یغزوہ بدر
 پہنچی ہوئی تھی اوس کثافت پر یہ لفظ بڑا پاتا غیر اولی الضر یعنی وہ لوگ جو مسند ویر میں اس سے مستتر میں یعنی انکو
 درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہیں سکتے برخلاف ان لوگوں کو جو نہ دست
 اور صحیح ہو کر نہیں جاتے **عن ابن مالک** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد تركتكم
 بالمدينة افراماً ما سرتم مسيراً ولا انفقت من نفقة ولا قطعتم من وادعاً وضمم معكم
 فيه قالوا يا رسول الله وكيف يكونون معنا وهم بالمدينة فقال حبسهم العذر **ترجمہ**
 بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مجاہدین) فرمایا تم مدینے میں ایسے لوگوں کو
 چھوڑنا ہے جو تمہاری ساتھ میں چلے تو میں اور خبر کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ لو
 ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتی ہیں ان کاموں میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں آپ نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے
 رک گئی (تو گو یا شریک ہیں) **باب** مایجنس من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جیسا ہے **عز زید بن**
خالد الجعفی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حضر غزاه في سبيل الله فقد غنم من
 خلفه في اهله بخير فقد غنم امر حمزة زید بن خالد جعفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو راہ خدا میں لڑیو اسے کا سامان دست کردہ تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوس کے
 گھر کی بھی طرح خبر لیا کر تو وہ بھی مقرر غازی ہوا **ریعے** غازی کے برابر ثواب پاویگا **عن ابن مسعود** ان
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الي بنه لحياز وقال لحياز من كل رجلين رجل ثم قال
 للقاعد اكلهم خلف الخارب في اهله وماله بخير كان له مثل نصف اجل الشايع **ترجمہ** ابی
 سعید خدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہر دو
 شخصوں میں سے ایک کو ریے یعنی ہتھیار میں سے ادھر وہ مجاہدین اور پس ماندوں کی اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری
 کریں) پہر آپ نے فرمایا یہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی گہر بار کی اچھی طرح خبر گیری کریگا تو اس کو نکلنے والے
 کا آدھا ثواب ملےگا **عز ابی ہریرۃ** یقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شرو ما في رجل
 شخ هالع وجبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرۃ روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
 تھے بے بری آدمی میں درخصلتیں ہیں۔ ایک تو بخلی رو لانے والی دوسری تو غیالی کنیوالی **باب**
 وقوله تعالى ولا تلقوا ابائكم الى التهلكة یہ جو اس نے فرمایا است والو اپنی جانوں کو ہلاکت میں
 اس کو کیا ہے میں **عز اسلم ابی عمران** قال غرونا من المدينة نريد القسطنطينية وعلی الحجاز **عز عبد**
الرحمن بن خالد بن الولید والروم فاصقوا طهروهم بحائط المدينة فحل رجل على العدو

جہان میں سے اس کو لگایا تھا
 مستتر میں یعنی انکو
 درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا
 عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہیں
 سکتے برخلاف ان لوگوں کو جو نہ
 دست اور صحیح ہو کر نہیں جاتے
 ابن مالک سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے (ایک مجاہدین) فرمایا
 تم مدینے میں ایسے لوگوں کو
 چھوڑنا ہے جو تمہاری ساتھ
 میں چلے تو میں اور خبر کرنے
 میں اور جنگل کاٹنے میں
 لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
 یہ لو ہمارے ساتھ کیونکر
 ہو سکتی ہیں ان کاموں میں
 حالانکہ وہ مدینے میں ہیں
 آپ نے فرمایا وہ عذر کے
 سبب سے رک گئی (تو گو یا
 شریک ہیں) **باب** مایجنس
 من الغزو مجاہدین کی
 خدمت بھی جیسا ہے **عز**
زید بن خالد الجعفی
 ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال من حضر
 غزاه في سبيل الله فقد
 غنم من خلفه في اهله
 بخير فقد غنم امر حمزة
 زید بن خالد جعفی سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو راہ خدا میں لڑیو اسے
 کا سامان دست کردہ تو
 بیشک وہ بھی غازی ہوا
 اور جو غازی کے پیچھے
 اوس کے گھر کی بھی
 طرح خبر لیا کر تو وہ
 بھی مقرر غازی ہوا
ریعے غازی کے برابر
 ثواب پاویگا **عن ابن**
مسعود ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم بعث
 الي بنه لحياز وقال
 لحياز من كل رجلين رجل
 ثم قال للقاعد اكلهم
 خلف الخارب في اهله
 وماله بخير كان له مثل
 نصف اجل الشايع **ترجمہ**
 ابی سعید خدی سے
 روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بنی لحیان کی طرف
 ایک لشکر کو بھیجا۔
 اور فرمایا کہ ہر دو
 شخصوں میں سے ایک
 کو ریے یعنی ہتھیار
 میں سے ادھر وہ
 مجاہدین اور پس
 ماندوں کی اہل و
 عیال وغیرہ کی
 خبر گیری کریں)
 پہر آپ نے فرمایا
 یہ جانیوالے سے
 اگر وہ نکلنے
 والے کی گہر بار
 کی اچھی طرح
 خبر گیری کریگا
 تو اس کو نکلنے
 والے کا آدھا
 ثواب ملےگا **عز**
ابی ہریرۃ یقول
 سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم
 يقول شرو ما في رجل
 شخ هالع وجبن خالع
ترجمہ ابی ہریرۃ
 روایت ہے کہ میں
 نے سنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 سے فرماتے تھے
 بے بری آدمی میں
 درخصلتیں ہیں۔
 ایک تو بخلی رو
 لانے والی دوسری
 تو غیالی کنیوالی
باب وقوله تعالى
 ولا تلقوا ابائكم
 الى التهلكة یہ جو
 اس نے فرمایا است
 والو اپنی جانوں
 کو ہلاکت میں اس
 کو کیا ہے میں **عز**
اسلم ابی عمران
 قال غرونا من
 المدينة نريد
 القسطنطينية وعلی
 الحجاز **عز عبد**
الرحمن بن خالد
بن الولید والروم
 فاصقوا طهروهم
 بحائط المدينة
 فحل رجل على
 العدو

فقال الناس له لا اله الا الله يلقى بيده الى التهلكة فقال ابو ايوب انما تولت هذا الآية فينا
 معشرنا انصار لما نصر الله نبيه واطهر اسلام قلنا هل نقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله
 تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فلا لقاؤا بالايدي الى التهلكة
 ان نقيم في اموالنا ونصلحها ونندع الجهاد قال ابو عمران فلم ينزل ابو ايوب يجاهد في سبيل
 الله حتى دفن بالقسطنطينية ثم رجع اسم ابو عمران سے روایت ہو کہ ہم نے جہاد کیا یہ نبوی قسطنطینیہ کا
 قصہ کہتی تھی جو دار سلطنت تہازوم کا اور اب تک دار الخلافت ہو سلطان روم کا اور مسکو مقبول - اور
 اسلامبول بھی کہتے ہیں اور جماعت اسلام کو سردار عبدالکریم بن خالد بن بلید تھے اور کفار روم اپنی پشت لگا کر
 ہو کر تھے شہر کی دیوار سے رنجو نظر کر رہے تھے ہمارے آنے کے اور حملہ کرنے کے اتھار میں ایک شخص سے ہم سے
 دشمن پرستہیار اٹھانا چاہا لوگوں نے کہا مین مین لا اله الا الله اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور سوتلا بولتا
 ہے کہ یہ ایت تو ہماری قوم انصار کے شان میں اتری ہے جب اسد تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ وہ دے دی اور سلام کو غالب
 کیا تو ہم نے اپنی دونوں میں کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہے اپنی مالوں میں رہیں (اوشوں اور باغوں میں) اور انکو
 درست کریں جہاد چھوڑ دیں تب اسد جل جلالہ نے یہ ایت اوماری وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بايديکم الى التهلكة
 خرچہ کرو اللہ کی راہ میں اورست ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں تو ہلاکت میں جانوں کو ڈالتا ہے کہ اپنی مالوں میں درست
 رہیں ان کی فکر کریں جہاد چھوڑ دیں (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہو یہ تو حیات ابدی ہے) ابو عمران نے کہا پھر اگر جہاد
 کرتے ہے اسد جل جلالہ کی راہ میں جیانت تک کہ دفن ہو کر قسطنطینیہ میں پاسبان والوھے تیرا نیک بیان حسن
 عقبہ بن حار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالاسم الواحد
 ثلاثة نفر الجنة صانعه يجهت في صنعته الخیر والراحی به ومنبله وارصو وارکبوا وازتمو
 احب الي من ازترک ابو الیس من اللہ ثلاث تادیب الرجل فرسه وملاعبته اهله مریه
 بقوسه ونبله ومن ترک الریحی بعد ما عملہ رغبة عنه فانها عنه ترکها او قال کفرها ثم حمیمہ
 بن عامر سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق اسد عز وجل داخل کرتا ہو ایک
 تیر کے سبب سے (یعنی کفار کی طرف پہنچنے کے سبب سے) تین شخصوں کو بہشت میں ایک تو اسکو بٹانے والے کو جو تیری
 پیشہ میں ثواب کی امید کھو دیتے اس نیت سے جو تیرا وہی کہ جہاد میں کام آوے دوسری تیر پہنچنے والی کو (یعنی جہاد میں) اور
 تیسری تیر دینے والی کو تیر انداز کے ہاتھ میں خواہ اپنا تیر دی خواہ اسکا خواہ نیلیر و ساینٹا سے پہر اٹھا کر لاوی سیتیر
 اندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو یعنی سیکر تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہو جھکے تیر اندازی سواری
 سواری کو تیر اندازی پایہ بھی کہتے ہیں ہمارے دین میں کوئی کہیں نہیں کرتیں - ایک اور کہتا ہے اندازی اگر کوئی

اور اپنی بی بی سے کہیں اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (میں تو ہی میں شغول ہوں) اور جو شخص تیر اندازی
 سیکھے کہ چوڑے سے اس کو تیر اندازی کرے تو مقررہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چوڑا دیا اس نے یا فرمایا کہ اس نعمت کا
 کفر کیا (ناشکری کی) **ہے** اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بے بند و
 توپ ہے ہر سامان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اسکی مشق کرنا ضرور ہے اس طرح جتنی سامان حرب جنگ
 میں اور اسکی کمان اور حاصل کمان اور اسکی سن کرنا بھاد میں داخل ہے **ہے** عقیقہ بن عامر الجعفی یقول سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی المنبر یقول ولقد فاطمہ ما استطعت من قوۃ الا ان
 بالقوۃ الرحمی الا ان القوۃ الرحمی **ترجمہ** عقیقہ بن عامر نے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تھے کافروں کے جنگ کیو اسطو تیار کرو جتنے تم میں طاقت ہو قوت کو خیر وار خوار
 کہ قوت تیر اندازی ہے خیر وار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے **ہے** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واحد و محکم با
 استطعت من قوۃ مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس کی یہ قوتی و اسکی بہ نسبت اور خیر وار کے سوا
 ہر نامے میں قوت سے مراد بند و قین اور توپیں اور کارتوس اور ٹوپیاں ہیں **ہے** معمر معاذ بن جبل از رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم **انہ** قال الغزو وخر وان فاما من استغی وجہ اللہ واطاع الامام واتفق الکویۃ
 ویاثر البشایک واجتنب الفساد فان ثمرہ ونبہہ اجر کله وامام غر الخوار وریاء وسمیۃ
 و عصی الامام و افسد فی الامر فانہ لم یرجع بالکفاف **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح ہے ایک وہ جہاد جو اسکی ضمانتی کیو اسطو کیا جاتا ہے اور امام کی
 فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمرہ سے عمرہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ زمی اور محبت کی جاتی ہے اور
 خاد سے پرہیز رہتا ہے تو اس تمام کا جہاد تو سونا اور جاگت اسب عبادت ہے اور جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ کہنا
 اور سنا کیو اسطو اور اپنے فسر کی نافرمانی اور زمین میں نشا و نظر ہو تو یہ جہاد ایسا ہے جو میں جو کوئی جہاد و جہاد
 ترکیا اور کو خالی لوث ناشکرا **ہے** یعنی اس جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاؤ تو بھی ضمانتی، ثواب کا کیا ذکر
 ابیہ ہورہ **ان** رجلا قال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وهو یتبعی عن ضامن عرض
 الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اجزلہ فاعظم ذلک الناس قالوا للرجل عد
 لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحلک لم تفہمہ فقال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل
 اللہ وهو یتبعی عن ضامن عرض الدنیا فقال لا اجزلہ فقالوا للرجل عد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال الثالث فقال لا اجزلہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
 اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کے مال اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے پیٹھ پر ہاتھی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پہرہ چھپا لیا کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپی ٹھہر سمجھا نہ سکا تو پہرہ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اس کے راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا و مال و سبب چاہتا ہے پہر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پہر تیسری بار لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پہر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہرہ تو اس نے تیسری بار پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا اسکو کہ اس نے جہاد اس کے راہ میں کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اس کے لیے ہو کر اور مقصود غنیمت کا حاصل ہونا ہی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اس سے کم جو محض اس ہی کے لیے جہاد کرے اور اسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسیٰ ان اعرابیا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الرجل يقاتل لادب

ويقاتل ليحمده ويقاتل ليغنم ويقاتل ليرى مكا نه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

قاتل حتى تكون كلمة الله هي اعلى فهو في سبيل الله عز وجل ثم رحمه ابی موسیٰ سے روایت ہے ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہے اپنی فکر کیواسطے یعنی آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو کئی کئی بار

اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام و آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ماہنگی کیواسطے اور ایک شخص

لڑتا ہے تاکہ اسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اسکا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عز وجل کی راہ میں لڑتا ہے اور اسکو جہاد کا ثواب ہے

اور جو ملک اور دنیا کو لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے عن عبد اللہ بن عمر یارسول الله اخبرني عن الجهاد و

الفرق فقال يا عبد الله بن عمر ان قاتلت صابرا احتسبا بعثتك الله صابرا احتسبا وان قاتلت مرأیا

مكا فبعثتك الله مرأیا مكا فثرا يا عبد الله بن عمر وعلی حال قاتلت او قتلت بعثتك الله علی

تلك الحال ثم رحمه عبد السدین عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ جبکہ جہاد سے غیر مجبور لڑے کہ طرح کا جہاد

موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبد السدین عمر و اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرے والا اور ثواب

چاہنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھکو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اور ثواب دے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھانے کے

لیے اور زیادتی کیواسطے تو رخصت لوگوں میں فخر کے لیے کہ میں تم سے شجاعت اور بہادری میں زیادہ ہوں تو اسے تجھکو اسی

حال پرادھا دے گا ابو عبد السدین عمر و جو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جائے گا تو اسے تجھکو اسی حال پرادھا دے گا اگر نیت خالص

ہو تو مخلصون میں شمار ہوگا نہیں تو ریاکاروں میں ہوگا یہاں فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اصيب اخوانكم باحد جعل الله امرهم

في خير فخيرهم ترد انصار الجنة ناكل من قارها وناوى الى قادي من ذهب معلقة في ظل العرش

فلما وجدوا طيب ما كانوا يشربون ومعتابهم قالوا من يبلغ لخواننا عنا اننا لنعلم في الجنة
توزق لفلان يزداد في الجهاد ولا يتركوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابغضهم عنكم قال
فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الاية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری بہائی اہل کے دن شہید کیے گئے تو اللہ نے انکی روح کو نیز شریوں
کے پیٹ میں کر دیا رہینے رکھ دیا وہ بہشت کی نہروں پر پرتی بہن اور اوکھ سیے کہاتی ہیں اور سونکی قندریوں نیز
بیسرا وٹھکانا کہتی ہیں عرش کے سایہ میں جیباؤں روحوں نے اپنی کہاٹے اور پٹنے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو
ہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بہائیوں کو یہ خبر پہنچاؤ کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور کہاٹے کہاٹے ہیں
تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل گیر ہیں بے رغبتی نہ کریں اور لڑائی کی وقت سستی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انکا
ذکر تمہاری خبر میں نازل کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ایت جو لوگ اللہ کی راہ میں مار گئی ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے ہیں
نیز ربک پاس کہاٹے کہلو اسو جاتے ہیں خوش ہیں ان نعمتوں پر جو اللہ انکو دین اور خوشخبری دیتا ہیں ان
لوگوں کو جو ابھی ان تک نہیں آئے کہ تم ہرگز نہ ڈرو نہ بے خبریہ ہو حسنہ بنت معاویہ الضمیریہ قالت

حدیثنا بھی قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم النبي في الجنة والنبي في الجنة والمولود والوئيد ثم حميم ثم سميت معاوية بن أبي جحاش بن سلم بن روايت
کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جہشت میں کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی ہوں گے
اور بہشت میں شہید ہوں گے اور رڑکے اور جیتے گا رڑی گئے **ف** مراد وہیں سے مومن ہو موجب قول اللہ تعالیٰ کے الذین
آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون وانشہا عندہم بحکم حاصل ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہر حقیقت یا
حکم اور رڑکا مومن کا ہو یا کافر کا اصل ہوگا بہشت میں اور رڑکے میں خل ہے کچا بچا ہی اور جیتے گا رڑی گئے اگر جیتے
عادت کافروں کی تھی کہ جیتی رڑکین کو گاڑ دیتے تھے اور جیتے بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تکلی کوقت اگرچہ
اس حدیث میں رڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا رڑکوں میں بڑا اختلاف ہے اور ان کے بابا میں علماء کا کلمہ
قول ہیں مگر صحیح توقف ہے **باب** فی الشہید یشفع شہید کی شفاعت کا بیان حضرت عثمان بن عتبہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے رسول کے ساتھ ہو گا وہ جنت میں رہے گا۔

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث میں علم فرمایا **باب** فی النور میری حد
 قبل الشہید شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عمر عائشہ** قالت لما انجاشی کنا نستحدث
 انہ لا يزال علی قبرہ نور ثم حجہ حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبشہ) مر گیا تو ہم سے لوگ کہا
 کرتے تھے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **فت** شاید وہ شہید مر سکا **عمر** عبید بن خالد السہلی قال فی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیز وجاہین فقتل احدھما ومات الاخر شہیدہ بجمعة و نحوھا فضلینا
 علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا **اللھم اغفر لھ** والحقہ
 بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان صلواتہ بعد صلواتہ و صومہ بعد صومہ
 شاک شعبة فی صومہ وعملہ بعد عملہ انہما کما بین السماء والارض ثم **عمر** عبید بن خالد السہلی
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں میں بہائی چارہ کر دیا تھا ریتوں ایک کو دوسرے کا بہائی بنا
 دیا تھا تو ایک توادون میں سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرے کو کسی ایک مفتخر یا سیوہی کچاؤ کو بعد مر گیا ہم نے اوس پر پڑ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تم نے اوسکی لیے دعا کی اور اسے ششہ دی اوسکو اور ملاوے اوسکو اپنے
 ساتھی سے پہلے بھائی ہو جو قتل کیا گیا تھا اسکی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریت تم نے کیا کہا
 اوسکی نماز میں کدھر گئیں جو اوس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پھر میں اور اوسکی روزی کدھر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی
 کے بعد رکھ دیا اور اوسکی اعمال کدھر گئے جو اوس نے اوسکی بعد کئے بیشک ان دونوں میں تا فرق ہے جتنا آسمان زمین
 فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرا کم ہے) **باب** فی الجحافل فی الغزو مزدوری چھب اور نیک بیان **عمر**
 ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم لامصار و
 ستکون جنودا مجندة تقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فیتخذ من فقیہ
 شہ یتصفح القبائل بعرض نفسه علیہم یقول من اذک فیدہ بعث کذا من اذک فیدہ بعث کذا **ابی**
 وذلک لا جبر الی اخر قطرة مزدمة **ترجمہ** ابی ایوب انصاری روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سنا آپ فرماتے تھے فتح کی جاوین گے تم پر تمھارے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پانچ جاوین گے اور واقع ہوں گے
 لشکر جمع کی گئی معین کیجاوینگی پھر ان لشکر کو دن نوچیں یعنی ہر ایک قوم اور قبیلہ کو اپنی میں سے ایک حصہ لشکر کا
 دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص بھیجے امام کے کو اس کے تین بیٹے ہمراہ لے جاوے کہ اسے بغیر حرت کے پس نکلیگا
 اور بہاگے گا اپنی قوم میں سے یعنی تاج خجند سے پھر تلاش کریگا قبیلہ کو در حالیکہ پیش کرے گا اسے تین اون پر کہتا ہوں کوں ہے
 الکفایت کردن میں اوسکو لشکر میں کوں مجھ کو کوں رکھے گا تا محنت شکر کی اس سے اپنی ذمی ہوں قصود یہ ہے کہ شہر
 راضی نہیں ہے کہ بغیر حرت کے شہ جہاد کر کوں حضرت برائی اوس کی بیان کرتے ہیں خبردار ہو یہ شخص مزدور ہو آخر قطرہ

ایک دفعہ میں کہ جادو نیکی کے معنی لازم کر نیکی امام پر کہ پسینہ فوج میں ہر قوم میں سے طرف جہاد کی لینے جب پہنچا ہوا
 ہر جانب میں تو محتاج ہو گا امام طرف اوکی کر بھیجے ہر جانب فوج تاکہ اسے اون کفار سے کہ قریب اور جانب کے ہیں اور نہ
 غالب ہوں کفار اون سداؤں پر کہ اوس جانب میں ہیں **ع** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال للغازیۃ اجروہ وللجاءل اجروہ وللمخاضۃ تمرحوہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر طرف جہاد کرنا ایسے اجراء کا ہے جیسے ثواب اور کا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اس کے اور ہر طرف دینے والے
 مال کے اجراء کا ہے اور جہاد کرنا ایسا بھی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور رو کرنا ہر غازی کی تاکہ وہ جہاد کرے تو
 اوسکو دہر ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خیر کرنے مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہونے اوسکی کا سبب جہاد اور غلٹ کیا
 پس مراد ساتھ جل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی تقویٰ علیہ السلام کی ہے **ی** ابی النضر
 یقزوہ باجیر لیخندم کوئی اپنے ساتھ جہاد میں خدمت کو لے گیا اور ثواب پر لیا **و** **ع** یعنی بن مونیہ قال الذہب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لے خادم فالتمست اجیر ایکھنی فی
 اجیر لے لے سمجھہ فوجدت رجلاً فلما دنا الرحیل انانی فقال ما ادری ما النہان وما یبلغ لہی
 قسم لہ شئاً کان اللہم اولہ یکن فتمیت لہ ثلاثۃ دنائیں فلما حضرت غنیۃ اردت ان تجیر
 لہ سہمۃ فذکرت الدنانیر فحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ قال ما اجد لہ فی
 غزوۃ ہذہ فی الدنیا والاخرۃ الدنانیر التی سمعتموہ علیہ بن مونیہ سے روایت ہے خبر واکر کیا لوگوں کو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کے لیے اور میں بوڑھا تھا نہایت اور کوئی خادم میری پاس نہ تھا کہ میری خدمت
 کری تو میں نے ضرور تلاش کیا کہ مجھ کو گناہت کری اور میں نے اوسکی واسطہ اور کا حصہ بھی جاری کرنا چاہا **ف** یعنی جو ان
 غنیہ کے اوس میں سے ایک حصہ اور کا دینا چاہا یا کل حصہ اسی کو دینا چاہا میں نے صرف آخرت کو ثواب پر قناعت کی **ف**
 آخر ایک ضرور مجھے لاجب کوچ کا وقت قریب آیا تو دہر سے پاس آیا اور بولامین نہیں جانتا کتنے حصے ہوں اور میرا حصہ
 کیا آوے تم میری ضروری کہہ میں کہ دو حصے ہوں یا نہ ہوں (یعنی مال غنیمت بلو یا نہ ملے) میں نے میں تو نیا دوسرے
 لیے مقرر کر دیے جب مال غنیمت آیا تو میں نے اور کا حصہ دینا چاہا بھی مجھ پر خیال آیا اسکے تو میں دنیا مقرر ہوئی تھی
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سچا ل بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت
 میں ہر تین دنیا میں **ی** ابی فی الرجل یغزو وابوہ کا دھکا کوئی شخص بدین مرضی والدین کے جہاد کرے
ع عبداللہ بن عمرو قال جہاد رجل لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی
 الحجرة وترکت ابوی یکمان فقال ارجع حلیہما فاضحکھا کھا اکیتھا **ع** محمد بن عبد اللہ بن عمرو
 سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے ہجرت کی

بیعت کر لیا اور اپنے مان بپ کو رخصتا ہوا چھوڑ دیا ہون آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس اور سناؤ کہ جو جیسا لایا
 تھا تو نے ایزکو حضرت عبداللہ بن عمروؓ قال جاء رجل اليه صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشد
 قال لك ايون قال نعم قال فقيه ما فجاهاهده ثم حمى عبد الله بن عمرو سے روایت ہو کتبش رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جب کروں اپنے فرمایا کیا تیری مان بپ میں اسے کہا کہ ان
 اپنے فرمایا پس تو بیچو انہیں کے جہاد کر دینے انہیں کچھ مدت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا کر کہت ہو حضرت ابی سعیدؓ
 الخدری ان رجلا صاخری رسول الله صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال هل لك احد باليمن
 قال ابو س قال اذنالك قال لا قال ادع اليهما فاستاذنهما فان اذنالك فجاهاهده ولا
 فبقرهما ثم حمى ابی سعید خدری سے روایت ہو کتبش میں سے بیعت کر کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 اپنے اُس سے فرمایا کیا میں کوئی تیرا ہے اوستو کہا ان مان بپ میں اپنے فرمایا کیا انہوں نے تبہ کہواؤں ویسے اوستو
 کہا نہیں اپنے فرمایا کہ تو انہیں کے پاس پہنچ جا اور ان سے اجازت مانگ اگر وہ تبہ کہوا جازت دیوین تو جہاد کر اور
 نہیں تو انہیں کے ساتھ نیکی کر یعنی خدمت کروں کی یہاں **باب فی النساء یغزون عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں**
 عن انس قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یفنیو یام سلیمان ونسوة من اهل بیتہ من النساء
 الماء ویداوین الخمری ثم حمى انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد میں لایا تبہ تیرے اور
 انصار کی کئی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لیا تبہ جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہ عورتیں اذکویانی پائین اور حرمین
 کی دو اکثرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں ہمراہ جانا درست ہو لیکن برقیہ و رت لڑائی بہتر ہے نہ
 کرین زحیم سے ہم پٹی کرین پیادہ کو اپنے پلاوین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین یہاں **باب فی الغزو وضع ائمة الجہاد**
 ظالم حاکم نے ساتھ جہاد کرنا درست ہے عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة
 من اصل الايمان البکف عن قتال الا الله ولا تکفر به بذب ولا تخفجه من الاسلام بقل والجہاد
 حاضر من بعث الله الی ان یقاتل احدا من قتلی الدجال لا یبطله جہب جاش ولا عدل عادل ولا قیام
 بکاقداد ثم حمى انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تین باتیں ایمان کے شجر میں ایک تو یہ
 جو کہ لا الہ الا اللہ کہے اور کلمہ قل اولیذا سے باز رہنا اور کیا ہے وہ گناہ کرے اور کلمہ کا فرق نہ مانا اور سلام سے باہر نہ کرنا
 یہ توجہ آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرنا تو گناہ کرے وہ کافر نہ ہو گا البتہ اس گناہ سے
 کافر ہو گا جو ایمان کو دور کر دی جیسو شد کہ کرافت اور جہاد جاری ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ نے جہاد میں کیا۔ یہاں تک کہ خیر
 امت میری دجال سے لڑی گی جہاد باطل نہیں ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے صلہ میں ورنہ ہوا شاہ مسلمان خواہ
 ظالم ہو یا عادل جہاد اوستو ساتھ درستی اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر عین ابی سعیدؓ قال قال رسول الله صلى

الله عليه السلام الجهاد واجب عليكم مع كل امير براكان او فاجرا والصلاة ولجبة عليكم خلف كل
 مسلم براكان او فاجرا وان عمل الكباش والصلوة ولجبة على كل مسلم براكان او فاجرا وان
 عمل الكباش ثم رحمه ابو هريرة عنه سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے ہر تیسرے ماہ ہر سال کے
 ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تیسرے سالان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر سالان
 پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے گزشتہ دو طریقوں کو مروی ہے اور سب طریقہ تصدیق میں -
 اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہو یا ہتھکڑی اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز رہی میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز
 ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز نہیں انہیں مگر بادشاہ ظالم کو ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے
باب الرجل یجمل بمال غنی و یغزو ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے **عن جابر بن عبد الله** حدثنا
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اراد ان يغزو فقال يا معشر المهاجرين ولا نصار ان من
 اخوانكم قوم ليس لهم مال ولا عشيرة فليضم احدكم اليه الرجلان او الثلاثة فما لاحدنا من ضلع
 يجمعه الا عقبه كعقبه يعني احدهم فضمت الي اثنين والثلاثة قال ما لكم الا عقبه كعقبه
 احدهم من جملة ثم رحمه جابر بن عبد الله سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اسی گردہ ہمارے
 اور نصار کے بعض تو تباہی بھائی ایسے ہیں کہ اپنی مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے نہ ہر ایک تم میں سے دو تین آدمی کو پھر ساتھ نیک
 کر لے اس طرح کہ تم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہو جیسے اور ان کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ
 دو تین آدمی کو لے لایا اور میں بھی صرف باری ہو اپنی اوٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اوٹ
 میرا تھا لیکن چونکہ ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا تو سب باری باری اوپر چڑھتے تھے حساب سے **باب فی الرجل یغزو**
یلقس الاجر والغنیمة کوئی شخص جہاد کرے تو اب اور غنیمت کیسے ملے **عن حمزة بن عبد المطلب** ان ابن زعب الا یادی حدثه
 قال نزل علی عبد الله بن حوالة الا نزلہ فقال لی بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لننعم
 علی اقدامنا فجعنا فلم نغتم شيئا وعرف الجهد فی وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلم
 فاضعفت عنهم ولا تكلم الی انفسهم فجعروا عنهما ولا تكلم الی الناس فيستاثروا حلیم ثم
 وضع يده علی راسه او قال علی هامته ثم قال يا ابن حوالة اذا رأيت الخلافة قد نزلت ارض
 المقدسة فقد دنت الزكافل والبلايل ولا هو العظام والساعة يومئذ اقرب من الناس
 مني في هذه من اُسلك ثم رحمه ابن زعب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حوالة نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پیرا پیرا وہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے بھیجی سواری بہاری یا اس شخص سے یا تو ان
 پیدل آپ نے روانہ کیا ہم کو کچھ کچھ کے نہ لائے دینے وال غنیمت نہ ملا اور آپ نے ہمارے چہرے پر رنج دیکھا تو آپ نے ہمارے

اور فرمایا بہت سونپ دکان لوگوں کو بچھ پھر میں ان کے خبر گیری سے عاجز ہو جاؤں اور نہ سونپ دوں اور نہ کوئی بخی کے کہ وہ عاجز ہو جاویں اور نہ سونپ دوں اور نہ لوگوں کے کہ وہ اپنے تئیں مقدم کریں اور نہ کہ بلکہ تو خود ان کی خبر گیری کر اور ان کی حفاظت اپنی سے متعلق رکھ کر پھر آپ نے اپنا ماتھیری سر پر کہا اور فرمایا اسی ابن حوالہ جب تو دیکھ خلافت کو زمین مقدس یعنی شام میں اترتے ہوئے مرا خلافت سے خلافت نبوت ہو یا امامت محمدی علیہ السلام تو نزدیک ہوگوں زارے اور پیلے (زارے سے مراد زلزلہ قیامت ہو اور بلبلہ بڑا اور غم) اور بڑی بڑی وقعات (علامات بکری) اور قیامت دن دنوں میں قریب ہوگی لوگوں سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیرے سر سے نزدیک ہے رفیع قیامت بہت قریب ہو جاوے گی) **پایاب فی الرجل یشی نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچ دے** **عمر عبد اللہ**

بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجیب بنا من رجل غدا فی سبیل اللہ فاھجر

یعنی صحابہ فھلما علیہ فرجع حتی اھربق دمہ فیقول اللہ تعالیٰ ملائکتہ انقضوا الی عبدی

مرجع رغبۃ فیما عندک وشفقتہ بما عندک حتی اھربق دمہ ترجمہ عبد السد بن مسعود روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تجویز کیا ہے اس شخص سے جو جہاد کو گیا اس کی راہ میں پہرہ کے

ساتھی سب بہاگ لگی اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا نہا تک کہ مارا گیا۔ اور سوت السجل جلالہ اپنی فرشتوں سے فرماتا ہے

دیکھو میری بندگی کو لوٹ آیا میری ثواب کی غبت کر کے اور میری خذاب سو ڈر کے یہاں تک کہ اس کا خون بہا یا گیا

دوسری حدیث میں ہمارا ہوتا ہے اس کو معلوم ہوا کہ صفاک اور تعجب دن صفات میں سی ہین جو پروردگار کے لیے

ثابت ہیں **پایاب** فیمز نیسلیم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اس وقت مارا

جاوے خدا کی راہ میں **عن** ابی ہریرۃ ان عمرو بن اقیس کان لہ ربایا فی الجاہلیۃ فکسہ

ان یسلم حتی یأخذہ فجاء یوم لحد فقال ابن بنوعی قالوا یا احد قال ابن فلان قالوا یا احد

قال فاین فلان قالوا یا احد فلیس لامتہ و مرکب فرسہ ثم توجه قبالہم فلما راہ المسلمون

قالوا الیک عنایا عمرو قال انی قد امنت فقال تل حتی جرح فحل الی اھلہ جرحا فجاءہ سعد بن

معاذ فقال لاحتہ سلینہ حمیۃ لقمولک او غضبنا لھم غضبنا للہ فقال بل غضبنا للہ ورسولہ

فمات فدخل الجنة وما صلے اللہ صلاۃ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ عمر بن اقیس کو سوز لیتا تھا لوگوں

سے جاہلیت کو دبانے میں انہوں نے اسلام کو برا جانا جب تک اپنا سود و جھول کر میں (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو گیا)

پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میری چپا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احدین پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے

کہا احدین پوچھا فلاں کہاں ہے لوگوں نے کہا احدین پھر انہوں نے اپنی زہر بھنی اور اپنے گٹھڑی پر سوار ہو کر عید کے

متوجہ ہوئے اور کھلوت جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو کہا الگ رہو انہوں نے کہا اٹھان لایا پھر وہ زہر مینا تک کہ زخمی ہو کر

اور لوگ اذکو اذہائے گئے وہاں سعد بن سواد نے انہوں نے اون کی بہن کو کہا پوچھنا اپنے بہائی سے تم کیوں لڑو اپنی قوم کی غیرت ہو یا غصہ ہو یا اس کی واسطہ غصہ کر کے انہوں نے کہا اس کی واسطہ غصہ کر کے اور اس کو رسول کے لیے پھر مرگئی اور جنت میں گویا حالانکہ وہ انہوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی **باب** فی الرجل یموت بسلاحه من شخص اپنے ہتھیار سے ایک جاوے **صحیح** سلمہ بن اکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل الخ قتلہ شدیداً فارتد علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ مر جلاً مات بسلاحه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاحداً جاحداً قال ابن شہاب شہد سالت اینا السملہ بن اکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک عنینہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاحداً جاحداً قلہ اجرہ من ثین **صحیح** محمد بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقاً اس کی تلوار اس کی لنگی گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ اٹھائے اس میں گفتگو کی اور اس کی شہادت کو تسلیم کیا بلکہ یوں کہا اکیٹھ سو تباہی ہتھیار سے مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر شکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اس کے راہ میں کوشش کے مجاہد ہو کر ابن شہاب جو اس حدیث کو اسناد میں لایا راوی میں انہوں نے کہا پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے ایک بیٹے سے پوچھا انہوں نے بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی لگتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر فرمایا جھوٹ بولے وہ اسباب میں کہ وہ شہید نہین ہوا وہ مرا ہو جہاد کر کے مجاہد ہو کر اس کو دو ہزار ثواب ہوا اگرچہ وہ اپنے ہتھیار کی چوٹ سے مر گیا **صحیح** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغترنا علی حمن جھینہ فطلب رجل من المسلمین لجلہ منہم فقتلہ فاحظاہ واصاب نفسه بالسيف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخرکم یا معشر المسلمین فابتدروا الذر فوجدوه قد مات فلافہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنیابہ ودمائہ و **صحیح** علیہ دفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشہیدہو قال نعم وانا لہ شہید **صحیح** محمد بن ابراہیم سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حکم کیا جہنہ کے ایک قبیلہ پر تو ایک مسلمان نے قسم کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون میں سے پہرا مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اس کی لنگ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو وہاں خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی کرو دوسرے اس کی طرف دیکھا تو وہ مر گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور وہ نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا مان اور میں پر گواہ ہوں **صحیح** یعنی اس کی شہادت پرین گواہی دوں گا قیامت کے روز۔ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھی جانے کا ثبوت ہے جو جیسا کہ ابو حنیفہ کا قول ہے **باب** الذاء عند اللقاء منک مشرعتے ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا **صحیح** سہل بن سعد قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا ترجان او قتل ما ترجان الدعاء عند النداء وعند الباس
 حایز یلک بعضہم بعضا قال موسیٰ وحدثنی رزق بن سعید بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن علی
 بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ووقت المطر ثم حمیہ بن سلم بن سعید سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے دودھائیں بنیں روکی جائیں یا بہت کم روکی جاتی ہیں، یعنی ہمیشہ قبول ہو جائیں ہیں یا کثرت قبول ہوتی ہیں (یعنی بعد
 اذان کے) دوسری اذان کی قیوت جب ایک روئے بکھر جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نہ بہتر وقت
باب بارش شروع ہو کیونکہ اور وقت خدا کی رحمت اور ترقی ہے امید ہو کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہو
باب فیمن سال اللہ تعالیٰ الشہادۃ جو شخص اللہ کی شہادت مانگو عن معاذ بن جبل انہ سمع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواقناۃ فقد وجبت لہ الجنة ومن سال
 اللہ القتل من نفسه صا دقا شہ مات او قتل فان لہ اجر شہید مراد ابن الصغیر من ہذا ومن
 جرح جرحا فی سبیل اللہ او نكب نكبة فانہا تجبۃ یوم القیامۃ کا غیر ہر ما كانت لونها لون
 الزعفران وریحہا ریح المسک ومن خرج بہ خراج فی سبیل اللہ فان علیہ طابع الشہداء
 ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے
 اونٹنی کے ذوق کے موافق تو مقرر اور سکول ہی بہت واجب ہوئی دیکھا راؤنٹنی کا دودھ دہو کر پیر دوسری بار دھو تو ک
 جتنا وقت ہوتا ہوا دس کو فراق کہتے ہیں اور جو شہادت مانگی اللہ تعالیٰ اسے سچے دل کے ساتھ پیر وہ مر گیا یا مار گیا تو اسکو
 شہید کا ثواب ہو گا **باب** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہو اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں ہوتا
 اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے اللہ کے راہ میں یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سے یعنی
 کہیں گر پڑا یا چوٹ کھائی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ زخم آؤ گنا قیامت کے دن مانند لکڑی اور سپر کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں زمین
 اوس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں (اوس کا زنگ زعفران کا ہو گا اور بواؤسکی رشک کی اور وہ شخص جگمگا
 اوسکے پہوڑا اوسکے راہ میں پس تحقیق اوس پہوڑی پر یا پہوڑے والی برچھڑی ہوگی شہیدوں کی (یعنی علامت شہید ہونے ہوگی
 تاکہ پہنچا جاوے جو اسی ترقی دین میں بھی کی تھے پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا) **باب** جو کراہیت جہاد
 فواصی الخیل واذا نابھا گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا عن عتبہ بن عبد اللہ وھذا
 لفظہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفھا ولا
 اذناہا فان اذناہا مذاہبا ومعارفھا دفاوھا وخواصیہا معقوھا فیما الخیل ترجمہ
 عتبہ بن عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے سنا آپ فرماتی تھی گھوڑوں کی پیشانی کے
 بال نہ کترنا اور نہ انکی بالین اور دین نہ کترنا سلیو کہ اون کی دین اون کی چوبان ہیں اوسکے کہیا ان اوڑھتے ہیں اور

مذہب میں آیا اور ترقی دین

ایا لیں تو سب گرم ہونے لگے اور ان کے مین اور اونکی پیشانیوں کے پاؤں میں بندہ ہے ہی پہلائی **ف** یعنی کت ہوا اسکے
 رہنے میں اور بہتری ہو اور زینت بھی ہے **باب فی ما یستحب من اللوان الخیل** کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہو عن
 ابو وہب الخثعمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کیت
 اغر مجل او اشقر اغر مجل او ادهم اغر مجل ترجمہ الی وہب جینی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا
 سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا **ف** اشقر کہتے ہیں گھوڑے سر خزانگ کو اور فرق کیت اور اشقر میں یہی
 کہ کیت کی دم اور ایل سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن ابی وہب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیکم بکل اشقر اغر مجل او کیت اغر فذکر صحۃ قال محمد بن عبد بنی ابن مہاجر سالنہ لہ فضل
 الا اشقر قال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر
 ترجمہ ابو وہب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنا اور میرا ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
 ہاتھ پاؤں کو یا کیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کو مجھ بن مجھ چرنی کہا میں نے عقل سے پوچھا اشقر کو کیوں فضیلت
 ہوئی انہوں نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر پہنچا تو سب پہلے جو سوار فتح کی خبر لے کر آیا وہ
 اشقر پر سوار تھا **ف** بہتر قسمیں گھوڑوں کی لیو میں کیت پنجگلیاں منکی پنجگلیاں اشقر پنجگلیاں انہی کے فضیلت
 نے بیان فرمائی **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں الخیل فی شقہا ترجمہ ابن
 عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کت گھوڑوں کی سر خزانگ کے گھوڑوں میں ہو **ف**
 یعنی ان میں تو والدہ تامل زیادہ ہوتا ہے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسے
 اکانے من الخیل فرسا ترجمہ ابی ہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیان کو بھی گھوڑا شمار کرتی تھی **باب**
 ما یکرم من الخیل جو گھوڑے خوش ہیں ان کا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکر
 الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسرۃ او یدہ الیسرۃ
 وفی رجلہ الیسرۃ ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو مکروہ رکھتے تھے
 اور شکال یہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفید نہ ہو

ما یسکر دہو ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اس طرح کی اور شکال
 نزدیک صاحب قوس اور تمام اہل سنت کے گھوڑوں میں یہ ہو کہ من پاؤں گھوڑے کے سفید ہوں اور ایک ہرنگ تمام بدن کے یا
 بالکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور باقی ہرنگ بدن کے اور شکل اصل میں اس سے کہ گھوڑے میں کہ جسے چار پائی کو باندھتے
 ہیں اس طرح گھوڑے کو تشبیہی ساتھ اسکا اور اس طرح گھوڑے کو مکروہ رکھا اور ان کے کہ وہ بصورت مشکوک کے

ہو اور ممکن ہے کہ کتب کے سے معلوم ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصل میں نہ ہوتا بلکہ بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اس کے
 پیشانی پر سو نو دو در ہو جاتی ہو کہ اسٹ گھوڑی والوں کے نزدیک بھی ارجل اور اسٹ گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے
 ارجل و اسٹ گھوڑا پیشانی + گر بخت و سہنستانی **باب** مایقمر بہ من القیام علی الدعا و الیہا ثم
 جانوروں کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الخنظلیہ قال مر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ببغیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ہذہ البھائم المعجمۃ فارکبوا
 صالحہ وکلواھا صالحہ **ترجمہ** سہل بن خنظلیہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا
 جس کو پیٹ پیٹ کر گئے تھے **ف** بوجہ ہرک اور تکلیف کوٹ اپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانوروں
 کی باب میں ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یخرب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبد اللہ
 بن جعفر قال مر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاہ ذات یوم فاسر الی حدیثہا احد
 بہ احد من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ہذا **ف** اوھا
 لفل قال فدخل حائط الرجل من الانصبک فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرو ودفرت
 عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمی ذفرہ فسکت فقال مزب ہذہ الجمل من ہذا
 الجمل فجاء فقی من الانصبک فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تفتی اللہ فی ہذہ البھیمۃ التی
 ملکک اللہ ایاھا فانہ شکى الی انک تجیعہ وتدنیک **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی ساتھ سواری کیا ایک دن اور اسے مجھ کو ایک بات کہی اور کہا کہ سو سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیوں نہ چھینے کے جگہ میں دو جگہ میں بھٹ پسند تین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا
 چھتہ ہو یا کھار کسی انصاری کے باغ میں یا شریف کو گئی اور ہر سے ایک اونٹ آیا اور نے آپ کو دیکھ کر دنا شروع کیا اور
 آواز دینی کی سے نکالی اور انہوں کو اسے بہانا شروع ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پاس گئے اور اس کو سر پر ہاتھ
 پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کو دیکھا پھر اونٹ کھا ہر ایک جو ان انصار میں ہو آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
 فرمایا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جب کہ اللہ نے تجھے مالک کیا اس اونٹ نے مجھ کو گایت کی تیری تو اس کو مارتا ہو اور
 تہ کا تہ ہے **ف** سبحان اللہ آپ تمہارے مالک تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھ کر اپنے فرما دیا سامنی لایا اور آپ کو دیکھ کر اپنے
 چپ ہو گیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل میشی بطریق فہا
 علیہ العطش فوجد بیتا فنزل فیہما فترب ثم خریر فاذا کلب یابھت یا کل الشرب من العطش
 فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان یلغق فنزل البیہ وملا خضہ
 فامسکہ بفضیحتی فنفق الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم

لاجرا فقال في كل ذات كبد حطبة اجس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک شخص راہ خدا میں جا رہا تھا اسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں تھکر پائے پیاس کنوین سے نکلا
 تو دیکھا ایک کتا ٹاپ رہا اور پیاس کے ماری کچھ چاٹ رہا ہوا اسنوں دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے ماری وہی حال
 جو میرا تھا کچھ کنوین میں اتر کر اپنے موزی میں پائے بہرا اور منہ میں اسکو داب کر اور پھر داف کیونکہ کنواں ایسا ہوگا
 جس میں چرینا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ماتھ میں نہ لاسکا منہ میں داب لیا **د** اور کتہ کو پانی ملا یا اللہ جل جلالہ اسکو
 خوش ہو گیا اور اسکو بخشنہ یا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کونوں کے پانی پلانہ میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا
 کیونکہ نہیں ہر جاندار جو کہیں ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت ساری اور رحم اور مہربانی اسوجہ
 پر جو اسجل جلالہ کو نہایت پسند میں وہ کسی بے کار نہ جادو کی مگر ان میں سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جو نوحی ہوں یا وحشی
 ہوں **ع** انس بن مالک قال کنا اذا نزلنا من کلا شبع حتی نخل الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت
 ہے ہم جب منزل میں اترتے تو نہانہ پڑھتے جب تک کچاؤں کو اونٹوں پر سے اتر نہ لیتے تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہ ہو **ب**
 فقہلید الخلیل ایک اور جانوروں کے گلہ میں تانت کے گندے ڈالنا **ع** ابی بشر الانصاری سے کان مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض سفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لا قال عبد اللہ
 بن ابی بکر حبیب اللہ قال الناس فی حبیبہم لا یبقین فی رحبۃ بعیر قلاۃ وھن وتر ولا قلاۃ
 الا قطعتم ترجمہ ابی بشر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعض سفروں میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے ہیچا اور لوگ سوہتی اوس نے کہا نہ باقی ہے اونٹ و گردن میں تانت کا گندا یا کوئی گندا
 مگر کاٹ ڈال جاؤ کہہ مالک نے یہ گندا نظر نہ کھنکھو اسکو باندھتے تھے آپ نے اس سے منع کیا کہ گندا کچھ موثر نہیں ہو سکتا
 سب آفتوں سے اللہ جل جلالہ بچائے والا **ع** ابوہب الحشمہ وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اربطوا الخیل وامسحوا بنواصیمہا واعجازھا او قال کف الھما وقلدوھا ولا
 تقلدوھا الا وتاد ترجمہ ابی وہب حشمی سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کو
 باندھ رکھو اور اونکے پٹھوں اور پٹیاں نیون پر ماتھ پیس کر دیا جائے اعجاز کے کٹا ہوا فرمایا معنی دونوں کے ایک ہین اور اونکے
 گردنوں میں گندے باندھو اور اونکی گردنوں میں کان کے چلے نہ باندھو **ف** گھوڑی باندھ رکھنے سے کنایہ یہ ہے کہ اون کو
 جہاد کے لیے فربہ کرو اور ماتھ پیس کرنے سے مقصود گرد و غبار سے اونکو صاف کرنا ہے اور اونکی فریجی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس
 انس دراجت ہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ کھان کو چڑھ گھوڑوں کے گردنوں میں باندھتے تھے تھے تا نظر لگے
 آپ نے تنبیہ کی اس سے منع فرمایا کہ گھوڑی کا گانہ گھوڑے اور نہ تھتھیر کر دکر سکتا ہے **ب** فی تعلیق لاجس
 جانوروں کے گلے میں گھنٹہ لٹکانے کا بیان **ع** ام حبیبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعصب

الملائكة دفقة فيها جس ترجمہ ام حبیبہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں جیتے
 رحمت کے فرشتے اون لوگوں کا جنہیں گنہگار ہوتا ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تصحب الملائكة دفقة فيما كلب او جس ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں جیتے اون لوگوں کا جنہیں کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال فی الجحیم من مار الشیطان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا گھنٹوں میں شیطان کا باج ہے **ف** گھنٹاؤں وغیرہ کی گردن میں اس واسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار
 ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اوپر غالب نہیں ہو سکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا
 کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو یا کبھی اوپر ہو یا نہ ہو **باب** فی کسب الجلالہ (جو جادوگر کوہ کہاوی)
 اوپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال فہی عن رکوب الجلالۃ عید السیدین عمر نے منع کیا جلالہ پر سواری ہونے
 سے **عن** ابن عمر قال فہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا
 ترجمہ عید السیدین عمر روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ وٹ پر چڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
 اور گوشت اور کاحرام کو تو پسینا بھی اور کاحنجس ہے ہوگا **باب** فی الرجل یمشی وابستہ اذنی پوجا نور کا نام کہو
عن معاذ قال کنت رد فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار ینقال لہ عفری ترجمہ معاذ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری تھا ایک گدھ پر جبکو عفری کہتے تھے **باب** فی الذئب عند
 الذئب یا خیل اللہ اگر کبھی کوڑھ کی وقت مجاہدین کو یوں بکارنا ای اسد کے لوگوں کو سواری ہو جاوے **عن** سمرق بن جندب
 اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فرغنا وکان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یامرنا اذا فرغنا بالجحاعۃ والصب والسرکینۃ واذا قاتلنا ترجمہ سمرق بن جندب سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اسد کھڑک پارتے جب ہم گہر لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہم کو حکم کرتے تھے گہر بٹھ کی وقت اکٹھا ہو جائیگا اور صبر اور تحمل کا سیطرہ اڑائی کی وقت **ف** ہر خیل اصل گھوڑوں
 کو کہتے ہیں گریبان مروخیل سے جماعت ہو مجاہدین کی وہ اسد کے گروہ ہیں **باب** الذئب عن لغز البھیمة
 جادو پر لعنت کر کے مانت **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنت
 فقال ما ہذہ قالوا ہذہ فلا نے لعنت راحلتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعواعنھا
 فانھا صاعونۃ فوضعوا عنھا قال عمران فکان فی نظر الیہا ناقة ورفقاء ترجمہ عمران بن حصین سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہو آپ نے
 پوچھا کیا ہے لوگوں نے کہا فلاں عورت ہو اس نے لعنت کی اپنی اڑت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتاؤ اور

پالان اوس دست پر سے کیونکہ وہ ملعون ہر لوگوں نے اوسکو حاکم کر دیا عمران نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اوس دست
 کو وہ سیاہی اٹل تھا **ف** مقصد اس سے زجر تھا اور سورت کو کہ جب تو نے اوس پر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا
 ضرور ہے **باب** فی التحریش بین البہائم چوپاہ جانور و بکڑاٹانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال
 حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القریظ بن البہائم ترجمہ روایت ہے منہ کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے چوپاہ جانور و بکڑاٹانے سے رجسٹریشن کے وغیرہ کو **باب** فی قسم الدواب جانور و مکڑوں
 دینا **عن** انس بن مالک قال ایت النبہ صلی اللہ علیہ وسلم باخرا حیز ولد لیخندکہ فاذا هو
 فی مبدلیم غمما احسبہ قال فی اذانہا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اپنی بہائی کو لیکر آیا جو پیدا ہو تھا تنہا کے لیے (یعنی کچھ چاکر آپ اوسکو منہ میں ڈال دین) دیکھا تو آپ جانور
 کے تھان پر تھے اور بکڑیوں کے کانوں پر داغ دوڑ رہے تھے نشانی کیوں طوطا کہ اپنی بکریاں بچانی جاویں **عن**
 جابر ان النبہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال اما بانعک انی قد
 لعنت من وسم البھیمة فی وجہہا او وض بھا فی وجہہا فذہبی عن ذلک ترجمہ جابر سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ میں داغ تھا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہیں میں نے
 لعنت کی ہے اور شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر یا روی بچھڑائے اس سے منع کیا **ف** منہ کے
 سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے پہلی حدیث نے **باب** فی کراہیۃ الخمر تروی علی الخیل گدھوں کا چڑھانا
 گھوڑوں پر کیا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اھدیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسم بعلہ فکبھا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذا قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بکڑاٹا ایک خچر تھوڑا آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بھی گدیوں کو گھوڑوں
 پر چڑھائیں تو خچر ہمارے پاس بھی ہوں آپ نے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہیں جو نہیں جانتے **ف** گھوڑوں کی منفعت کو
 وہ جہا میں کام آئے اوسکو حصہ ملتا ہے اور قیمت بھی گھوڑوں کی دیا وہ ہوتی ہے خچر سے بعضوں کو ظاہر حدیث سے
 گدھوں کا جتنی کرنا گھوڑوں پر کر وہ رکھا ہی بعضوں کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اور پرستجواب کو اور
 بڑاٹانے گھوڑوں کے نسل کے کیونکہ وہ زمین جہاد کا **باب** فی ذکوب الائمة علی اہل بیتین اوسو کا ایک بیٹا
 پر چڑھنا **عن** عبد اللہ بن جعفر کان النبہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فاینا
 استقبال او لاجلہ اما نہ فاستقبل بے فخلنی اما نہ فاستقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ
 فدخلنا المدینۃ وانا کذلک ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت سفر

آتے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم میں سے پہلے پہنچتا آپ اس کو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہنچتا
 آپ نے جبکہ انہوں نے پہنچا تو ہم پر ام حمزہ بن ابی بکر پہنچا یا امام حسین آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے
 اسی طرح پیچھے ہوئے **باب فی الوقوف علی الدابة** جانور پر بیکار بیٹھ کر رہنے کی ممانعت **عن ابی ہریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای أن تستخذ واطھود و ابیکھ مذاثر فان اللہ اما سخرھا
 لکم لتبلغکم الی بلادکم تکونوا بالعیۃ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فاعلھا فافضوا
 حاجتکم ثم رجعوا بوبریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم اس بات سے کہ اپنی جانوروں کے
 پیٹھ کو منہ بناؤ و بریرورت اور پیچھے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متابع کر دیا تمہارے اس واسطے کہ تم ایک شہر سے
 دوسرے شہر کو پہنچو جہاں نہ پہنچ سکتے تھے گردل توڑ کر (یعنی تکلیف اٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہاری زمین
 بنائی ہو اور پہنچ کر کام کیا کرو **باب فی الجنائب کوئل او شونکما بیان عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد
 رأیتہما یخرج احداکم یخجیات معہ قد اسمنھا فلا یعلوا بعیرا منھا و یمس باخیہ قد
 انقطع بہ فلا یجلیہ و اما بیوت الشیاطین فلما راہا کان سعید یقول لا ارھا الا اھذہ
 الا قفاص التے یستل الناس بالمد یباح ثم حمۃ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہوئے ہیں شیطانوں کی دھڑکیں اور گھر شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ میں مینی ان کو دیکھا کوئی تم میں سے
 اپنے ساتھ کوئل اونٹ (زیب وزیت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جلوس نے ہوتا یا سہ اور سواری نہیں کرتا اور راہ میں
 اپنے بہائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلو سے عاجز ہو گیا لیکن اس کو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نہیں جکھے
ف اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس صحبت سے نکلتا ہوتی ہیں جو اس سے تیرے پریشاں ہو کر
 ہوئے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں ہوتا اور اپنی بہائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اس کو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے
 مینہ اور دیوب کی تکلیف اٹھاتا ہے پر ہر کو اس کو گھر نہیں پڑتا **ت** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر اٹھی ہوں
 کو سمجھتا ہوں خبر پڑی لیکن یہی ہوتے ہیں مترجم نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر اٹھی گھروں کو جانتا ہوں جبکہ اوپر بیان کیا
باب فی نزع السیر جلدی چلو کا بیان **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا و اذا سافرتم فی الجذب فاسرعوا
 السیر فاذا اردتم التعین فتمکبوا عن الطريق ثم حمۃ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب زانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حتیٰ انکار یعنی ان کو چارہ کہاں سے چھوڑ دیا کرو تا خوب چرین اور
 تیرے میں) اور جب تم مخط سال میں سفر کرو تو جلدی چلو ریعوز راہ میں تاخیر نہ کرو تا صغیف میں سے پہلے تم کو نزل

مقصود کو پہنچا دین اور جب تم رات کو اوترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ میں مت اترو ورنہ اس میں کچھ ہونے کا اندیشہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذه قال بعد قولہ
 حقوا ولا تعدوا الذنابل ثم حمیہ دوسری روایت میں جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے
 کہ منزل سے آگے نہ بڑھو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیکم بالدمیحة فان لامرض تطعمی باللیل ثم حمیہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا رات کو چننا اپنی پر لازم کرلو سلیو کہ زمین رات کو طری ہو جاتی ہے **ف** یعنی دن کے چلنے پر یہی قناعت نہ کرو
 بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کر سلیو کہ چننا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں ذکو آفتاب کی تیش
 بہت ہوتی ہے رات کو چلنے پر زمین طری ہو جاتی ہے **باب** رد الدابة احتوی بصدکھا جو جانور کا مالک
 وہ آگے بیٹھ کر کا حقدار ہے **عن** ابی بريدة یقول بیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشی جاء
 رجل ومعه حمار فقال یا رسول اللہ اریکب وتاخر الزجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا انت احتوی بصدک دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فربک
 ثم حمیہ ابو بريدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جار ہے تھے تو میں ایک شخص آیا گئے یہ پوچھا کہ وہ بولا
 یا رسول اللہ اس کو چڑھاؤ اور کچھ سسر کا اپنی فرمایا نہیں تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھ کر کا اپنی جانور پر مجھے اللہ اگر
 تو یہ جانور مجھے دیری تو میں آگے بیٹھ کر گا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے یہ آپ کو دیدیا کھیر آپ اوپر سوار ہو **ف**
 یعنی آگے بیٹھ کر کھیر خواہ وہ جانور آپ کے ملک میں آگیا **باب** فی الدابة تعرقب فی الحرب جانور کے
 کو بچھین کاٹ ڈالنا **عن** عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذئب عن ارضعنی وهو احد
 بنی مرہ بن عوف وکان فی تلک الغزاة غزاة مؤتہ قال والله لکانی انظر الی جعفر بن
 افھم عن فرس له شقرا فقترھا ثم قاتل القوم حتی قتل ثم حمیہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے
 میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف میں سے تھا مجھ کو بیان کیا وہ جہاد میں تھا انھیں مؤتہ (ایک موضع) پر شام میں
 کی لڑائی میں کہا میں گویا دیکھتا ہوں جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کو دھڑی اپنے اتھر کر کھڑے ہوئے اور اس کو بچھین
 کاٹ دین پہر لڑی کا فزون سے بھاگتا کہ قتل کر گئی **ف** کو بچھین کاٹ دین تاکہ کا فزون کو کام نہ آوے اس حدیث
 سے معلوم ہوا لڑائی میں اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں آکر باعث اس کی تقویت کا ہو گا تو اس کو
 کاٹ کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہیں ہے **باب** فی السبق اگر کھیر کی شرط
 کا بیان **عن** ابی حمیرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی خافو
 او فصل ثم حمیہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے مال کا لینا سابقت کے

ساتھ گراؤنٹ یا گھوڑی دوڑانے میں یا تیر چلانے میں **ف** سبق اس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا
 جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہیں تھا ان تین چیزوں کے اور بعض
 فقہانے لائق کہا ہے ان کے ساتھ اون چیزوں کو بھی جو جہاد کے اسباب بن سکتے ہیں جیسے گدھا اور چکر گھوڑے کے حکم میں
 داخل ہو اور فیل اونٹ کے حکم میں اور جو سپین جہاد کے اسباب بن سکتے ہیں اسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا جہاد کے
 رحمت دلائل کے واسطے جو بخلاف اون چیزوں کے جو جہاد کے اسباب سے نہیں ہرگز کبوتر بازی وغیرہ کے اس میں
 مسابقت اور مال لینا اور سپر جائز نہیں **ع** عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق
 بین الخیل التی قد اضممت من الخفباء وكان امدھا ثنیۃ الوداع وسابقہ بین الخیل التی
 لم تضم من الثنیۃ الی مسجد بنی تردیق وان عبد اللہ کان ممن سابق بیہا **ترجمہ** عبد
 بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی اگے بڑھنے کی اون گھوڑوں میں جو تیار کیے گئے تھے
 گھوڑ دوڑ کے لیے خفیاہو (ایک مقام ہی باہر مزیہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل پہنچتا ہے خفیاہو) اور جو گھوڑی تیار
 نہیں کیے گئے تھے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی تردیق تک (ایک میل ہو) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑ دوڑ
 میں شریک تھا **ع** ابن عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضم الخیل یسابق بیہا **ترجمہ**
 ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمات کرتی تھی **ف** اضمات اسکو کہتے
 ہیں کہ گھوڑی کو خوب گھمانے کہلاتے ہیں تا قوی و فریب ہو جب داذان کم کرتے جاتے ہیں گھانس کو اور اسکی خوراک
 پر لاٹھرتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر دنیان ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب ہرق
 خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے اور لگاؤشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں **ع** ابن عمر النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سابق بین الخیل و فضل القرع فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے گھوڑ دوڑ کی اور جو گھوڑا پانچویں برس میں لگ چکا تھا اسکا پٹہ دوڑ مقرر کیا **ی** **ف** فی السبق
 علی الرجل یانوں پانوں دوڑنے کا بیان **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا کانت مع النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسا بقنتہ فسا بقنتہ علی رجل فلما حلت للحکم سا بقنتہ فنیقنتہ
 فقال ہذا بتلات السبقنتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں
 سفر میں انہوں نے کہا ہم اور آپ دوڑی تو میں آگے نکل گئی پھر جب میں بوٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے
 آپ نے فرمایا یہ اسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنی اب ہم اور تم برابر ہو گئے) **ی** **ف** فی الحبل گھوڑ دوڑ
 میں محل کا شریک ہو جانا **ع** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین
 فرسین یعنی وہو لا یؤمن ان یسبق فلیس یقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

ان لیسبق قوماً قد حرمہ علی ہریرہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھوڑا داخل کسی درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اس کے بڑھ جانے کا یقین نہ ہو بلکہ پیچھے رہ جائیگا بھی احتمال ہو تو وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑی کو درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ یقین نہ کہتا ہو اس کا گے بڑھ جائے گا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہ کہ گھوڑوں میں اگر شرط حاکم کی طرف ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہو اور جو دونوں طرف سے ہو تو محل کا ہونا ضروری ہے ایک تیسرے شخص کا جس کو حیت جانی یا مار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ مارنے کا بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتو گا تو وہ دونوں کی شرط کا رد بھیجے گا یا ریکا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محل کے جیتنے یا مارنے کا یقین ہو تو اس کا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑوں میں کسی کو پور گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جذب نداد یحییٰ فی حدیثہ فی الروان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہیں ہے اور نہ جذب ہے پیچھے نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے فی الروان کے لفظ کو یعنی لا جلب ولا جذب ہے الروان اور مروان کے بھی شرط کرنا ہے اور ساقبت کرنا ہے گھوڑوں میں **ف** زکوۃ میں جلب یہ ہے کہ زکوۃ لینو والا وراو ترکو زکوۃ دینے والوں سے اور انکو بھی حکم کر کے کوشاں میری پاس یہاں لاؤ اور جذب یہ ہے کہ مال لے اپنی موضع سے دوڑ جائیں اور زکوۃ لینو والی کو مشقت میں ڈالیں تا وہ زمین جاوے تو یہ دونوں کو وہ ممنوع ہیں۔ اور جلب گھوڑوں میں یہ ہے ایک شخص کو کسی گھوڑی کے پیچھے لگا لیرے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جذب یہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پیلو میں اور ایک گھوڑا رکھے اس لیے کہ جب سواریکا گھوڑا تھک جاوے تو اس گھوڑے پر سوار ہو لے کھینچی منہ ہی **عن** قتادۃ قال الجلب والجذب فی الروان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جذب گھوڑوں میں ہوتے ہیں بلکہ معنی ابھی بیان ہوئی **باب** السیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** سہین دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کہ سبز چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیڑی چاندی کا استعمال مردوں کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضنۃ قال قتادۃ وما علمت احداً تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تھے قتادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت میں **باب** فی النبل ایدخل المسجد تیر لیکر مسجد میں جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه امر رجلاً کان یتصدق بالنبل فی المسجد ان لا یربھا الا وهو اخذ بنصو لھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت پر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیرا بٹ راکھا تھا مسجد میں کہ جب وہ تیرا بٹ کو لیکر نکلے تو اون کی پیکان میں جو
 رہی تاکہ وہ تیرا کیوں نہ جاوے اگر گئے بھی تو لکڑی کی جانب سے جس سے صدمہ نہ ہو **ع** ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
 اللہ علیہ وسلم قال اذا احل احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نضالہا
 او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض کفہ ان یتصدی ب احد اهل المسلمین ترجمہ ابو موسیٰ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں آوے اور اس کو ناخن میں تیر
 ہوں تو اون کے گانسی (پیکان) میں پکڑی ہے یا مٹی میں دباؤ رہے ایسا نہ ہو کسی مسلمان کو لگ جاوے **ف**
 اسی حکم میں ہے بندوق یا پیچھے کا بھرا ہوا دونوں پاؤں چڑھا کر مجمع میں لچایا کیونکہ اگر وہ فاجر ہو جاتی ہے **باب**
فی النہی ان یتعاطی السیف مسلوا ننگی تلوار دینے کی ممانعت **ع** جابر بن ابی نعیم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا
 لہی ان یتعاطی السیف مسلوا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے
 منع کیا ایسا نہ ہو لگ جاوے اگر کسی کو تلوار دینے سے تو خلاف میں کر کے یوں **باب** النہی ان یقدا السیر بین
 اصبعین تمی اور پراگندہ کر کے کسی چیز کو کاٹنا **ع** سمرہ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نہی ان یقدا السیر بین اصبعین ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع کیا پیرے کو کاٹنے سے دونوں انگلیوں کے پچھلے ایسا نہ ہو کہ چمڑا کٹ کر اوکھلی ہو **باب** فی
 لبس الدروع کئی زمرین پہننے کا بیان **ع** السائب بن یزید عن رجل قد سمعہ ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین او لبس درعین ترجمہ سائب بن یزید نے انکھن سے روایت کیا
 جس کا انہوں نے نام لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زمرین پہنے اور پہن لبس نہیں **ف**
 کمال احتیاط اور بجا و کیوں سطلے پس اس زمانہ کے جنگ میں زہر کا پہننا چندان مفید نہیں ہے **باب** فی الارایات
 الاولیۃ جہتہ اور نشان کا بیان **ع** یونس بن عصبیدۃ عن مولیٰ محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
 القاسم الی البراء بن عازب لیسالہ عن ایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
 سحابة مربعة عن مرة ترجمہ یونس بن عصبیدہ سے روایت ہے کہ مجھ کو بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب
 کی طرف وہاں لیکر محمد پوچھتا تھا براہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اور سکا جو کور تھا غزہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ
 معلوم ہوتا تھا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ غزہ کی قسم جو کہا غزہ اوس کلمے کو کہتے ہیں کہ خط سیاہ اور سفید اوس میں تھے میں
 ایل کو اس کو شا بھت سے غزہ کے ساتھ بنو حنیہ کے **ع** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان
 لواءہ یوم دخل مکہ ابیض ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے جس دن آپ کا

کے شر سے اور سختی کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل میں اور مال میں اور اسد ہار ولی زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر
 اسان کے عن ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بئیرہ مخارجا
 الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان اللہ سے سخن لیا کھذا وما کنا لہ مقربین وانا الی بنا المنقلبون
 اللہم انی اسئلك فی سفرنا هذا للبر والتقوی ومن العمل ما ترخص اللہم ہون علینا سفرنا
 هذا اللہم اطو لنا البعد اللہم انت الصاحب فی السفر والخليفة فی الاہل والمال واذا رجع قلین
 ونہد فیہ من اثبوت ثابتون عابدون لربنا حامدون وكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجیثہ
 اذا عملوا الثنایا کبروا واذا اھبطوا سبحوا فوضعت الصلاة علی ذلک ثم حمیہ ابن عمر سے روایت
 ہو انہوں نے بتلایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتی سفر کو جانے کے لیے تو الگ سب ترین بار فرماتے
 پہر فرماتے پاک فات ہے وہ جن کو اسکو ہار جس میں دیا اور ہم نہ تھے اسکو قابو میں لانیو لے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پہر جاننا
 ہو ای اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ پر اپنی اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضا منشی کے کام اٹھی اسان کر ہم پر بھی
 ہمارا سفر یا اللہ پیٹ کے ہماری واسطو اسکی دوری اٹھی تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ گہر والوں پر اور مال پر اور جب سفر سے
 لوٹ کر آئی تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کر نیوالے تو بکر نیوالے عبادت کر نیوالے اپنے رب کی تعریف کر نیوالی۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑیا یوں پر چڑھتے تھے کہتے تھے جب اوترتی پیچ کو تو تسبیح کہتے تھے
 نماز بھی اسی قاعدہ پر کہتے تھے گئے دکر اوٹھتے بیٹھے اوسہیں بکیرے) **باب فی الدعاء عند الوداع** حضرت
 وقت کیا کہو عن قرعۃ قال لانی عمر ہم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک ثم حمیہ قرعہ سے روایت ہو مجھ کو ابن عمر نے کہا امین
 تجھ کو حضرت کردن جیسو کہ مجھ کو حضرت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپا ہون اسکو تیرا دین اور تیری امانت
 اور تیری انجام کار کو عن عبد اللہ المحضی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان لیستودع
 الحیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ثم حمیہ عبد اللہ محضی سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حققت لشکر کے حضرت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپا ہون اسکو دین تمہارا اور امانت
 تمہاری اور انجام کام تمہاری **باب** ما یقول الرجل اذا ركب سوار ی پر چڑھتے وقت کیا کہو عن علی
 بن ربیعۃ قال شہدت علیا رضی اللہ عنہ اتی بدایۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب
 قال بسم اللہ فلما استوی علی ظهرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان اللہ سے سخن لیا کھذا وما
 کنا لہ مقربین وانا الی بنا المنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر
 ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاعف عنی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم فحک

او حیثی باغہم من اول النهار وکان صحفہ جلالتا جلا وکان یسبع ث تجارتہ من اول النهار فاذا
 وکثر حالہ ترجمہ صحفہ خاندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکی برکت دو بری است کہ یوں کر اول
 روز میں یعنی اول روز میں طلب کرین یا کب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہوا و میں اور حضرت جوفت چہرہ یا اثر انکس
 پہنچتے تھے تو اسکو اول روز میں بھیج تے اور صحرا و اگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیجا کرتا تھا تو مال لایا ہوا
 اور اسکا مال بہت ہو گیا **باب** فی الرجل یسافر وحده تنصا سفر کر نیکی مانت عمن عمرو بن شعیب عن
 ابنہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذاکب شیطان والذاکبان شیطانان
 الثلاثہ ترکب ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہوا و دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار تین شیطان
 یعنی تین سوار تین شیطان ہیں کہ انکو سوار کہیں اس لیے کہ وہ شیطان کو محفوظ ہیں اور اپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کر نیو منع
 فرمایا اس لیے کہ ایک کے ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجة کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں در ماندہ
 ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو ان میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مچاوی تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے
 یا مراد یہ ہے کہ انکے ساتھ شیطان ہر جہت رکھتا ہے اور مبالغہ انکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم
 کہ سفر میں تین آدمی چاہیں تاکہ جماعت ہو تاکہ پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کر جاوی تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس
 بکریں اور اگر اسکو آئے میں تاخیر ہوے تو ایک اون دونوں میں سے جاکر خبر لاوے اور ایک سبب پاس میں ہو
 فی القوم یسافرون یؤثرون احدہم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو فسر کر لیں
 ابو سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیثروا والحدھم
 ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو
 چاہیے کہ اپنا امیر بنالین یعنی دو شخص ایک کو اپنا سردار بنالین **باب** امیر کر نیو اسکو حکم فرمایا کہ اگر کسی امر میں نزاع
 واقع ہو تو اسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہی کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور محرابان ہو جیسکے اور حدیث میں آیا ہے کہ
 سید القوم خادمہم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر
 فلیثروا والحدھم قال نافع فقلنا لا فی سلمۃ فانت امیرنا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ آپس میں ایک کو سردار بنالین - نافع نے کہا ہم ابوسلمہ
 بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کر دیو **باب** فی المصحف یسافر الی
 ارض العدو وکلام اللہ کو دار الحرب میں لیجا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو و قال مالک و انما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہو منہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں بیجا بی واکارے
 کہا کہ اسو طر منع کیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ہ** ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہانے
 اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمرہ جسکی شکست یا نیکاخوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجا بھی
 مختلف فیہ ہر مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب من الجیوش والرفق
 والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال خیر الصحابة اربعة وخیر السرايا اربعائة وخیر الجیوش اربعة الاف ولز یغلب
 اثنا عشر الفا من قلة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبوں اور
 رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر ہے
 اور بارہ ہزار قلت کہ سب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے **ہ** چار اہل بیت ہیں اگر اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے
 کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سو یا پانچ بہترین بلکہ بقدر زیادہ ہوں گے بہتر ہونگے
 اور حدیث میں مرتبہ قتل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب
 بھی ہونگے تو کسی کے سبب ہوں گے کہ یہ عدد کسی کو مل گیا ہے بلکہ سبب کسی اور امر کے مغلوب ہونے کو نہیں عجیب غریب
 نامردی وغیرہ ذاکے **باب** فی دعاء المشرکین مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن
 بريدة عن ابيه قال کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سرية او حیش
 او صاہة یقول الله فی خاصته نفسه وبمن حبه من المسلمین خیرا وقال اذا القیت عدلک
 من المشرکین فادعهم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول
 من دارهم الی دار المهاجرین واعلم انهم ان فعلو ذلک ان لهم مال المهاجرین وازعلیهم
 ما علی المهاجرین فان ابوا واختاروا دارهم فاعلم انهم یكونوا کاعراب المسلمین یجس علیهم
 حکم الله الذی یجس علی المؤمنین ولا یكون لهم فی الفی والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہلوا
 مع المسلمین فان لم ابوا فادعهم الی اعطاء الجزیة فان اجابوا فاقبل منهم وکف عنهم
 فان ابوا فاستعن بالله تعالی وقاتلهم واذ احاصت اهل حصن فارادوک ان تنزلهم عن
 حرمک الله تعالی فلا تنزلهم فانکم لا تدرون ما یحکم الله فیهم ونکر انزلهم علی حکمک
 ثم اقصوا فیهم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بريدة سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کر کے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرمائی اللہ ورسول کی

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہرہ ساتھ لائے مسلمانوں کے ساتھ پہلائی کرنے کے اور فرماتے ہیں جب تو اپنی دشمن کو نکالنا
کری تو ان کو دعوت کرتین خصمتین کے یا کہا تین خلال کے رہے شک راوی کا کہو کہ لفظ حصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا معنی
دروں کے ایک ہیں (پہرہ چیزان تین چیزیں میں سے مشرک قبول کر لیں تو تو بھی اسے قبول کر اور اولیٰ بنو ہندہ
یعنی ان کو زیادہ تکلیف دے دو پہرہ منقول کی طرف یعنی چلے اونگے اپنی ملک سے یعنی دار الحرب سے مہاجرین کے ملک
کی طرف یعنی دارالاسلام کی اور جبری ادا کو بھیہ کہ اگر وہ اسکو کہیں یوں یعنی اپنی ملک سے دارالاسلام میں چلی آؤ تین تو ان
کی طرف پہرہ چیز ہے جو مہاجرین کی طرف پہرہ چیز ہے اور اوپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پہرہ اگر وہ نہ قبول کریں یعنی اپنی ملک
سے اوٹھنا تو ان کو پہرہ جبری کہ وہ گنواہ مسلمانوں کی مانت رہیں گے اور اوپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاوے گا جو سب مسلمانوں
پر جاری کیا جاتا ہے (یعنی واجب ہونا نماز اور زکوٰۃ وغیرہما اور قصاص اور دیت اور جو ادا کی مانند ہو اور ان کے
وہ پہرہ فحش اور غنیمت میں کچھ حصہ نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ مسلمان کے ساتھ ہو کر یہاں رہیں یعنی جیسا مہاجرین کے لیے بھیجا
کے بھی حصہ مفرد تھا تو یہاں ان کے مثل نہ ہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کریں یعنی اسلام کو نہ مانیں تو انہیں جزیہ کا مال
کہ وہ پہرہ جو انہوں نے تیر لیلیٰ سے قبول کیا تو تو بھی ان سے قبول کر لے یعنی صلح کر لے اور بارزہ اسے اور جو وہ نہ مانیں
تو اللہ سے دردناک اور ان کو اور جو وقت قلعہ والوں کو گہرے سے تو یعنی کفار کو اور وہ ہتھیار سے چاہیں کہ ان کو تارخ تو ان کو
اللہ کے حکم پر تو ان کو موت اور اسلیو تو نہیں جانتا کہ ان کے باب میں اللہ کا کیا حکم ہو لیکن تم ان کو اپنے حکم پر لگا لو
پھر تم ان کا فیصلہ کرو جس طرح چاہو (یعنی جب کفار قلعہ میں محصور ہوں اور وہ تم سے چاہیں کہ تم کو قلعہ کے باہر
نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب میں ہو بجا لاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا حکم اگر
باب میں کیا ہو برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تھی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تھا بلکہ ہم کو پیش نظر کرنا
چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اسکو تسلیم کریں خواہ قتل یا خراج یا جزیہ یا ان وغیرہ ملک مستحق تسلیم ہوں بیدارۃ عنایہ
از البیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعزوا باسم اللہ وفي سبیل اللہ وقاتلوا منکم فرب اللہ اعزوا
ولا تقدر واولا تغلوا ولا تقموا ولا تقموا اولید انتم حمہ سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ میں لڑو اللہ کے نام ساتھ اور جو خدا کو نہ مانے اسکو مار دو اور
لیکن قتل نہ کرو اور غنیمت میں جو دہی نہ کیجو اور ناک کان نہ کاٹو اور لڑنے کے کو نہ مارو (یعنی مانع کو نہ عورتوں کو نہ
بوڑھے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہیں ہیں نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہیں معنی ان میں مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال افعلوا باسم اللہ وبالله وعلی صلی اللہ علیہ وسلم قال افعلوا باسم اللہ وبالله وعلی صلی اللہ علیہ وسلم
ولا طفلا صغیرا ولا امرأة ولا تغلوا وضروا غنائمکم واحصلوا احسنوا ان اللہ یحب
الحسنات ثم حمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدین کو بھیج کر قیوت

جہاں کو پہلے اللہ کے نام کے ساتھ روانہ ہوا اور تیسرا اور توفیق الہی کے ساتھ آئندہ کے رسول کے دین پر اور چوتھا
 ہوا اور سکون و درجہ اور نہ ہونے کے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم صنیت میں خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو بہرہ منا اور تم کو بہرہ
 منارغ کے ترک پر صلح کرو یا کفار سے اگر صلحت دیکھو یا ستورو بنو امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپس میں ایک کو خدا کی تعالیٰ
 نیکی کو دوست رکھتا ہے **ف** بہت بڑے بڑے کو یہ مراد ہے کہ کسی کلم کا نہ ہوا اور جو اگر کہنے والا ہو یا صاحب تہذیب و دینی ہو
 تو اس صورت میں اسکو بھی مارا واد ظاہر ہے کہ لفظ صغیر مل ہو یا بیان ہو لفظ طفلہ کا یعنی وہ لڑکا جو حدیث کو پہنچا
 ہوا اور سنا کیا گیا ہے اسی لڑکا جو باو شاہ ہو یا لڑکے والا ہوا اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ کہنے والی نہ ہو اور نہ وہ
 لڑائی میں صاحب ہے **پ** فی الحرق فی بلاد العدا دشمنوں کی نہایت اور شہار کو جلا نا **م** حسن ابن عمار
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق غل النضیر و قطع وحی البویقہ فانزل اللہ عز وجل ما قطع
 من لیسنۃ او ترکہ قوھا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درختوں کو
 جلا دیا اور کاشت ڈالا موضع بربہ میں تب انھوں نے یہ آیت اتری ماقطع من لذتہ الایۃ جو کاشت ڈالا تم کی کھجور کا پیر
 رہنہ دیا کھرا اپنی جڑیں رسول اللہ کے حکم سے اور تار سو اگر بے حکم ہو **ح** اساتۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان عہدا الیہ فقال اعز علی ابنہ صباحا و حرق ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اول کو کہا لو میں ابی بنو کو صبح کو وقت اور جلا دی (ابنی ایک گائون ہو فلسطین میں عسقلان اور دلمہ کو کہیں **ع**
 عبد اللہ بن عمر والفقر سے سمعت اباصہم ذیل لہ ابنہ قال نحن اعلمہ ہیبنہ فلسطین ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر وغری سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو سہر سے اس نے انکا ذکر ہوا انہوں نے کہا ہم خانیہ میں ابو
 وہ بنی ہو فلسطین میں شام میں **ج** فی بعث العیو جاسوس (گویہ) بھیج کر بیان **ع** انس قال
 بعث یحییٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا یمنظر ما صنعت غیابہ یوسفیان ترجمہ انس سے روایت ہے
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیسہ جاسوس بنا کر بھیجا تاکہ دیکھے ابوسفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **پ** ابن
 السبیل یا کل من التمر ولشرب من اللبن اذا مر بہ جب مسافر کھجور کے درختوں یا دودھ والے جانوروں پر گزر کر
 تو کھجور کھا لیوے اور دودھ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **ع** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ما شیتہ فان کان فیہ صاحبہا فلیستاذنہ وان کان لہ فلیصل
 ولشرب فان لم یکن فیہا فلیصت ثلاثا فان اجابہ فلیستاذنہ والا فلیحلب ولشرب ولا
 یحلب ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جانور دن پر گزری تو اگر
 اؤٹکا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لیکر دودھ پیو اگر چہ مالک نہ ہو تو میں بار او سکھو اؤ دنیو اگر جواب دیو تو
 اس سے اجازت لیکر دودھ پیو اگر چہ مالک نہ ہو **ف** یعنی جبکہ رخشاں ہو

پی لہو سے ساتھ نہیوے۔ خطابی نے کہا کہ حدیث منظر میں ہو جسکو کہا نہ ملے اور غوث ہر ہاکت کا۔ اور بھیجی نے
سنن میں کہا کہ حسن کے روایتین ہر سے ثابت نہیں ہیں بعضوں کے نزدیک محسن عباد بن شرجیل قال
اصابتہ فی مسئلۃ قد دخلت حاضرا من حیطان المدینۃ فہرکتہ نبلا فاکلت وحلت فی ثوبی فجاء
صاحبہ فضربی واخذ ثوبی فایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا ماعلت اذ کان
جائلا ولا احمیت اذ کان جائعا او قال ساعیا وافرہ فرد علی ثوبی واعطانی وسقا و
نصف وسق من طعام ثم حمیہ عباد بن شرجیل سے روایت ہو محمد بن حنظل نے ستایا میں ایک باغ میں گیا دیکھنے کے غبار
میں سے اور ایک بالی کو ملکر میں نے کہا یا اورا سپنے پھر میں باغ میں اتنے میں باغ کا مالک آیا اور سوچو ہمارا اور میرا کرپا
چہ میں پیام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جابل تھا تو نے اسکو سنا یہ کہا یا اور ہر کہا
تھا تو نے اسکو نہ کہا یا آپ نے حکم کیا اور میں نے میرا کپڑا پہر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے (یعنی اسکو دینا نہ کیا
ضرورت تھا مسئلہ بتانا چاہیے تھا کہ تو نے کہا یا ہوتا پر باندہ لیجا نا درست نہیں ہے) محسن عباد بن شرجیل نے عمر و العطار
قال کنت غلاما داری مغل الانصل فاتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا غلام لہ ترمی
المغل قال اکل قال فلا ترمی المغل وکل مما یسقط فی اسفلھا ثم مسحہ راسہ فقال اللہ اشبع
بطنتہ ثم حمیہ ابی رافع کے چچا سے روایت ہو میں لڑکا تھا انصار کے کچور کے دھڑتوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا لوگ مجھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا تو لڑکا تو کیوں ڈھیلے مارتا ہو درختوں پر میں نے کہا میرا کہا
ہوں (کچور گر کر) آپ نے فرمایا ڈھیلے مت مارا کر جو بچی گرا ہو اسکو کہہ لیا کہ ہر سیری سر پر ہاتھ پہر اور دعا کی۔
یا اللہ اسکا پیٹ بھروے **باب** فیمن قال لا یجلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ پھر ہو محسن
عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلبن احد ما شیت احد بعیرا ذنہ لخب
احد کما ان توتی مشربہ فتکسر خن انتہ فیہ تشل طعامہ فانما تخزن لہم ضرر مع مواشیہم
اطعمتم فلا یجلبن احد ما شیت احد الا باذنہ ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کو جانور کا دودہ نہ پھرے بی اسکی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہو کہ اسکی کھڑ کے میں کوئی آن کر اسکا خزانہ توڑ کر فتنہ کمال لیجاوے (نہیں کوئی اسکو پسند نہیں کرتا اسی
طرح جانور دن کے پہنچے کہانی میں کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ پھرے بے اسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة یا دشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جریج یأیہا الذین آمنوا طیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد اللہ بن قیس بن عدی بعثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسر بہ
اخبرنیہ یعنی عمر سعید بن جبیر عن ابن عباس ثم حمیہ ابن جریج سے روایت ہو یا ایہا الذین آمنوا طیعوا اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی هذه الشعب وکلا ودية اثم اذ کلمہ من اللہ فی انزل
 یزید بعد ذلک منزلاً الا انهم بعضہم الی بعض حتی یقال لو بیضا علیہم قلوب لہم ثم رحمہ
 ثعلبہ شتی سر روایت ہی کہ حضرت کے صحابہ حب منزل میں اترتے تو متفرق ہو کر پھاڑوں کے دروں اور نالوں میں
 اترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ دروں اور نالوں میں نہیں مگر شیطان کی طرت سے جو
 کم کو ایک پیسے جاکر رہا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوی اور تم کو تکلیف پہنچاوی آپ کے اس فرمانے کے بعد ہر کسی
 منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اترتے کہ انکو کچھ کہہ جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہلا یا جاوے
 تو آہستہ سب کو ڈانک لیوی **عن انس** الجھنے عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة
 کنا وکنا افضیۃ الناس المنازل وقطعوا الطریق فبیت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منسدا یا
 بیتا فی الناس اب من ضیق منزل او قطع طریقاً فلا جہا لہ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ نے اپنا پاسہ
 روایت کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگوں نے انکے منزل
 میں جگہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سے اوروں پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں
 فی راہ دینی کی یعنی راہ لوٹی و گیتی کے مسافروں کو مارا اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا بولنا
 کہ یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر یعنی حاجت سے زیادہ جگہ نہیں لیوی (یا راہ مارے و گیتی کرے تو اسکو جہاد کا توہا
 نہ ہوگا **ف** جہاد وہی ہے جس میں شر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم و ستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوی ورنہ
 وہ فدر ہے **و** آپ **ف** کراہیت یعنی لقاء العدو و دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے **عن سالم**
 ابو النضر مولی عمر بن عبد اللہ وکان کاتباً لہ قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین
 خرج الی الحرة وریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التہ لقی فیہا العدو
 قال یا ایہا الناس لا تستمنوا لقاء العدو و سلوا اللہ تعالی العافیۃ فاذا لقیتموہم
 فاصبروا وواعلموا ان الجحیم تحت ظلالہ السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب عجل لے
 السکاکے ہا کہم الکذاب افرجھم و انھم ناعیہم **ترجمہ** سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تھے
 عمر بن عبد اللہ کہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے انکو کہا جب وہ خارجیوں کی طرف نکلتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض
 دنوں میں جب دشمنوں سے لڑنے کے لیے ہوتے فرمایا ای آدمیوں و دشمنوں کو شکرا آرزو نہ کرو یعنی نہ چاہو کہ کافروں کو قتل و فتنہ
 اسلیم کو اس میں بلا کا طلب کرنا ہی اور یہ منہ ہے اور اللہ سے عافیت مانگو ہر جب دشمنوں سے مقابلہ ہو ہی جائے تو ہر جب کہ
 اور یہ جان لو کہ ہرشت تر و درون کر ایسے کے پیچھے بہت ہی قریب ہو پھر آپ نے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اتار نیالے اور آپ
 کے چلانے اور کافروں کی جماعت کے شکست دینے والے انکو شکست دی اور ہم کو کافروں پر مدد و **ف** مطلب ہی

کہ خود خواہ دشمن سے ہرنے کی آرزو کرنا سفیادہ ہو شاید عین وقت پر جسیر ہو کر تو نیکی برابو گنہ لایم ہو بلکہ جب دشمن سے
 میہیر ہو جاوے تو وقت صبر کرنا اور اس پر کبھو سار کے جنگ کرنا **باب** ما یدعی عند اللقاء حب وحن
 سو ملاقات ہو تو کیا کھڑے رہیں ان بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغترزا قال اللہ
 انت عمنی وخصیبتک احول ویک احول ویک اقاتل مرحمہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا دگر تیرے میں تیری مدد جیتا پھر تیرا
 اور تیری ہی مدد ہو حکم کرنا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں **باب** فی دعاء المشرکین مشرکوں کو لڑائی کی وقت
 اسلام کی طرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب
 الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم
 غارون وانھام تمسق علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبی سبیھم واصرا بیھم مثل جنود یریدہ
 بنت الحارث حدثنی بذلك عبد اللہ وكان فی ذلك الحبش مرحمہ ابن عون سے روایت ہو کہ
 کہنا نافع کو پوچھتا تھا میں نے مشرکوں کے بلائے کو لڑائی کی وقت اسلام کی طرف انھوں نے کہا کہ یہ شروع اسلام میں تھا
 بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنو المصطلق کو (جو خذیمہ کا لقب ہو) اور وہ ایک شاخ سے قبیلہ خزاعہ
 سے تھے اسی غزو میں حضرت عائشہ کا لاد گم گیا تھا اور آیت تیمم کی (تو تری تھی) اور وہ خافل تھے اون کے جانور پانی پی رہے
 تھے آپ نے اون میں سے جو پانی لے لیا وہ آپ کو قتل کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا اور جو یرید بنت الحارث کو اوس میں سے آپ نے
 پایا نافع نے کہا۔ مجھ پر محمد عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس شکرین شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یرید
 سے نکاح کر لیا سبہ سحری میں اون کا انتقال ہوا **عن** انس ان النبیر صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند
 صلوة الصبح وكان یسمع فاذا سمع اذانا امسک والا غار مرحمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے تھے صبح کی نماز کی وقت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حکم کرتی
ف کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان بن ورنہ کافر ہوتا اور انکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ
 کرتے **عن** ابن عساکم المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال
 اذا رایتم مسجداً وسمعتهم مٹو فانا فلا تقتلوا احداً مرحمہ ابن عساکم مزنی نے اپنا **باب** سے روایت کیا ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک پہوٹے لشکر میں بھیجا۔ نیز ہر آہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد میں دیکھو یا مژدن کو
 اذان کہتے ہو تو کسی کو قتل نہ کرو **ف** یہ جو **باب** تم شارب اسلام کے کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو قتل نہ کرو
 یہاں تک کہ یمن اور کافرانہ تیرے **باب** الذکر فی الحرب لڑائی میں مکر کرنا بیان **عن** جابر بن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعة **مرحمہ** جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۹۵	جو شخص کسی کا فرکو مار تو کتہ نما ثواب ہوگا	۴۰۸	ایک آدمی دوسری کی سواری پر جہاد کرے
۵۹۶	جہاد کرنے والوں کی عورتوں کو ساتھ کیا سعادہ کرنا چاہیے	۴۰۹	کوئی شخص جہاد کرے تو ثواب اور غنیمت کے واسطے
۵۹۷	جہاد میں مال غنیمت نہ ملے	۴۱۰	آدمی اپنی جان خدا کے لئے بچھڑا دے
۵۹۸	جہاد میں ناز اور وزہ اور ذکر الہی کا ثواب	۴۱۱	جو شخص مسلمان ہو اور اسی وقت مارا جادے خدا کی راہ میں
۵۹۹	جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے	۴۱۲	جو شخص اپنے ہتھیار سے اپنے ہتھیار سے
۶۰۰	دشمن کے مقابلہ میں ہرچہ بڑی کرنا	۴۱۳	بناک شہر دے ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا۔
۶۰۱	خدا کی راہ میں چوکی پر دینا کتنا ثواب ہے	۴۱۴	شخص ایک شہادت مانگے
۶۰۲	جہاد نہ کرنے کی مذمت۔	۴۱۵	بڑی کی پشیمانی اور دم کے مال نہ کرنا
۶۰۳	سب آدمیوں کا جہاد کیسی بڑی کھانا منہ ہوگی	۴۱۶	ہر قسم کا گھوڑا بہتر ہے۔
۶۰۴	اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے	۴۱۷	دو سے منجوس ہیں اذکار بیان۔
۶۰۵	مجاہدین کی عزت بھی جہاد سے ہے۔	۴۱۸	بہتر خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے۔
۶۰۶	بھید جو اس کے فرمایا رشتہ والوں کو جان کر دیکھنا کہ کیا ہوگا	۴۱۹	جانوروں کے گلے میں تانت کے گندے ڈالنا۔
۶۰۷	تیر مارنے کا بیان	۴۲۰	جانوروں کے گلوں میں گھنٹہ لٹکانے کا بیان
۶۰۸	شہادت کی فضیلت کا بیان	۴۲۱	حلالہ رجو جانور گوہ کہا دے اور سپر سواری کی حماقت
۶۰۹	شہید کی شفاعت کا بیان	۴۲۲	آدمی اپنے جانور کا نام رکھے۔
۶۱۰	شہید کی قبر پر زور دیکھائی دینا کا بیان	۴۲۳	کوچہ کی وقت مجاہدین کو یون پکارنا چاہیے اور اس کے
۶۱۱	مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان	۴۲۴	لوگوں کو سوار ہو جاؤ۔
۶۱۲	کوئی اپنا ساتھ مجاہدین خدمت کے لیے سیکو اگر نہ چکاؤ	۴۲۵	جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت
۶۱۳	کوئی شخص جہاد کے والدین کے جہاد کرے	۴۲۶	چوہا پر جانور کو لڑانے کی ممانعت
۶۱۴	عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں	۴۲۷	جانوروں کو دغ دینا
۶۱۵	ظالم حاکموں کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے	۴۲۸	گدھوں کا چرنا گھوڑوں پر کیسیا ہے